

فتاویٰ رضویہ سے ماخوذ احادیث کا مستند مجموعہ

# امام احمد رضا علم اور علم حدیث



افادات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ

ناشر

شعبہ پراچہ اردو بازار لاہور





فتاویٰ رضویہ سے ماخوذ احادیث کا مستند مجموعہ

الْأَحَادِيثُ النَّبَوِيَّةُ مِنَ التَّصَانِيفِ الرَّضَوِيَّةِ

المعروف

# إِمَامُ أَحْمَدَ رِضَا عِلِمِ حَدِيثِ

جلد سوئم

افادات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ

جمع و ترتیب

محمد عیسیٰ رضوی قادری

الجامعة الرضویة مظهر العلوم گرسہائے گنج قنوج

شبیر برادرز ۴۰- بی اردو بازار لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	_____	امام احمد رضا اور علم حدیث
افادات	_____	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری
جمع و ترتیب	_____	بریلوی قدس سرہ العزیز
تعداد	_____	500
طبع اول	_____	2001ء
ناشر	_____	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
قیمت	_____	مکمل تین جلد 540 روپے

مطبع: یو اینڈ می پرنٹرز، لاہور

ملنے کا پتہ

**شبیر برادرز**

40-B اردو بازار لاہور فون 7246006



## حرف آغاز

مجدد ملت امام احمد رضا فاضل بریونی قدس سرہ کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں۔ قدرت نے انہیں گونا گوں خصوصیات کا حامل بنایا انہیں مختلف علوم و فنون میں درجہ حاصل تھا اور پچاس سے زائد فنون میں ان کی تصانیف عالیہ یادگار ہیں جو ان کی عبقریت و شان تجدیہ پر شاہد عدل ہیں یہی وجہ ہے کہ آج دنیا کی بڑی بڑی درسگاہوں اور یونیورسٹیوں میں ان پر تحقیق ہو رہی ہے جس کے نتیجے میں محققین و دانشور ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں حاصل کر رہے ہیں۔ امام احمد رضا کی علوم و فنون پر مہارت و انفرادیت اور اتصال فی الدین اور احیاء سنت کی ہی کا نتیجہ ہے کہ وہ آج آفاقی و عالمی شہرت کے حامل ہیں۔

زیر نظر کتاب، امام احمد رضا اور علم حدیث، جلد سوم اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے جس میں امام احمد رضا کی بصیرت حدیث اور علم حدیث میں انفرادیت کو واضح کیا گیا ہے اور اس کی طرز تالیف اور دیگر ضروری چیزوں پر جلد اول کے آغاز میں سرنامہ سخن کے عنوان سے گفتگو کی گئی ہے اس لئے یہاں پر اعادہ کی حاجت نہیں۔

ازیں پیشتر اس کتاب کی دو جلدیں عالی جناب حافظ قمر الدین صاحب رضوی مالک ”رضوی کتاب گھر، دہلی“ نے شائع کیں اور ہم بے پناہ مشکورہ ہیں ہمدرد قوم و ملت عالیجناب الحاج مظہر الدین صاحب رضوی مستم الجامعۃ الرضویہ مظہر العلوم گرسہائے گنج ضلع قنوج کا کہ وہ اپنے ادارے کی جانب سے اس کتاب کی تیسری جلد شائع کر رہے ہیں جن کا امتیازی وصف یہ ہے کہ وہ الجامعۃ الرضویہ مظہر العلوم یکہ و تنہا چلاتے ہیں۔ اور ہم شکر گزار ہیں مخلص گرامی جناب حافظ و قاری محمد احسان صاحب رضوی کا جن کی تحریک و عمل سے حاجی صاحب موصوف نے اس کی اشاعت کا بارگراں اٹھایا۔ اور ہم ان تمام حضرات کے ممنون ہیں جو ہمارے اس کام میں مدد و معاون رہے۔

محمد عیسیٰ رضوی قادری

الجامعۃ الرضویہ مظہر العلوم گرسہائے گنج ضلع قنوج



# تعارف

## فتاویٰ رضویہ جلد نہم

مسائل شرعیہ اور مراسم اسلامیہ کے مشتملات و مسلمات کا تابعدار روزگار فقہی انسانیکو پیدیا ”فتاویٰ رضویہ جلد نہم“ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علوم اسلامیہ پر مہارت و دسترس اور تفہم فی الدین کا نمٹ ثبوت اور نقش جلی ہے۔

اس جلد میں کتاب الخطر والاباحۃ اور اس کے بیشتر متعلقات پر مدلل و مفصل انداز میں خامہ آرائیاں کی گئی ہیں اور اس جلد میں جو منتشر و غیر مربوط مسائل و مباحث ہیں وہ ان عنوانات و مضامین پر منقسم ہیں۔

عقائد، ایمان و کفر، شرک و ارتداد، گناہ و توبہ، اکل و شرب، طعام و لیمہ و ضیافت اور مہمانی، ظرو ف و زیور اور انگشتری، سونا، چاندی، پیتل، لوہا اور تانبا کا استعمال، لباس، عمامہ و ٹوپی اور جوتا، دیکھنا و چھونا، پردہ و حجاب، سلام، مصافحہ و معانقہ اور بوسہ، داڑھی، ختنہ اور حجامت، زینت، سرمہ و مسی، خضاب، مسواک، کسب معاش، تعلیم و تعلم و فضیلة العلم والعلماء، لہو و لعب راگ و مزامیر اور رقص و مزاح، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، مرض، تداوی، و تیمارداری، آداب مسجد و قبلہ و تلاوت و خطبہ اور آداب جماع و وطی، موالات، صحبت و محبت اور عداوت، جھوٹ اور غیبت اور فریب و بد عمدی، ظلم و ایذائے مسلم، بغض و تکبر، سلوک و برتاؤ اور حقوق انسانی، تحائف و ہدایا، ایصال ثواب و صدقہ اور سوال، مجالس میلاد و ذکر شہادت، مرثی، ذکر و دعا، نوحہ اور جزع و فزع، تعزیہ اور اس کے متعلقہ بدعات و خرافات، طہارت و نماز اور امامت، نکاح و طلاق اور عدت، حقوق زوجین، حقوق والدین، و حقوق اولاد، غیر اسلامی رسم و رواج، بدعات و خرافات و منکرات، اسراف و تبذیر، تشبہ بالغیر و شعار کفار و ہنود، تصاویر اور ان کے احکام، جانوروں کا پالنا، لڑانا اور ان پر رحم و ظلم، آثار مقدسہ اور ان سے تبرک و توسل، تقدیر و تدبیر، شکار و ذبیحہ اور گوشت، اور اشاعت سیت و غیرہ۔

ان عنوانات کے علاوہ دیگر بے شمار مسائل ایسے ہیں جنہیں کسی عنوان و شہ سرخیوں سے



منسوب و منضبط کرنا مشکل و دشوار ہے وہ شتات و متفرقات ہیں۔

اور اس جلد میں جملہ ۱۲ تحقیقی و علمی گرانقدر رسائل بھی شامل ہیں اور تمام رسائل سے احادیث کا استخراج و اندراج عمل میں آیا ہے ان کا تعارف ان کے حقیقی مقام پر عرض کروں گا۔

اور ایک رسالہ بنام ”الحجة المؤتمنة في آية الممتحنة“ شریک اشاعت نہیں ہے۔ اس رسالے میں امام احمد رضا نے ایک اسلامی مفکر ہونے کی حیثیت سے اس دور کے ابھرے ہوئے مسائل کا اسلامی نقطہ نظر سے جائزہ لیا جب کہ غیر اسلامی تحریکیں ہندو مسلم اتحاد و داد کے نعرے بلند کر رہی تھیں، یہ ایک کھلی ہوئی سازش تھی مگر اس کے خلاف کسی کو زبان کھولنے کی جرأت و ہمت نہ ہوتی تھی گویا کہ ہر طرف شرمناک خاموشی آباد تھی، ایسے ماحول میں داعی الی الحق مجدد اسلام امام احمد رضا خان بریلوی نے لافانی تحریر کے ذریعہ کلمہ حق بلند کیا اور ہندو مسلم اتحاد کی سازش کے بھیانک و اندوہناک نتائج سے ۱۳۳۹ھ میں یہ رسالہ لکھ کر امت مسلمہ کو آگاہ و خبردار کیا تھا اور انہیں خواب غفلت سے جگانے اور قوم مسلم میں نئی روح پھونکنے کی کوشش فرمائی۔ آہ! وہ نتائج آج ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اقتدار چھین چکا ہے۔ بابرہ مسجد شہید کر دی گئی ہے۔ مسلمانوں پر ہندو ہر طرف ہر شعبہ میں ظلم و تشدد پر آمادہ ہیں۔ تعلیم و تہذیب اور اقتصادیات سب متاثر ہیں۔

اور اس رسالے میں مسلمانوں کی سماجی معاشی اور اقتصادی مسائل پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ زیر نظر علمی و اصلاحی شاہکار ۱۱۲ سوالوں کے تحقیقی و علمی اور مدلل و مبرہن جوابات پر مشتمل ہے۔

معاشرت انسانی سے متعلق ضروریات و مسائل پر مشتمل یہ عظیم مجموعہ فتاویٰ کلاں سائز کے ۵۸۴ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس جلد میں مع جملہ رسائل و مسائل کے تکررات کو چھوڑ کر ۷۷۲ حدیثیں حوالہ قلم ہیں۔



# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد نہم

قوی الایمان کو توکل علی اللہ کرتے ہوئے مجذوم سے خلطت میں کچھ نقصان نہیں اور  
ضعیف الاعتقاد کے حق میں اختلاط سے احتراز ہی بہتر ہے اس مضمون پر چار حدیثیں۔

۱۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ایک) مجذوم کو اپنے ساتھ کھلایا اور فرمایا کل معی  
بسم اللہ ثقة باللہ و توکلا علی اللہ۔ رواہ ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ بسند حسن و  
ابن حبان و الحاکم و صححہ۔

کھا میرے ساتھ اللہ کا نام لے کر اور اللہ ہی پر تکیہ ہے اللہ ہی پر بھروسہ۔ (مولف)  
(ترمذی ۲/۴، باب مذجأ فی الاکل من المجذوم)

۲۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فرمن المجذوم کما تفر من  
الاسد۔ أخرجه البخاری عن ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جذامی سے بھاگ جیسا شیر سے بھاگتا ہے۔ (مولف) (بخاری ۲/۸۵۰، باب الجذام)  
۳۔ دوسری حدیث میں ہے۔ اتقوا صاحب الجذام کما يتقى السبع اذا هبط واديا

فاهبطوا غیرہ۔ رواہ ابن سعد۔ فی الطبقات عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔  
جذامی سے بچو جیسا درندے سے بچتے ہیں وہ ایک نالے میں اترے تو تم دوسرے میں اترو۔

(مولف) (کنز العمال، ۱۰/۲۹)

۴۔ نیز حدیث میں ہے کلم المجذوم و بینک و بینہ قید رمح او رمحین۔ رواہ ابن  
السی و ابونعیم فی الطب النبوی عن عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مجذوم سے اس طرح بات کرو کہ تمہارے اور اس کے درمیان ایک دو نیزے کا فاصلہ ہو۔  
(مولف) (کنز العمال، ۱۰/۲۹)



خدا کا واسطہ دے کر مانگنے والے کو کچھ دینا چاہئے جب کہ وہ بیجا سوال نہ کرے

۵۔ حدیث میں ہے۔ ملعون من سئل بوجه الله ثم منع سائله ما لم يسئل هجرا۔

اخرجه الطبرانی فی الكبير بسند حسن عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

وہ ملعون ہے جس سے خدا کا واسطہ دے کر مانگا جائے پھر وہ اس سائل کو نہ دے جب کہ اس

نے کوئی بیجا سوال نہ کیا ہو۔ (موقف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵" (کنز العمال، ۲/۳۱۵)

ریشم اور سونا مردوں کے لئے حرام ہیں حدیث میں ہے

۶۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم هذان حرامان علی ذکور امتی حل

لاناثم۔

یہ دونوں یعنی ریشم اور سونا میری امت کے مردوں پر حرام اور عورتوں کے لئے حلال

ہیں۔ (موقف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۶"

حلال و حرام کے علاوہ بھی کچھ چیزیں ایسی ہیں جن سے مومن کو احتراز کرنا چاہئے حدیث

میں ہے۔

۷۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الحلال بین و الحرام بین و مابینهما

مشتبهات لا یعلمهن کثیر من الناس۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حلال و حرام ظاہر ہیں اور جو ان

دونوں کے درمیان مشتبہات ہیں ان کو اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں۔ (موقف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹،

ص ۹"۔ (ابن ماجہ ۲/۲۹۶، باب الوقوف عند الشبہات)

علمائے کرام انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہیں

۸۔ اخرج ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان و البیہقی عن ابی

الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول

(فذكر الحديث فی فضل العلم و فی آخره) ان العلماء ورثة الانبياء ان الانبياء لم

یورثوا دینارا و لادریهما و انما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر۔

علماء وارث انبیاء کے ہیں انبیاء نے درم و دینار ترکہ میں نہ چھوڑے علم اپنا ورثہ چھوڑا ہے

جس نے علم پایا اس نے بڑا حصہ پایا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۶" (ابن ماجہ ۲/۴۰، باب فضل العلم و



الحث علی طلب العلم)

انسان پر اپنے محسن کا شکر ادا کرنا ضروری ہے ورنہ وہ اپنے رب کا شکر اکلوائے گا اس پر چند حدیثیں

۹۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود است لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس۔  
جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا شکر نہیں کیا۔ (مولف) اخرجہ  
ابوداؤد و الترمذی و صححہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابوداؤد ۲/۶۶۲، باب  
فی شکر المعروف)

۱۰۔ فرمودہ است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔  
جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا شکر نہیں کیا۔ (مولف) اخرجہ احمد  
فی المسند و الترمذی فی الجامع و الضیاء فی المختارۃ بسند حسن عن ابی سعید  
الخدیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۹“ (ترمذی ۲/۱۷۱، باب ماجاء فی  
الشکر لمن احسن الیک)

۱۱۔ در حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمدہ من لم یشکر القلیل لم  
یشکر الکثیر۔

جو قلیل پر شکر نہیں کرتا وہ کثیر پر بھی شکر بجا نہیں لاتا ہے۔ (مولف) اخرجہ عبد اللہ  
بن الامام فی زوائد باسناد لا باس بہ و البیہقی فی السنن عن النعمان بن بشیر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ و للحدیث تتمۃ و هو عند البیہقی اتم و اوردہ ابن ابی الدنیا فی اصطناع  
المعروف مختصراً۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۰“ (کنز العمال، ۳/۱۵۳)

دینے والا لینے والے سے بہتر ہے یعنی بلا ضرورت سوال کرنا برا ہے

۱۲۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الید العلیا خیر من الید السفلی  
و الید العلیا ہی المنفقۃ و الید السفلی ہی السائلۃ۔

اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے اور دینے والا ہاتھ لوں مانگنے والا نیچا۔ اخرجہ  
الشیخان وغیرہما عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۶“ (مسلم  
۳۳۲/۱، باب بیان ان الید العلیا الخ)

مصافحہ و معانقہ کے جواز و استحباب پر تمام ائمہ مجتہدین کا اجماع ہے نیز حضور اکرم صلی اللہ



تعالیٰ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو گلے لگایا

۱۳۔ صحیح ترمذی میں ہے عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قدم زید بن حارثہ المدینة و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی بیتی فاتاہ فقرع الباب فقام الیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عریاناً یجر ثوبہ واللہ مارأیتہ قبلہ و لا بعدہ فاعتنقہ و قبلہ۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ شریف میں آئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے معانقہ کیا اور بوسہ دیا۔ (ترمذی ۱۰۲/۲، باب ماجاء فی المعانقة و القبلة)

حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب کو گلے لگایا

۱۴۔ سنن ابی داؤد اور بیہقی میں ہے عن الشعبي ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلقی جعفر بن ابی طالب فالتزمہ و قبلہ (قبل) بین عینہ۔  
شعبي سے مروی ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گلے لگایا اور بوسہ دیا۔ (ابوداؤد ۷۰۹/۲، باب فی قبلة ما بین العینین)

ایک صحابی نے حضور علیہ السلام سے معانقہ کیا

۱۵۔ عن امرأة یقال لها بهیة (بہیسة) عن ابیہا قالت استاذن ابی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخل ینہ و بین قمیصہ فجعل یقبل و یلتزم ثم قال یا نبی اللہ مالشی الذی لا یحل منعه قال الماء۔ الحدیث۔

امام احمد و ابوداؤد و نسائی و غیر ہم بہیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ ان کے والد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اذن لے کر قمیص مبارک کے اندر اپنا سر لے گئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گلے لگا کر بوسہ دینا شروع کیا اور عرض کی یا رسول اللہ کیا چیز روکنا جائز نہیں فرمائی۔ (ابوداؤد ۲۳۵/۱، باب ما لا یجوز منعه)

حضرت حالہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینے سے لگایا

۱۶۔ عن حالة بن ابی حالة انه دخل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو راقد فاستیظف فضم حالة الی صدرہ وقال حالة حالة حالة۔

امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی جناب ہالہ بن ہالہ فرزند ابرہہ حضرت ام المومنین



خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور آرام فرماتے تھے ان کی آواز سن کر جاگے اور انہیں سینہ اقدس سے لگایا اور بغایت محبت فرمایا ہالہ ہالہ ہالہ۔

حضور جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گلے لگا کر فرمایا یہ میرے صاحب ہیں

۱۷۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اصحابہ غدیرا فقال یسبح کل رجل الی صاحبہ فیسبح کل رجل منهم الی صاحبہ حتی بقی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیسبح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی اعتنقه فقال لو کنت متخذًا خلیلاً لاتخذت ابابکر خلیلاً و لکنہ صاحبی۔

مجمع کبیر اور ابن شاہین کتاب السنۃ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع اپنے اصحاب کے ایک غدیر (تالاب) میں تشریف لے گئے پھر فرمایا ہر شخص اپنے اپنے یار کی طرف پیرے اور خود حضور، ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیر گئے اور انہیں گلے لگا کر فرمایا اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر ہوتے لیکن یہ میرا یار ہے۔ (مسند احمد، ۲/۱۲)

حضرات حسین کریمین کو حضور نے سینے سے لگایا

۱۸۔ عن یعلیٰ قال ان حسنا و حسینا رضی اللہ تعالیٰ عنہما استقبلا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فضمہما الیہ۔

احمد، یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ایک بار حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما دوڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے حضور نے انہیں اپنے بدن اقدس سے چپٹا لیا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۱" (مسند احمد ۵/۱۸۲)

کفار کے ساتھ مخالفت سے احتراز چاہئے حدیث میں ہے

۱۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا برئ من کل مسلم مع مشرک لا تری نارہما۔

میں بیزار ہوں اس مسلمان سے جو مشرکوں کے ساتھ ہو اور کافر کی آگ آگ آگ سے نہ



ہونا چاہئے۔ یعنی ان سے دوری لازم ہے۔ اور دہ فی النہایۃ قلت و الحدیث نحو عند ابی داؤد و الترمذی بسند رجالہ ثقات۔ (ترمذی ۲۸۹۱، باب ماجاء فی کراہیۃ المقام الخ)

اشرار کی صحبت و مجالست نقصان دہ ہوتی ہے

۲۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تصاحب الا مومنا و لا یأکل طعامک الا تقی۔

صحبت نہ رکھ مگر ایمان والوں سے اور تیرا کھانا نہ کھائیں مگر پرہیزگار۔ رواہ احمد و

ابوداؤد و الترمذی و ابن حبان و الحاکم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
باسناد صحیح۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۲" (ابوداؤد ۲۶۲۳، باب من یومر ان یجالس)

قدر یہ کیسا تھ مجالست ممنوع ہے

۲۱۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تجالسوا اهل القدر و

لا تفاتحوہم۔

منکران تقدیر کے پاس نہ بیٹھو نہ انہیں اپنے پاس بٹھاؤ نہ ان سے سلام و کلام کی ابتدا کرو۔

رواہ احمد و ابوداؤد و الحاکم۔ (ابوداؤد، ۲۴۹۲، باب فی ذراعی المشرکین)

دوسری قوم سے تشبہ و موالات ممنوع ہے

۲۲۔ فرماتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلاث احلف علیہن وعد منها لا یحب رجل

قوما الا جعلہ اللہ معہم۔

میں قسم کھا کر فرماتا ہوں کہ جو شخص کسی قوم سے دوستی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے انہیں کا

ساتھی بنائے گا۔ رواہ احمد و النسائی و الحاکم و البیہقی عن ام المومنین الصدیقة و

الطبرانی فی الکبیر و ابویعلی عن ابن مسعود و ایضا فی الکبیر عن ابی امامۃ و فی

الاوسط و الصغیر عن امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم باسناد حیاد۔ "فتاویٰ

رضویہ، ج ۹، ص ۱۳" (مسند احمد، ۲۰۹/۷)

غیر شرعی علوم ضرورت سے زائد سیکھنا فضولیات میں سے ہے حدیث میں ہے

۲۳۔ اخرج ابوداؤد و ابن ماجہ و الحاکم عن عبداللہ بن عمر و بن العاص

رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم العلم ثلثة آیۃ

محکمۃ او سنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ و ما کان سوا ذلک فهو فضل۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علم تین ہیں قرآن یا حدیث یا وہ چیز جو وجوب عمل

میں ان کی ہمسرہ ہے (گویا اجماع و قیاس کی طرف اشارہ فرماتے ہیں) اور ان کے سوا جو کچھ ہے سب فضول۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۷۱“ (کنز العمال، ۶/۱۰۷) (ابن ماجہ ۶/۱، باب اجتناب الراي و القياس)

ستھر: طیب مال کا صدقہ ہی اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے

۲۴۔ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن خزیمہ اپنی صحاح میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من تصدق بعدل تمرة من کسب طیب و لا یقبل الله الا الطیب فان الله یقبلها بيمينه . الحدیث۔

جو ایک کھجور کی برابر پاک کمائی سے تصدق کرے اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا مگر پاک کو تو حق جل و علا اسے اپنے یمین قدرت سے قبول فرماتا ہے۔ (بخاری ۱۸۹/۱، باب الصدقة من کسب طیب)

حرام مال کا صدقہ نہ قبول ہوتا ہے نہ اس میں برکت ہوتی ہے

۲۵۔ اخرج الامام احمد و غيره عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا یكسب عبد مالا حراما فیتصدق به فیکبل منه و لا ینفق منه فیبارک له فيه و لا یترک خلف ظهره الا کان زاد علی النار ان الله لا یمحو الشئ بالشئ ولكن یمحو الشئ بالحسن ان الخبیث لا یمحو الخبیث۔  
اختصرته من حدیث وقد حسنه بعض العلماء۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ نہ ہوگا کہ بندہ حرام کما کر اس سے تصدق کرے اور وہ قبول کر لیا جائے اور نہ یہ کہ اسے اپنے صرف میں لائے تو اس کے لئے اس میں برکت دیں اور نہ اسے اپنے پیچھے چھوڑ جائے گا مگر یہ کہ وہ اس کا توشہ ہوگا جہنم کی طرف بیشک اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا ہاں بھلائی سے برائی کو مٹاتا ہے بیشک خبیث خبیث کو نہ مٹائے گا۔ (مسند احمد ۶۳/۱)

ذریعہ حرام سے مال جمع کرنا حرام اور اس کا صدقہ بھی مقبول نہیں

۲۶۔ اخرج الحاكم عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا یغبطن جامع المال من غیر حله او قال من غیر حقه فانه ان تصدق به لم یقبل منه و ما بقى كان : اذہ الى النار قال الحاكم صحیح الاسناد و لم یصب ففیه حنش متروک لكن له شاهد عند البیهقی عن ابن مسعود



رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے جو غیر حلال سے مال جمع کرے اس پر کوئی رشک نہ لی جائے کہ اگر وہ اس سے خیرات کرے گا تو قبول نہ ہوگی اور جو بیچ رہے گا وہ اس کا تو شہ ہوگا جہنم کی طرف۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۸“

شکر کے بارے میں ایک حدیث

۲۷۔ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود: من اولیٰ معروفاً فلم یجد له جزاء الا الشاء فقد شکره و من کتمه فقد کفر۔

جس کے ساتھ بھائی کی گئی اس کا بدلہ ثا کے علاوہ کچھ نہیں پایا تو اس نے اس کا شکر کیا اور جس نے اس کو چھپایا تو اس نے ناشکری کی۔ (مولف) اخرجہ البخاری فی الادب المفرد و ابوداؤد فی السنن و الترمذی فی الجامع و ابن حبان فی التقاسیم و الانواع و المقدسی فی المختارۃ برواۃ ثقات عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما و لفظ ت من اثنی فقد شکر و من کتم فقد کفر۔

جس نے ثا کی اس نے شکر کیا اور جس نے چھپایا تو اس نے ناشکری کی۔ (مولف) (ابوداؤد

۲/۶۶۳، باب فی شکر المعروف) (ترمذی ۲/۲۳، باب ماجاء فی المتشبع بما لم یعطہ)

کسی بھی بھائی کو حقیر سمجھنے کی ممانعت پر ایک حدیث

۲۸۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود لا تحقرن من المعروف شیئاً و لو ان تلقی

اخاک بوجه طلیق۔

کسی بھائی کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا۔ (مولف)

اخرجہ مسلم عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم ۲/۳۲۹، باب استحباب طلاقۃ الوجه عند اللقاء)

۲۹۔ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا نساء المسلمات لا تحقرن جارة لجارتها و

لو فرسن شاة۔

اے مسلمہ عورتو اپنے ہمسایہ کے لئے کسی ہدیہ و تصدق کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ تم کو سفند ہو۔

(مولف) اخرجہ الشیخان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۰“

(ترمذی ۲/۳۴، باب ماجاء فی حث النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الہدیۃ) (بخاری ۲/۸۸۹،

گناہ کبیرہ کیا ہیں؟ حدیث میں ہے

۳۰۔ اخرج الشيخان و الترمذی عن ابی بکرة رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الا انبئکم (احذثکم) باکبر الکبائر ثلثا قلنا بلی یا رسول الله قال الاشرک بالله و عقوق الوالدین . الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں کی خبر نہ دوں صحابہ نے عرض کی ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ ازاں جملہ حضور نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ (مولف) (ترمذی ۱۲/۲، باب ماجاء فی عقوق الوالدین)

علم اور علماء کی فضیلت پر دو حدیثیں

۳۱۔ طبرانی از ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت وارد کہ مولائے عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود من علم عبدا آية من کتاب الله تعالى فهو مولاہ آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے کسی بندہ کو قرآن کی ایک آیت سکھائی تو وہ اس کا آقا ہو گیا۔ (مولف)

۳۲۔ طبرانی از امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم می آرند کہ فرمود۔ من علمنی حرفا فقد صیرنی عبدا ان شاء باع و ان شاء اعتق۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے مجھے ایک حرف سکھایا اس نے مجھے اپنا غلام بنالیا اب چاہے بیچ دے یا آزاد کرے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۰"

جو کسی مومن کی ذلت گوارا کرے اسے قیامت میں رسوا کیا جائے گا حدیث میں ہے۔

۳۳۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود من اذل عنده مؤمن فلم ينصره وهو يقدر علی ان ينصره اذنه الله عنی رؤس الاشهاد يوم القيمة۔

جس کسی مسلمان کو اس کے سامنے ذلیل کیا جائے وہ قدرت نصرت کے باوجود اس کی مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے بر ملا ذلیل ورہا فرمائے گا۔ (مولف) اخرجہ الامام احمد عن سهل بن حنيف رضى الله تعالى عنه باسناد حسن۔ (مسند احمد ۵۳۹/۳)

حسد کی برائی میں تین حدیثیں

۳۴۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمودہ است لا یجتمع فی جوف عبد الايمان



## و الحسد۔

بندہ کے دل میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہوں گے۔ (مولف) اخرجہ ابن حبان فی صحیحہ و من طریقہ البيهقي عن ابی هريرة رضى الله تعالى عنه۔ (الترغيب و الترهيب، ۵۳۶/۳، الترهيب من الحسد)

۳۵۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود الحسد یفسد الايمان کما یفسد الصبر العسل۔

حسد ایمان کو ایسا تباہ کرتا ہے جیسا کہ الیوا (ایک کڑوی چیز) شہد کو۔ در مسند الفردوس از معویہ بن حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۱“

۳۶۔ فرمودہ است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایاکم و الحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاكل النار الحطب او قال العشب۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حسد سے بہت بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو یا یہ فرمایا کہ گھاس کو۔ (مولف) اخرجہ ابو داؤد و البيهقي عن ابی هريرة رضى الله تعالى عنه و ابن ماجه و غيره عن انس رضى الله تعالى عنه و لفظه الحسد یا کل الحسنات کما تاكل النار الحطب۔ الحدیث۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۱“ (ابو داؤد ۲/۶۷۲، باب فی الحسد)

بڑے کی شرافت اور چھوٹے پر شفقت سے متعلق تین حدیثیں

۳۷۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یعرف شرف کبیرنا۔

وہ ہم میں سے نہیں جو چھوٹے پر رحم نہ کرے اور بڑے کی شرافت نہ پہچانے۔ (مولف) اخرجہ احمد و الترمذی و الحاکم عن عبد الله بن عمر و بن العاص رضى الله تعالى عنهما بسند صحيح۔ (ترمذی ۲/۱۴، باب ماجاء فی رحمة الصبيان)

۳۸۔ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیس منا من لم یرحم صغیرنا و لم یوقر کبیرنا۔

وہ ہمارے طریقے پر نہیں جو چھوٹے پر رحم اور بڑے کی توقیر نہ کرے۔ (مولف) اخرجہ

الاولان و ابن حبان عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما و اسناد حسن و نحوه الطبرانی فی المعجم الكبير عن واثلة بن الاسقع رضى الله تعالى عنه۔ (ترمذی ۲/۱۴، باب ماجاء فی

(رحمة الصبيان)

۳۹۔ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیس منا من لم یرحمنا صغیرنا و لم یعرف حق کبیرنا و لیس منا من غشنا و لا یكون المؤمن مومنا حتی یحب للمؤمنین ما یحب لنفسه۔ وہ ہم میں سے نہیں جو چھوٹے پر شفقت نہ کرے اور بڑوں کا حق نہ پہچانے اور وہ ہم میں سے نہیں جو مومنین کی خیانت کرے اور مسلمان اس وقت تک مومن کامل نہیں ہوتا یہاں تک کہ دوسرے مسلمان کے لئے وہ چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (مولف) اخرجه

الطبرانی فی الکبیر عن ضمیرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ باسناد حسن۔ (کنز العمال، ۹۶/۳)

اہل بیت کی تعظیم و توقیر اور انہیں ایذا نہ دینے سے متعلق دو حدیثیں

۴۰۔ در حدیث ابوالشیخ ابن حبان و دیلمی آمدہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود من لم یعرف حق عترتی و الانصار و العرب فهو لاحدی ثلث اما منافق و اما ولد زنیة و اما امرء حملت به امه فی غیر طهر۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو میری اولاد و انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین باتوں میں ایک سے خالی نہیں یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔ (مولف) (کنز العمال، ۸۹/۱۳)

۴۱۔ اخرج ابن عساکرو ابونعیم عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ایضا یرفعہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اذی شعرة منی فقد اذانی و من اذانی فقد اذی اللہ۔ زاد ابونعیم فعليه لعنة الله مل السماء و مل الارض۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے میرے کسی موئے مبارک کو ایذا دی (یعنی میرے کسی ادنیٰ متعلق کو) اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی تحقیق کہ اس نے اللہ عز و جل کو ایذا دی تو اس پر آسمان و زمین بھر کر اللہ کی لعنت ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۲“

علم دین کو حصول دنیا کا ذریعہ بنانا منع ہے

۴۲۔ در حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمد است من اکل بالعلم طمس اللہ علی وجہہ و ردہ علی عقبہ و کانت النار اولیٰ بہ۔

جو علم کو خوردنی کا ذریعہ بنائے اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو مسخ فرمادے گا اور اس کے دونوں



پیروں کو پیچھے پھیر دے گا اور آتش دوزخ اس کو زیادہ سزاوار ہوگی۔ (مولف) اخرجہ الشیرازی فی الالقاب عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۲۔“ (کنز العمال ۱۰/۱۱۲) علم دین سیکھنے کے بعد اس پر عمل نہیں کرنے سے اللہ تعالیٰ سے دوری ہو جاتی ہے۔

۲۳۔ در حدیث دیگر فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ازداد علما و لم یزد فی الدنیا زهدا لم یزد من اللہ الا بعدا۔

جو علم میں آگے بڑھے اور اس کی دنیا سے بے رغبتی میں اضافہ نہ ہو پائے۔ تو اللہ تعالیٰ سے اس کی دوری ہی بڑھے گی۔ (مولف) اخرجہ الدیلمی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۳۔“ (کنز العمال، ۱۰/۱۱۰)

کتاب و سنت کے علاوہ توریت وغیرہ کتب سابقہ پر عمل ممنوع ہے اس پر دو حدیثیں ۳۴۔ امام عبدالرحمن دارمی و سنن خودش از سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کردہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنسخة من التوراة فقال یا رسول اللہ هذه نسخة من التوراة فسکت فجعل یقرأ و وجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتغیر فقال ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثکلت الشراکل ماتری ما بوجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنظر عمر الی وجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال اعوذ باللہ من غضب اللہ و غضب رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضینا باللہ ربنا و بالاسلام دینا و بنحمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والذی نفس محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یدہ لو بدالکم موسیٰ لا تبعتموه و ترکتمونی لضللت من سواء السبیل و لو کان حیا و ادرك نبوتی لا تبعنی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں توریت کا ایک نسخہ لا کر عرض کیا یا رسول اللہ یہ توریت کا نسخہ ہے حضور نے سکوت فرمایا حضرت عمر اسے پڑھنے لگے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رخ انور متغیر ہوئے۔ لگا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے عمر تجھ پر رونے والی عورتیں روئیں (کسی کو متنبہ کرنے کے لئے عرب میں ایسا جملہ بولا جاتا تھا) کیا حضور کے روئے مبارک کا تغیر نہیں دیکھ رہے ہو حضرت عمر نے نظر اٹھا کر حضور کا روئے انور دیکھا اور فوراً عرض کیا میں اللہ کی

پناہ مانگتا ہوں اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے ہم نے خدا کو پروردگار اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبی پسند کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر تمہارے لئے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ظاہر ہو جائیں پھر تم ان کا اتباع کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم لوگ ضرور صراط مستقیم سے ہٹ جاؤ اور اگر موسیٰ علیہ السلام دنیا میں ہوتے اور میرا زمانہ نبوت پاتے تو ضرور میرا اتباع کرتے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۳" (مشکوٰۃ اول، ص ۳۲، باب الاعتصام بالکتاب و السنة الفصل الثالث)

۳۵۔ احمد در مسند و بیہقی در شعب الایمان از جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چنان آوردہ اند کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی انا نسمع احادیث من یہود تعجبنا افتری ان نکتب بعضها۔ کہ ہم یہود سے کچھ ایسی باتیں سنتے ہیں جو ہم کو خوش کرتی ہیں تو کیا ہم ان میں سے بعض باتوں کو لکھ لیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امتھو کون انتم کما تھوکت الیہود و النصارى

کیا تم دین اسلام میں اس کے مکمل و تام ہونے کے باوجود متحیر ہو جیسا کہ یہود و نصاریٰ اپنے دین میں متحیر ہوئے، اور علم الہی میں قناعت نہ کر کے ایں و آں اور قیل و قال میں پڑتے ہو، لقد جنتکم بہا بیضاً نقیۃ من الدین۔ کہ میں ملت و شریعت کو روشن و صاف اور پاکیزہ لایا ہوں، کہ اس میں نہ کوئی شبہ ہے اور نہ کسی دوسری چیز کی حاجت، و لو کان موسیٰ حیاً ما وسعہ الا اتباعی۔ اور اگر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں ہوتے تو! نہیں بھی میرے اتباع کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔ (ملخصاً من ترجمۃ الفارسی)۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۳" (مشکوٰۃ اول، ص ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب و السنة الفصل الثانی)

تاہل کو کسی معاملہ دینی کا دانی بنانے کی ممانعت پر ایک حدیث

۳۶۔ اخرج ابو یعلیٰ عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرفعہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایما رجل استعمل رجلاً علی عشرة انفس و علم ان فی العشرة افضل ممن استعمل فقد غش اللہ و غش رسولہ و غش جماعة المسلمین۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے آدمیوں پر ایک شخص کو عامل بنایا اور



وہ جانتا ہے کہ ان میں ایسا شخص موجود ہے جو اس سے افضل ہے جسے عامل بنایا تو ضرور اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۵“

گودنا لگانا ممنوع ہے

۴۷۔ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لعن الله الواشمات و المستوشمات و التامصات و المتتمصات و المتفلجات للحسن المغيرات خلق الله۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بدن گودنے والی اور گدوانے والی اور چہرے کے بال نوچنے والی اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ سب اللہ کی تخلیق کو بدلنے والی ہیں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۰“

(بخاری ۸۷۸/۲، باب المتفلجات للحسن) (مسلم ۲۰۵/۲، باب تحريم فعل الواصلة الخ)

مال حرام کا صدقہ مقبول نہیں اس پر تین حدیثیں

۴۸۔ اخرج ابن خزيمة و ابن حبان في صحيحهما و الحاكم في المستدرک من طريق دراج عن ابي حنيفة رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من جمع مالا حراما ثم تصدق به لم يكن له فيه اجر و كان اصره عليه۔ یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو حرام مال جمع کرے پھر اسے خیرات میں دے اس کے لئے ثواب کچھ نہ ہو اور اس کا وبال اس پر ہو۔ (الترغیب و الترہیب ۵۴۹/۲، الترہیب من اکتساب الحرام)

۴۹۔ اخرج الطبرانی عن ابي الطفيل رضى الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من كسب مالا حراما فاعتق منه و وصل منه رحمه كان لك اصر عليه۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو حرام مال کمائے پس اس میں سے غلام آزاد کرے اور صلہ رحم کرے تو یہ بھی اس پر وبال ٹھہرے۔ (الترغیب و الترہیب ۵۴۹/۲، الترہیب من اکتساب الحرام)

۵۰۔ و اخرج ابو داود في المراسيل عن القاسم عن اخيمرة قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من اكتسب مالا من مائمه فوصل به رحمه او تصدق به او نفقه في سبيل الله جمع ذلك كله فتدفع به في جهنم۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو گناہ کی وجہ سے مال کما کر اس سے صلہ رحمیا تصدق یا راہ خدا میں خرچ کرے یہ سب جمع کر کے اسے جہنم میں پھینک دیا جائے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۸" (مرا سیل ابوداؤد، ص ۹، باب زکوٰۃ الفطر)

سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے معانقہ فرمایا حدیث میں ہے

۵۱۔ ابن ابی الدنیا کتاب الاخوان اور دیلمی مسند الفردوس اور ابو جعفر عقیلی اپنی کتاب المعفاء الکبیر میں حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی و اللفظ للعقبلی انه قال سئلت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المعانقۃ فقال تحیۃ الامم و صالح و دھم و ان اول من عانق خلیل اللہ ابراہیم۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معانقہ کو پوچھا فرمایا تحیت ہے امتوں کی اور اچھی دوستی ان کی اور بیشک پہلے معانقہ کرنے والے ابراہیم خلیل اللہ ہیں علی نبینا خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام۔ (کنز العمال، ۵/۹۰)

حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت اور معانقہ کے ثبوت میں دو حدیثیں

۵۲۔ بخاری و مسلم و نسائی و ابن ماجہ بطریق عدیدہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

راوی و هذا لفظ مولف منها دخل حدیث بعضهم فی بعض قال خرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بفناء بیت فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقال ادع الحسن بن علی فحبسته شیاً فظننت انها تنبسه سخاباً او تغسله فجاء یشتد و فی عنقه السخاب۔ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیده هكذا فقال الحسن بیده هكذا حتی اعتنق کل واحد منهما صاحبه فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللهم انی احبه فاحبه واحب من یحبه۔

یعنی ایک بار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے

مکان پر تشریف لے گئے اور سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا حضرت زہرا نے بیچنے میں کچھ دیر کی میں سمجھا انہیں ہار پہناتی ہوں گی یا سنہار ہی ہوں اتنے میں دوڑتے ہوئے حاضر آئے گئے میں ہار پڑا تھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست اقدس بڑھائے حضور کو دیکھ کر امام حسن نے بھی ہاتھ پھیلائے یہاں تک کہ ایک دوسرے کو لپٹ گئے حضور نے گلے لگا کر دعا کی الہی میں اسے دوست رکھتا ہوں تو اسے دوست رکھ جو اسے دوست رکھے اسے دوست رکھ۔ "فتاویٰ رضویہ"



ج ۹، ص ۲۶۔ (بخاری ۱/۵۳۰، مناقب الحسن و الحسين) (مسلم ۲/۲۸۲، باب من فضائل الحسن و الحسين) (ابن ماجہ ۱/۱۳ فضائل الحسن و الحسين)

۵۳۔ صحیح بخاری میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يأخذ بيدي فيقعدني على فخذه و يقعد الحسين على فخذه الاخرى يضمنا ثم يقول رب اني ارحمهما فارحمهما۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر ایک ران پر مجھے بٹھا لیتے اور دوسری پر امام حسین کو اور ہمیں لپٹا لیتے پھر دعا فرماتے الہی میں ان پر مہر کرتا ہوں تو ان پر رحم فرما۔ ”فتاویٰ رضویہ“ ج ۹، ص ۲۷۔ (بخاری ۲/۸۸۸، باب وضع الصبی فی الحجر)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا۔ ۵۴۔ بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ضمنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی صدرہ فقال اللهم علمه الكتاب۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے (یعنی حضرت ابن عباس کو) سینہ سے لپٹا لیا پھر دعا فرمائی الہی اسے حکمت سکھا دے۔ (بخاری ۱/۵۳۱، مناقب ابن عباس) فضیلت حسین کریمین پر دو حدیثیں

۵۵۔ امام احمد اپنی مسند میں یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان حسنا و حسينا رضی اللہ تعالیٰ عنہما استبقا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فضمهما الیہ ایک بار دونوں صاحبزادے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آپس میں دوڑتے ہوئے آئے حضور نے دونوں کو لپٹا لیا۔ (مسند احمد ۵/۱۸۲)

۵۶۔ جامع ترمذی میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث ہے۔ مثل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای اهل بیتك احب الیک قال الحسن و الحسين و کان يقول باطمة ادعی لی ابنی فیضمهما (ویضمهما) الیہ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا حضور کو اپنے اہل بیت میں سے زیادہ پیارا کون ہے فرمایا حسن و حسین اور حضور دونوں صاحبزادوں کو حضرت زہرا سے بلوا کر سینے سے لگاتے اور ان کو خوشبو سونگھتے۔ (ترمذی ۲/۲۱۸، مناقب ابی محمد الحسن و الحسين الخ)

ایک صحابی نے حضور کے پہلوئے اقدس میں بوسہ دیا حدیث میں ہے ۵۷۔ امام ابوداؤد اپنے سنن میں اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی بینما هو

یحدث القوم و كان فيه مزاح بيننا يضحكم فطعنه النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في خاصرته بعود فقال اصبرني قال ان عليك قميصا و ليس على قميص فرفع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عن قميصه فاحتضنه و جعل يقبل كشحه قال انما اردت هذا يا رسول الله۔

یعنی اس اثنا میں وہ باتیں کر رہے تھے اور ان کے مزاج میں مزاح تھا لوگوں کو ہنسا رہے تھے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لکڑی ان کے پہلو میں چھوئی انہوں نے عرض کی مجھے بدلہ دیجئے فرمایا اے، عرض کی حضور تو کرتا پیٹے ہیں اور میں ننگا تھا حضور نے کرتا اٹھا دیا انہوں نے حضور کو اپنے کنار میں لیا اور تہیگاہ اقدس کو چومنا شروع کیا پھر عرض کی یا رسول اللہ میرا یہی مقصود تھا۔ (ابوداؤد ۲/۷۰۹، باب فی قبلۃ الجسد)

معانقہ و مصافحہ کے بیان میں چند حدیثیں۔ نیز یہ کہ حضور علیہ السلام نے حضرت ابوذر سے معانقہ فرمایا

۵۸۔ اسی میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ما لقیته صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا صافحنی و بعث الی ذات یوم و لم اکن فی اہلی فلما جئت اخبرت (انہ ارسل الی) فاتینہ و هو علی سریر فالتزمنی فکانت تلک اجود و اجود۔ میں جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا حضور ہمیشہ مصافحہ فرماتے ایک دن میرے بلانے کو آدمی بھیجا میں گھر میں نہ تھا آیا تو خبر پائی حاضر ہوا حضور تخت پر جلوہ فرماتے تھے مجھے گلے سے لگایا تو یہ اور زیادہ جید و نفیس تر تھا۔ (ابوداؤد ۲/۷۰۸، باب فی المعانقۃ)

حضور علیہ السلام نے حضرت علی سے معانقہ فرمایا

۵۹۔ ابو یعلیٰ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی قالت رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم التزم علیا و قبلہ و هو یقول بابی الوحید الشہید میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور نے مولیٰ علی کو گلے لگایا اور پیار کیا اور فرماتے تھے میرا باپ نثار اس وحید شہید پر۔ (مسند ابو یعلیٰ مسند عائشہ بیروت ۲/۳۱۸)

حضور علیہ السلام نے حضرت ابو بکر صدیق کو گلے لگایا اور فرمایا کہ میرے بعد صدیق سے بہتر کوئی نہیں۔

۶۰۔ خطیب بغدادی حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال کنا

عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یطلع علیکم رجل لم یخلق اللہ بعدی احدا خیرا منه لا افضل وله شفاعۃ مثل شفاعۃ النبیین فما برحنا حتی طلع ابوبکر فقام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقبلہ و التزمہ۔

ہم خدمت اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے ارشاد فرمایا تم پر اس وقت وہ شخص چمکے گا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بعد اس سے بہتر و بزرگ تر کسی کو نہ بنایا اور اس کی شفاعت انبیاء کی مانند ہوگی ہم حاضر ہی تھے کہ ابوبکر صدیق نقیض آئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام کیا اور صدیق کو بیمار کیا اور گلے لگایا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۷۷۲“ (تاریخ بغداد، ج ۱، ص ۱۱۳۱، بیروت ۱۲۳، ۱۲۳-۱۲۳)

۶۱۔ حافض عمر بن محمد ملا اپنی سیرت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقفا مع علی بن ابی طالب اذا قبل ابوبکر فصافحه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عانقه و قبل فاه فقال علی اتقبل فابی بکر فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا ابا الحسن منزلة ابی بکر عندی کمزلتی عند ربی۔

میں نے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے ساتھ کھڑے دیکھا اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے مصافحہ فرمایا اور گلے لگایا اور ان کے دہن پر بوسہ دیا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی کیا حضور ابوبکر کا منہ چومتے ہیں فرمایا اے ابوالحسن ابوبکر کا مرتبہ میرے یہاں ایسا ہے جیسا میرا مرتبہ اپنے رب کے حضور۔

حضرت ابوبکر صدیق کی حضور علیہ السلام پر کمال جانماری

۶۲۔ ابن عبد ربہ کتاب بہجة المجالس میں مختصر اور ریاض نضرہ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مطولا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابتدائے اسلام میں اظہار اسلام اور کفار سے ضرب و قتال فرمانا اور ان کے چہرہ مبارک پر ضرب شدید آنا اس سخت صدمہ میں بھی حضور اقدس سید محبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال رہنا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دارالارقم میں تشریف فرما تھے اپنی ماں سے خدمت اقدس میں لے چلنے کی درخواست کرنا مفصلاً مروی ہے حدیث تمامہ ہماری کتاب ”مطلع القصرین فی ابانة سبقة العمرین“ میں مذکور اس



کے آخر میں ہے حتی اذا هدأت الرجل و سكن الناس خرجتا به يتكى عليهما حتى ادخلتاہ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالت فانکب علیہ فقبلہ و انکب علیہ المسلمون ورق له رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رقة شديدة. الحديث۔

یعنی جب بچپن موقوف ہوئی اور لوگ سو رہے ان کی والدہ ام الخیر اور حضرت فاروق اعظم کی بہن ام جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما انیس لے کر چلیں بوجہ ضعف دونوں پر تکیہ لگائے یہاں تک کہ خدمت اقدس میں حاضر کیا دیکھتے ہی پروانہ وار شمع رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گر پڑے اور بوسہ دینے لگے اور صحابہ غایت محبت سے ان پر گرے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے رقت فرمائی۔ (الرباعی النشرة ذکر ام الخیر فیصل آباد ۱/ ۷۶)

حضور علیہ السلام نے حضرت عثمان غنی کو گلے لگایا

۶۳۔ حافظ ابو سعید شرف المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال سعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المنبر ثم قال ابن عثمان بن عفان فوثب و قال ها انا اذا يا رسول الله فقال ادن مني فدنا منه فضمه الى صدره و قبل بين عينيه. الحديث۔

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر فرمایا عثمان کہاں ہیں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تابانہ اٹھے اور عرض کی حضور میں یہ حاضر ہوں یا رسول اللہ فرمایا پاس آؤ پاس حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینہ سے لگایا اور آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دیا۔

۶۴۔ حاکم صحیح مستدرک باقادة الصحیح اور ابو یعلیٰ اپنی مسند اور ابو نعیم فضائل صحابہ میں اور برہان خجندی کتاب اربعین کی بالماء المعین اور عمر بن محمد ملا سیرت میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی نفر من المهاجرین منهم ابوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحة و الزبیر و عبدالرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینھض کل رجل الی کفوه و ینھض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی عثمان فاعتقه و قال انت ولی فی الدنیا و الاخرة۔

ہم چند مہاجرین کے ساتھ خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں

حاضر تھے حاضرین میں خلفاء اربعہ و طلحہ و زبیر و عبد الرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں ہر شخص اپنے جوڑ کی طرف اٹھ کر جائے اور خود حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اٹھ کر تشریف لائے ان سے معاف کیا اور فرمایا تو میرا دوست ہے دنیا و آخرت میں۔ ”فتاویٰ رضویہ،

ج ۹، ص ۲۸“ (المستدرک باب فضائل عثمان بیروت ۳/ ۹۷)

۶۵۔ ابن عساکر تاریخ میں حضرت امام حسن مجتبیٰ وہ اپنے والد ماجد حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجوہہما سے راوی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عانق عثمان بن عفان و قال قد عانقت اخی عثمان فمن كان له فليعانقه۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معاف کیا اور فرمایا میں اپنے بھائی عثمان سے معاف کیا جس کے کوئی بھائی ہو اسے چاہئے اپنے بھائی سے معاف کرے۔ (کنز العمال، ۱۲/ ۱۹۳)

پار سا عورت وہ ہے جسے کوئی نامحرم مرد نہ دیکھے

۶۶۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول زہرا سے فرمایا عورت کے حق میں سب سے بہتر کیا ہے عرض کی کہ نامحرم شخص اسے نہ دیکھے حضور نے گلے سے لگایا اور فرمایا ذریۃ بعضها من بعض او کما ورد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الحبيب و آلہ و بارک و سلم۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۸“

# تعارف

حک العیب فی حرمة تسوید الشیب  
(سیاہ خضاب کی حرمت کا بیان)

۱۳/ ربیع الاول ۱۴۳۰ھ کو مختصر جواب کے ساتھ ایک سوال پیش ہوا کہ وسمہ نیل کا جس سے بال سیاہ ہو جائیں جائز ہے یا نہیں اور نیل میں حنا ملا کر لگانا درست ہے یا نہیں؟  
امام احمد رضا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ  
صحیح مذہب میں سیاہ خضاب حالت جہاد کے سوا مطلقاً حرام و ممنوع ہے جس کی حرمت پر احادیث صحیحہ و معتبرہ شاہد و ناظر ہیں۔

پھر سیاہ خضاب کی تحریم و تہدید میں ۷ احادیث پیش کی گئی ہیں اور احادیث و روایات کی روشنی میں یہی ثابت کیا گیا ہے کہ مطلقاً سیاہ رنگ کی ممانعت ہے تو جو چیز بالوں کو سیاہ کرے خواہ نرائیل ہو یا مہندی کا نیل یا کوئی تیل غرض کچھ ہو سب ناجائز و حرام ہے اور احادیث کی و عیدوں میں داخل ہے اور وسمہ کی یہ تحقیق کی گئی ہے کہ

وسمہ ایک درخت کا نام ہے جس کی پتی سکھا کر پیس کر مہندی میں ملائے ہیں جس سے اس کی سرخی خوب شوخ ہو جاتی ہے ورنہ پھسکی زردی مائل ہوتی ہے۔



# احادیث

## حک العیب فی حرمة تسوید الشیب

سیاہ خضاب کی ممانعت دو عید پر مشتمل چھ احادیث کریمہ

۶۷۔ امام احمد و مسلم و نسائی و ابوداؤد و ابن ماجہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داڑھی خالص سپید دیکھ کر ارشاد فرمایا غیر و اھذا بشئ و اجتنبوا السواد۔

اس سپیدی کو کسی چیز سے بدل دو اور سیاہ رنگ سے بچو۔ (مسلم ۱۹۹/۲، باب استحباب خضاب الشیب الخ)

۶۸۔ امام احمد اپنی سند میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں غیروا الشیب و لا تقربوا السواد۔

پیری تبدیل کرو اور سیاہ رنگ کے پاس نہ جاؤ۔ (مسلم ۱۹۹/۲، باب استحباب خضاب الشیب الخ)

۶۹۔ امام احمد و ابوداؤد و نسائی و ابن حبان و حاکم باقائدہ تصحیح اور ضیاء مختصرہ اور بیہقی سنن میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یكون قوم فی آخر الزمان یخضبون بهذا السواد کھواصل الحمام لا یجدون رائحة الجنة

آخر زمانہ میں کچھ لوگ خضاب کریں گے جیسے کبوتروں کے پوٹے وہ جنت کی بو نہ سونگھیں گے۔ جنگلی کبوتروں کے سینے اکثر سیاہ و نیلگوں ہوتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بالوں اور داڑھیوں کو ان سے تشبیہ دی۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۰“ حک العیب۔ (نسائی ۲/۲۷۷، النہی عن الخضاب بالسواد)

۷۰۔ ابن سعد عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وسلم فرماتے ہیں ان الله تعالى لا ينظر الى من يخضب بالسواد يوم القيمة۔  
جوسیاه خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا۔ (کنز العمال، ۴۲۶/۶)

۷۱۔ ابن عدی کامل میں اور دیلمی مسند الفردوس میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الله يبغض الشيخ الغريب۔  
بیشک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بوڑھے کوئے کو۔ (کنز العمال، ۴۲۷/۶)  
۷۲۔ طبرانی معجم کبیر اور حاکم مستدرک میں عبد اللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں الصفرة خضاب المومن و الحمرة خضاب المسلم و السواد خضاب الكافر۔

زرد خضاب ایمان والوں کا ہے اور سرخ اسلام والوں کا اور سیاہ خضاب کافر کا۔ (کنز العمال، ۴۲۴/۶)

بالوں کا سفید ہونا نور اسلام کی دلیل ہے  
۷۳۔ عقیلی وابن حبان وابن عساکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الشيب نور من خلع الشيب فقد خلع نور الاسلام۔  
سپیدی نور ہے جس نے اسے چھپایا اس نے اسلام کا نور زائل کیا  
۷۴۔ حاکم کتاب الکنی والالقباب میں بسیر حسن ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من شاب شبة في الاسلام كانت له نورا مالم يغيرها۔

جسے اسلام میں سپیدی آئے وہ اس کے لئے نور ہوگی جب تک اسے بدل نہ ڈالے۔  
(کنز العمال، ۴۲۷/۶)

سرخ خضاب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے اور کالا فرعون کی  
۷۵۔ دیلمی وابن التجر حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اول من خضب بالحناء والکتم ابراهيم و اول من اختضب بالسواد فرعون۔

سب میں پہلے حنا و کتم سے خضاب کرنے والے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور

سب میں پہلے سیاہ خضاب کرنے والا فرعون۔ (کنز العمال، ۶/۴۲۴)

کالا خضاب کرنے والا قیامت کے دن روسیہ ہوگا

۷۶۔ طبرانی کبیر اور ابن ابی عاصم کتاب السنۃ میں حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من خضب بالسواد سود اللہ وجہہ یوم القیمۃ۔

جو سیاہ خضاب کرے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا منہ کالا کرے گا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۱" حک العیب۔ (کنز العمال، ۶/۴۲۶)

سیاہ خضاب کرنے والا عند اللہ محروم و نامراد ہے

۷۷۔ طبرانی کبیر میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مثل بالشعر فلیس له عند اللہ خلاق۔ جو بالوں کی ہیئت بگاڑے اللہ کے یہاں اس کے لئے کچھ حصہ نہیں۔ (کنز العمال، ۶/۴۲۱)

بہتر جوان اور بدتر بوڑھے کی شناخت

۷۸۔ ابو یعلیٰ مسند اور طبرانی کبیر میں وائلہ بن اسقع اور بیہقی شعب الایمان میں انس بن مالک و عبداللہ بن عباس اور ابن عدی کامل میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شر کھو لکم من تشبہ بشبابکم۔ تمہارے ادھیڑوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو جوانوں کی سی صورت بنائے۔

۷۹۔ امام ابو طالب مکی قوت القلوب اور امام حجۃ الاسلام احیاء العلوم میں فرماتے ہیں الخضاب بالسواد منہی عنہ لقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیر شبابکم من تشبہ بشیوخکم و شر شیوخکم من تشبہ بشبابکم۔

کالے خضاب کی ممانعت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان سے ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم میں بہتر جوان وہ ہے جو بوڑھوں کی مشابہت اختیار کرے اور بوڑھوں میں بدتر وہ ہے جو جوانوں کی سی شکل بنائے۔ (مؤلف) (کنز العمال، ۲۰/۴۲۶)

سیاہ خضاب کی ممانعت پر ایک اور حدیث

۸۰۔ ابن سعد طبقات میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی نبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الخضاب بالسواد۔



رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیاہ خضاب سے منع فرمایا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۱ حک العیب“

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرخ خضاب کیا کرتے تھے

۸۱۔ صحیح بخاری و مسند امام احمد و سنن ابن ماجہ میں عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے مروی قال دخلت علی ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا فاخرجت (الینا) شعرا من شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مخضوبا (زاد الاخير ان) بالحناء و الکتم۔ یعنی میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک (جوان کے پاس تبرکات شریفہ میں رکھے تھے جس بیمار کو اس کا پانی دھو کر پلاتیں فوراً شفا پاتا تھا) نکالے مہندی اور کتم سے رنگے ہوئے تھے۔ (بخاری ۲/۸۷۵، باب ما یدکر فی الشیب)

۸۲۔ انہیں عثمان بن عبد اللہ سے انہیں موئے اقدس کی نسبت صحیح بخاری شریف میں مروی ان ام سلمة ارته شعر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احمر۔ یعنی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک سرخ رنگ دکھائے۔ (بخاری ۲/۸۷۵، باب ما یدکر فی الشیب)

۸۳۔ اسی حدیث میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری روایت یوں ہے شعرا احمر مخضوبا بالحناء و الکتم۔

یعنی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے موئے مبارک سرخ رنگ دکھائے جن پر حنا و کتم کا خضاب تھا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۲ حک العیب۔ (مسند احمد ۷/۴۲۱)

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد نہم

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبہ زیب تن فرمایا

۸۴۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبہ پہنا جس کے گریبان اور آستینوں اور چاکوں پر ریشم کی خیاطت تھی کما فی حدیث بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اخرجہ الاثمة احمد فی المسند و البخاری فی الادب المفرد و مسلم فی صحیحہ و ابوداؤد فی السنن ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۴“ (مسلم ۱۹۰/۲، باب تحریم اناء الذهب الخ)

لوگوں کی دلجوئی ایمان کے بعد دوسری دانشمندی ہے

۸۵۔ حدیث میں ہے راس العقل بعد الايمان بالله تعالى مداراة الناس۔  
ایمان باللہ کے بعد عقل مندی لوگوں کی دلجوئی کرنا ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۸“ (کنز العمال، ۲۳۲/۳)

### مسجدوں میں روشنی کا ثبوت

۸۶۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی میں سب سے پہلے روشنی کا انتظام کیا تھا ایک مرتبہ ماہ رمضان ایک شب کو امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ پوری مسجد کریم روشنی سے منور و مجلی ہو گئی ہے تو انہوں نے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا کی اور کہا نورت مساجدنا نور اللہ قبرك يا ابن الخطاب۔  
اے ابن خطاب تو نے ہماری مسجد کو روشن کیا اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو روشن و تابناک کرے۔ ملخصاً من ترجمة الفارسی۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۴۰“

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبہ مبارک جس پر ریشم کا کام تھا حضرات اسماء نے بطور تبرک و سعادت محفوظ رکھا تھا، حدیث میں ہے

۸۷۔ فی التبيين عن اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا اخرجت جبة طيالية

عليها لبنة شبر من دياج كسرواني و فرجا مكفو فان به فقالت هذه جبة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يلبسها۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک اونٹنی جبہ کسروانی ساخت کا نکالا اس کی پلیٹ ریشمی تھی اور دونوں چاکوں پر کام تھا اور کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبہ ہے جسے زیب تن فرماتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۴۱" (مسلم ۲/۹۰، باب تحریم اداء الذهب)

فتنہ قتل سے شدید ہے

۸۸۔ در حدیث است الفتنۃ نائمة لعن اللہ من ايقظها۔

فتنہ سو رہا ہے اس کے جگانے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص

۳۸" (کنز العمال، ۱۱/۱۱۸)

چوسر کھیلنا منع ہے اس پر دو حدیثیں

۸۹۔ چوسر (کھیل) کی نسبت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من لعب

بالنرد شیر فکانما صبغ یدہ فی لحم الخنزیر و دمہ۔

جس نے چوسر کھیلی اس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت و خون میں رنگا۔ رواہ مسلم۔

(مسلم ۲/۲۴۰، باب تحریم اللعب بالنرد شیر) (ابوداؤد ۲/۶۷۵، باب فی النہی عن اللعب بالنرد)

۹۰۔ دوسری صحیح حدیث میں فرمایا من لعب بالنرد فقد عصی اللہ و رسوله

جس نے چوسر کھیلی اس نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی۔ أخرجه احمد و ابوداؤد وابن

ماجة و الحاکم عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابوداؤد ۲/۶۷۵، باب فی

النہی عن اللعب بالنرد)

خبیث چیزوں کی بیع و شراء پر ایک حدیث

۹۱۔ احمد و مسلم و ابوداؤد و نسائی عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثمن الکلب، خبیث و مہر البغی خبیث و کسب الحجام خبیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتے کی قیمت خبیث ہے اور زنا کے عوض

جو ملے وہ خبیث اور بھری سگی لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ،

ج ۹، ص ۴۴" (ابوداؤد ۲/۴۸۶، باب فی کسب الحجام) (بخاری ۲/۲۹۸، باب ثمن الکلب)



# تعارف

اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد  
(حقوق العباد کا بیان)

۱۳ جمادی الاول ۱۴۰۱ھ میں سوال پیش ہوا کہ حقوق العباد کس قدر ہیں؟

بندہ کے معاف کئے بغیر یہ حق معاف ہو سکتا ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے سب سے پہلے حق العبد کی تعریف و تقسیم کی ہے پھر اصل مسئلہ کی حیثیت واقعیہ پر مکمل روشنی ڈالی ہے، چنانچہ آپ حق العبد کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

”حق العبد ہر وہ مطالبہ مالی ہے کہ شرعاً اس کے ذمہ کسی کے لئے ثابت ہو اور ہر وہ نقصان و آزار جو بے اجازت شرعیہ کسی قول و فعل اور ترک سے کسی کے دین و آبرو، جان و مال اور جسم یا صرف قلب کو پہنچایا جائے۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔ **ذیون** **مظالم**

**ذیون**، میں تمام صور عقود و مطالبہ مالیہ داخل ہیں جیسے مزدور کی اجرت، خریدی ہوئی چیز کی قیمت اور بیوی کا مهر وغیرہ۔

**مظالم**، قول و فعل کے ذریعہ کسی بندے کو آزار و نقصان پہنچانا جیسے کسی کو گالی دینا، غیبت کرنا وغیرہ

ان دونوں قسموں میں سے جو امر جہاں پایا جائے اسے حق العبد میں شمار کیا جائے گا۔

پھر حق کسی قسم کا ہو جب تک صاحب حق معاف نہ کرے معاف نہیں ہوتا۔

حقوق اللہ میں تو ظاہر ہے کہ اس کے سوا دوسرا معاف کرنے والا کوئی نہیں۔

اور حقوق العباد میں بھی مالک دیان عزوجل نے اپنے دارالعدل کا یہی ضابطہ و قاعدہ رکھا ہے کہ جب تک وہ بندہ معاف نہ کرے معاف نہ ہوگا، اگرچہ مولیٰ تعالیٰ ہمارا اور ہمارے جان و مال اور حقوق سب کا مالک ہے مگر اس کی رحمت و لطافت ہے کہ ہمارے حقوق کا اختیار ہمارے ہاتھ رکھا

ہے، ہمارے بخشے بغیر معاف ہو جانے کی شکل نہ رکھی کہ کوئی ستم رسیدہ و مظلوم یہ نہ کہے کہ اے مالک میرے میں اپنی داد کو نہ پہنچا۔

اس کے بعد مسئلہ حقوق العباد کی تشریح و توضیح میں بطور استدلال ۲۲ حدیثیں پیش کی گئی ہیں۔

اور اس مسئلہ کی وضاحت و صراحت کے بعد اس رسالہ نافعہ کے اخیر میں امام احمد رضا لکھتے ہیں کہ

”غرض معاملہ نازک ہے اور امر شدید اور عمل تباہ اور اہل بعید اور کریم عظیم اور رحم عظیم اور ایمان خوف ور جا کے درمیان“ سبحنہ اللہ العزیز۔ واللہ در المصنف ولہ الحمد۔

## احادیث

اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد

حقوق العباد سے متعلق تین حدیثیں

۹۲۔ حدیث میں ہے حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الدواوین ثلاثة فديوان لا يغفر الله منه شيئاً و ديوان لا يعبأ الله به شيئاً و ديوان لا يترك الله منه شيئاً فاما الديوان الذي لا يغفر الله منه شيئاً فالاشراك بالله و اما الديوان الذي لا يعبأ الله منه شيئاً فظلم العبد نفسه فيما بينه و بين ربه من صوم يوم تركه او صلاة تركها فان الله تعالى يغفر ذلك ان شاء و يتجاوز و امام الديوان الذي لا يترك الله منه شيئاً فمظالم العباد بينهم القصاص لا محالة۔

یعنی دفتر تین ہیں ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ بخشے گا اور ایک دفتر کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں اور ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا، وہ دفتر جس میں اصلاً معافی کی جگہ نہیں وہ تو کفر ہے کہ کسی طرح نہ بخشا جائے گا اور وہ دفتر جس کی اللہ عز و جل کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا گناہ ہے خالص اپنے اور اپنے رب کے معاملہ میں کہ کسی دن کا روزہ ترک کیا یا کوئی نماز چھوڑ دی اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے معاف کر دے اور درگزر فرمائے، اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا وہ بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم ہے کہ اس میں ضرور بدلہ ہوتا ہے۔ رواہ الامام احمد فی المسند و الحاکم فی المستدرک عن ام المومنین الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (مسند احمد ۷/۳۴۲) (کنز العمال ۴/۱۳۷)

۹۳۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لتؤدون الحقوق الى اهلها يوم القيمة حتى يقاد للشاة الجلجاء من الشاة القرناء تنطحها۔

بیشک روز قیامت تمہیں اہل حقوق کو ان کے حق ادا کرنے ہوں گے یہاں تک کہ منڈی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا کہ اسے سینگ مارے۔ رواہ الاثمة احمد فی المسند و مسلم فی صحيحه و البخاری فی الادب المفرد و الترمذی فی الجامع عن ابی

ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "تلاوی رضویہ، ج ۹، ص ۳۸" اعجب الامداد۔ (مسلم ۲/۲۰۲، باب تحریم الظلم) (کنز العمال ۳/۲۸)

۹۴۔ ایک روایت میں فرمایا حتی للذرة من الذرة

یہاں تک کہ چبوتنی سے چبوتنی کا عوٹ لیا جائے گا۔ رواہ الامام احمد بسند صحیح۔

(مسند احمد ۳/۱۳۴)

روز قیامت مفلس کون ہوگا؟

۹۵۔ حدیث صحیح مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم قال تدرون من المفلس قالوا المفلس فینا من لا درهم له ولا متاع فقال ان المفلس من امتی من یأتی یوم القیمة بصلاة و صوم و زکوۃ و یأتی قد شتم هذا و قد قذف هذا و اکل مال هذا و سفک دم هذا و ضرب هذا فیعطی هذا من حسناته و هذا من حسناته فان فیت حسناته قبل ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایاہم فطرحت علیہ ثم طرح فی النار۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کی ہمارے یہاں تو مفلس وہ ہے جس کے پاس زر و مال نہ ہو فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز روزے زکوۃ لے کر آئے اور یوں آئے اسے گالی دی، اسے زنا کی تہمت لگائی، اس کا مال کھایا، اس کا خون گرایا، اسے مارا تو اس کی نیکیاں اسے دی گئیں پھر اگر نیکیاں ہو چکیں اور حق باقی ہیں تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈالے گئے پھر جہنم میں پھینک دیا گیا۔ (مسلم ۲/۲۰۲، باب تحریم الظلم) (ترمذی ۲/۶۷، باب ما جاء فی شان الحساب و القصاص)

نسیب کی معصیت بھی حقوق العباد میں سے ہے

۹۶۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الغیبة اشد من الزنا۔

غیبت زنا سے سخت تر ہے کسی نے عرض کی یہ کیونکر، فرمایا الرجل یزنی ثم یتوب

فیتوب اللہ علیہ و ان صاحب الغیبة لا یغفر له حتی یغفر له صاحبه۔

زانی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمائے اور غیبت والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک

وہ نہ بخشے جس کی غیبت کی ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة و الطبرانی فی الاوسط عن

حارث بن عبد اللہ و ابی سعید الخدری و البیہقی عنہما عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔



”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۹“ اعجب الامداد۔ (کنز العمال، ۳/۲۳۳)

والدین ولولاء بھی ایک دوسرے کے حقوق میں گرفتار ہوں گے حدیث میں ہے

۹۷۔ الطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يقول انه يكون للوالدين على ولدهما دين فاذا كان يوم القيمة يتعلقان به فيقول انا ولد كما فيودان و يتميان لو كان اكثر من ذلك۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ ماں باپ کا بیٹے پر کچھ دین آتا ہو گا روز قیامت اسے لپٹیں گے کہ ہمارا دین دے وہ کہے گا میں تمہارا بچہ ہوں، یعنی شاید رحم کریں وہ تمنا کریں گے کاش اور زیادہ ہوتا۔ یعنی اگر دین زیادہ ہوتا تو اس کے عوض یہاں نیکیاں زیادہ ملتیں۔

رب کریم کے حقوق العباد معاف کرائے کی ایک انوکھی تدبیر

۹۸۔ حدیث میں ہے بينما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جالس اذ

رأيناه ضحك حتى بدت ثنياه فقال له عمر ما اضحكك يا رسول اللہ بابی انت و امی۔

یعنی ایک دن حضور پر نور سید العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ناگاہ خندہ فرمایا

کہ اگلے دندان مبارک ظاہر ہوئے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی

یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان کس بات پر حضور کو ہنسی آئی ارشاد فرمایا و جلان من

امتی جثیا بین یدی رب العزۃ فقال احدهما وفاضت عینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم بالبکاء ثم قال ان ذلك ليوم عظيم يحتاج الناس الى ان يحمل عنهم من

اوزارهم فقال الله للطالب ارفع بصرک فانظر فرفع فقال يا رب اری مدائن من ذهب

و قصوراً من ذهب مكللة باللؤلؤ لای نبی هذا او لای صديق هذا او لای شهيد هذا

قال لمن اعطى الثمن قال يا رب و من يملك ذلك قال انت تملكه قال بماذا قال

بعفوك عن اخيك قال يا رب فانی قد عفوت عنه قال الله تعالیٰ فخذ بيد اخيك و

ادخل الجنة فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عند ذلك اتقوا الله و

اصلحوا ذات بینکم فان الله يصلح بین المسلمین يوم القيمة۔

دو مرد میری امت سے رب العزت جل جلالہ کے حضور زانوؤں پر کھڑے ہوئے ایک

نے عرض کی۔ اے رب میرے میرے اس بھائی نے جو ظلم مجھ پر کیا ہے اس کا عوض میرے لئے

لے، رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا اپنے بھائی کے ساتھ کیا کرے گا اس کی نیکیاں تو سب ہو چکیں مدعی نے عرض کی اے رب میرے تو میرے گناہ وہ اٹھالے، یہ فرما کر رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں گر یہ سے بہہ نکلیں، پھر فرمایا بیشک وہ دن بڑا سخت ہے لوگ اس کے محتاج ہوں گے کہ ان کے گناہوں کا چھ بوجھ اور لوگ اٹھائیں، مولیٰ عزوجل نے فرمایا نظر اٹھا کر دیکھ اس نے نظر اٹھائی کہا اے رب میرے میں کچھ شہر دیکھتا ہوں سونے کے اور محل کے محل سونے کے سراپا موتیوں سے جڑے ہوئے یہ کس نبی کے ہیں یا کس صدیق یا کس شہید کے، مولیٰ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا اس کے ہیں جو قیمت دے، کہا اے رب میرے بھلا ان کی قیمت کون دے سکتا ہے فرمایا تو عرض کی کیونکر فرمایا یوں کہ اپنے بھائی کو معاف کر دے کہا اے رب میرے یہ بات ہے تو میں نے معاف کیا مولیٰ جل مجدہ نے فرمایا اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں لے جا، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بیان کر کے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے آپس میں صلح کرو کہ مولیٰ عزوجل قیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کرائے گا۔ رواہ الحاکم فی المستدرک و البیہقی فی کتاب البعث و النشور و ابویعلیٰ فی مسندہ و سعید بن منصور فی سننہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۴۹۔“ اعجب الامداد۔

اللہ تعالیٰ روز قیامت بندوں کے آپسی مظالم و معاصی ختم فرمادے گا

۹۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا التقى الخلائق يوم القيمة نادى مناديا

اهل الجمع تداركوا المظالم بينكم و ثوابكم على۔

جب مخلوق روز قیامت بہم ہوگی ایک منادی رب العزت جل و علا کی طرف سے ندا کرے گا اے مجمع والو اپنے مظلوموں کا تدارک کر لو اور تمہارا ثواب میرے ذمہ ہے۔ رواہ الطبرانی عن

انس ابصار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۰۔“ اعجب الامداد۔

۱۰۰۔ حدیث میں ہے حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ نے فرمایا ان اللہ یجمع

الاولین و الاخرین فی صعيد واحد ثم ینادی مناد من تحت العرش یا اهل التوحید ان اللہ عزوجل قد عفا عنکم فیقوم الناس فیتعلق بعضهم ببعض فی ظلمات فینادی منادیا اهل التوحید لیعف بعضکم عن بعض و علی الثواب۔

یعنی بیشک اللہ عزوجل روز قیامت سب اگلوں پچھلوں کو ایک زمین میں جمع فرمائے گا پھر زیر عرش سے منادی ندا کرے گا اے توحید والو مولیٰ تعالیٰ نے اپنے حقوق معاف فرمائے لوگ

کھڑے ہو کر آپس کے مظلوموں میں ایک دوسرے سے لپٹیں گے منادی پکارے گا اے توحید والو ایک دوسرے کو معاف کر دو اور ثواب دینا میرے ذمہ ہے۔ رواہ ایضا عن ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۰“ اعجب الامداد۔

بندوں کے باہمی حقوق کی تلافی اور اس پر ثواب کی ضمانت اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لے گا۔  
۱۰۱۔ ابن ماجہ اپنی سنن میں کاملاً اور ابو داؤد مختصراً اور امام عبد اللہ بن امام احمد زوائد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور ابو یعلیٰ مسند اور ابن حبان ضعفاً اور ابن عدی کامل اور بیہقی سنن کبریٰ و شعب الایمان و کتاب البعث والنشور اور ضیاء مقدسی بافادۃ تصحیح صحیح مختارہ میں حضرت عباس بن مرداس اور امام عبد اللہ بن مبارک بسند صحیح اور ابو یعلیٰ وابن معین بوجہ آخر حضرت انس بن مالک اور ابو نعیم حلیۃ الاولیاء اور امام ابن جریر طبری تفسیر اور حسن بن سفیان مسند اور ابن حبان ضعفاً میں حضرت عبد اللہ بن عمر فاروق اعظم اور عبد الرزاق مصنف اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبادہ بن صامت اور دارقطنی وابن حبان حضرت ابو ہریرہ اور ابن مندہ کتاب الصحابہ اور خطیب تلخیص الصحابہ میں حضرت زید جد عبد الرحمن بن عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بطرق عدیدہ والفاظ کثیرہ ومعانی متقاربہ راوی و هذا حدیث الامام عبد اللہ بن المبارک عن سفین الثوری عن زبیر بن عدی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال وقف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعرفات وقد کادت الشمس ان توب فقال یا بلال انصت لی الناس فقال انصتوا لرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانصت الناس فقال یا معشر الناس اتانی جبریل آنفاً فاقرائنی من ربی السلام و قال ان اللہ عزوجل غفر لاهل عرفات و اهل المشعر و ضمن عنهم التبعات فقام عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال یا رسول اللہ هذا لنا خاصة قال هذا لکم و لمن اتی من بعدکم الی یوم القيمة فقال عمر بن الخطاب کثر خیر اللہ و طاب۔

یعنی حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف فرمایا یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے پر آیا اس وقت ارشاد ہوا اے بلال لوگوں کو میرے لئے خاموش کر بلاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر پکارا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاموش ہو، لوگ ساکت ہوئے حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ نے فرمایا اے لوگو ابھی جبریل نے حاضر ہو کر مجھے میرے رب کا سلام و پیام پہنچایا کہ اللہ عزوجل نے عرفات و مشعر الحرام والوں کی

مغفرت فرمائی اور ان کے باہمی حقوق کا خود ضامن ہو گیا، امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ کیا یہ دولت خاص ہمارے لئے ہے؟ فرمایا تمہارے لئے اور جو تمہارے بعد قیامت تک آئیں سب کے لئے، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ عزوجل کی خیر کثیر و پاکیزہ ہے۔

سمندر میں جہاد کرنے والا اگر ڈوب کر شہید ہو جائے تو بندوں کے سب مطالبے جو اس پر تھے اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لیتا ہے۔

۱۰۲۔ ابن ماجہ سنن اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابوامامہ اور ابو نعیم علیہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب اور شیرازی کتاب الالقاب میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے راوی و اللفظ لابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغفر لشہید البر الذنوب کلہا الا الدین و یغفر لشہید البحر الذنوب والدین۔

یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو خشکی میں شہید ہو اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق العباد، اور جو دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ و حقوق العباد سب معاف ہو جاتے ہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۵۱“ اعجب الامداد۔ (ابن ماجہ ۲/۲۰۳، باب فضل غزو البحر)

جس مسلمان کو ظالم گرفتار کر کے نیکی کی حالت میں قتل کرے اس پر حق اللہ و حق العبد کچھ نہیں رہتا ہے

۱۰۳۔ بزار ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بسند صحیح راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قتل الصبر لا یمر بذنب الا محاہ۔

قتل صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے

۱۰۴۔ نیز بزار ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرماتے ہیں قتل الرجل صبرا کفارة لما قبلہ من الذنوب۔

آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے

بدعتی جس طرح بھی قتل کیا جائے وہ شہید نہ ہوگا کہ شہادت کے لئے ایمان شرط ہے۔

۱۰۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو ان صاحب بدعة مکذبا



بالقدر قتل مظلوما صابرا محتسبا بین الرکن و المقام لم ينظر الله فی شیء من امره حتی یدخله جهنم۔

اگر کوئی بد مذہب تقدیر ہر خیر و شر کا منکر خاص حجر اسود و مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم کے درمیان محض مظلوم و صابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الہی ملنے کی نیت بھی رکھے تاہم اللہ عز و جل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے۔ روایت ابو الفرج فی العلل من طریق کثیر بن سلیم نانس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد کرہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۱“ اعجب الامداد۔

جس نے شرعی ضرورت کے لئے دین لیا اور ادا کی فکر میں رہا مگر ادا نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ یہ حق بھی معاف فرما کر اپنے ذمہ کرم و عطا پر لے گا

۱۰۶۔ اند و بخاری و ابن ماجہ حضرت ابو ہریرہ اور طبرانی معجم کبیر میں بسند صحیح حضرت میمون کردی اور حاکم مستدرک اور طبرانی کبیر میں حضرت ابوالامامہ باہلی اور احمد و بزار و طبرانی و ابو نعیم بسند حسن حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق اور ابن ماجہ و بزار حضرت عبداللہ بن عمرو اور بیہقی مرسل قاسم مولائی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی و اللفظ لمیمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ادا ان دینا ینوی قضاء ہ اداہ اللہ عنہ یوم القیمۃ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی دین کا معاملہ کرے کہ اس کے ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ عز و جل اس کی طرف سے روز قیامت ادا فرما دے گا۔ (کنز العمال ۶/۱۲۶)

۱۰۷۔ حدیث ابوالامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ مستدرک میں یہ ہیں حضور اقدس صلوٰۃ اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ فرماتے ہیں من تداین بدین و فی نفسہ و فاء ہ ثم مات تجاوز اللہ عنہ و ارضی غریبہ بما شاء۔

جس نے کوئی معاملہ دین کیا اور دل میں ادا کی نیت رکھتا تھا پھر موت آگئی اللہ عز و جل اس سے درگزر فرمائے گا اور دائن کو جس طرح چاہے راضی کر دے گا۔ نیک و جائز کام کی قید حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ظاہر ہے کہ اس میں ضرورت جہاد و ضرورت تجہیز و تکفین مسلمان و ضرورت نکاح کو ذکر فرمایا۔ (کنز العمال ۶/۱۲۸)

۱۰۸۔ بخاری تاریخ اور ابن ماجہ سنن اور حاکم مستدرک میں راوی حضور سید عالم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الله تعالى مع الدائن حتى يقضى دينه ما لم يكن دينه فيما يكره الله۔

بیشک اللہ تعالیٰ قرضدار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے جب تک کہ اس کا دین اللہ تعالیٰ کے ناپسند کام میں نہ ہو۔ (ابن ماجہ ۲/۵۷۵، باب من ادا ان دينه الخ)

۱۰۹۔ ابن صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (کی حدیث میں ہے) کہ رب العزت جل و علا روز قیامت مدیون سے پوچھے گا تو نے کاشے میں یہ دین لیا اور نوگوں کا حق ضائع کیا عرض کرے گا اے رب میرے تو جانتا ہے کہ میرے اپنے کھانے پینے پسننے ضائع کر دینے کے سبب وہ دین نہ رہ گیا بلکہ اتنی علی اما حرق و اما سرق و اما وضیعة۔ آگ لگ گئی یا چوری ہو گئی یا تجارت میں ٹوٹا پڑا ہوا رہ گیا، مولیٰ عزوجل فرمائے گا صدق عبدی فانا احق من قضی عنک۔

میرا بندہ سچ کہتا ہے سب سے زیادہ میں مستحق ہوں کہ تیری طرف سے ادا فرمادوں پھر مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ کوئی چیز منگا کر اس کے پلہ میزان میں رکھ دے گا کہ نیکیاں برائیوں پر غالب آجائیں گی اور وہ بندہ رحمت الہی کے فضل سے داخل جنت ہو گا۔ ”فتویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۵۲ عجیب الامداد“ (کنز العمال ۶/۱۳۸)

مقربین سے اگر کوئی تقصیر واقع ہو تو اللہ تعالیٰ وقوع تقصیر سے پہلے اسے معاف فرما دیتا ہے حدیث قدسی میں رب عزوجل فرماتا ہے

۱۱۰۔ قد اعطيتكم من قبل ان تسألوني و قد اجبتكم من قبل ان تدعوني و قد غفرت لكم من قبل ان تعصوني۔

میں نے تم کو تمہارے مجھ سے سوال کرنے سے پہلے ہی دیدیا اور تمہاری دعا قبول کی تمہارے دعا کرنے سے پہلے اور تم کو معاف کر دیا تقصیر سے پہلے۔ (مولف)

صحابہ کی لغزشیں اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ رحمت میں لے کر معاف فرمادے گا اور انہیں جنت میں عالیشان مکان عطا فرمائے گا

۱۱۱۔ حدیث میں ہے ستكون لاصحابي زلة يغفر الله لهم لسابقتهم معي۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عنقریب میرے بعض صحابہ سے لغزش ہوگی (یعنی آپسی مشاجرات) جسے اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا اس وجہ سے کہ انہوں نے پہلے پہل میرا ساتھ دیا (مولف) (بلکہ مولیٰ تعالیٰ وہ حقوق اپنے ذمہ کرم پر لے کر ارباب حقوق

کو حکم تجاوز فرمائے گا اور باہم صفائی کرا کر آمنے سامنے جنت کے عالیشان تختوں پر بٹھائے گا۔ منہ)

۱۱۲۔ اسی مبارک قوم کے سرور و سردار حضرات اہل بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم! جمیع جنیں

ارشاد ہوتا ہے اعملوا ما شئتم قد غفرت لکم۔

جو چاہو کرو میں تمہیں بخش چکا

۱۱۳۔ انہیں کے اکابر سادات سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کے لئے بار بار

فرمایا گیا ما علی عثمان ما فعل (عمل) بعد هذه ما علی عثمان ما فعل (عمل) بعد هذه۔

آج عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں، آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں۔

”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۲“ اعجب الامداد۔ (ترمذی ۲/۲۱۱ مناقب عثمان بن عفان)

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد نہم

نوافل کے ذریعہ سے بندے کو تقرب الہی حاصل ہوتا ہے اور اس سے خدائی قدرتوں کے جلوے ظاہر ہوتے ہیں

۱۱۴۔ صحیح بخاری شریف میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رب العزت تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے لا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احبته کنت سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یراہ بہ و یدہ الذی یمشی بہا۔

یعنی میرا بندہ بذریعہ نوافل میری نزدیکی چاہتا رہتا ہے یہاں تک کہ میرا محبوب ہو جاتا ہے پھر جب میں اسے دوست رکھتا ہوں تو میں خود اس کا وہ کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی وہ آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے اور اس کا وہ ہاتھ جس سے کوئی چیز پکڑتا ہے اور اس کا وہ پاؤں جس سے چلتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۵)۔ (بخاری ۲/۹۶۳، باب التواضع)

رضائے رب رضائے والدین میں مضمر ہے

۱۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں طاعة الله طاعة الوالد معصية

الله معصية الوالد۔

اللہ کی اطاعت ہے والد کی اطاعت اور اللہ کی معصیت ہے والد کی معصیت۔ رواہ الطبرانی

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال، ۲۲/۵۸)

والدین کی فرمانبرداری باعث دخول جنت اور نافرمانی دخول نار کا سبب ہے حدیث میں ہے۔

۱۱۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہما جنتک و نارک۔

ماں باپ تیری جنت اور تیری دوزخ ہیں۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی امامۃ رضی اللہ



تعالیٰ عنہ۔ (ابن ماجہ ۲/۲۶۹، باب بر الوالدین)

۱۱۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الوالد اوسط ابواب الجنة فان

شئت فاضع ذلك الباب او احفظہ۔

والد جنت کے سب دروازوں میں بیچ کا دروازہ ہے اب تو چاہے تو اس دروازہ کو اپنے ہاتھ

سے کھودے خواہ نگاہ رکھ۔ رواہ الترمذی و صححہ و ابن ماجہ و ابن حبان عن ابی

الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ترمذی ۲/۱۲، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین) (ابن ماجہ

۲/۲۶۹، باب بر الوالدین)

۱۱۸۔ حدیث میں ہے ایک جوان نزع میں تھا اسے کلمہ تلقین کرتے تھے نہ کہا جاتا تھا یہاں

تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور فرمایا کہ لا الہ الا اللہ عرض کی

نہیں کہا جاتا معلوم ہوا کہ ماں ناراض ہے اسے راضی کیا تو کلمہ زبان سے نکلا۔ رواہ الامام احمد و

الطبرانی عن عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد ۵/۵۱۷)

نیک اولاد وہ ہے جو باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے

۱۱۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان ابر البر صلة الولد اهل و دایہ۔

بیشک سب نیکو کاریوں سے بڑھ کر نیکو کاری یہ ہے کہ فرزند اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا

سلوک کرے۔ رواہ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۸"

(مسلم ۲/۳۱۳، باب فضل صلة اصدقاء الاب الخ)

۱۲۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماں باپ کے ساتھ نیکو کاری کے طریقوں میں

یہ بھی شمار فرمایا واکرام صديقہما۔

ان کے دوست کی عزت کرنا۔ رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ و ابن حبان فی صحاحہم

عن مائل بن ربیع الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۹" (ابوداؤد

۲/۷۰۰، باب فی بر الوالدین) (ابن ماجہ ۲/۲۶۹، باب صل من کان ابوک یصل)

والدین میں سے کس کا حق زیادہ ہے؟

۱۲۱۔ اس سلسلے میں بہت حدیثیں دلیل ہیں کہ ماں کا حق باپ کے حق سے زائد ہے، ام

المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای

الناس اعظم حقاً علی المرأة قال زوجها قلت فای الناس حقاً علی الرجل قال امہ۔

میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے فرمایا شوہر کا میں نے عرض کی اور مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے فرمایا اس کی ماں کا۔ رواہ الزار بسند حسن و الحاکم۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۹" (الترغیب و الترہیب، ۵۳/۳، ترغیب الزوج فی الوفاء الخ)

۱۲۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جاء رجل الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال يا رسول الله من احق الناس بحسن صحابتي قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال ابوك۔

ایک شخص نے خدمت اقدس حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ سب سے زیادہ کون اس کا مستحق ہے کہ میں اس کے ساتھ نیک رفاقت کروں فرمایا تیری ماں، عرض کی پھر فرمایا تیری ماں، عرض کی پھر فرمایا تیری ماں، عرض کی پھر فرمایا تیرا باپ۔ رواہ الشیخان فی صحیحہما۔ (بخاری ۸۸۳/۲، باب من احق الناس بحسن الصحبة)

۱۲۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اوصی الرجل بامه اوصی الرجل بامه اوصی الرجل بامه اوصی الرجل بامه اوصی الرجل بامه۔

میں آدمی کو وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، وصیت کرتا ہوں اس کے باپ کے حق میں۔ رواہ الامام احمد و ابن ماجہ و الحاکم و البیہقی فی السنن عن ابی سلامۃ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۹" (ابن ماجہ ۲۶۸/۲، باب بر الوالدین) مدینہ کو یثرب کہنا ناجائز و گناہ ہے

۱۲۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے من مسمى المدينة يثرب فليستغفر الله هي طابة هي طابة۔

جو مدینہ کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے مدینہ طابہ ہے مدینہ طابہ ہے۔ رواہ الامام

۱۔ حمد بسند صحیح عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد ۳۶۱/۵)

۱۲۵۔ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بقولون يثرب

وهي المدينة۔

وہ (منافقین) اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ تو مدینہ ہے۔ رواہ الشیخان عن ابی ہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم ۴۴۳/۱، باب المدينة تنفی خبثها الخ)

۱۲۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ سُمی المدينة طابة۔

بیشک اللہ عزوجل نے مدینے کا نام طابہ رکھا۔ رواہ الائمة احمد و مسلم و النسائی عن جابر بن سمرة رضى الله تعالى عنه۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۶۱“ (مسلم ۱/۴۴۵، باب المدينة تنفیٰ حبشہا الخ)

مردوں کے لئے ریشم کی حرمت پر چند حدیثیں

۱۲۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتلبسوا الحریر فانه من لبسه فی الدنيا لم یلبسه فی الاخرة۔

ریشم نہ پہنو کہ جو اسے دنیا میں پہنے گا آخرت میں نہ پہنے گا۔ رواہ الشیخان عن امیرالمومنین و النسائی و ابن حبان و الحاکم و صححه عن ابی سعید الخدری و الحاکم عن ابی ہریرة و ابن حبان عن عقبہ بن عامر رضى الله تعالى عنهم اجمعین۔ (نسائی ۲/۲۹۶، التشدید فی لبس الحریر الخ)

۱۲۸۔ نسائی کی ایک روایت میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من لبسه فی الدنيا لم یدخل الجنة۔

جو دنیا میں ریشم پہنے گا جنت میں نہ جائے گا۔ رواہ عن امیرالمومنین رضى الله تعالى عنه۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۶۳“ (نسائی ۲/۲۹۶، التشدید فی لبس الحریر الخ)

۱۲۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما یلبس الحریر (فی الدنيا) من لاخلاق له فی الاخرة۔

(دنیا میں) ریشم وہ پہنے گا جس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ رواہ الشیخان و اللفظ للبخاری۔ (بخاری ۲/۸۶۷، باب لبس الحریر)

۱۳۰۔ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من لبس ثوب حریر البسه الله عزوجل يوم القيمة ثوبا من النار۔

جو ریشم پہنے گا اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن آگ کا کپڑا پہنائے گا۔ رواہ احمد والطبرانی عن جویرة رضى الله تعالى عنها۔ (مسند احمد ۷/۴۵۷)

۱۳۱۔ حذینہ رضى الله تعالى عنه فرماتے ہیں من لبس ثوب حریر البسه الله تعالى یوما من نار و لكن لبس من ایامکم و لكن من ایام الله الطوال۔

جو ریشم پہنے اللہ تعالیٰ اسے ایک دن کامل آگ پہنائے گا وہ دن تمہارے دنوں میں سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ان لمبے دنوں سے یعنی ہزار برس کا ایک دن۔ رواہ الطبرانی "فتاویٰ رضویہ"، ج ۹، ص ۶۵ (کنز العمال، ۱۹/۲۳۱)

۱۳۲۔ سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی حدیث میں ہے میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے اپنے داہنے ہاتھ میں ریشم اور بائیں میں سونا لیا پھر فرمایا ان ہدین حرام علی ذکور امتی۔

بیشک یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ رواہ ابو داؤد و النسائی "فتاویٰ رضویہ"، ج ۹، ص ۶۵ (ابو داؤد ۲/۵۶۱، باب فی الحریر للنساء)

ذریعہ حرام سے روزی حاصل کرنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۱۳۳۔ اخرج عبدالرزاق فی مصنفہ، عن یحییٰ بن العلاء عن بشر بن نمیر عن مکحول ثنا یزید بن عبد ربہ عن صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجاء عمرو بن قرۃ فقال یا رسول اللہ ان اللہ کتب علی الشقوة و ما ارانی ارزق الا من دنی یکتفی فاذن لی فی الغناء من غیر فاحشة فقال لا اذن لك ولا کرامة و لانعمة ابتغ علی نفسك و عیالك حلالا فان ذلک جہاد فی سبیل اللہ و اعلم ان عون اللہ تعالیٰ مع صیالھی التجار۔ مكذا اخرجہ فی معرفة الصحابة من طریق الحسن بن ابی الریبع عن عبدالرزاق ذکرہ الحافظ۔ فی الاصابة۔

یعنی عمرو بن قرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ میں بہت تنگ حال رہتا ہوں اس حیلہ (یعنی غناء۔ گانا) کے سوا دوسری صورت سے مجھے رزق ملتا معلوم نہیں ہوتا مجھے ایسے گانے کی اجازت فرما دیجئے جس میں کوئی امر خلاف حیا نہیں، فرمایا اصلاً کسی طرح اجازت نہیں اپنے اور اپنے بال بچوں کے لئے حلال روزی تلاش کرو کہ یہ بھی راہ خدا میں جہاد ہے اور جان لے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد نیک تاجروں کے ساتھ۔

رزق حلال طلب کرنے کے بارے میں دو حدیثیں

۱۳۴۔ حدیث حسن میں ہے حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ و علی آلہ فرماتے

ہیں طلب الحلال واجب علی کل مسلم۔

رزق حلال کی طلب ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اخرجہ الطبرانی فی الاوسط عن انس



بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال، ۲/۳)

۱۳۵۔ الامام احمد بسند جيد عن ابی ہريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والذي نفسي بيده لان ياخذ احدكم حبله فيذهب به الى الجبل فيحتطب ثم ياتي به فيحمله على ظهره فيأكله خير له من ان يسأل الناس ولان ياخذ ترابا فيجعل في فيه خير له من ان يجعل في فيه ما حرم الله عليه۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خدا کی قسم آدمی رسی لے کر پہاڑ کو جائے لکڑیاں چنے ان کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اسے بیچ کر کھائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور منہ میں خاک بھر لیتا حرام نوالہ سے بہتر ہے۔ ”فتویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۷۔“ (مسند احمد ۲/۵۰۶)

آدمی کی شرافت یہ ہے کہ وہ عزت کی بات قبول کرے حدیث میں ہے

۱۳۶۔ سعید بن منصور فی سننه عن سفین بن عینة عن عمرو بن دينار عن محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال القی لعلی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ و سادۃ فقعد علیہا و قال لا یابی الکرامة الاحمار۔ ورواه الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فذکرہ۔

امیر المومنین سیدنا مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی کہیں تشریف فرما ہوئے صاحب خانہ نے حضرت کیلئے مسند حاضر کی امیر المومنین اس پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا کوئی گدھا ہی عزت کی بات قبول نہ کرے گا۔ ”فتویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۷۔“

قرآن اللہ عزوجل کی طرف سے دعوت اور خوان نعمت ہے۔

۱۳۷۔ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان هذا القرآن مآدبة الله فاقبلوا مآدبته ما استطعتم۔

بیشک یہ قرآن اللہ عزوجل کی طرف سے تمہاری دعوت ہے تو جہاں تک ہو سکے اس کی دعوت قبول کرو۔ رواہ الحاکم و صححه عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال،

(۳۵۸)

۱۳۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل مودب یحب ان یؤتی ادبہ و ادب

اللہ القرآن فلا تہجروہ۔

ہر دعوت کرنے والا دوست رکھتا ہے کہ لوگ اس کی دعوت میں آئیں اور اللہ عزوجل کا  
خوان نعمت قرآن ہے تو اسے نہ چھوڑو۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۷۴“ (کنز العمال، ۱/ ۳۵۸)  
بت پرستی کی ابتداء کیسے ہوئی اس پر دو حدیثیں

۱۳۹۔ بخاری وغیرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کانوا اسماء  
رجال صالحین من قوم نوح فلما هلكوا اوحى الشيطان الى قومهم ان انصبوا الى  
مجالسهم التي كانوا يجلسون انصابا و سموها باسمائهم ففعلوا فلم تعبد حتى اذا  
هلك اولئك و نسخ العلم عبت۔

(و، سواع، یغوث، یعوق اور نسر) قوم نوح کے صالحین کے نام تھے جب یہ لوگ انتقال کر  
گئے تو شیطان نے لوگوں کو اور غلایا کہ ان لوگوں کی جائے نشست میں کچھ مجسمے نصب کئے جائیں اور  
انہیں صالحین کے نام پر ان مجسموں کے بھی نام رکھے جائیں (تاکہ ان صالحین کی یاد باقی رہے) تو  
لوگوں نے ایسا ہی کیا لیکن ان کی ابھی پرستش نہیں ہوئی مگر جب یہ لوگ مر گئے اور بعد کے لوگوں  
کو حقیقت حال کی معلومات نہ رہی تو ان مجسموں کی پوجا ہونے لگی۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۷۳۲، باب  
ودار لاسواع الخ)

۱۴۰۔ فاکھی عبداللہ بن عبید بن عمیر سے راوی قال اول ما حدثت الاصنام علی عهد  
نوح و كانت الابناء تبرالاباء فمات رجل منهم فجزع علیه ابنه فجعل لا يصبر عنه  
فاتخذ مثالا علی صورته فكلما اشتاق علیه نظره ثم مات ففعل به كما فعل ثم تابعوا  
علی ذلك فمات الاباء فقال الابناء ماتخذ هذه آباؤنا الا انها كانت آلهتهم فعبدوها۔  
بت پرستی کی ابتدا حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی چونکہ بیٹے باپ کے پیرو  
ہوتے ہیں تو ان میں سے ایک آدمی مر گیا، اس کے بیٹے نے اس پر آہ و فغاں کیا اور اس پر صبر نہیں  
کر پایا تو اس نے اس کی صورت کی ایک تمثیل بنالی، جب اس کے دیکھنے کا مشتاق ہوتا تو اسے دیکھ  
لیتا، پھر وہ بھی مر گیا تو اس کے ساتھ بھی ویسا ہی ہوا جیسا اس نے کیا تھا یہاں تک کہ لوگ  
اسی رسم پر قائم رہے اور ان کے آباء مر گئے تو ان کے بیٹوں نے کہا کہ ہمارے آباء نے یہ پرستش  
کے لئے بنایا پس ان کے بیٹے ان مجسموں کی پوجا کرنے لگے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۶۳“  
سلام کرتے وقت جھکنانہ چاہئے کہ حدیث میں ہے

۱۴۱۔ حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عند الترمذی قال ابنحنی له قال لا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کیا سلام کرتے وقت جھکنا چاہئے تو فرمایا کہ نہیں۔ (مولف) (ترمذی ۹۲/۲، باب ماجاء فی المصافحة)

مقر بین بارگاہ کے دست و پا چومنا جائز ہے

۱۴۲۔ امام بخاری در ادب مفرد و امام ابو داؤد در سنن و بیہقی از زارع بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کنند فجعلنا نتبادر فنقبل بدرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورجلہ۔

(یعنی جب وفد عبدالہیس بارگاہ رسالت میں پہنچا دور سے جہاں جہاں آراء پر نظر پڑی لوگوں نے بے تابانہ اپنے آپ کو سوار یوں سے گرا دیا اور دوڑتے ہوئے آئے) پھر ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست و پا چومنے میں ایک دوسرے پر سبقت کرنے لگے۔ (مولف) (ابو داؤد ۷۰۹/۲، باب قبلۃ الرجل)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعائے رحمت سے زوجین میں الفت ہو گئی حدیث میں ہے

۱۴۳۔ البیہقی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان امرأة شکت زوجها النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال ابغضنیہ قالت نعم قال ادنیار و سکما فوضع جہتہا علی جہۃ زوجها ثم قال اللهم الف بینہما و حبب احدهما الی صاحبه ثم لقیته المرأة بعد ذلك فقبلت رجلہ فقال کیف انت و زوجک قالت ما طارف و لا تالد و لا ولد باحب الی منه فقال اشہد انی رسول اللہ قال عمر و انا اشہد انک رسول اللہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک عورت نے اپنے شوہر کی شکایت کی حضور نے فرمایا کیا تم اس کو مبغوض رکھتی ہو یعنی برا بانٹی ہو عرض کی ہاں حضور نے فرمایا دونوں اپنے اپنے سر میرے قریب لاؤ پھر حضور نے عورت کی پیشانی کو اس کے شوہر کی پیشانی پر رکھا اور فرمایا اے اللہ ان دونوں کے درمیان محبت و الفت استوار فرما دے، پھر کچھ دنوں کے بعد عورت نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور قدم مبارک کو بوسہ دیا حضور نے فرمایا کہ تم اور تمہارے شوہر کیسے ہو عرض کی کوئی نیا اور کہنے اور کوئی لڑکا مجھے ان سے زیادہ محبوب نہیں ہے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بس گواہی دیتا ہوں بیشک میں اللہ کا رسول ہوں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اور

میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۶۶“  
(دلائل نسوة، ص ۴۰)

درخت نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا حدیث میں ہے

۱۳۴۔ الحاکم فی المستدرک وقال صحیح الاسناد ان رجلاً اتى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ارنی شیاً ازاداد به یقیناً فقال اذهب انی تلک الشجرة فادعها فذهب الیها فقال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یدعوك فجأت حتی سلمت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لها ارجعی فرجعت قال ثم اذن فقبل راسه ورجلیه و قال لو كنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها۔

ایک آدمی نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کچھ ایسی چیز دکھائیے کہ میرا یقین بڑھے، حضور نے فرمایا کہ جاؤ اس درخت کو بلا لاؤ، اس شخص نے اس درخت کے پاس جا کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تجھے بلا رہے ہیں وہ درخت آیا اور حضور کو سلام کیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درخت سے فرمایا جاؤ واپس جاؤ اس شخص نے حضور سے ہاتھ پاؤں چومنے کی اجازت مانگی پھر اس نے حضور کے سر مبارک اور قدماں مبارک کا بوسہ دیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کے لئے سجدے کا حکم کرتا تو عورت کو حکم فرماتا کہ وہ شوہروں کو سجدہ کریں۔ (مولف)  
”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۶۶“۔ (دلائل نسوة، ص ۳۵۰)

داڑھی کا طول فاحش حد اعتدال سے خارج اور خلاف سنت و مکروہ ہے اور ایک مشت سے جو زیادہ ہو اس کا تراشنا جائز ہے اس پر چند حدیثیں

۱۳۵۔ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ من سعادة المرأة خفة لحيته۔

آدمی کی سعادت سے ہے داڑھی کا ہلکا ہونا۔ یعنی یہ کہ سجدہ دراز نہ ہو۔ اخرجہ الطبرانی

فی الکبیر و ابن عدی فی الکامل عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۱۳۶۔ امام محمد کتاب الآثار میں فرماتے ہیں اخبرنا ابو حنیفة عن الہیثم عن ابن عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ کان یقبض علی نحيته ثم یقص ماتحت القبضة۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی ریش مبارک اپنی مٹھی میں لے کر جس قدر زیادہ



ہوتی کم فرمادیتے۔ یعنی ایک مشیت سے زیادہ نہیں رکھتے تھے۔ (مولف)

۱۴۷۔ ابوداؤد نسائی مروان بن سالم سے راوی رأیت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقبض علی لحیتہ فبقطع ما زاد علی الکف۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی ریش مبارک مٹھی میں لیتے جو زیادہ ہوتی کاٹ دیتے۔ (مولف)

۱۴۸۔ مصنف ابوبکر بن ابی شیبہ میں ہے کان ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقبض علی لحیتہ فیأخذ ما فضل من القبضة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی دائر مٹھی میں لے کر جو زیادہ ہوتی کم کر دیتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۶۹"

۱۴۹۔ جامع ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان يأخذ من لحیتہ من عرضھا و طولھا۔

یعنی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک کے بال طول و عرض سے لیتے تھے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۷۰" (ترمذی ۱۰۵۲، باب ماجاء فی الاخذ من اللحية)

سفید مرغ کے بارے میں ایک حدیث

۱۵۰۔ حدیث میں خروس سپید پالنے کی ترغیب ہے۔ البیہقی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذبک بوذن بالصلوة من اتخذ دیکاً ابیض حفظ من ثلثة من شر کل شیطان و ساحر و کاهن۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرغ نماز کیلئے اذان دیتا ہے یعنی جگاتا ہے جس نے سپید مرغ پالا تو تین چیزوں کے شر سے محفوظ رہا شیطان، جادوگر اور کاهن کے شر سے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۷۱"

لوگوں سے ان کے مقام و مرتبہ کے اعتبار سے برتاؤ کریں اس پر دو حدیثیں

۱۵۱۔ ذکر عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان تنزل منازلہم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم لوگوں سے ان کے مرتبہ کے اعتبار سے برتاؤ کریں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۷۲"

۱۵۲۔ ابوداؤد فی مسننہ عن میمون بن ابی شیبہ ان عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا مر بها رجل علیہ ثياب و هیأة فاقعدتہ فاکل فقیل لھا فی ذلک فقالت قال رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انزلوا الناس منازلہم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سے ایک خوش لباس والا آدمی گزرا تو اسے بٹھا کر کھانا کھلایا۔ (اور ایک سائل گزرا تو اسے ایک ٹکڑا عطا فرمادیا) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کے بارے میں استفسار ہوا تو فرمایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر شخص سے اس کے مرتبہ کے لائق برتاؤ کرو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۷۳" (ابو داؤد ۲۶۵۲، باب فی تنزیل الناس منازلہم)

کسی مکان کا دروازہ کھلا ہو تو اس کی طرف دیکھنا منع ہے حدیث میں ہے

۱۵۳۔ فی الصحیحین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنہم فقد حل لہم ان یفقروا عنہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی کے گھر میں بے اس کی اجازت کے جھانکے تو گھر والوں کو اس کی آنکھیں پھوڑنی جائز ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۷۶" (مسلم ۲۱۲۲، باب تحریم النظر فی بیت غیرہ)

شادی کے موقع پر چھوٹی بچیوں کا دف بجا بجا کر گانا جائز ہے

۱۵۴۔ اخرج الامام البخاری فی صحیحہ من الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت جاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی فجلس علی فراشی کمجلس منی فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف و یندبن من قتل من ابائی یوم بدر الحدیث۔

ربیع بنت معوذ نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زفاف کے وقت تشریف لائے تو میرے بستر پر بیٹھ گئے جیسے تمہارا میرے پاس بیٹھنا تو کچھ کنواری لڑکیاں دف بجانے لگیں اور بدر کے دن ہمارے آباء میں سے جو مقتول ہوئے ان پر رونے لگیں۔ (مولف) (بخاری ۷۷۳۲، باب ضرب الدف فی النکاح والولیعة)

شادی کی تقریب میں انصار کرام گانے کو پسند کرتے ہیں

۱۵۵۔ و اخرج ایضاً عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا انها زفت امرأة الی رجل من الانصار فقال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما کان معکم لہو

فان الانصار يعجبهم اللہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کو انصار کے ایک آدمی کے پاس زفاف کے لئے بھیجا تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ کھیل کا سامان نہیں ہے؟ جب کہ انصار کھیل کو (جو جائز ہیں) پسند کرتے ہیں۔ (مولف) (بخاری ۲/۵۷۷، باب النسوة اللاتی ینھدین المرأة الخ)

مدینہ منورہ میں شادیوں کے موقع پر ایک عورت گایا کرتی تھی

۱۵۶۔ اخرج القاضی المحاملی عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی هذا الحدیث انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ادركيها يا زينت لامرأة كانت تغني بالمدينة۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے زینب اس عورت کو جانتی ہو جو مدینہ میں گایا کرتی تھی۔ (مولف)

انصار کرام غزل گوئی کو پسند کرتے ہیں

۱۵۷۔ اخرج ابن ماجة عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال انکحت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ذات قرابة لها من الانصار فجاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال اهدیتم الفتاة قالوا نعم قال ارسلتم معها من تغنی قالت لا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الانصار قوم فیہم غزل فلو بعثتم معها من یقول اتیناکم اتیناکم، فحیانا و حیاکم۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انصار کے ایک رشتہ دار کا نکاح کرایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا تم نے لڑکی کو کچھ ہدیہ دیا ہے، عرض کی ہاں پھر حضور نے فرمایا کہ اس کے ساتھ کسی گانے والی کو بھیجو یعنی چھوٹی بچی کو، حضرت عائشہ نے کہا کہ نہیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار تو غزل گوئی کو پسند کرتے ہیں یعنی وہ غزل جو ہزل آمیز نہ ہو، کاش تم اس کے ساتھ ان کو بھیجتے جو کہتے ہم تمہارے پاس آئے، ہم تمہارے پاس آئے، اللہ ہمیں بھی زندہ رکھے تمہیں بھی جلائے۔ (مولف) (ابن ماجہ ۱۳۸۱، باب الفاء والذی)

حلال و حرام کے مابین فرق کرنے والی دو آوازیں

۱۵۸۔ اخرج احمد و الترمذی و النسائی و ابن ماجه عن محمد بن طالب الجمعی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فصل ما بین الحلال و الحرام الصوت و الدف۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال و حرام کے درمیان فرق کرنے والی چیز (گانے بجانے کی چیزوں میں) آواز اور دف ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۷۸“ (ابن ماجہ ۱۳۸، باب اعلان النکاح)

دوسرے کا خط اس کی اجازت کے بغیر دیکھنا منع ہے

۱۵۹۔ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من نظر فی کتاب اخیه بغیر اذنه فانما ينظر فی النار۔

جو اپنے بھائی کا خط بے اس کی اجازت کے دیکھے وہ بلاشبہ آگ دیکھ رہا ہے۔ رواہ ابو داؤد فی سننہ و الحاکم و صححہ و ابن منیع فی مسندہ۔

بغیر اجازت کسی کے دروازے کا پردہ اٹھا کر جھانکنا منع ہے۔

۱۶۰۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایما رجل کشف سترا فادخل

بصره قبل ان یوذن فقد اتی حدا لا یحل ان یتبہ و لو ان رجلا فقأ عینه لهدرت۔

جو شخص کوئی پردہ کھول کر قبل اجازت نگاہ کرے وہ ایسی ممنوع بات کا مرتکب ہے، جو اسے جائز نہ تھی اور کوئی اس کی آنکھ پھوڑ دے تو قصاص نہیں۔ رواہ الامام احمد فی مسندہ عن ابی زر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۷۶“ (مسند احمد ۲۳۱/۶)

جلق کرنا ناجائز و حرام ہے

۱۶۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ناکح الید ملعون۔

جلق لگانے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔

اگر جوان آدمی اسلام قبول کرے اور ختنہ کی طاقت رکھے تو ضرور کرے۔

۱۶۲۔ حدیث میں ہے ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انک عنک شعر الکفر و اختن۔

زمانہ کفر کے بال اتار پھر اپنا ختنہ کر۔ رواہ الامام احمد و ابو داؤد عن عثیم بن کلب

الحضرمی الجہنی عن ابیہ عن جلدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۸۰“ (مسند احمد ۲/۲۲۵)

پاجامہ اچھا اور عمدہ لباس ہے اور حضور نے اس کے پہننے والے کے لئے دعا کی ہے  
۱۶۳۔ حدیث میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ و  
سلامہ علیہ سے عرض کی کیا حضور پاجامہ پہنتے ہیں فرمایا اجل فی السفر والحضر وباللیل و  
انہار فانی امرت بالستر فلم اجد شیاً استرمنہ۔

ہاں سفر و حضر میں شب و روز پہنتا ہوں اس لئے کہ مجھے ستر کا حکم ہوا میں نے اس سے زیادہ  
ساتر کی شئی کو نہ پایا۔ رواہ ابو یعلیٰ و ابن حبان فی الضعفاء و الطبرانی فی الاوسط و الدار  
قطنی فی الافراد و العقیلی فی الضعفاء عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مگر یہ حدیث بحدت  
ضعیف ہے۔ حتیٰ ان ابی الفرج اور وہ علی عادتہ فی الموضوعات و الصواب کما بینہ  
الامام السیوطی و اقتصر علیہ الحافظ ابن حجر وغیرہ انہ ضعیف فقط تفرد بہ  
یوسف بن زیادة الواسطی آہ۔

ہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے خریدنا پسند صحیح ثابت ہے۔ رواہ الائمة  
احمد و الاربعة و ابن حبان و صححہ عن سربد بن قیس و احمد و النسائی فی قصة  
اخری عن مالک بن عمیرۃ الاسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۸۳“  
۱۶۴۔ رواہ ابو نعیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول من لبس السراویل ابراہیم الخلیل۔  
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب میں پہلے جس نے پاجامہ پہنا ابراہیم  
خلیل اللہ صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ ہیں۔

۱۶۵۔ رواہ الترمذی و العقیلی فی الضعفاء و ابن عدی و الدیلمی عن  
امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ بلفظ اللہم اغفر للمتسرولات من امتی یا  
ایہا الناس اتخذوا السراویلات فانہا من استر ثيابکم و خصوصاً من نساتکم۔ و فی  
الحديث قصة و فی اسانید مقال ربما يتقوى بتعدد طرقه خلافا لصنيع ابی الفرج۔

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت سے پاجامہ پہننے والی عورتوں کے لئے  
وعائے مغفرت کی اور مردوں کو تاکید فرمائی کہ خود بھی پنیں اور اپنی عورتوں کو پہنائیں کہ اس  
میں ستر زیادہ ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۸۳“ (کنز العمال ۱۹/۲۳۳)



پانی یا شربت کی سبیل لگانا جائز و مستحب اور کارِ ثواب ہے اور اس سے گناہ جھڑتے ہیں  
 ۱۶۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا كثرت ذنوبك فاسق الماء  
 تنثر كما يتناثر الورق من الشجر في الريح العاصف۔

جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی پر پانی پلا گناہ جھڑ جائیں گے جیسے سخت آندھی میں پتے  
 کے پتے۔ رواہ الخطیب عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۸۸"  
 (کنز العمال ۱۲۰/۳)

اعلان نکاح کے لئے شادیوں میں چھوٹی لڑکیوں کو گانا جائز ہے حدیث میں ہے  
 ۱۶۷۔ اخراج الطبرانی عن السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لقی  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوارى یغنین و یقلن حیواتنا حیکم فقال  
 لا تقولوا هكذا و لكن قولوا حیانا و حیاکم فقال رجل یا رسول اللہ ترخص الناس فی  
 هذا قال نعم اخ نکاح لاسفاح۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
 ملاقات کچھ نو خیز لڑکیوں سے ہوئی جو گارعی تھیں اور کہہ رہی تھیں ایسی حیات جو ہم تمہیں دیتے  
 ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا مت کہو بلکہ کہو کہ اللہ ہمیں زندہ رکھے  
 اور تمہیں بھی جلائے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور لوگوں کو اس کی رخصت مرحمت  
 فرما رہے ہیں فرمایا ہاں نکاح کے بھائی نہ کہ زنا کے۔ (مولف)

۱۶۸۔ اخراج النسائی عن عامر بن سعد قال دخلت علی قرظة بن کعب و ابی  
 مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی عرس و اذا جوار یغنین فقلت (انتما  
 صاحبنا) ای صاحبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و (من) اهل بدر یفعل هذا  
 عندکم فقال اجلس ان شئت فاسمع معنا و ان شئت فاذهب فانه قد رخص لنا فی  
 اللہ عند العرس۔

عامر بن سعد نے کہا کہ میں ایک شادی میں قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہما کے پاس آیا ناگاہ چھوٹی بچیاں گانے لگیں میں نے کہا اے بدری صحابہ رسول یہ آپ کے  
 پاس ایسا کرتی ہیں؟ فرمایا بیٹھ جاؤ اگر چاہو تو ہمارے ساتھ سنو اور اگر جانا چاہو تو چلے جاؤ کیونکہ نبی  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو تقریب شادی میں کھیل اور گانے کی اجازت دی ہے۔ یعنی ایسا گانا

جو خلاف شرع نہ ہو اور ایسا باجا جو دف کے سوانہ ہو اور ایسی گانے والی جو چھوٹی بچیوں کے علاوہ نہ ہو ان شرائط کے ساتھ تقریب شادی میں گانا بجانا جائز ہے ورنہ نہیں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۷۸“ (نسائی ۲، ۹۲، النبہ و الغناء عند العرس)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پاجامہ زیب تن کیا

۱۶۹۔ حدیث میں ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام روز مکالمہ طور اون کا پاجامہ پہنے تھے رواہ الترمذی و استغریہ و الحاکم و صحیحہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان علی موسیٰ یوم کلمہ ربہ کساء صوف و کمة صوف و جبة صوف و سراویل صوف و کانت نعلاہ من جلد حمار میت۔

عالم ماکان و مایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جس دن رب نے کلام فرمایا اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اون کی چادر، اون کا قمیص، اون کا جبہ اور اون کا پاجامہ زیب تن کئے ہوئے تھے اور ان کے جوتے مردہ گدھا کے چمڑے کے تھے۔ (مولف) (ترمذی ۱۳۰۳، باب ماجاء فی لبس الصوف)

عورتوں کو دو بالشت تک پائے لٹکانے کی اجازت ہے

۱۷۰۔ روی النسائی و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن ام المومنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت مثل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کم تجر المرأة من ذیلہا قال شبرا قالت اذا ینکشف عنہا قال فذراع لا یتزید علیہ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ عورت اپنا پانچ کتا بڑھائے حضور نے فرمایا کہ ایک بالشت، ام سلمہ نے عرض کی جب تو موضع ستر کھل جائے گا فرمایا تو ایک ذراع اس سے زیادہ نہیں۔ (مولف) (نسائی ۲، ۲۹۹، ذیل النساء)

عورتوں کو ایسا تنگ و چست لباس ممنوع ہے جس سے اس کے اعضاء اسراحت محسوس ہو اور یہ کہ ایسی عورتوں کو بغور دیکھنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۱۷۱۔ قوله علیہ الصلوٰۃ والسلام من تأمل خلف امرأة و رأى ثیابہا حتی تبین له حجم عظامہا لم یرح رائحة الجنة۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے کسی عورت کے پچھائے (پیٹھ

وغیرہ) اور اس کے لباس وغیرہ کو بغور دیکھا (یعنی گھورتا رہا) یہاں تک کہ اس کے اعضاء و قالب کی بناوٹ اس کی نظر میں آگئی تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۸۳"

واڑھی کی شرعی حد کے علاوہ بال تراشنا جائز ہے

۱۷۲۔ غرائب میں ہے کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما يقول للحلاق ابلغ العظمین فانہما منتهی اللحية۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرماتے تھے کہ جڑوں کی ہڈیوں تک واڑھی کے بال تراش لو کہ وہ دونوں ہڈیاں واڑھی کی انتہا اور حد ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۸۶"

دوسروں کو کھانا کھلانا مندوب و باعث اجر ہے

۱۷۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ عزوجل یاہی ملئکۃ بالذین يطعمون الطعام من عبیدہ۔

اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں سے جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں فرشتوں کے ساتھ مباہات فرماتا ہے (کہ دیکھو یہ کیسا اچھا کام کر رہے ہیں)۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب عن الحسن مرسلًا۔

مرثیہ سننایا پڑھنا گناہ و حرام ہے

۱۷۴۔ حدیث میں ہے نہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المراثی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔ رواہ ابو داؤد و الحاکم عن عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۸۸" (ابن ماجہ ۱۱۵، باب ماجاء فی البكاء علی المیت)

گھروں میں داخل ہوتے وقت سلام کرنے کے بارے میں پانچ حدیثیں

۱۷۵۔ حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا یا بنی ادا دخلت علی اهلك فسلم بكون برکة عليك و علی اهل بیتک۔

اے میرے بیٹے جب تو اپنے اہل پر داخل ہو تو سلام کرو وہ برکت ہوگا تجھ پر اور تیرے اہل خانہ پر۔ رواہ عنہ الترمذی و قال حسن غریب۔ (ترمذی ۹۹۲، باب ماجاء فی التسليم اذا دخل بیتہ)

۱۷۶۔ حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ نے فرمایا اذا دخلتم بیوتکم فسلموا

علی اهلها فان الشیطان اذا سلم احدکم لم یدخل بیتہ۔

جب تم اپنے گھروں میں جاؤ تو اہل خانہ پر سلام کرو کہ جب تم میں کوئی گھر میں جاتے سلام کرتا ہے تو شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن حابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنز العمال ۱۵/۲۸۵)

۷۷۔ صحیح مسلم و سنن ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل بیتہ بداء بالسواک۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کاشاء اقدس میں تشریف فرما ہوتے ہیں مسواک فرماتے۔ (یہ مسواک اپنے اہل پاک پر سلام فرمانے کے لئے تھی کہ سلام معظم نام ہے تو اس کے ادا کو مسواک فرماتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ منہ) (مسلم ۱۲۸، باب السواک)

۷۸۔ صحیح مسلم شریف کتاب النکاح باب فضیلة اعتاقہ امتہ ثم یتزوج، حدیث طویل انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکاح ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و ام المؤمنین زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے فجعل یمر علی نسائه فیسلم علی کل واحدة منهن سلام علیکم کیف انتم یا اهل البیت۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات پر گزرنا شروع فرماتے پھر ان میں ہر ایک پر سلام فرماتے اور سلام علیکم کے بعد مزاج پر سی کرتے۔ (مسلم ۳۶۰، باب مذکور)

۷۹۔ دوسری روایت میں ہے فخرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اتبعته فجعل حجر نساءہ یسلم علیہن۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور میں سایہ دار ہمراہ تھا ازواج مطہرات کے حجروں پر تشریف لے جاتے اور انہیں سلام فرماتے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۹۰"

(مسلم ۳۶۱، باب فضیلة اعتاقہ امتہ الخ)

حصول برکت کے لئے گلے میں دعاء وغیرہ لکھ کر لٹکانے کا ثبوت

۱۸۰۔ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جانور ان صدقہ کی رانوں پر حبیس فی سبیل اللہ۔ داغ فرمایا تھا (حالانکہ ان کی رانیں بہت محل بے احتیاطی ہیں مگر برکت کے لئے ایسا لکھنا یا لکھانا درست ہے۔ مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۹۳" (تاریخ الطبری ۲/۵۰۰)

حملہ الدرہ و تدوینہ الدواہین

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا کرنا و خول مار کا باعث ہے

۱۸۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من یقل علی ما لم اقل فلیتبوء

مقعده من النار۔

جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہ فرمائی وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔ رواہ البخاری فی

صحیحہ عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۹۶“ (بخاری ۲۱/۱،

باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

بے ضرورت شرعیہ ستر دیکھنا و کھانا موجب لعنت ہے

۱۸۲۔ حدیث میں ہے لعن اللہ الناظر و المنظور الیہ۔ رواہ البیہقی فی شعب

الایمان عن الحسن مرسل عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

موضع ستر دیکھنے اور دکھانے والے پر اللہ کی لعنت۔ یعنی دونوں مستحق لعنت خداوندی

ہیں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۸۷“

ایفائے عہد کی نیت کے باوجود وعدہ پورا نہ کر سکے تو یہ وعدہ خلافی نہیں

۱۸۳۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس الخلف ان یعد

الرجل و من نیتہ ان یفی و لكن الخلف ان یعد الرجل و من نیتہ ان لا یفی۔ رواہ

ابویعلیٰ فی مسندہ عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ایفائے عہد کی نیت ہو اور آدمی وعدہ وفانہ کر سکے تو یہ خلف وعدہ نہیں ہے ہاں خلف وعدہ یہ

ہے کہ آدمی وعدہ کر لے اور ایفا کی نیت نہ ہو۔ (مولف) (کنز العمال ۳/۲۰۰)

بے وجہ شرعی مومن سے مقاطعہ ممنوع ہے۔

۱۸۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتہاجروا ولا تدابروا ولا

تباغضوا ولا تنافسوا وكونوا عباد الله اخوانا۔

آپس میں ایک دوسرے کو نہ چھوڑو نہ ایک دوسرے کو پشت دو نہ بغض و حسد رکھو اور نہ

آپس میں مبالغہ کرو بلکہ اللہ کے مخلص بندے اور آپس میں بھائی ہو جاؤ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ،

ج ۹، ص ۸۹“ (بخاری ۲/۸۹۶، باب قوله یا ایہا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا الخ)

کتابت صحیفہ کے بارے میں ایک حدیث

۱۸۵۔ سنن دارمی شریف میں ہے اخبرنا مالک بن اسمعیل ثنا مندل بن علی



العنزی حدثنی جعفر بن ابی المغيرة عن سعید بن جبیر قال كنت اجلس الى ابن عباس فاكتب فی الصحيفة حتى تمتلئ ثم اقلب نعلی فاكتب فی ظهورهما۔

سعید بن جبیر نے کہا کہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھ کر صحیفہ میں لکھ رہا تھا جب وہ بھر گیا تو اپنی نعلین کو پلٹ کر ان کی پشت پر لکھتا۔ یعنی اس وقت کاغذ نہیں تھا چمڑا، ہڈی یا درخت کے پتوں پر لکھا کرتے تھے، اور جن نعلین پر ابن عباس نے لکھایا ممکن ہے وہ دائمی استعمال نہ ہو بلکہ نماز وغیرہ کے لئے ہو۔ (مولف)

کافروں کے ہدایہ و تحائف کے بارے میں چند حدیثیں۔

۱۸۶۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کافروں کے ہدیے قبول بھی فرمائے ہیں اور رد بھی فرمائے، کسری بادشاہ ایران نے ایک خچر نذر کیا قبول فرمایا الحاکم فی المستدرک عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ان کسری اهدی للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغلة فرکبها بحبل من شعر ثم اردفنی خلفہ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بادشاہ ایران نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں ایک خچر نذر کیا حضور نے قبول فرمایا اور بالوں کی رسی سے اس پر سواری فرمائی پھر مجھے اپنے پیچھے بٹھایا۔ (مولف)

۱۸۷۔ یوہن بادشاہ فدک نے چار اونٹنیاں پر بار نذر کیں قبول فرمائیں اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخش دیں۔ رواہ ابو داؤد عن بلال المؤذن رضی اللہ تعالیٰ عنہ و فیہ انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لبلال فاقبضهن واقض دينك۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ اونٹنیاں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا کر دیں اور فرمایا کہ انہیں لو اور اپنا قرض لو اکر دو۔ (مولف)

۱۸۸۔ یوہن قیصر روم وغیرہ سلاطین کفار کے ہدایہ قبول فرمائے احمد و الترمذی عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ قال اهدی کسری لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقبل منه و اهدی قیصر فقبل منه و اهدت له الملوك فقبل منها۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کسریٰ شاہ ایران نے ہدیہ بھیجا تو قبول فرمایا اور قیصر روم اور دیگر سلاطین نے ہدیے بھیجے تو حضور نے قبول فرمائے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۹۳" (ترمذی ۲۸۶، باب ماجاء فی قبول ہدایا المشرکین)

۱۸۹۔ قتیلہ بنت عبد العزیٰ بن سعد اپنی بیٹی حضرت سیدتنا اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی اور کچھ گوشت کے زندہ جانور پنیر، گھی ہدیہ لائی، بنت الصدیق نے نہ ہدیہ لیا نہ مال کو گھر میں آنے دیا کہ تو کافرہ ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آیت اتری لاینبہکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین۔

اللہ تعالیٰ ان کافروں کے ساتھ نیک سلوک سے تمہیں منع نہیں فرماتا جو تم سے دین میں نہ لڑے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہدیہ لو اور گھر میں آنے دو۔ رواہ الامام احمد عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (یہ حدیثیں کافروں سے ہدیہ لینے کے جواز کی ہیں اور نیچے کچھ ایسی حدیثیں آرہی ہیں جن میں کافروں کا ہدیہ رد فرما دینے کا ذکر ہے۔ مولف) (مسند احمد ۴/۵۶۹)

۱۹۰۔ عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیش از اسلام کوئی ہدیہ یا ناکہ نذر کیا فرمایا تو مسلمان ہے؟ عرض کی نہ، فرمایا انی نہیت عن زبد المشرکین۔

میں کافروں کی دی ہوئی چیز لینے سے منع کیا گیا ہوں۔ رواہ عنہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و قال حسن صحیح۔ (ترمذی ۲۸۶۱، باب ماجاء فی قبول ہدایا المشرکین)

۱۹۱۔ یوہن ملاعب الاسنہ نے کچھ ہدیہ نذر کیا فرمایا اسلام لا انکار کیا فرمایا انی لا اقبل ہدیۃ مشرک۔

میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں فرماتا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ (کنز العمال ۶/۶۲)

۱۹۲۔ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا انا لا نقبل شیاً من المشرکین۔

ہم مشرکوں سے کوئی چیز قبول نہیں فرماتے۔ رواہ احمد و الحاکم عن حکیم بن خرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ (مسند احمد ۴/۴۰۵)

ہدیہ میں اگر کوئی مصلحت نہیں ہے تو لینا مباح ہے

۱۹۳۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الہدیۃ تذهب بالسمع و

القلب و البصر۔

ہدیہ آدمی کو اندھا بہر ادیوانہ کر دیتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک

رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسنہ لسیوطی و ضعفہ الہیثمی وغیرہ۔ (کنز العمال ۶/۶۱)

۱۹۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الهدیۃ تعور عین الحکیم۔

ہدیہ حکیم کی آنکھ اندھی کر دیتا ہے۔ اخرجہ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما بسند ضعیف۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۹۴“ (کنز العمال، ۶/۶۱)

صاحب قرآن اور حفظ قرآن کے بارے میں تین حدیثیں

۱۹۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں یجنی صاحب القرآن یوم

لقیمة فیقول یا رب حلہ۔ الحدیث۔

یعنی قرآن والا قیامت کے روز آئے گا پس قرآن عرض کرے گا اے رب میرے اسے

خلعت عطا فرما تو اس شخص کو تاج کرامت عطا فرمائیں گے پھر عرض کرے گا اے رب میرے اور

زیادہ کر تو اسے حلہ بزرگی پہنائیں گے پھر عرض کرے گا اے رب میرے اس سے راضی ہو جا تو

اللہ جل جلالہ اس سے راضی ہو جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا پڑھ اور چڑھ اور ہر آیت پر ایک نیکی

دیکھی جائے گی۔ (الترغیب والترہیب ۲/۳۵۰، کتاب قرآن القرآن)

۱۹۶۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقال لصاحب القرآن اقراء وارق و

تل۔ الحدیث۔ رواہ الترمذی و ابن ماجہ و اللفظ للترمذی۔

یعنی صاحب قرآن کو حکم ہو گا کہ پڑھ اور چڑھ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسے تو اسے دنیا میں

ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا کہ تیرا مقام اس کچھلی آیت کے نزدیک ہے جسے تو پڑھے گا۔ حاصل یہ کہ ہر

آیت پر ایک ایک درجہ اس کا جنت میں بلند کرتے جائیں گے جس کے پاس جس قدر آیتیں ہوں

کی اسی قدر درجے اسے ملیں گے۔ (ترمذی ۲/۱۱۹، باب ماجا من قرا حرفا من القرآن الخ)

۱۹۷۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثل القرآن و من تعلمہ۔ الحدیث۔

رواہ ابن ماجہ و النسائی۔

یعنی حافظ قرآن اگر شب کو تلاوت کرے تو اس کی مثال اس توشہ دان کی ہے جس میں

مشک بھرا ہو اور اس کی خوشبو تمام مکانوں میں مٹکے اور جو شب کو سورہے اور قرآن اس کے سینے

میں ہو تو اس کی کمالت مانند اس توشہ دان کے ہے کہ جس میں مشک ہے اور اس کا منہ باندھ دیا

جائے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۰۳“ (ابن ماجہ ۱/۱۹، باب فضل من تعلم القرآن و علمہ)

تحفوں کا محبت و رغبت پیدا کرنے میں بڑا اثر ہوتا ہے۔

۱۹۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تہادو اتحابوا۔ رواہ ابو یعلیٰ

بسنند جید عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی ہدیہ دو ہدیہ لو آپس میں محبت بڑھاؤ۔ (مولف) (کنز العمال، ۶/۶۰)

مصافحہ کرنے سے آپسی کدورت مٹ جاتی ہے حدیث میں ہے

۱۹۹۔ عند ابن عساکر تصافحوا یذهب الغل عنکم۔

آپس میں مصافحہ کر کے کھوٹ لینی کینہ چلا جائے گا۔ (مولف) (کنز العمال، ۶/۶۰)

ہدیہ سے محبت زیادہ ہوتی ہے

۲۰۰۔ و عنده عن ام المومنین الصديقة رضي الله تعالى عنها رفعته تهادو

اتزدادوا احبا. الحديث۔

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرفوعاً مروی ہے کہ ہدیہ دو ہدیہ لو اور محبت

زیادہ کرو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۹۳" (کنز العمال، ۶/۶۱)

نخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا ممنوع اور رب کی ناراضگی کا سبب ہے اس مضمون پر مشتمل پانچ حدیثیں

۲۰۱۔ پانچوں کا کعبین سے نیچا ہونا جسے عربی میں اسبال کہتے ہیں اگر براہ عجب و تکبر ہے تو

قطعاً ممنوع و حرام ہے اور اس پر وعید شدید وارو۔ اخرج الامام الهمام محمد بن اسماعیل

البخاری فی صحیحہ قال حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن ابی الزناد عن

الاعرج عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال

لا ينظر الله يوم القيمة الى من جرازاره بطرا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر نہ

فرمائے گا جو تکبر سے ازار لٹکائے۔ (مولف) (بخاری ۲/۸۶۱، باب من جر ثوبه خيلاً)

۲۰۲۔ روی ابو داؤد و ابن ماجہ من حدیث ابی سعید الخدری فی حدیث

عبد اللہ بن عمر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من جر ثوبه مخيلة

(خیلاً) لم ينظر الله يوم القيمة. الحديث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو براہ تکبر ازار لٹکائے تو اللہ تعالیٰ روز

قیامت اس کی طرف نظر نہ فرمائے گا۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/۵۶۳، باب ماجا فی اسبال الازار)

۲۰۳۔ اخرج الامام العلام مسلم بن الحجاج القشیری فی صحیحہ قال حدثنا

یحییٰ بن یحییٰ قال قرأت علی مالک عن نافع و عبد اللہ بن دینار و زید بن اسلم کلہم

یخبرہ عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لا ينظر الله الى من جر ثوبه خيلاء۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہ فرمائے گا جو از راہ تکبر ازار لٹکائے۔ (مولف) قلت و بمثلہ روی البخاری و النسائی و الترمذی فی صحاحہم بالاسانید المختلفة و الالفاظ المتقاربة۔ (مسلم ۲/۱۹۴، باب تحريم جر الثوب خيلاء الخ)

۲۰۴۔ اخرج البخاری فی صحیحہ قال حدثنا بن یونس فذكر باسنادہ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيمة قال ابوبکر يا رسول الله احد شقی ازاری یسترخی الا ان اتعاهد ذلك منه فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لست ممن یصنعه خيلاء۔ قلت و بنحوہ روی ابو داؤد و النسائی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو براہ تکبر ازار لٹکائے روز قیامت اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہ فرمائے گا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میری ازار ایک جانب سے لٹک جاتی ہے حضور نے فرمایا تو ان میں سے نہیں ہے جو ایسا براہ تکبر کرتا ہو۔ (مولف) (بخاری ۲/۸۶۰، باب من جر ازاره من غیر خيلاء)

۲۰۵۔ بخاری و نسائی میں ہے ما أسفل الکعبین من الازار ففي النار۔ ازار کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہے وہ آگ میں ہے۔ (مولف) (بخاری ۲/۸۶۱، باب ما أسفل من الکعبین ففي النار)

نصف ساق تک پانچوں کا ہونا بہتر و عزیمت ہے

۲۰۶۔ فی صحیح مسلم حدثنی ابو الطاهر قال انا ابن وهب قال اخبرنی عمر بن محمد عن عبد اللہ ارفع ازارک فرفعتہ ثم قال زد فزدت فما زلت اتجرها بعد فقال بعض القوم الى اين فقال انصاف الساقین۔

عبداللہ سے مروی ہے کہ اپنے ازار بلند کرو میں نے اوپر اٹھایا پھر کہا کہ اور زیادہ کرو میں نے اور اونچا کیا پھر اس کے بعد کبھی نہیں لٹکایا بعض لوگوں نے کہا کہ کہاں تک لٹکایا جائے تو فرمایا کہ نصف ساق تک۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۹۹" (مسلم ۲/۱۹۵، باب تحريم جر الثوب خيلاء الخ)



پاچہ کا پشت پا پر ہونا کوئی مضائقہ نہیں

۲۰۷۔ روی ابو داؤد فی سندہ قال حدثنا مسدد نا يحيى عن محمد بن ابي يحيى حدثني عكرمة انه رأى ابن عباس يأتزر فيضع حاشية ازاره من مقدمه على ظهر قدمه و يرفع من مؤخره قلت لم تأتزر هذه الازارة قال رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يأتزر بها۔

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ کنارہ ازار کو آگے کی جانب سے ظاہر قدم پر لٹکائے ہیں اور پیچھے کی جانب سے اٹھا دیتے ہیں میں نے عرض کیا یہ ازار آپ نے کیوں لٹکایا ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی لٹکاتے دیکھا ہے۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/۵۶۶، باب فی قدر موضع الازار)

پاچہ نصف ساق تک ہونا چاہئے

۲۰۸۔ فی حدیث ابي سعيد الخدري مما رواه ابو داؤد و ابن ماجه قال سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول ازرة، المومن الى انصاف ساقه۔ الحديث۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا ازار نصف ساق تک ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۹۹" (ابن ماجہ ۲/۲۶۳، باب موضع الازار ابن)

سانپوں کو قتل کرنے کے بارے میں چند احادیث کریمہ

۲۰۹۔ سانپ کا قتل مستحب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم کیا ہے یہاں تک کہ اس کے قتل کی حرم میں اور محرم کو بھی اجازت ہے اور جو خوف سے چھوڑ دے اس کے لئے لفظ لیس منی حدیث من وارد۔ فی صحیح البخاری قال عبد الله بننا نحن مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في غار اذ نزلت عليه والمرسلت فتلقيناها من فيه و ان فاه لرطب بها اذ خرجت حية فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اقلوها قال فابتدرناها فسبقتنا قال فقال وقت شرکم کما وقینم شرہ۔

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غار میں تھے تو سورہ والمرسلت نازل ہوا ہم حضور سے سن کر پڑھنے لگے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دہن مبارک نزول سورہت کے باعث مرطوب تھا، گاہ ایک سانپ نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قتل کر دو عبد اللہ نے کہا کہ ہم آگے بڑھے تو سانپ چل پڑا تو حضور نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے بچا جس طرح تم اس کے شر سے محفوظ رہے اور اسی کے مثل مسلم و نسائی نے روایت کیا۔ (مولف) (بخاری ۲/۳۳۷، باب قوله فاذا قرأناه الخ)

۲۱۰۔ فی صحیح مسلم یسأل (سأل) رجل ابن عمر ما يقتل من الدواب وهو محرم قال حدثني (حدثني) احدي نسوة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه كان يأمر بقتل الكلب العقور و الفارة و العقرب و الحديأ و الغراب و الحية قال وفي الصلاة ايضا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک شخص نے پوچھا کہ حالت احرام میں کس کس جانور کا قتل جائز ہے فرمایا کہ ازواج مطہرات میں سے ایک نے ہم سے حدیث بیان کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پاگل کتا، چوہا، بچھو، چیل، کو اور سانپ کے مارنے کا حکم فرماتے تھے ابن عمر نے کہا کہ ان جانوروں کا قتل نماز میں بھی جائز ہے۔ (مولف) (مسلم ۱/۳۸۲، باب ما يندب للمحرم وغيره قتله الخ)

۲۱۱۔ فی صحیح النسائی عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال خمس يقتلن محرم الحية و الفارة و الحداة و الغراب الا بقع و الكلب العقور۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانوروں کو محرم بھی قتل کر سکتا ہے وہ یہ ہیں سانپ، چوہا، چیل، ایسا کو جس میں سیاہی اور سفیدی ہو، اور پاگل کتا، (مولف) (بخاری ۲/۳۳۶، باب ما يقتل المحرم من الدواب) (مسلم ۱/۳۸۲، باب ما يندب للمحرم وغيره قتله الخ)

۲۱۲۔ فی سنن ابی داؤد عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال خمس قتلن حلال في الحرم الحية و العقرب و الحداة و الفارة و الكلب العقور۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانوروں کا حرم میں بھی قتل حلال ہے سانپ، بچھو، چیل، چوہا، اور پاگل کتا۔ (مولف)

۲۱۳۔ فی صحیح مسلم ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم امر محرمًا بقتل حية بمنى۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محرم کو منیٰ میں سانپ مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

(مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۰۰" (مسلم ۲/۲۳۵، کتاب قتل الحیات وغیرہا)

۲۱۳۔ فی سنن ابی داؤد عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقتلوا الحیات کلہا الا الجان الابيض الذی، کانہ قضیب فضة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام سانپوں کے قتل کا حکم فرمایا مگر وہ سفید چھوٹا سانپ جو چاندی کا ڈنڈا ہے یعنی اسے قتل نہ کیا جائے کیونکہ جن سفید سانپ کی شکل اختیار کرتا ہے لہذا اس کے مارنے سے اجتناب کرو۔ (مؤلف) (ابوداؤد ۲/۱۳۱، باب فی قتل الحیات)

۲۱۵۔ روی الزبئی عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقتلوا ذر الطفتین والابر وایاکم و الحیة البیضاء فانہا من الجن۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبیث اور زہریلے سانپوں کو قتل کرو اور سفید سانپ کے مارنے سے بچو کہ وہ جن ہے۔ (مؤلف) (ذوالطفیتین کہ اس کی پیٹھ پر دو خط پسید ہوتے ہیں اور ابر کہ ایک قسم ہے سانپ کی کبود رنگ کو تاہ دم اور ان دونوں قسموں کے سانپوں کا خاصہ ہے کہ جس کی آنکھ پر ان کی نگاہ پڑے اندھا ہو جائے، زن حاملہ اگر انہیں دیکھ لے حمل ساقط ہو۔ منہ) (مسلم ۲/۲۳۴، کتاب قتل الحیات وغیرہا)

گھروں میں رہنے والے سانپوں کا قتل بے انداز و تحذیر کے ممنوع ہے

۲۱۶۔ فی صحیح مسلم قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان بالمدينة نفرا من الجن قد اسلموا فمن رأى شیاً من هذه العوامر فلیوذہ ثلاثا فان بداء له بعد فیقتلہ فانہ شیطان۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مدینہ میں جنات کا ایک گروہ ایمان لے آیا ہے تو تم میں جو ان گھروں میں رہنے والے سانپوں میں سے دیکھے تو اسے تین دن کی مہلت دے اگر اس کے بعد بھی ظاہر ہو تو اسے مار دے کہ وہ شیطان ہے۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۰۰" (مسلم ۲/۲۳۵، کتاب قتل الحیات وغیرہا)

۲۱۷۔ و فی روايتہ ان لہذہ البیوت عوامر فاذا رأیت شیاً منها فاخرجوا علیہا ثلاثا فان ذہب و الا فاقتلہ فانہ کافر۔

گھروں میں رہنے والے کچھ سانپ ہیں جب ان میں سے کچھ دیکھو تو انہیں تین دن نکالو پس اگر چلا جائے تو بہتر ہے ورنہ اسے قتل کر دو کہ وہ کافر ہے۔ (مؤلف) (مسلم ۲/۲۳۵، کتاب قتل الحیات وغیرہا)

(الحیات وغیرہا)

۲۱۸۔ و فی روایۃ ان بالمدينة جنا قد اسلموا فاذا رأیتم شیاً فاذنوه ثلثة ایام فان بداء لکم بعد ذلك فاقتلوه انما هو شیطان۔

بیشک مدینہ منورہ میں کچھ جن ہیں جو اسلام لے آئے ہیں جب ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن کی مہلت دو پھر اگر اس کے بعد بھی ظاہر ہو تو اسے بارود کہ وہ شیطان ہے۔ (مولف) (مسلم ۲۳۵/۲، کتاب قتل الحیات وغیرہا)

۲۱۹۔ فی صحیح مسلم کان ابن عمر یقتل الحیات کلہن حتی حدثنا ابولبابہ بن عبدالمندر البدری ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن قتل جنات البیوت فامسک۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تمام سانپوں کو قتل کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ابولبابہ بدری نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے چھوٹے سانپوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے تو ابن عمر باز رہے۔ (مولف) (مسلم ۲۳۶/۲، کتاب قتل الحیات وغیرہا)

۲۲۰۔ و فی روایۃ نہی عن قتل الجنان التی فی البیوت۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر کے چھوٹے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) (مسلم ۲۳۳/۲، کتاب قتل الحیات وغیرہا)

۲۲۱۔ قال القاضی روى ابن حبيب عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه یقول انشدک بالعهد الذی اخذ علیکم سلیم بن داؤد ان لا تؤذونا ولا تظهرن لنا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں (جنات کے انذار و تحذیر کے لئے) کہ میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیم بن داؤد علیہما الصلاۃ والسلام نے لیا تھا کہ تم ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۰۱)

۲۲۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ظهرت الحیة فی المسکن فقولوا لها انا نسئلك بعهد سلیم بن داؤد ان لا تؤذینا فان عادت فاقتلوها۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گھر میں سانپ ظاہر ہو تو اس سے کہو کہ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلہ عہد نوح و عہد سلیمان بن داؤد علیہم الصلاۃ والسلام کے کہ

ہمیں ایذا مت دے پھر اگر اور ظاہر ہو تو اسے مار دو۔ (مولف) رواہ ابو عیسیٰ الترمذی ثم قال  
هذا حديث حسن غريب۔ (ترمذی ۱۷۳۷، باب فی قتل الحیات)

۲۲۳۔ فی سنن ابی داؤد ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سئل عن  
حیات البیوت فقال اذا رأیتم مثلھن (منھن) شیاً فی مسککم فقولوا انشدکن العهد  
الذی اخذ علیکن نوح انشدکن العهد الذی اخذ علیکن سائمن ان لاتوذوا  
(لاتوذونا) فان عدن فاقتلوھن۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھروں میں رہنے والے سانپوں کے بارے میں پوچھا  
گیا تو فرمایا کہ جب تم اپنے گھروں میں ان میں سے کچھ دیکھو تو کہو کہ میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس  
عہد کی جو تم سے نوح علیہ السلام نے لیا تھا میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیمان  
علیہ السلام نے لیا تھا کہ ہمیں ایذا مت دو تو اگر پھر دکھائی دیں تو انہیں قتل کر دو۔ (مولف) ”فتاویٰ  
رضویہ، ج ۹، ص ۱۰۱“ (ابوداؤد ۲۱۳۷، باب فی قتل الحیات)

### پانچ چیزیں فطرت سے ہیں

۲۲۴۔ فی صحیح مسلم ابن الحاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابی ہریرۃ عن  
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال قال الفطرة خمس او خمس من الفطرة الختان  
و الاستحداد و تقليم الاظفار و نتف الابط و قص الشارب۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ چیزیں فطرت سے ہیں ختنہ کرنا، حلق  
عانہ، ناخن تراشنا، بغل کے بال اکھیڑنا، اور مونچھوں کو پست کرنا، (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص  
۱۰۱“ (مسلم ۱۲۸، باب خصال الفطرة)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قمیص مبارک نیم ساق تک تھا حدیث میں ہے  
۲۲۵۔ حاکم نے صحیح اور ابوالشیخ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ان  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لبس قمیصا و كان فوق الكعبين۔  
حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قمیص مبارک زیب تن فرماتے اور وہ ٹخنوں سے لوہر  
ہوتا تھا۔ (مزیلف) (کنز العمال ۷/۶۴)

کبھی حضور علیہ السلام نے کم لباس مبارک بھی زیب تن فرمایا ہے  
۲۲۶۔ بیہقی نے شعب الایمان میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کان لہ صلی



اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قمیص من قطن قصیر الطول قصیر الکم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک سوتی قمیص مبارک تھا لمبائی میں کچھ کم تھا اور

آستین مبارک بھی چھوٹی تھی۔ (مولف) (کنز العمال ۷/۱۵۷)

سفید کپڑا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسندیدہ ہے

۲۲۷۔ حدیث میں ہے البسوا الثياب البيض فانها اطهر واطيب و كفنوا فيها موتاكم

سفید کپڑے پہنو کہ وہ زیادہ پاکیزہ اور خوب ہیں اور اپنے اموات کو سفید کفن دو۔ رواہ

احمد و الاربعة عن سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۰۴“

(نسائی ۲/۲۹۷، الامر بلبس البيض من الثياب)

گانے کی حرمت پر ایک حدیث

۲۲۸۔ در حدیث آمدہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود لا یحل تعلیم

المغنیات ولا بیعنہن و اثمانہن حرام۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گانے والی عورتوں کو تعلیم دینا اور ان کی

بیع و شرا کرنا حلال نہیں اور ان کی قیمت بھی حرام ہے۔ (مولف) رواہ الامام البغوی عن ابی

امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دنیا کی مذمت اور ذکر اللہ کی فضیلت پر دو حدیثیں

۲۲۹۔ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدنيا ملعونة ملعون ما فيها الا ذکر الله و ما

والاہ و عالما او متعلما۔

دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے ملعون ہے بجز اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اور اس چیز کے کہ جسے

وہ دوست رکھے اور عالم و متعلم۔ (مولف) رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(ابن ماجہ ۲/۳۱۲، باب مثل الدنيا)

۲۳۰۔ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدنيا ملعونة ملعون ما فيها الا امر بالمعروف

او نہی عن المنکر او ذکر اللہ۔

دنیا و ملحقہا ملعون ہے، مگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور اللہ کا ذکر۔ (مولف) رواہ

البزار عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عند الطبرانی فی الاوسط کحدیث ابی ہریرۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۰۹“ (کنز العمال، ۳/۱۰۷)

تلاوت قرآن اور اس کی تعلیم و تعلم سے متعلق آٹھ حدیثیں

۲۳۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیر کم من تعلم القرآن و علمہ۔ رواہ

البخاری و الترمذی و ابن ماجہ۔

یعنی تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (ترمذی ۱۱۸۲، باب ماجاء فی تعلیم القرآن)

۲۳۲۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما سمعت الملائکۃ القرآن

الحديث . رواه الدارمی۔

جب فرشتوں نے قرآن سنا بولے خوشی ہو اس امت کے لئے جس پر یہ نازل ہوا اور خوشی

ہو ان سینوں کے لئے جو اسے اٹھائیں گے اور یاد کریں گے اور خوشی ہو ان زبانوں کے لئے جو اسے

پڑھیں گے اور تلاوت کریں گے۔

۲۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تعاہدوا القرآن فوالذی نفسی

بیدہ لہو اللہ تفصیا من الابل فی عقلہا۔ رواہ البخاری و مسلم۔

یعنی نگاہ رکھو قرآن کو اور اسے یاد کرتے رہو سو قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان

ہے البتہ قرآن زیادہ چھوٹے پر آمادہ ہے ان اونٹوں سے جو اپنی رسیوں میں بندھے ہوں۔ یعنی

جس طرح بندھے ہوئے اونٹ پھوٹنا چاہتے ہیں اور اگر ان کی محافظت و احتیاط نہ کی جائے تو رہا

ہو جائیں، اس سے زیادہ قرآن کی کیفیت ہے اگر اسے یاد نہ کرتے رہو گے تو وہ تمہارے سینوں

سے نکل جائے گا پس تمہیں چاہئے کہ ہر وقت اس کا خیال رکھو اور یاد کرتے رہو اور اس دولت بے

نہایت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۰۴“ (بخاری ۷۵۳، باب استذکار

القرآن و تعاہدہ)

۲۳۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الذی لیس فی جوفہ شی من القرآن

کالبيت الخراب۔ رواہ الترمذی۔

یعنی جسے قرآن یاد نہیں وہ ویرانے گھر کے مانند ہے، یعنی جیسے گھروں کی زینت ان کے

رہنے والوں اور عمدہ آرائشوں سے ہوتی ہے اسی طرح خائبہ دل کی زینت قرآن مجید سے ہے جسے

قرآن یاد ہے اس کا دل آباد ہے ورنہ ویرانہ و برباد۔ (ترمذی ۱۱۹۲، باب ماجاء فیمن قراء حرفاً من

القرآن الخ)

۲۳۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اہل القرآن لا توسدوا القرآن و اتلوہ

حق تلاوته من آناء الليل والنهار و افشوه. الحديث۔ رواه البيهقي و الطبرانی۔

یعنی اے قرآن والو قرآن کو تکلیف نہ بنالو کہ پڑھ کے یاد کر کے رکھ چھوڑا پھر نگاہ اٹھا کر نہ دیکھا بلکہ اسے پڑھتے رہو دن رات کی گھڑیوں میں جیسے اس کے پڑھنے کا حق ہے اور اسے افشا کرو کہ خود پڑھو لوگوں کو پڑھاؤ یاد کراؤ اس کے پڑھنے یاد کرنے کی ترغیب دو۔ (کنز العمال ۱/۵۳۹)

۲۳۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الماهر بالقرآن مع السفارة

الکرام البررة. الحديث۔ رواه البخاری و مسلم۔

یعنی جو شخص قرآن مجید میں مہارت رکھتا ہے وہ نیکوں اور بزرگوں اور وحی و کتابت یا لوح محفوظ کے لکھنے والوں یعنی انبیاء و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے اور جو قرآن کو بزور پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے اس کے لئے دواجر ہیں۔ (ابوداؤد ۲۰۵، باب فی ثواب قراءة القرآن) (مسلم

۱/۲۶۹، باب فضيلة حافظ القرآن)

۲۳۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من امرء يقرأ القرآن ثم

ينسها. الحديث۔ رواه ابوداؤد و الدارمی۔

یعنی جو شخص قرآن پڑھ کر بھول جائے گا قیامت کو خدا کے پاس کوڑھی ہو کر رہے گا۔

(ابوداؤد ۲۰۷، باب التشديد فيمن حفظ القرآن ثم نسيه)

۲۳۸۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرضت علی ذنوب امتی۔ الحديث۔

رواه الترمذی۔

حاصل یہ کہ میری امت کے گناہ میرے حضور پیش کئے گئے تو میں نے گناہ اس سے بڑا نہ دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی ایک سورقیا ایک آیت ہو پھر وہ اسے بھلا دے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص

۱۰۵“ (ترمذی ۱۱۹/۲، باب ما جاء فيمن قراء حرفاً من القرآن . باب)

مرد و عورت کو ایک دوسرے کی مشابہت ناجائز اور سبب لعنت ہے

۲۳۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن الله المتشبهات من النساء

بالرجال و المتشبهين من الرجال بالنساء۔

اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت پیدا کریں اور ان مردوں پر جو عورتوں

سے تشبہ کریں۔ رواہ الائمة احمد و البخاری و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجه عن ابن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۰۸“ (بخاری ۸۷۲/۲، باب المتشبهين

(بالسواء الخ)

۲۴۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعن اللہ الرجل یلبس لبسة المرأة و المرأة تلبس لبسة الرجل۔ رواہ ابوداؤد و الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔

اللہ کی لعنت اس مرد پر کہ عورتوں کے پہننے کی چیز پہنے اور اس عورت پر کہ مردوں کے پہننے کی چیز استعمال کرے۔ (مؤلف) (ابوداؤد ۲/۵۶۶، باب فی لباس النساء)

۲۴۱۔ حدیث حسن سنن ابوداؤد میں ہے حدثنا محمد بن سلیمان نوین و بعضہ قرأت علیہ عن سفین عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکۃ قال قیل لعائشة ان امرأة تلبس النعل فقالت لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجلۃ من النساء۔ یعنی ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی گئی ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے مردانی عورتوں پر۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۰۸“ (ابوداؤد ۲/۵۶۶، باب فی لباس النساء)

رمل کے بارے میں ایک حدیث

۲۴۲۔ صحیح حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دربارہ رمل سوال ہوا ارشاد فرمایا کان نبی من الانبیاء یخط فمّن وافق خطہ فذاک۔ بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کچھ خط کھینچا کرتے تھے تو جس کی لکیریں ان خطوط سے موافق ہوں وہ ٹھیک ہے۔ (ورنہ رمل پھینکنا جائز نہیں۔ مؤلف) رواہ مسلم فی صحیحہ و احمد و ابوداؤد و النسائی عن معاویۃ بن الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۱۳“ (مسلم ۲/۲۳۲، باب تحريم الکھانة الخ)

تین کھیلوں کے علاوہ سب ممنوع ہیں

۲۴۳۔ در حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمدہ است کل شی یلہو بہ الرجل باطل الا رمیۃ بقوسہ و تادیہ فرسہ و ملاعبتہ امرأۃ فانہن من الحق۔

آدمی جس چیز سے بھی کھیلتا ہے سب باطل ہے سوائے تین کھیل کے کہ وہ حق ہیں یعنی تیر اندازی، گھوڑ دوڑ اور اپنی بیوی سے ملاعبت۔ (مؤلف) رواہ احمد و الدارمی و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و الحاکم فی المستدرک عن ابی ہریرۃ و الطبرانی فی

الاوسط عن اميرالمومنين عمر رضى الله تعالى عنهم۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۰۹“  
(ترمذی ۱/۲۹۳، باب ماجاء فی فضل الرمی الخ)

ذکر اللہ کی فضیلت پر دو حدیثیں

۲۲۴۔ حدیث قدسی و ان ذکرنی فی ملاء ذکرته فی ملاء خیر منهم۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رب عزوجل فرماتا ہے بندہ اگر میرا ذکر کسی جماعت میں کرے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اس کا چرچا کرتا ہوں۔ (مولف) رواہ البخاری و مسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ و احمد عن انس بسند صحیح۔  
(مسلم ۲/۳۴۱، ۳۴۳، باب الحث علی ذکر اللہ، باب فضل الذکر و الدعاء)

۲۲۵۔ و الطبرانی فی الکبیر و البزار فی المسند باسناد جید و البیہقی فی الشعب کلہم عن ابن عباس و الطبرانی فیہ بسند حسن عن معاذ بن انس رضى الله تعالى عنهم و لفظ هذا لا یدکرنی فی ملاء الا ذکرته فی الرفیق الاعلی۔  
جب کوئی میرا ذکر ایک جماعت میں کرتا ہے تو میں اس کا چرچا رفیق اعلیٰ میں کرتا ہوں۔  
(مولف) (کنز العمال، ۱/۳۷۷)

حلقہ ذکر ریاض جنت ہے

۲۲۶۔ حدیث اذا مر رتم بریاض الجنة فارتعوا قالوا و ما ریاض الجنة قال  
حلق الذکر۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو چرو یعنی ان کے پھل سے تمتع کرو، صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ جنت کی کیاریاں کیا ہیں فرمایا حلقہ ذکر۔ (مولف) أخرجه احمد و الترمذی و حسنه و البیہقی فی الشعب عن انس و ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر و عن ابی ہریرۃ رضى الله تعالى عنہما۔ (ترمذی ۲/۱۹۱، ابواب جامع الدعوات)

۲۲۷۔ حدیث۔ یا ایہا الناس ان للہ سرايا من الملئکة تحل و تقف علی مجالس الذکر فی الارض فارتعوا فی ریاض الجنة قالوا و این ریاض الجنة قال  
مجالس الذکر۔ الحدیث۔

اے لوگوں اللہ کے فرشتوں کی کچھ جماعتیں ہیں جو زمین میں مجلس ذکر کے پاس آتی جاتی



ہیں تو تم جنت کی کیاری میں چرو یعنی اس سے فائدہ اٹھاؤ، صحابہ نے عرض کی ریاض جنت کہاں ہے فرمایا ذکر کی مجلسیں۔ رواہ ابن ابی الدنیا و ابویعلی و البزار و الطبرانی فی الاوسط و الحکیم و الحاکم و البیہقی فی الشعب و ابن شاہین و ابن عساکر عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحیح الحاکم سندہ۔ (کنز العمال، ۱/۳۹۰)

ذکر اللہ سے سکینہ اور وقار نازل ہوتا ہے

۲۳۸۔ حدیث۔ لا یقعد قوم یدکرون اللہ الا حفتمہم الملئکة و غشیتہم الرحمة

و نزلت السکینة و ذکرہم اللہ تعالیٰ فیمن عنده۔

جو لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہیں انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمت الہی ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور چین اترتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کے پاس اس ذکر کا ذکر کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔ (مولف) اخرجہ احمد و مسلم و الترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان و ابونعیم فی الحلیۃ کلہم عن ابی ہریرۃ، عن ابی سعید الخدری جمیعاً رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (مسلم ۲/۳۴۵، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن الخ)

کثرت ذکر پر ایک حدیث

۲۳۹۔ حدیث اکثر و اذکر اللہ حتی یقول المنافقون انکم مراؤن۔

اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ منافقین کہنے لگیں کہ تم ریا کرتے ہو۔ (مولف) اخرجہ سعید بن منصور فی سننہ و احمد فی کتاب الزہد الکبیر و البیہقی فی الشعب عن ابی الجوزاء اوس بن عبداللہ الربعی مرسل و وصلہ الطبرانی فی الکبیر و ابن شاہین فی ترغیب الذکر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بلفظ اذکروا اللہ ذکر اقول المنافقون انکم تراؤن۔

یعنی اللہ کا ذکر خوب خوب کرو کہ منافقین کہیں کہ تم دکھاوا کرتے ہو۔ (مولف) (کنز العمال، ۱/۳۲۰)

ذاکر کا انعام جنت ہے

۲۵۰۔ حدیث، غنیمۃ مجالس اہل الذکر الجنۃ۔

اہل ذکر کی مجلسوں کی غنیمت، جنت ہے، (مولف) رواہ احمد و الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۱۰" (مند احمد ۲/۳۹۱)

مساجد میں ذکر کرنے کی فضیلت پر ایک حدیث پاک

۲۵۱۔ حدیث يقول الرب عز وجل يوم القيمة سيعلم اهل الجمع من اهل الكرم

فقيل و من اهل الكرم يا رسول الله قال اهل مجالس الذكر في المساجد۔

اللہ تعالیٰ روز قیامت فرمائے گا کہ عنقریب اہل جمع اہل کرم کو پہچان لیں گے عرض کی گئی یہ

رسول اللہ اہل کرم کون ہیں فرمایا مسجدوں میں ذکر کرنے والے۔ (مؤلف) أخرجه احمد۔

ابو یحییٰ و سعید و ابن حبان و ابن شاہین و البیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ۔ (مسند احمد

۴/۳۷۹)

ذاکرین پر فرشتے آپس میں مباہات کرتے ہیں

۲۵۲۔ حدیث ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج علی حلقة من

اصحابه فقال ما اجلسکم ههنا قالوا جلسنا نذكر الله تعالیٰ قال اتانی جبریل فاخبرنی

ان الله عز وجل یباهی بکم الملائكة۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گروہ صحابہ کے پاس تشریف لائے فرمایا کہ

یہاں تمہیں کس چیز نے بٹھایا ہے صحابہ نے عرض کی ہم یہاں اللہ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں۔ حضور

نے فرمایا کہ جبریل نے آکر مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تم سے فرشتوں میں مباہات فرماتا ہے۔

(مؤلف) رواہ مسلم و الترمذی و النسائی عن معوية بن ابی سفيں رضی اللہ تعالیٰ عنہما،

هذا مختصر۔ (ترمذی ۱۷۵۲، باب ماجاء فی القوم یجلسون الخ) (مسلم ۳۴۶۲، باب

فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن الخ)

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر کی مجلسوں کو محبوب رکھتے ہیں

۲۵۳۔ حدیث۔ یوحى الى ابن رواحة انه يحب المجالس التي يتباهى بها الملائكة۔

اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائے کہ وہ ان مجلسوں کو پسند کرتا ہے جن پر فرشتے فخر و

مباہات کرتے ہیں (مؤلف) أخرجه احمد بسند حسن عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ

عنه و فی الحديث قصة فيه التداعى الى مجالس الذكر و استحسان النبی صلی اللہ تعالیٰ

عليه وسلم ذلك۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۱۰" (مسند احمد ۱۶۷۳)

ذاکرین کو اللہ کی قربت نصیب ہوتی ہے

۲۵۴۔ حدیث۔ عن یمن الرحمن و کلنا یدیه یمین رجال لیسوا بانبياء

ولا شهداء يغشى بياض وجوههم نظر الناظرين يغبطهم النيون و الشهداء بمقعدهم و قربهم من الله عز وجل قيل يا رسول الله من هم قال هم جماع من نوازل القبائل يجتمعون على ذكر الله تعالى فينتقون اطائب الكلام كما ينتقى اكل التمر اطائبه۔

رحمن کے ہانب دست راست (جو اس کی شان کے لائق ہے) کچھ لوگ ہیں جو نبی و شہید نہیں ہیں، ان کے چہروں کی چمک دیکھنے والوں کی نگاہیں خیرہ کرتی ہے ان کی جائے نشست اور اللہ کی قربت سے انبیاء و شہدار شکرتے ہیں عرض کی گئی یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں فرمایا قبیلوں کے نووارد لوگوں کی جماعتیں کہ اللہ کے ذکر پر جمع ہوتی ہیں۔ پھر وہ لوگ کلام کی اچھائیاں چنتے ہیں جیسا کہ کھجور کھانے والا خوش ذائقہ کھجور کو چنتا ہے۔ (مولف) رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند لا باس به عن عمر و بن عبسة و نحوه بسند حسن عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (الترغیب و الترہیب ۲/۴۰۶، الترغیب فی حضور مجالس الذکر)

ذکر اللہ سے رحمت و برکت زیادہ ہوتی ہے

۲۵۵۔ حدیث۔ کل مجلس یذكر اسم الله تعالى فيه تحف الملكة يقولون

زیدو ازادکم اللہ و الذکر یصعد بینہم و ہم ناشر و اجنحتہم۔

جو مجلس اللہ کا ذکر کرتی ہے ملائکہ اسے گھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اور ذکر کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت اور خیر و برکت زیادہ کرے گا اور ذکر ان کے مابین بلند ہوتا ہے اور فرشتے اپنے پروں کو پھیلائے ہوتے ہیں۔ (مولف) اخرجہ ابوالشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ۱/۳۹۱)

ذاکر کو مغفرت کی بشارت دی جاتی ہے

۲۵۶۔ حدیث۔ ما من قوم اجتمعوا یدکرون اللہ عز وجل لا یریدون بذلك الا

وجہہ الاناداہم مناد من السماء ان قوموا مغفورا لکم قد بدلت سیئاتکم حسنات۔

جو لوگ ایک جگہ جمع ہو کر رضائے الہی کے لئے اللہ کا ذکر کرتے ہیں ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ تم بخش دیئے گئے بیشک تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دی گئی ہیں (مولف) رواہ احمد، بسند حسن و ابویعلی و سعید بن منصور و الطبرانی فی الاوسط و البزار و ابن شاہین و الضیاء فی المختارۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ و الحسن بن سفین و الطبرانی فی الکبیر و البیہقی فی الشعب عن الحنظلیۃ بن الحنظلہ و

العسکری و ابو موسیٰ کلاهما فی الصحابة عن حنظلة العشمی و البیهقی فی الشعب  
عن عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (مسند احمد ۳/۶۰۶)  
ذکر خفی کے بارے میں ایک حدیث۔

۲۵۷۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیر الذکر الخفی۔  
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بہترین ذکر ذکر خفی ہے۔ (مواف)

”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۱۱“

# تعارف

لمعة الضحیٰ فی اعفاء اللہی

(مسئلہ واڑھی کا تفصیلی بیان)

۲۰ جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ میں ایک استفتا پیش ہوا کہ واڑھی منڈانا کیسا ہے؟

ورواڑھی کی حد شرعی کتنی ہے؟

جواب میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے اس محققانہ رسالہ میں ۱۸ آیات قرآنیہ ۲۷ احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام اور ۶۰ ارشادات ائمہ و علماء کی روشنی میں مسئلہ واڑھی کو جس انداز و اسلوب سے منقح کیا ہے وہ انہیں کے رشحات قلم کا حصہ ہے۔

آخر میں آپ کے فرمودات عالیہ کے اجمالی بیان نے خود آپ ہی کے قلم سے ایک لمبی فرست کی شکل اختیار کر لی ہے جس کا حاصل مختصر ایہ ہے۔

۱۔ واڑھی منڈانا حرام ہے۔

۲۔ واڑھی مونڈنے کی شرع میں ممانعت ہے۔

۳۔ واڑھی مونڈنا ممنوع کہ کافروں کی عادت ہے۔

۴۔ جب واڑھی ایک مشیت سے کم ہو تو اس میں سے کچھ لینا جس طرح بعض مغربی اور زانے زعج کرتے ہیں، یہ کسی کے نزدیک حلال نہیں اور سب لے لینا ایرانی مجوسیوں اور یہودیوں اور ہندوؤں اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے۔

۵۔ واڑھی مونڈنے والے کو سزا دی جائے گی کہ وہ فعل حرام کا مرتکب ہوا۔

۶۔ منہ کے بال دور کرنا حرام ہے مگر جب کسی عورت کے واڑھی یا مونچھ نکل آئے تو اسے مونڈنا حرام نہیں بلکہ مستحب ہے۔

۷۔ مرد کو واڑھی منڈانا کترنا مشتبہ ہے جیسے عورت کو سرنامندانا۔

۸۔ مردوں کو واڑھی منڈانا تشبہ زناں کے باعث حرام و ممنوع ہے، اسی طرح عورت کو سرنامندانا تشبہ رجاں کے سبب ناجائز و حرام ہے۔



جس دائرہ میں رکھنا افعال قدیمہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔

جس دائرہ میں رکھنا افعال قدیمہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔ اس سے کم کرنا حلال نہیں اور یکمشت سے زائد کا قطع کرنا مستحسن ہے۔

**فائدہ :-** جس طرح دائرہ میں رکھنا اکثر و اتنا بافتفاق حرام و گناہ ہے یوہیں ہمارے ائمہ و جمہور علماء کے نزدیک اس کا طول فاحش کہ بحد بڑھایا جائے جو حد تناسب سے خارج و باعث انگشت نمائی ہو مکر وہ و ناپسند ہے۔

مزید برآں ۹ تنبیہات اور تین دلائل اور جملہ ذریعہ سو نصوص سے اس رسالہ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ دائرہ میں رکھنا اکثر و اتنا حرام ہے کہ اس کا رکھنا اسلام کا عقلم شعار ہے اور نہ رکھنا ہنود و مجوس و نصاریٰ کا طریقہ و شعار ہے۔ تو اس میں تشبہ بالغیر اور ترک شعار اسلام لازم۔

اور اس رسالے کے اخیر میں ۶۶ اسزواں و وغیدوں اور مذمتوں کی جو ایک فہرست دی گئی ہے وہ سب دائرہ میں رکھنا کرنے والوں کے حق میں آیات قرآنیہ یا احادیث نبویہ یا نصوص ائمہ و اقوال علماء سے ثابت ہیں۔

یہ عظیم و جلیل رسالہ اگرچہ صرف ۲۳ صفحات پر مبسوط ہے مگر مسئلہ دائرہ کی تشریح و توضیح میں احادیث و غیرہ دلائل شرعیہ کا بحر ذخار ہے حتیٰ کہ اس میں ۸۶ حدیثیں زینت بخش رسالہ ہیں۔

# احادیث

## لمعة الضحیٰ فی اعفاء اللہی

و میرا نبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے حضور خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چند باتوں میں فضیلت ہے اس کے متعلق چار حدیثیں۔

۲۵۸۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فضیلت علی الانبیاء بست۔  
میں چھ باتوں میں تمام انبیاء پر فضیلت دیا گیا۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔  
(مسند ۱، ۹۹، کتاب المساجد)

۲۵۹۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اعطیت خمساً لم یعطھن احد من قبلی۔

مجھے پانچ چیزیں وہ عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں۔ الشیخان عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری اول، ۶۲، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعلت لی الارض الح)۔  
۲۶۰۔ ایک حدیث میں ہے فضیلت علی الانبیاء بخصلتین۔

میں انبیاء پر دو باتوں میں فضیلت دیا گیا۔ البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔  
(کنز العمال، ۲، ۷۷، ۷۸)

۲۶۱۔ حدیث میں ہے ان جبریل بشرنی بعشر لم یوتھن نبی قبلی  
جبریل نے مجھے دس چیزوں کی بشارت دی کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔ ابن ابی حاتم و عثمان الدارمی و ابو نعیم عن عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ"،  
ج ۹، ص ۱۱۔ لمعة الضحیٰ

قرآن کی فضیلت اور یہ کہ اس میں ازناابد اہر چیز کا روشن و واضح بیان موجود ہے  
۲۶۲۔ امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کتاب اللہ فیہ نبأ ما قبلکم و خبر ما بعدکم و حکم ما بینکم۔  
قرآن اس میں خبر ہے ہر اس چیز کی جو تم سے پہلے ہے اور ہر اس شئی کی جو تمہارے بعد ہے

اور حکم ہے ہر اس امر کا جو تمہارے درمیان ہے۔ رواہ الترمذی۔ (ترمذی ۱۱۸۰، باب ماجاء فی فضل القرآن)

۲۶۳۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں لو ضاع لی عقاب بعیر لو حدثہ فی کتاب اللہ۔

اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو میں قرآن عظیم میں اسے پاؤں۔ ذکرہ ابن ابی الفضل المرسی نقل عنہ فی الاتقان۔ (۱۱۲۲، ج ۲، ص ۱۲۶، النوع الخمس و السنون)

۲۶۴۔ امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لو شنت لاوقرت من تفسیر الفاتحة سبعین بعیرا۔

میں چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھر وادوں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۱۸“ لمعة الصحی

رسول اللہ کی حلال و حرام کردہ چیزیں قرآن کے حلال و حرام کی مانند ہیں  
۲۶۵۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف ارشاد فرمایا الا انی اوتیت القرآن و مثله معه لا یوشک رجل شعبان علی اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوه و ما وجدتم فیہ من حرام فحرموه و ان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ۔

سن لو مجھے قرآن عطا ہوا اور قرآن کے ساتھ اس کا مثل خبردار نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لئے رہو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو جو حرام پاؤ اسے حرام مانو حالانکہ جو چیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام کی وہ اسی کی مثل ہے جو اللہ نے حرام فرمائی۔ رواہ الاثمة احمد و الدارمی و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة بالفاظ متقاربة عن

المقدم بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابوداؤد ۲۴۲۲، باب فی لزوم السنة) (مسند احمد ۵/۱۱۵)  
۲۶۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا الفین احدکم متکنا علی اریکته یأتیہ

الامر مما امرت به او نہیت عنہ فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ۔

خبردار میں نہ پاؤں تم میں کسی کو اپنے تخت پر تکیہ لگائے کہ میرے حکم سے کوئی حکم اس کے پاس آئے جس کا میں نے امر فرمایا اس سے نہی فرمائی ہو تو کہنے لگے میں نہیں جانتا ہم تو جو کچھ قرآن میں پائیں گے اس کی پیروی کریں گے۔ رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة و



و المستوشمات و المنمصات و المتفلحات للحسن المغيرات لخلق الله۔

اللہ کی لعنت بدن گو نے والیوں اور گدوانے والیوں اور منہ کے بال توپنے والیوں اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں اللہ کی بنائی چیز بگاڑنے والیوں پر یہ سن کر ایک بی بی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں اور عرسل کی میں نے سنا ہے آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی فرمایا مانی لا لعن من لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و من هو فی کتاب اللہ۔

مجھے کیا ہوا کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور جس کا بیان قرآن عظیم میں ہے ان بی بی نے کہ میں نے قرآن اول سے آخر تک پڑھا اس میں کہیں اس کا ذکر نہ پایا فرمایا ان کنت قراتہ لقد وجدته۔ اگر تم نے قرآن پڑھا ہوتا یہ بیان اس میں ضرور پاتیں۔ اما قرات ما اتکم الرسول فخذوه و ما نہکم عنہ فانتہوا۔ کیا تو نے یہ آیت نہ پڑھی کہ جو رسول تمہیں دے وہ لو اور جس سے منع فرمائے باز رہو انہوں نے عرسل کی ہاں فرمایا فانه قد نہی عنہ۔ تو بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان حرکات سے منع فرمایا۔ یہ بی بی ام یعقوب اسدیہ ہیں کبار تابعین و ثقات صالحات سے ہونے میں کلام نہیں اور حافظہ الشان نے فرمایا صحابیہ سے معلوم ہوتی ہیں اور خود اس حدیث کو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتیں کما روہ البخاری من طریق عبدالرحمن بن عابس عنہا عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (بخاری ۸۷۱۲، باب المستلحات للحسن) (مسلم ۲۰۵۲، باب تعزیرہ فعل بواصلہ الح)

قرآن سے استدلال پر ایک روایت

۲۷۱۔ ایک بار عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظمہ میں فرمایا مجھ سے جو بچا ہو پوچھو میں قرآن سے جواب دوں گا کسی نے سوال کیا احرام میں زنبور کو قتل کرنے کا کیا حکم ہے فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم ما اتکم الرسول فخذوه و ما نہکم عنہ فانتہوا۔

اللہ عزوجل نے تو یہ فرمایا کہ ارشاد رسول پر عمل کرو و حدثنا سفین بن عیینہ عن عبدالملک بن عمیر عن ربیع بن خراش عن حذیفۃ الیمان عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه قال اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیں حدیث پہنچی کہ حضور نے فرمایا ان دو کی پیروی کرو جو میرے جانشین ہوں گے

ابو بکر و عمر۔ و حدثنا سفین بن مسعر بن کدام عن قیس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ امر بقتل المحرم الزبور۔ اور ہمیں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث پہنچی کہ انہوں نے احرام باندھے ہوئے کو قتل زبور کا قلم دیا۔ ذکرہ لامام السیوطی فی الاتقان۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۲۲" لمعة الضحیٰ۔ (الاتقان ج ۲، ص ۱۲۶، النوع الخامس والستون) (ترمذی دوم، ص ۲۰، حدیث افتدوا الخ مناقب ابی بکر الصدیق باب)

علیہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر چند نورانی حدیثیں

۲۷۲۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کثیر شعر اللحية۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک میں بال کثیر وانبوہ تھے۔ رواہ مسلم و عنہ عند ابن عساکر کثیر شعر الراس و اللحية۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۲۳" لمعة الضحیٰ۔ (مسند ۲۵۹، باب اثبات خاتمة النبوة و صفته الخ) (کنز العمال ۷/۲۰۷)

۲۷۳۔ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فخما مخفما يتلا لؤ وجهه تلاً لؤ القمر ليلة البدر ازهر اللون و اسع الجبین کث اللحية۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عظمت والے نگاہوں میں عظیم دلوں میں معظم تھے چہرہ مبارک ماہ دو ہفتہ کی طرح چمکتا جگمگاتی رنگت کشادہ پیشانی گھنی داڑھی۔ رواہ الترمذی فی الشمائل و الطبرانی فی الکبیر و البیہقی فی الشعب و رواہ ایضا الودمانی و البیہقی فی الدلائل و ابن عساکر فی التاریخ۔ (کنز العمال ۷/۱) (شمائل ترمذی، ص ۲، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

۲۷۴۔ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں بای و امی کان ربعة ابيض مشربا بحمرة کث اللحية۔

میرے ماں باپ ان پر قربان میاںہ قد تھے گورارنگ جس میں سرخی جھلکتی گھنی داڑھی۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲۷۵۔ وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ



وسلم ضخيم الهامة عظيم اللحية۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک بزرگ اور ریش مطہر بڑی تھی۔ رواہ

البيهقي۔ (کنز العمال، ۲۱/۷)

۲۷۶۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم بیض اللون مشربا حمرة او حج العینین کث اللحية۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رنگ گورا سرخی آمیز آنکھیں بڑی خوب سیاہ داڑھی گھنی

۲۷۷۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم احسن الناس قواما و احسن الناس وجها و اطيب الناس ريحا و البين الناس كفا

و كانت له جملة الى شحمة اذنيه و كانت لحيه قد ملأت من ههنا الى ههنا امر يديه

على عارضيه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم پاک کی بناوٹ تمام جہان سے بہتر تمام عالم سے

خوبتر مک سارے زمانہ سے خوشبو تر ہتھیلیاں سب لوگوں سے نرم تر بال کانوں کی لو تک (پھر اپنے

رخساروں پر اشارہ کر کے بتایا کہ) ریش مبارک یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی۔

۲۷۸۔ وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

عليه وسلم ابيض الوجه كث اللحية احمر الماء في اهداب الاشفار۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منہ گورا داڑھی گھنی آنکھوں کے کوؤں میں سرخی

پلکیں وراز۔ رواہا جميعا ابن عساكر۔ الكل مختصرا۔

داڑھیاں بڑھانے مونچھیں پست کرنے اور مشرکین و اہل کتاب کی مخالفت کرنے کے حکم

میں چند احادیث مبارکہ

۲۷۹۔ امام مالک و احمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و طحاوی حضرت

عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم فرماتے ہیں خالفوا المشركين احفوا الشوارب و اوفروا اللحية۔

مشرکوں کا خلاف کرو مونچھیں خوب پست اور داڑھیاں کثیر وافر رکھو۔ یہ لفظ صحیح ہے۔

(بخاری ۸۷۵/۲، باب تقليم الاظفار الخ) (مسلم ۱۲۹/۱، باب خصال الفطرة)

(کنز العمال، ۳۱۵/۶)

۲۸۰۔ صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے انہکوا الشوارب و اعفوا اللحي۔  
مونچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ (بخاری ۵/۲-۸، باب اعفاء اللحي الخ)

۲۸۱۔ مسلم ترمذی ابن ماجہ طحاوی کی ایک روایت ہے احفوا الشوارب و اعفوا اللحي۔  
خوب پست کرو مونچھیں اور چھوڑ رکھو داڑھیاں۔ (مسلم ۱۲۹، باب حصال الفطرة)

۲۸۲۔ روایت امام مالک و ابی داؤد اور ایک روایت مسلم و ترمذی میں ہے ان رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر باحفا الشوارب و اعفاء اللحي۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھیں خوب پست کرنے اور  
داڑھیاں معاف رکھنے کا۔ "فتاویٰ رضویہ"، ج ۹، ص ۱۲۷ "لمعة الضحي"۔ (مسلم ۱۲۹، باب  
حصال الفطرة)

۲۸۳۔ احمد مند مسلم صحیح طحاوی آثار ابن عدی کامل طبرانی اوسط میں حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جزوا الشوارب و ارحوا  
اللحي خالفوا المجوس۔

مونچھیں کتر و اوڑ اور داڑھیاں بڑھنے دو آتش پرستوں کا خلاف کرو۔ (شرح معانی الآثار  
۲/۳۳۳، کتاب الکراہة)

۲۸۴۔ امام احمد کی روایت میں ہے قصوا الشوارب و اعفوا اللحي۔  
مونچھیں تراشواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ (مند احمد ۲/۵۷۷)

۲۸۵۔ طبرانی کی روایت ہے وفروا اللحي وخذوا من الشوارب۔  
کثیر کرو داڑھیاں اور مونچھوں میں سے لو۔ (کنز العمال ۶/۳۱۷)

۲۸۶۔ دوسری روایت میں زائد کیا و انتفوا الابط و قصوا الاظافر۔  
بغل کے بال اکھڑو اور ناخن تراشو۔

۲۸۷۔ ابن عدی کی روایت ہے و احفوا الشوارب و اعفوا اللحي۔  
مونچھیں پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۲/۳۳۳،  
کتاب الکراہة)

۲۸۸۔ امام ابو جعفر طحاوی شرح معانی الآثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں و احفوا الشوارب و اعفوا اللحي و

لاتشبهوا بالیہود۔

مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیوں کو معافی دے یہودیوں کی سی صورت نہ بنو۔ (شرح

معانی الآثار ۲/۳۳۳، کتاب الکراہۃ)

۲۸۹۔ امام احمد مسند طبرانی کبیر بیہقی شعب الایمان ضیاً صحیح مختارہ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قصداً سالکم و وفروا عثانینکم و خالفوا اہل الکتاب۔

مونچھیں کتر و اور داڑھیوں کو کثرت دے یہودیوں کی خلاف کرو

۲۹۰۔ طبرانی کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اوفوا اللہی و قصوا الشوارب۔

پوری کرو داڑھیاں اور تراشو مونچھیں۔ (کنز العمال ۶/۳۱۷)

۲۹۱۔ ابن حبان صحیح میں اور طبرانی اور بیہقی میمون بن مہران سے راوی حضرت عبداللہ بن

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المجوس فقال انہم یوفرون سبالہم و یحلقون لحاہم فخالفواہم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجوسیوں کا ذکر کیا فرمایا وہ اپنی لہجے بڑھاتے اور

داڑھیاں مونڈتے ہیں تم ان کا خلاف کرو۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۲۷" لمعة الصحنی

ایک مشیت سے زیادہ لمبی داڑھی کا تراشنا جائز ہے

۲۹۲۔ ابو عبید اللہ محمد بن محمد دوری اپنے جزء حدیثی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خذوا من عرض لحاکم و اعفوا طولہا۔

داڑھیوں کے عرض سے لو اور ان کے طول کو معاف رکھو۔ (کنز العمال ۶/۳۱۵)

۲۹۳۔ خطیب بغدادی ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یأخذن احدکم من طول لحیتہ

ہرگز کوئی شخص اپنی داڑھی کے طول سے کم نہ کرے۔ (یعنی ایک مشیت سے کم نہ کرے۔

مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۲۸" لمعة الصحنی۔

داڑھی چننے والے کی شہادت مردود ہے

۲۹۴۔ حدیث۔ امام ابو ظالب مکی قوت القلوب اور امام حکیم الامتہ احیاء العلوم میں فرماتے

ہیں رد عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ابن ابی لیلی قاضی المدینہ شہادۃ من کان ینتف لحیتہ۔

یعنی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عبدالرحمن بن ابی لیلی قاضی مدینہ (کہ اکابر ائمہ تابعین و اجلہ تلامذہ امیر المومنین عثمان غنی و امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان دونوں ائمہ بدئی نے ہواڑھی چننے والے کی گواہی رد فرمادی۔

۲۹۵۔ حدیث۔ یہی دونوں ائمہ مکی و غزالی فرماتے ہیں شہد رجل عند عمر بن

عبدالعزیز بشہادۃ و کان ینتف فیکہ فرد شہادتہ۔

ایک شخص نے سادس خلفاء راشدین امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں کسی معاملہ میں گواہی دی اور وہ اپنی داڑھی کا ایک خفیف حصہ جسے کوٹھے کہتے ہیں چتا کر تا تھا امیر المومنین نے اس کی شہادت رد فرمادی۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۲۹“ لمعة الضحیٰ۔

داڑھی پست اور مونچھیں لمبی کرنے والے کی تمدید و عید پر تین حدیثیں

۲۹۶۔ کتاب النخیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرہ کتب معتمدہ میں

ہے جب حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرائین بنام سلاطین جہاں نافذ فرمائے قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر بھت دنیا اسلام نہ لایا مقوقس بادشاہ مصر نے شقہ والا کی کمال تعظیم کی اور ہدایا حاضر بارگاہ رسالت کئے سگ ایران خسرو پرویز قتلہ اللہ نے فرمان اقدس چاک کر دیا اور باذان صوبہ یمن کو لکھا دو مضبوط آدمی بھیج کر انہیں یہاں بلائے باذان نے اپنے داروغہ بابویہ اور ایک پارسی خرخرہ نامی کو مدینہ طیبہ روانہ کیا۔ انہما حین دخلا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کانا قد حلقا لحاہما و اعفیا شواربہما فکروہ النظر الیہما و قال ویلکما من امر کما بہذا قال ربنا یعنیاں کسری فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکن ربی امرنی باعفاً لحیتی وقص شواربی۔

یہ دونوں جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی طرف نظر فرماتے کراہت آئی اور فرمایا خرابی ہو تمہارے لئے کس نے تمہیں اس کا حکم دیا وہ بولے ہمارے رب خسرو پرویز خبیث نے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مگر مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لمبے تراشنے

کا حکم فرمایا ہے۔ (کنز العمال ۶/۷۱۷)

۲۹۷۔ سنن نسائی شریف میں ہے اخبرنا محمد بن سلمة (ثقة ثبت) ثنا ابن وهب (ثقة حافظ عابد) عن حيوة بن شريح (ثقة ثبت فقيه زاهد) و ذكر اخر قبله عن عياش بن عباس (القباني ثقة) ان شيم بن بيتان (القباني ثقة) حدثه انه سمع رويغ بن ثابت رضي الله تعالى عنه يقول ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال يا رويغ لعل الحياة ستطول بك بعدى فاخبر الناس انه من عقد لحيته او تقلد و ترا او استنجى برجيع دابة او عظم فان محمدا برئ منه۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت رويغ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے رويغ میں امید کرتا ہوں کہ تو میرے بعد عمر دراز پائے تو لوگوں کو خبر کر دیتا کہ جو اپنی داڑھی باندھے یا کمان کا چلہ گلے میں لٹکائے یا کسی جانور کی لید گوبر یا بڈی سے استنجا کرے تو بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔ سنن ابی داؤد میں اس حدیث کو روایت کر کے فرمایا حدثنا يزيد بن خالد (ثقة) نامفضل (هو ابن فضالة مصري ثقة فاضل عابد) عن عياش (ذاك ابن عباس الثقة) ان شيم بن بيتان اخبره بهذا الحديث ايضا عن ابي سالم الحيشاني (سفين بن هاني محضرم و قيل له صحبة) عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما يذكر ذلك وهو معه مرابط بحصن باب اليون۔ یعنی اس طرح یہ حدیث حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت فرمائی ”فتویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۲۸“ لمعة الضحیٰ۔ (نسائی ۶/۷۱۷، عقد اللحية)

۲۹۸۔ حدیث۔ امام محمد بن ابی الحسین علی کی دقائق الطریقتہ میں حضرت کعب احبار والی الجلد (جیلان بن فراہہ اسدی) رحمہم اللہ تعالیٰ سے ذکر فرماتے ہیں یكون في آخر الزمان اقوام يقصون لحاهم اولئك لاخلاق لهم۔

آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ داڑھیاں کتریں گے وہ نرے بے نصیب ہیں۔ ”فتویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۲۹“ لمعة الضحیٰ۔

مشکل کی ممانعت پر چند حدیثیں

۲۹۹۔ امام احمد و بخاری و مسلم و نسائی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لعن الله من مثل بالحيوان فعليه لعنة الله و

الملئكة و الناس اجمعين۔

اللہ کی لعنت اس پر جو کسی جاندار کے ساتھ مشلہ کرے اس پر اللہ و ملائکہ و بنی آدم سب کی

لعنت۔ (بخاری ۲/۸۲۹، باب ما یکرہ من المثلۃ الخ)

۳۰۰۔ شافعی احمد دارمی مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ طحاوی ابن حبیب بیہقی ابن

ابروہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی

شکر بھیجتے پہ سالار کو وصیت فرماتے اغروا بسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ

اعروا ولا تفعلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدوا۔

جہاد کرو اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں قتال کرو اللہ کے منکروں سے جہاد کرو اور خیانت نہ کرو

۔ عہد کو توڑو نہ مشلہ کرو نہ کسی بچے کو قتل کرو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵، ص ۱۳۱" "نمعة لصحی"۔ (مسند

۸۲۰، باب تأمیر الامام الامراء الخ)

۳۰۱۔ امام احمد مسند لور ابن ماجہ سنن لور قاضی عبد الجبار ابن احمد اپنی امالی میں حضرت

صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک

لشکر میں بھیجا فرمایا سبروا بسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ ولا تمثلوا ولا

لا تغدروا ولا تقتلوا ولیدوا۔

چلو خدا کے نام پر خدا کی راہ میں جہاد کرو خدا کے منکروں سے اور نہ مشلہ کرو نہ بد عمری نہ

خیانت نہ بچے کا قتل۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵، ص ۱۳۱" "نمعة لصحی"۔ (ابن ماجہ ۲/۲۱۰، باب وصیۃ الامام)

۳۰۲۔ حاکم مستدرک میں حضرت ابن الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خذ فاغر فی سبیل اللہ فقاتلوا من کفر باللہ لا تغلوا ولا

تمثلوا ولا تقتلوا ولیدوا فهذا عهد اللہ و سیرۃ نبیہ۔

لے خدا کی راہ میں لڑ منکران خدا سے جہاد کرو خیانت نہ کرو، نہ مشلہ نہ بچوں کو قتل کہ یہ اللہ

نعمانی کا عہد اور اس کے نبی کا شیوہ ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۰۳۔ بیہقی سنن میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے حدیث طویل میں

راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی شکر کفار پہ بھیجتے فرماتے لا تمثلوا بادمی ولا بیہمة۔

مشلہ نہ کرو نہ کسی آدمی کو نہ چوپائے کو

۳۰۴۔ احمد و بخاری حضرت عبد اللہ بن زید اور احمد ابو بکر بن شیبہ حضرت زید بن خالد اور



طبرانی حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی نہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن النہیة و المثلہ۔  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹ اور مثلہ سے منع فرمایا۔ (بخاری ۸۲۹/۲، باب ما یکرہ من المثلۃ الخ)

۳۰۵۔ ابن ماجہ حضرت ابوسعید خدری اور امام ابو جعفر طحاوی و سلیمان بن احمد طبرانی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی نہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لفظ الطحاوی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینہی ان یمثلوا نہیاتہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوپاؤں کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔ (مسند احمد ۱۶۵/۲)  
 ۳۰۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ و امام طحاوی و حاکم حضرت عمران بن حصین اور اولین و طبرانی حضرت مغیرہ بن شعبہ اور صرف لول حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی نہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المثلۃ۔ ہذا حدیث الحاکم عن عمران و مثلہ لفظ الطبرانی عن ابن عمر و حدثنا المغیرۃ و اسماء۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مثلہ سے منع فرمایا۔ (مسند احمد ۲۹۹/۵)

۳۰۷۔ طبرانی امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن المثلۃ و لو کلب العقور۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنا کہ مثلہ کرنا منع فرماتے تھے اگرچہ سگ لڑندہ کو۔ (مسند احمد ۲۹۹/۵)

۳۰۸۔ ابن قانع و طبرانی و ابن مندہ بطریق موسیٰ بن ابی حبیب حضرت حکم بن عمیر و حضرت عائد بن قرط رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تمثلوا بشی من خلق اللہ عزوجل فیہ روح۔

خلق اللہ میں سے کسی ذی روح کو مثلہ نہ کرو

صدے کا حکم اور مثلہ کی ممانعت

۳۰۹۔ ابوداؤد و طحاوی حضرت سمرۃ بن جندب اور بخاری و مسلم قتادہ سے مرسل راوی

کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحث علی الصدقة و ینہی عن المثلۃ ہذا لفظ

ابی داؤد۔ (بخاری ۲/۶۰۲، باب قصة عكل و عرینة)

۳۱۰۔ ولفظ الطحاوی قلما خطب خطبة الامرنا فيها بالصدقة ونهانا عن المثلة۔  
 ۳۱۱۔ ولفظهما فی حدیث العرینین عن قتادة بلغنا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کان بعد ذلك یحث علی الصدقة و ینهی عن المثلة و بمعناه لابن ابی  
 شیبہ و الطحاوی عن عمران فی الحدیث المار۔

(تینوں حدیثوں کا خلاصہ یہ کہ) یعنی کم کوئی خطبہ ہوگا جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم صدقہ کا حکم اور مثلہ سے ممانعت نہ فرماتے ہوں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۲“ نُسَخۃ  
 الضحیٰ۔ (ابوداؤد ۲/۳۶۲، باب فی النهی عن المثلة)

۳۱۲۔ طبرانی کبیر میں حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تمثلوا بعباد اللہ۔  
 اللہ کے بندوں کو مثلہ نہ کرو۔

۳۱۳۔ ابن عساکر و ابن النجار حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ابن ابی  
 شیبہ مصنف میں عطا سے مرسل راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا امثل بہ  
 فیمثل اللہ بی یوم القیمة۔

حاصل یہ کہ جو یہاں مثلہ کرے گا روز قیامت اسے اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا  
 ۳۱۴۔ بیہقی سنن میں صالح بن کیسان سے حدیث طویل میں راوی حضرت خلیفہ رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہما کو پہ سالاری پر بھیجے وقت وصیت میں فرمایا لا تغدر و لا تمثل و لا تجبن و لا تغفل۔  
 نہ عہد توڑ مانہ مثلہ کر مانہ بزدی نہ خیانت

اگر کوئی کسی کو مثلہ کرے تو قصاص میں اسے مثلہ کیا جاسکتا ہے  
 ۳۱۵۔ سیف کتاب الفتوح میں متعدد شیوخ سے راوی امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ نے اپنے صوبہ ملک یمامہ مہاجرین ابی امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمان بھیجا جس میں ارشاد  
 ہے۔ ایاک و المثلة فی الناس فانها مائثم و منفرة الا فی قصاص۔

لوگوں کو مثلہ کرنے سے بچو کہ وہ گناہ ہے اور نفرت دلانے والا مگر قصاص و عوض میں۔  
 داڑھی منڈانا مثلہ ہے

۳۱۶۔ طبرانی معجم کبیر میں بسہ حسن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مثل بالشعر فلیس له عند الله خلاق۔  
جو بالوں کے ساتھ مثلاً کرے اللہ عزوجل کے یہاں اس کا کچھ حصہ نہیں۔ "فتاویٰ رضویہ،  
ج ۹، ص ۱۳۲" لمعة الصحی۔

واڑھی کی فضیلت یہ ہے کہ فرشتے اس صفت کے ساتھ تسبیح پڑھتے ہیں

۳۱۷۔ امام زیلعی تبیین الحقائق علامہ اتقانی قایہ البیان اور امام حجۃ الاسلام محمد غزالی کیمیائے  
سعادت میں ذکر کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لله ملئكة  
تسبحهم سبح من زين الرجال باللحي و النساء بالقرون و الذوائب۔ ليس  
عند الاتقاني في نسختي لفظ القرون۔

بیشک اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں جن کی تسبیح یہ ہے پاکی ہے اسے جس نے مردوں کو  
زینت دینی واڑھیوں سے اور عورتوں کو گیسوؤں سے۔ (یمیئے سعادت مترجم، ص ۱۲۶، بیان الطہارۃ)  
مرد کو عورت سے عورت کو مرد سے کسی لباس وضع اور چال ڈھال میں بھی تشبہ حرام ہے  
اس کے متعلق چند حدیثیں

۳۱۸۔ امام احمد و دارمی و بخاری و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و طبرانی حضرت عبد اللہ  
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے  
ہیں لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء و المتشبهات من النساء بالرجال۔  
اللہ کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں کی وضع بنائیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی۔  
(بخاری ۲/۸۷۲، باب المتشبهين بالنساء الخ)

۳۱۹۔ طبرانی کی روایت یوں ہے ان امرأة مرت علی رسول الله صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم متقلدة فوسا فقال لعن الله المتشبهات من النساء بالرجال و المتشبهين  
من الرجال بالنساء۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک عورت شانے پر کمان لٹکائے گزری  
فرمایا اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردانی وضع بنائیں اور ان مردوں پر جو زنانی۔ (الترغیب و  
الترہیب ۳/۱۰۳، الترہیب من تشبه الرجال الخ)

۳۲۰۔ بخاری ابوداؤد و ترمذی انہیں سے راوی لعن رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم المتخشن من الرجال و المترجلات من النساء و قال اخر جوہم من بیوتکم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں اور مردانی عورتوں پر اور فرمایا انہیں اپنے گھروں سے نکال باہر کر دو۔ (بخاری ۴/۲۸۷-۸، باب اخراجہم ای المخنثین)

۳۲۱۔ بخاری ابوداؤد ابن ماجہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اخرجوا المخنثین من بیوتکم۔

زنانوں کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۳" لمعة الصبحی۔ (ابوداؤد ۴/۲۸۷-۸، باب الحکمہ فی المخنثین)

۳۲۲۔ ابوداؤد و نسائی ابن ماجہ ابن حبان بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی نعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجل یلبس لبسة المرأة و المرأة تلبس لبسة الرجل۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اس مرد پر کہ عورت کا پہناوا پہنے اور اس عورت پر کہ مرد کا۔ (ابوداؤد ۴/۵۶۶، باب فی لباس النساء)

۳۲۳۔ ابوداؤد بسند حسن عبداللہ بن ابی ملیحہ سے راوی قال قيل لعائشة رضي الله تعالى عنها ان امرأة تلبس النعل قالت لعن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الرجل من النساء۔

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی گئی کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ (ابوداؤد ۴/۵۶۶، باب فی لباس النساء)

۳۲۴۔ احمد بسند صحیح ایک تابعی ہذیلی سے راوی میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا ایک عورت کمان لٹکائے مردانی چال چلتی سامنے سے گزری عبداللہ نے پوچھا یہ کون ہے میں نے کہا ام سعید دختر ابو جہل، فرمایا میں نے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا لیس منا من تشبه بالرجال من النساء و لا من تشبه من النساء بالرجال۔

ہمارے گروہ سے نہیں وہ عورت کہ مردوں سے تشبہ کرے اور نہ وہ مرد کہ عورتوں سے۔

رواہ الطبرانی عن عبد اللہ مختصر۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۳" لمعة الصبحی۔ (مسند احمد ۴/۳۰۸)

۳۲۵۔ امام احمد بسند حسن اور عبدالرزاق مصنف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

راوی لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مخنثی الرجال الذین یتشبهون بالنساء و المتزلات من النساء المتشہاب بالرجال و راكب الفلاة وحده۔  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زمانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنیں اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی شکل بنیں اور جنگل کے اکیلے سوار کو۔ یعنی جو خطرہ کی حالت میں تنہا سفر کو جائے۔ (مسند احمد ۲/۵۵۸)

قدرت نکاح کے باوجود نکاح نہ کرنا باعث لعنت ہے

۳۲۶۔ و فی طريقة لاحمد و رواية عبدالرزاق بعد هذا والمتبتلين الذین یقولون لا تزوج و المتبتلات اللاتی یقلن ذلك و راكب الفلاة وحده و البائة وحده۔  
 یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے ان مردوں اور عورتوں پر جو کہ یہ کہیں ہم مجرد رہیں گے یعنی شادی نہیں کریں گے اور خطرہ کے باوجود جنگل میں تنہا سفر کرنے والے پر اور استطاعت و قدرت نکاح کے باوجود مجرد رہنے والے پر۔ (مولف)

تین شخص جنت میں نہیں جائیں گے اور نہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا۔  
 ۳۲۷۔ طبرانی کبیر میں بسط صالح حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلاثة لا یدخلون الجنة ابداً الذیوث و الرجلۃ من النساء و مد من الخمر۔

تین شخص جنت میں کبھی نہ جائیں گے دیوث اور مردانی عورت اور شراب کا عادی۔  
 (کنز العمال، ۲۱/۲۰)

۳۲۸۔ احمد نسائی حاکم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلاثة لا ینظر اللہ الیہم یوم القیمة العاق لوالدیہ و المرأة المترجلة المتشبهة بالرجال و الذیوث۔

تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر رحمت نہ فرمائے گا، ماں باپ کا نافرمان اور مردانی عورت مردوں کی وضع بنانے والی اور دیوث۔ (نسائی ۱/۳۵۷، المنان بما اعطی)

۳۲۹۔ نسائی سنن اور بزار مسند اور حاکم مستدرک اور بیہقی شعب الایمان میں ان سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلاثة لا یدخلون الجنة العاق لوالدیہ و الرجلۃ و رجلۃ النساء۔

یعنی تین شخص جنت میں نہ جائیں گے ماں باپ سے عاق اور دیوث اور مردانی عورت۔  
(کنز العمال ۲۰/۲۱)

چار شخصوں کی صبح و شام اللہ کے غضب میں ہوتی ہے

۳۳۰۔ بیہقی شعب الایمان میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اربعة یصبحون فی غضب اللہ و یمسون فی غضب اللہ المتشبهون من الرجال بالنساء و المتشبهات من النساء بالرجال و الذی یأتی البہیمۃ و الذی یأتی بالرجل۔

چار شخص صبح کریں تو اللہ کے غضب میں شام کریں تو اللہ کے غضب میں زمانی وضع و انت مرد اور مردانی وضع والی عورتیں اور جو چوپائے سے جماع کرتے اور اغلامی۔ "تذوی رضویہ ج ۵ ص ۱۳۴" لمعة الضحیٰ۔ (الترغیب و الترہیب ۳/۲۸۔ الترہیب من اللوط الخ)

۳۳۱۔ طبرانی کبیر میں ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی اربعة لعنہم اللہ فوق عرشہ و امنہ علیہم الملئکۃ الذی یحصن نفسہ عن النساء و لا یتزوج و لا یتصری لئلا یولدلہ و الرجل تشبہ بالنساء و قد خلق اللہ ذکرا و المرأة تشبہ بالرجال و قد خلق اللہ انثی و مضلل المسکین۔

۳۳۲۔ و فی اخری لہ عنہ اربعة لعنوا فی الدنیا و الاخرۃ و امنہ الملئکۃ رجل جعلہ اللہ ذکرا و انث نفسہ و تشبہ بالنساء و امرأة جعلہا اللہ انثی فتذکرت و تشبہت بالرجال و الذی یضل الاعمی و رجل حصور و لم یجعل اللہ حصورا الا یحییٰ بن زکریا۔

حاصل یہ کہ چار شخصوں پر اللہ عزوجل نے بالائے عرش سے دنیا و آخرت میں لعنت بھیجی اور ان کی ملعونگی پر فرشتوں نے آمین کہی وہ مرد جسے خدا نے نہ بنایا اور وہ مادہ بنے عورتوں کی وضع بنائے اور عورت جسے خدا نے مادہ بنایا اور وہ نہ بنے مردانی وضع اختیار کرے اور اندھے کو بہکانے یا مسکین کو راستہ بھلانے والا اور وہ جو اولاد ہونے کے خوف سے نہ نکاح کرے نہ کثیر حلال رکھے راہبان نصاریٰ کی طرح بنے، مگر یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کہ وہ اس وعید میں داخل نہیں۔  
(الترغیب و الترہیب ۳/۵۵۔ الترہیب من تشبہ الرجل الخ)

مرد کو عورت کی اور عورت کو مرد کی مشابہت ممنوع ہے

۳۳۳۔ ابن عساکر ابن صالح وہ اپنے بعض شیوخ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ



وسلم فرماتے ہیں لعن الله و المملکة رجلا تأنت و امرأة تذکر۔

اللہ عزوجل اور فرشتوں نے لعنت کی اس مرد پر جو عورت بنے اور اس عورت پر جو مرد۔

”نہوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۳۳“ تسعة الضحیٰ۔

تین شخص اللہ تعالیٰ کو مبغوض ہیں۔

۳۳۴۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابغض الناس الی اللہ ثلاثة ملحد فی الحرم و

مبتع فی الاسلام سنة الجاهلیة و مطلب دم امرئی بغیر حق لیہریق دمہ۔

اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ دشمن تین شخص ہیں حرم شریف میں الحاد و زیادتی کرنے والا

اور اسلام میں جاہلیت کی سنت چاہنے والا اور ناحق کسی کی خونریزی کے لئے اس کے قتل کی تلاش

میں رہنے والا۔ (مشکوٰۃ ۱/۲، باب الاعتصام بالکتاب و السنة الفصل الاول)

کافروں سے لباس وغیرہ میں بھی تشبہ حرام ہے

۳۳۵۔ بخاری تعلیقاً اور احمد و ابویعلیٰ و طبرانی کا ملا حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور جملہ اخیرہ ابوداؤد ان سے اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حضرت حذیفہ

صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے

ہیں جعل الذل و الصغار علی من خالف امری و من تشبه بقوم فهو منهم۔

رکھی گئی ذلت اور خواری اس پر جو میرے حکم کا خلاف کرے اور جو کسی قوم سے تشبہ کرے

وہ انہیں میں سے ہے

۳۳۶۔ ترمذی و طبرانی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من تشبه بغيرنا لا تشبهوا باليهود و لا

بالنصارى فان تسليم اليهود الاشارة بالاصابع و تسليم النصارى الاشارة بالاكف۔

ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے تشبہ کرے نہ یہود سے تشبہ کرو نہ نصرانیوں سے کہ

یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے، اور نصاریٰ کا ہتھیلیوں سے۔ (ترمذی ۲/۹۹، باب ماجاء فی کراہیۃ

اشارة البد فی السلام)

سنت پر عمل کرنے کی تاکید و ترغیب میں چند احادیث کریمہ

۳۳۷۔ مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من عمل بسنة غیرنا۔

جو ہمارے غیر کی سنت پر عمل کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ (کنز العمال، ۱/ ۱۹۶)

۳۳۸۔ ابن حبان اپنی صحیح میں ابو عثمان سے راوی ہمارے پاس پیش گاہ خلافت فاروقی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمان والا شرف صدور لایا جس میں ارشاد ہے ایاکم و زی الاعاجم۔

پارسیوں کی وضع سے دور رہو۔ (کنز العمال، ۳/ ۳۹)

۳۳۹۔ ابن ماجہ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من لم يعمل بسنتی فلیس منی۔

جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۵، لمعة الضحیٰ“

(ابن ماجہ، ۳۳۳ باب ماجاء فی فضل النکاح)

۳۴۰۔ ابن عساکر حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من رغب عن سنتی فلیس منی۔

جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرے گروہ سے نہیں۔ (مشکوٰۃ، ۲/ ۲، باب الاعتصام

بالکتاب و السنة الفصل الاول)

۳۴۱۔ خطیب حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من خالف سنتی فلیس منی۔

جو میری سنت کا خلاف کرے وہ میرے زمرے سے نہیں

۳۴۲۔ ابن عساکر حضرت ابن الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اخذ بسنتی فهو منی و من رغب عن سنتی فلیس منی۔

جو میری سنت اختیار کرے وہ میرا اور جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرا نہیں۔

(کنز العمال، ۱/ ۱۶۳)

۳۴۳۔ بیہقی شعب میں عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند صحیح راوی

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لكل عمل شرة و لكل شرة فتره فمن

كانت فترته الى سنتی فقد اهتدى و من كانت الى غیر ذلك فقد هلك۔

یعنی ہر کام کا ایک جوش ہوتا ہے اور ہر جوش کو ایک فتور تو جو فتور کے وقت بھی میری سنت

ہی کی طرف رہے ہدایت پائے اور جو دوسری جانب ہو ہلاک ہو جائے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۵،

لمعة الضحیٰ“۔ (الترغیب و الترہیب، ۱/ ۸، الترہیب من ترك السنة)

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد نہم

براہ تکبر ٹیک لگا کر کھانا پینا حرام ہے ورنہ حرج نہیں حدیث میں ہے

۳۴۴۔ اخرج ابو نعیم عن عبد الله بن السائب عن ابيه عن جدّه و قال هو وهم والصواب ابن عبد الله بن السائب عن ابيه عن جدّه رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کل ثریدا متکنا علی سریر ثم یشرب من فخارہ۔  
عبد اللہ بن سائب نے کہا کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ تخت پر ٹیک لگائے ٹرید (ایک قسم کا کھانا) تناول فرما رہے ہیں پھر ٹرید کے تہہ نشین کو نوش فرمایا۔ (مولف)  
زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانا کھانا افضل ہے

۳۴۵۔ اخرج الامام احمد فی کتاب الزہد عن الحسن مرسلًا و البزار نحوه عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اتی بطعام وضعہ علی الارض۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے جب کھانا حاضر کیا جاتا تو کھانے کو زمین پر رکھتے تھے۔ (مولف)

۳۴۶۔ اخرج الدیلمی فی مسند الفردوس عن رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرفعہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صنعها علی الحضیض انما انا عبد آکل کما یا کل العبد و اشرب کما یشرب العبد۔

میں بندہ ہی تو ہوں اور بندہ کی طرح کھانا پیتا ہوں، ازراہ تواضع و انکسار اور تعلیم امت کے لئے حضور نے ایسا فرمایا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۸“ (کنز العمال، ۱۹/۱۷۰)

بغرض تنبیہ و اصلاح اور نصیحت طلبہ کو مارنا جائز ہے مگر یہ کہ تین مرتبہ سے زیادہ نہ مارے۔  
۳۴۷۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لمر داس المعلم ایاک ان تضرب فوق الثلث فانک اذا ضربت فوق الثلث اقتص الله منك۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرد اس معلم سے فرمایا کہ معلم کو تین مرتبہ سے زیادہ مارنے سے بچو اور اگر تین مرتبہ سے زیادہ مارو گے تو اللہ تعالیٰ تم سے قصاص لے گا۔ (مولف) ”فتویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۰“

مومن کی شان یہ ہے کہ کسی کو بے وجہ شرعی برانہ کہے

۳۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس المؤمن بالطعان و لا اللعان و لا الفاحش و لا البذی۔

مسلمان نہیں ہے ہر ایک پر منہ آنے والا اور نہ بکثرت لوگوں پر نعت کرنے والا اور نہ بے حیائی کے کام کرنے والا اور نہ فحش بکتنے والا۔ رواہ الائمة احمد و البخاری فی الادب المفرد و الترمذی و ابن حبان و الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۸۔ (ترمذی ۲/۱۸، باب ماجاء فی اللعنة)

بالوں کی تکریم کرے مگر کنگھا ناغہ کر کے یعنی زمانہ طور پر سنگار اور کنگھی و چوٹی میں مشغول نہ رہے اس سلسلے میں تین احادیث طیبہ۔

۳۴۹۔ احمد و ابوداؤد و نسائی باسانید صحیحہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الرجل الاغبا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا مگر ناغہ کر کے۔ (ابوداؤد ۲/۵۷۳، اول کتاب الترجل)

۳۵۰۔ نیز ابوداؤد و نسائی کی حدیث میں بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے نہانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یمشط احدنا کل یوم۔ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ہم میں کوئی شخص روز کنگھی کرے۔ (نسائی ۲/۲۷۵، الاخذ من الشارب)

۳۵۱۔ امام مالک مؤطا میں ابوقنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی ان لی جمعة فارجلها۔ میرے بال شانوں تک ہیں کیا میں انہیں کنگھی کروں فرمایا نعم و اکرمها ہاں اور ان کی عزت کر۔ قال فكان ابوقنادة ربما و ههنا في اليوم مرتين من اجل قول رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نعم و اکرمها۔

یعنی ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر دن میں دو بار بالوں میں تیل ڈالتے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا ہاں اور ان کی عزت کر۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۹“ (موطا مالک، ص ۶۲، اصلاح الشعر)

وقت جماع بالکل برہنگی منع ہے

۳۵۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت جماع مرد و زن کو کپڑا اوڑھ لینے کا حکم دیا اور فرمایا و لا يتجرد ان تجرد العیر۔

گدھے کی طرح برہنہ نہ ہو۔ (کنز العمال، ۲۱/۲۳۶)

بے وجہ شرعی کسی مسلمان کو گالی دینا حرام ہے

۳۵۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سباب المسلم کالمشرف علی الهلکة۔

مسلمانوں کو گالی دینے والا اس کی مانند ہے جو ہلاکت میں پڑا چاہتا ہے۔ رواہ الامام احمد

و البزار عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما بسند جيد۔ (کنز العمال، ۳/۳۴۰)

عالم دین کی تعظیم و توقیر کے بارے میں ایک حدیث پاک

۳۵۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ليس من امتي من لم يعرف لعالمنا حقہ۔

جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں۔ رواہ احمد و الحاکم و

الطبرانی فی الکبیر عن عبادة بن الصامت رضي الله تعالى عنه۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۴۰“

(مسند احمد، ۶/۴۴۱)

جس کے تین بچے بلوغ سے پہلے مر جائیں اور وہ صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں

داخل فرمائے گا۔

۳۵۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما مسلم يموت (يتوفى) له ثلثة

(من الولد) لم يبلغوا الحنث الا ادخله الله الجنة بفضل ارحمه اياهم۔

جس مسلمان کے تین بچے نابالغی میں مر جائیں اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اس

رحمت کی زیادت سے جو ان بچوں پر فرمائے گا۔ رواہ الشیخان و النسائی و ابن ماجه عن انس بن

ملاک و احمد عن امه و عن عمرو بن عبسة و عن ابی ہريرة و ابن حبان عن ابی ذر و النسائی

عن ابی هريرة و عبد الله بن احمد في زوائد المسند و ابو يعلى بسند صحيح و الحاکم و

صححه عن الحارث بن اقيش رضي الله تعالى عنهم۔ (نسائی، ۲۶۳، من يتوفى له ثلثة)

۳۵۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما من مسلم يموت له ثلثة من ولد

(الولد) لم يبلغوا الحنث الا تلقوه من ابواب الجنة الثمانية من ايها شاء دخل۔

جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازے سے اس کا

استقبال کریں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو۔ رواہ ابن ماجہ عن عتبة بن عبد السلمي رضی

اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔ (ابن ماجہ ۱۱۶۱، باب ماجاء فی ثواب من اصیب بولده)

۳۵۷۔ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی حدیث کہ پہلے مذکور ہوئی

بیان فرمائی صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ او اتیان یا رسول اللہ یا دو فرمایا او اتیان یا دو، عرض

کی او واحد یا ایک فرمایا واحد یا ایک، پھر فرمایا والذي نفسی بيده ان السقط ليجرره امه

بسرره الى الجنة اذا احتسبه۔

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کچا بچہ جو گر جاتا ہے اگر ثواب الہی کی امید

میں اس کی ماں صبر کرے تو وہ اپنے نال سے اپنی ماں کو جنت میں کھینچ لے جائے گا۔ رواہ الامام

احمد بسند صالح و الطبرانی عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۱"

(مسند احمد ۶/۳۱۹)

۳۵۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا مات ولد العبد قال الله لملائكته

قبضتم ولد عبدی فيقولون نعم فيقول قبضتم ثمرة فؤاده فيقولون نعم فيقول ماذا

قال عبدی فيقولون حمدك و استرجع فيقول ابنوا لعبدی بيتا فی الجنة و سموه

بيت الحمد۔

جب مسلمان کا بچہ مرتا ہے اللہ عز و جل فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے

بچے کی روح قبض کر لی عرض کرتے ہیں ہاں فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل توڑ لیا عرض کرتے

ہیں ہاں فرماتا ہے پھر میرے بندے نے کیا کہا عرض کرتے ہیں تیرا شکر کیا اور انا للہ و انا الیہ

راجعون کہا فرماتا ہے میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام حمد کا مکان رکھو۔

رواہ احمد و الترمذی و حسنه و ابن حبان فی صحيح التقاسيم و الا نواع عن ابی موسیٰ

الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۱" (کنز العمال، ۱۶۱/۳) (مسند احمد ۵/۵۶۹)

چلا کر رونے اور نوحہ کرنے سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے

۳۵۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تؤذوا امواتکم بعویل۔



چلا کر رونے سے اپنے مردوں کو ایذا نہ دو۔ رواہ ابن مندہ و الدیلمی عن ام المومنین ام

سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

میت پر چلا کر رونا جزع فزع کرنا حرام ہے

۳۶۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اثنان هما فی الناس کفر

الطعن فی النسب و النیاحۃ علی المیت۔

لوگوں میں دو باتیں کفر ہیں کسی کے نسب پر طعن کرنا اور میت پر نوحہ۔ رواہ مسلم عن

ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رواہ ابن حبان و الحاکم و زاد اشق الحیب۔ (مسلم

۱/ ۳۰۳، کتاب الجنائز)

دو آوازیں ملعون ہیں

۳۶۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صوتان ملعونان فی الدنیا والاخرۃ مزمار

عند نعمة و رنة عن مصیبة۔

دو آوازوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے نعمت کے وقت باجا اور مصیبت کے وقت چلا نا۔

رواہ البزار عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ (الترغیب و الترہیب ۲/ ۳۵۰ الترہیب

من النیاحۃ علی المیت)

نوحہ کرنے والیوں کو روز قیامت گندھک کا کرتا اور کھجلی کا دوپٹہ اوڑھایا جائے گا

۳۶۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الناحۃ اذا لم تتب قبل موتھا تقام یوم

القیمة و علیھا سربال من قطران و درع من جرب۔

چلا کر رونے والی جب اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن کھڑی کی جائے

گی یوں کہ اس کے بدن پر گندھک کا کرتا ہوگا اور کھجلی کا دوپٹہ۔ رواہ مسلم عن ابی مالک

الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم ۱/ ۳۰۳، کتاب الجنائز)

۳۶۳۔ اور ایک روایت میں ہے قطع اللہ لہاثیابا من قطران و درعا من لہب النار۔

اللہ تعالیٰ اسے گندھک کے کپڑے پہنائے گا اور اوپر سے دوزخ کی لپٹ کا دوپٹہ اوڑھائے

گا۔ رواہ ابن ماجہ عنہ۔ (ابن ماجہ ۱/ ۱۱۴، باب فی النہی عن النیاحۃ)

نوحہ کرنے والیاں قیامت کے دن کتوں کی طرح بھونکیں گی

۳۶۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان هذه النواتح يجعلن یوم

القيمة صفين في جهنم صف عن يمينهم و صف عن يسارهم فينبحن على اهل النار  
كما تنبح الكلاب۔

یہ نوحہ کرنے والیاں قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں کی جائیں گی دوزخیوں کے دہنے  
بائیں وہاں ایسے بھونکیں گی جیسے کتیاں بھونکتی ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ۲۰ / ۱۳۵)

نوحہ کرنے والوں سے حضور علیہ السلام بیزار ہیں

۳۶۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا برئ ممن خلق و صلق  
(سلق) و خرق۔

میں بیزار ہوں اس سے جو بھدرا کرے اور چلا کر روئے اور گریبان چاک کرے۔ رواہ

الشیخان عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابن ماجہ ۱۱۵، باب ماجاء فی النہی  
عن ضرب الحدود الخ)

موتہ پر بغیر آواز کے رونا جائز ہے

۳۶۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الاتسمعون ان اللہ لا یعذب بدمع العین

و لا بحزن القلب و لكن یعذب بهذا و اشار الی لسانہ او یرحم و ان المیت لیعذب  
بکاء اہلہ علیہ۔

ارے سنتے نہیں ہو بیشک اللہ نہ آنسوؤں سے رونے پر عذاب کرے نہ دل کے غم پر (اور

زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) ہاں اس پر عذاب فرماتا ہے یا رحم فرمائے اور بیشک مردے پر

عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے اس پر نوحہ کرنے سے۔ روایہ عن ابن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۴۲“ (مسلم ۳۰۱، کتاب الجنائز)

# تعارف

شفاء الہالہ فی صور الحبيب و مزارہ و نعالہ  
(گنبد خضر او نعلین اقدس کی تصویر کا حکم)

۲۶ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ میں چار سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور براق کی تصویریں بنا کر بہ نیت ثواب و حصول برکت و زیارت رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

اور فقہ گنبد خضر ابنوا کر بغرض حصول ثواب و زیارت رکھنا اور یہ گمان کرنا کہ جس طرح اصل کی تعظیم و تکریم سے ثواب حاصل ہوتا ہے اسی طرح اس کی نقل و شبیہ سے بھی ہوتا ہے؟ یہ کیسا ہے؟

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے دلائل و براہین اور اقوال ائمہ سے ۱۱ صفحات پر مشتمل جو جواب ثبت قرطاس کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ۔

”ابلیس لعین کے مکائد میں سے سخت تر کید یہ ہے کہ آدمی سے حسنت کے دھوکے میں سنمات کراتا ہے،

ان مذکورہ تصویریں بنانے والے اور ان کی زیارت و لمس اور تقبیل کرانے والے نے گمان کیا کہ وہ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حق محبت بجالاتا اور حضور کو راضی کرتا ہے، حالانکہ حقیقہ وہ اپنی ان حرکات باطلہ سے حضور کی صریح نافرمانی کر رہا ہے اس پر پہلے ناراض ہونے والے حضور وانا ہیں، حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذاتی روح کی تصویریں بنانا بنوانا اعزاز اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا اور اس پر سخت وعیدیں ارشاد کیں اور ان کے دور کرنے، مٹانے کا حکم دیا، احادیث اس بارے میں حد تو اتنی ہیں

”ایسے حرکات کا ارتکاب حرام قطعی اور اعتقاد ثواب ضلال مبین ہے ایسے شخص پر فرض ہے کہ اس نازیبا حرکت سے باز آئے، رہا نقشہ روضہ مبارکہ تو اس کے جواز میں اصلاً مجال سخن و جائے دم زدن نہیں، جس طرح ان تصویروں کی حرمت یقینی ہے یوں اس کا جواز اجماعی ہے اور

ائمہ مذاہب اربعہ وغیرہم نے اس کے جواز کی تصریحیں فرمائیں، تمام کتب مذاہب اس سے مملو و مشحون ہیں۔“

”حاصل یہ کہ مزار اقدس کا نقشہ تابعین کرام اور نعل مبارک کی تصویر تبع تابعین اعلام سے ثابت ہے اور جب سے آج تک ہر قرن و طبقہ کے علماء و صلحاء میں معمول و رائج ہے ہمیشہ اکابر دین ان سے تبرک کرتے اور ان کی تکریم و تعظیم رکھتے آئے ہیں۔“

اور مزید تسکین و تائید کے لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے اس رسالے کے اخیر میں ۸۰ ائمہ کرام و علمائے اعلام کے اسماء گرامی اور سندیں پیش کی ہیں کہ کن کن اکابر دین و اعظم معتمدین نے مزار اقدس اور اس کے مثل نعل مقدس کے نقشے بنائے اور ان کی تعظیم اور ان سے تبرک و توسل کرتے آئے اور اس بارے میں کیا کیا کلمات روح افزائے مومنین ارشاد فرمائے ہیں وہ سب اس رسالہ مبارکہ میں یکجا کئے گئے ہیں۔

اور چھ نقشوں کے ذریعہ سے یہ سمجھایا گیا ہے اور یہ تعین کی گئی ہے کہ تربت اقدس علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تربت صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کس جہت اور کس سمت کو واقع ہے۔ اور اس رسالہ جلیلہ میں تصویر ذی روح کی حرمت و تحریم پر ۳۲ حدیثیں بطور استدلال پیش کی گئی ہیں۔

# احادیث

شفاء الواله فی صور الحبيب و مزاره و نعاله

ذی روح کی تصویر بنانا بنواناسب حرام ہے اور اس پر شدید وعیدیں وارد ہیں اس کے متعلق

چند احادیث کریمہ

۳۶۷۔ صحیحین و مسند امام احمد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل مصور فی النار يجعل الله له بكل صورة صورها نفسا فتعذبه فی جہنم۔

ہر مصور جہنم میں ہے اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی ایک مخلوق پیدا

کرے گا کہ وہ جہنم میں اسے عذاب کرے گی۔ (مسلم ۲/۲۰۲، باب نہریم تصویر صورة الحيوان الخ)

۳۶۸۔ انہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ

فرماتے ہیں ان اشد الناس عذابا يوم القيمة المصورون۔

بیشک نہایت سخت عذاب روز قیامت تصویر بنانے والوں پر ہے۔ (بخاری ۲/۸۸۰، باب

عذاب المصورين يوم القيمة)

۳۶۹۔ انہیں میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم فرماتے ہیں قال الله تعالى و من اظلم ممن ذهب يخلق كخلقى فليخلقوا ذرة او ليخلقوا حبة او ليخلقوا شعيرة۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون جو میرے بنائے ہوئے کی طرح بنانے چلے

بھلا کوئی چیونٹی یا گیسوں یا جو کا دانہ تو بنا دیں۔ (مسلم ۲/۲۰۲، باب نہریم تصویر صورة الحيوان الخ)

(بخاری ۲/۸۸۰، باب نقض الصور)

۳۷۰۔ صحیحین و سنن نسائی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الذين يصنعون هذه الصور يعذبون يوم القيمة

يقال لهم احيوا ما خلقتم۔

بیشک یہ جو تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب کئے جائیں گے ان سے کہا جائے گا یہ صورتیں جو تم نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالو۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۳“ شفاء الوالد۔ (بخاری ۸۸۰/۲، باب عذاب المصورین یوم القيامة)

۳۷۱۔ مسند احمد و ترمذی و سنن نسائی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صور صورة فان الله معذبه حتى ينفخ فيها الروح و ليس بنافع۔

جو کوئی تصویر بنائے تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب کرے گا یہاں تک کہ اس میں روح پھونکے اور نہ پھونک سکے گا۔ (بخاری ۸۸۱/۲، باب من لعن المصور باب) (مسند احمد ۵۹۳)

۳۷۲۔ مسند احمد و جامع ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں يخرج عنق من النار يوم القيامة له عينان يبصر بهما و اذنان يسمعان و لسان ينطق يقول اني و كنت بثلاثة بمن جعل مع الله الهة آخر و بكل جبار عنيد و المصورين۔

قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کے دو آنکھیں ہوں گی دیکھنے والی اور دو کان سننے والے اور ایک زبان کلام کرتی وہ کہے گی میں تین فرقوں پر مسلط کی گئی ہوں جو اللہ کا شریک بتائے اور ہر ظالم ہٹ و ہرم اور تصویر بنانے والے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (ترمذی ۸۵۲/۲، باب ما جاء في صفة النار)

۳۷۳۔ امام احمد مسند اور طبرانی کبیر اور ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اشد اهل النار عذابا يوم القيامة من قتل نبيا او قتله نبي او امام جائز و هؤلاء المصورون. و لفظ احمد اشد الناس عذابا يوم القيامة رجل قتل نبيا او قتله نبي او رجل يضل الناس بغير علم او مصور يصور التماثيل۔

بیشک روز قیامت سب دوزخیوں میں زیادہ سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل فرمایا یا بادشاہ ظالم یا جو شخص بے علم حاصل کئے لوگوں کو ہرکانے لگے اور ان تصویر بنانے والوں پر۔ (مسند احمد ۶۷۲)

۳۷۴۔ بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی



رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اشد الناس عذابا یوم القیمة من قتل نبیا او قتله نبی او قتل احد والدیہ و المصورون و عالم لم ینتفع بعلمہ۔

بیشک روز قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہے جو کسی نبی کو شہید کرے یا کوئی نبی اسے جہاد میں قتل فرمائے یا جو اپنے ماں یا باپ کو قتل کرے اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جو علم پڑھ کر گمراہ ہو۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۳ نشاء اللہ۔

تصویر دار پردہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا۔

۳۷۵۔ امام مالک و امام احمد و امام بخاری و امام مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی قدم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سفر و قد سترت سہوة لی بقراہ فیہ تماثل فلما راہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلون وجہہ وقال یا عائشة اشد الناس عذابا یوم القیمة الذین یضاهون بخلق اللہ۔ (بخاری ۲/۸۸۰، باب ما وضحی من التصاویر)

۳۷۶۔ وفی رواۃ للشیخین قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجہہ الکراہیۃ فقلت یا رسول اللہ اتوب الی اللہ و الی رسولہ ماذا اذنبت فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اصحاب هذه الصور یعذبون یوم القیمة فیقال لہم احيوا ما خلقتم و قال ان البیت الذی فیہ الصور لا تدخلہ الملئکة۔ (بخاری ۲/۸۸۱، باب من لم یدخل بیتا فیہ الخ)

۳۷۷۔ و فی اخری لہما تناول الستر فہتکہ و قال من اشد الناس عذابا یوم القیمة الذین یصورون هذه الصور۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے تشریف فرما ہوئے تھے میں نے ایک دروازے پر تصویر دار پردہ لٹکایا ہوا تھا جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اسے ملاحظہ فرما کر رنگ چہرہ انور کا بدل گیا اندر تشریف نہ لائے ام المومنین فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ کی طرف اور اللہ کے رسول کی طرف توجہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ پردہ اتار کر پھینک دیا اور فرمایا "اے عائشہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سخت تر عذاب روز قیامت ان مصوروں پر ہے جو خدا کے بنائے ہوئے کی نقل کرتے ہیں ان پر روز قیامت عذاب ہو گا ان سے کہا جائے گا یہ جو تم نے بنایا ہے اس میں جات ڈالو

جس گھر میں یہ تصویریں ہوتی ہیں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ (بخاری ۲/۸۸۰، باب عذاب المصورین يوم القيمة)

۳۷۸۔ ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن حبان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتانی جبریل علیہ الصلاۃ والسلام فقال لی مر برأس التماثيل يقطع فتصير كهيئة الشجرة و أمر بالستر فيقطع فيجعل و سادتين منبوذتين تو طنان۔ هذا مختصرا۔

میرے پاس جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے حاضر ہو کر عرض کی حضور مورتوں کو حکم دیں کہ ان کے سر کاٹ دیئے جائیں کہ پیڑ کی طرح رہ جائیں اور تصویر دار پردے کے لئے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈال کر پاؤں سے روندی جائیں۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (ابو داؤد ۲/۳۷۵، باب فی الصور)

رحمت کے فرشتے تصویر دار گھر میں نہیں آتے ہیں

۳۷۹۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر اور صحیح مسلم میں حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور نیز اسی میں حضرت ام المومنین میمونہ اور مسند امام احمد میں بسند صحیح حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی انا لاندخل بیتا فیہ کلب و صورة۔

ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتابا تصویر ہو۔ (بخاری ۲/۸۸۱، باب لا تدخل المنکة بیتا الخ)

۳۸۰۔ احمد و نسائی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و سعید بن منصور حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل امین نے عرض کی انہا ثلث لم یلج ملک مادام فیہا واحد منها کلب او جنابة او صورة روح۔

تین چیزیں ہیں کہ جب تک ان میں سے ایک بھی گھر میں ہوگی کوئی فرشتہ رحمت و برکت کا اس گھر میں داخل نہ ہوگا کتابا جنب یا جاندار کی تصویر۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۳“ شفاء الوالد (مسند احمد ۱/۲-۱)

۳۸۱۔ نسائی و ابن ماجہ و شاشی و ابو یعلیٰ اور ابو نعیم حلیہ اور ضیاء صحیح مختارہ میں امیر المومنین

علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی صنعت طعاما فدعوت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجاء فرأی تصاویر فرجع (زاد الاربعة الاخیرون) فقلت یا رسول اللہ ما رجعت بابی و امی قال ان فی البیت سترافیه تصاویر و ان الملكة لا تدخل بیتا فیہ تصاویر۔

میں نے حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کی دعوت کی حضور تشریف فرما ہوئے پردے پر کچھ تصویریں بنی دیکھیں واپس تشریف لے گئے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر نثار کس سبب سے حضور واپس ہوئے فرمایا گھر میں ایک پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۵“

شفاء الوباء۔ (نسائی ۲/۲۹۹، التصاویر)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر کی تصویروں کو مٹا دیا کرتے تھے  
۳۸۲۔ صحیح بخاری و سنن ابی داؤد میں حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یکن یتروک فی بیتہ شیأ فیہ تصاویر الا نقضہ۔  
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اسے بے توڑے نہ چھوڑتے۔  
(بخاری ۲/۸۸۰، باب نقض الصور)

تصاویر مٹانے اور قبر کی بلندی ختم کرنے کا حکم یعنی جس قبر کی بلندی ایک بالشت سے زیادہ ہو کہ بلندی قبر میں حد شرع ایک بالشت ہے

۳۸۳۔ مسلم و ابوداؤد و ترمذی حبان بن حصین سے راوی قال لی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الا ابعتک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان لا تدع صورة الا طمستھا و لا قبراً مشرفاً الا سويتہ۔

مجھ سے امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مامور فرما کر بھیجا کہ جو تصویر دیکھو اسے مٹا دو اور جو قبر حد شرع سے زیادہ اونچی پاؤ اسے حد شرع کے برابر کر دو۔ و رواہ ابو یعلیٰ و ابن جریر فلم یسمی حبان انما قالاً عن علی انه دعا صاحب شرطته فقال له فذکرا بمعناہ۔ (مسلم ۱/۳۱۲، کتاب الجنائز)

۳۸۴۔ امام احمد بسند جید امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازے میں تھے حضور نے ارشاد فرمایا ایکم ینطلق الی المدینة فلا بدع

بھا و ثنا الا کسرہ و لاقبرا الا سواہ و لا صورة الا طمحا۔

تم میں کون ایسا ہے مدینے جا کر ہر بت کو توڑ دے اور ہر قبر برابر کر دے اور ہر تصویر مٹا دے۔ ایک صاحب نے عرض کی میں یا رسول اللہ فرمایا تو جاؤ وہ جا کر واپس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے سب بت توڑ دیئے اور سب قبریں برابر کر دیں اور سب تصویریں مٹا دیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من عاد الی صنعة شی من هذا فقد کفر بما انزل علی محمد اب جو یہ سب چیزیں بنائے گئے کفر و انکار کرے گا اس چیز کے ساتھ جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ (مسند احمد ۱/۱۳۰)

بت پرستی کی ابتدا معظمین کی تصویروں سے ہوئی

۳۸۵۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے

ودو سواع و یغوث و یعوق و نسر اسماء رجال صالحین من قوم نوح فلما هلكوا اوحى الشيطان الى قومهم ان انصبوا الی مجالسهم التي كانوا يجلسون انصابا و سموها باسمائهم ففعلوا فلم تعبد حتى اذا هلك اولئك و تنسخ العلم عبادت. هذا مختصرا۔

ود، سواع، یغوث، یعوق، اور نسر یہ سب نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں جب یہ لوگ ہلاک ہو گئے تو شیطان نے ان کی قوم کو بتایا کہ وہ لوگ جہاں بیٹھتے تھے وہاں ایک ایک بت نصب کر دیں اور ان لوگوں کے ناموں پر بتوں کے نام رکھ دیں تو قوم نے ایسا ہی کیا مگر بتوں کی پرستش نہیں ہوئی لیکن جب وہ لوگ ہلاک ہو گئے جنہوں نے بت نصب کیا تھا اور لوگوں کو ان بتوں کی حقیقت کا علم نہیں رہا تو اس کے بعد ان بتوں کی پوجا ہونے لگی۔ (مولف) (بخاری ۲/۳۲۲، باب ودا و لا سواع الخ)

روز فتح مکہ کعبہ اللہ کو تصویروں سے صاف کرنے کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے اندر تشریف فرما ہوئے

۳۸۶۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے انہ

قال دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم البیت فوجد فیہ صورة ابراهیم و صورة مریم علیہما الصلاة و السلام فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اما لہم فقد سمعوا ان الملائكة لا تدخل بیتا فیہ صورة الحدیث هذا لفظہ فی الحج۔ (بخاری ۲/۳۲۲، باب قول اللہ عزوجل و نحمدہ برہیم الخ)

۳۸۷۔ وفي الانبياء ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لما رأى الصورة في البيت لم يدخل حتى امر بها فمحيت الحديث۔ (بخاری ۳۷۳۱، باب قول الله واتخذ الله ابراهيم)

۳۸۸۔ و في المغازی فاخرج صورة ابراهيم و اسمعيل عليهما الصلاة و السلام الحديث هذه كلها روايات البخاری (بخاری ۶۱۳۲، باب ابن ركن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الراية يوم الفتح)

۳۸۹۔ و ذكر ابن هشام في سيرته قال و حدثني بعض اهل العلم ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم دخل البيت يوم الفتح فراه فيه صور الملكة وغيرهم فرأى ابراهيم عليه الصلاة و السلام مصورا فذكر الحديث الى ان قال ثم امر بتلك الصور كلها فطمست۔

ان احادیث کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز فتح مکہ کعبہ معظمہ کے اندر تشریف فرما ہوئے اس میں حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل و حضرت مریم و ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہم کی تصویریں نظر پڑیں کچھ پیکر دار کچھ نقش دیوار، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویسے ہی پلٹ آئے اور فرمایا خبردار ہو بیشک ان بنائے والوں کے کان تک بھی یہ بات پہنچی ہوئی تھی کہ جس گھر میں کوئی تصویر ہو اس میں ملائکہ رحمت نہیں جاتے پھر حکم فرمایا کہ جتنی تصویریں منقوش تھیں سب مٹا دی گئیں اور جتنی مجسم تھیں سب باہر نکال دی گئیں انہیں میں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ و حضرت سیدنا اسماعیل ذبح اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہما السلام و علیہما بارک و سلم کی تصویریں بھی باہر لائی گئیں جب تک کعبہ معظمہ سب تصاویر سے پاک نہ ہو گیا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے قدم اکرم سے اسے شرف نہ بخشا۔ ”فتاویٰ رضویہ“ ج ۹، ص ۱۳۵ ”شفاء الوالہ“

۳۹۰۔ سند امام احمد میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے قال کان فی الکعبة صور فامر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عمر بن الخطاب ان يمحوها قبل عمر رضي الله تعالى عنه فربا و محاهابه فدخلها صلى الله تعالى عليه وسلم و ما فيهما شيء۔ (سند احمد ۳۹۲)

۳۹۱۔ و في حديثه عند الامام الواقدي و كان عمر قد ترك صورة ابراهيم

فلما دخل صلى الله تعالى عليه وسلم رآها فقال يا عمر الم أمرك ان لاتدع فيها صورة ثم رأى صورة مريم فقال امسحوا ما فيها من الصور قاتل الله قوما يصورون ما لا يخلقون.

۳۹۲۔ عمر بن شیبہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل الکعبة فامرني فاتيته بماء في دلو فجعل يبل الثوب و يضرب به على الصور و يقول قاتل الله قوما يصورون ما لا يخلقون۔

۳۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان المسلمین تجردوا فی الازر و اخذوا الدلاء و انجروا علی زمزم یغسلون الکعبة ظهرها و بطنها فلم يدعوا اثرا من المشرکین الا محوه و غسلوه۔

حاصل ان احادیث کا یہ ہے کہ کعبہ میں جو تصویریں تھیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ انہیں مٹا دو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام چادریں اتار اتار کر امثال حکم اقدس میں سرگرم ہوئے زمزم شریف سے ڈول کے ڈول بھر کر آتے اور کعبہ کو اندر سے باہر سے دھویا جاتا کپڑے بھگو بھگو کر تصویریں مٹائی جاتیں یہاں تک کہ وہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹا دیئے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر پائی کہ اب کوئی نشان باقی نہ رہا اس وقت اندر رونق افروز ہوئے اتفاق سے بعض تصاویر مثل تصویر ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کا نشان رہ گیا تھا پھر نظر فرمائی تو حضرت مریم کی تصویر بھی صاف نہ دھلی تھی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک ڈول پانی منگا کر بنفس نفیس کپڑا تر کر کے ان کے مٹانے میں شرکت فرمائی اور ارشاد فرمایا اللہ کی ماریں ان تصویر بنانے والوں پر۔

کفار نے اپنے مقربین کی تصویریں بنائیں پھر وہیں سے بت پرستی کا آغاز ہوا  
۳۹۴۔ صحیحین میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے لما اشتكى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر بعض نسائه کنیسة یقال لها ماریة و كانت ام سلمة و ام حبیبة اتتا ارض الحبشة فذکرتا من حسنھا و تصاویر فیھا فرفع راسه فقال اولئك اذا مات فیہم الرجل الصالح بنوا علی قبره مسجدا ثم صوروا فیہ تلك الصور اولئك شرار خلق اللہ۔



حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض میں بعض ازواج مطہرات نے ایک گر جا کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا اور حضرت ام المومنین ام سلمہ و ام المومنین ام حبیبہ ملک حبشہ میں ہو آئی تھیں ان دونوں بیبیوں نے ماریہ کی خوبصورتی اور اس کی تصویروں کا ذکر کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر اٹھا کر فرمایا یہ لوگ جب ان میں کوئی نیک بندہ نبی یا ولی انتقال کرتا ہے اس کی قبر پر مسجد بنا کر اس میں تبرکات اس کی تصویر لگاتے ہیں یہ لوگ بدترین خلق ہیں۔ (بخاری ۱/۶۱، باب هل ينش فصور مشركي نوحلية الخ) (بخاری ۱/۶۲، باب الصلوة في البيعة)

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تصویر دار گر جا میں داخل ہونے سے انکار کیا ۳۹۵۔ امام بخاری کتاب الصلاة جامع صحیح میں تعلیقاً بلا قصہ اور عبد الرزاق و ابو بکر بن ابی شیبہ اپنے اپنے مصنف اور بیہقی سنن میں اسلم مولیٰ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولاً مع القصہ راوی جب امیر المومنین ملک شام کو تشریف لے گئے ایک زمیندار نے آکر عرض کی میں نے حضور کے لئے کھانا تیار کر لیا ہے میں چاہتا ہوں حضور قدم رنجہ فرمائیں کہ ہم چشموں میں میری عزت ہو امیر المومنین نے فرمایا انا لاندخل الكنائس التي فيها هذه الصور۔ ہم ان کنیسوں میں نہیں جاتے جن میں یہ تصویریں ہوتی ہیں ”فتویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۶“ شفاء الوالد۔ (بخاری ۱/۶۲، باب الصلوة في البيعة)

ذی روح کی تصویر بنانا حرام ہے اور غیر ذی روح کی جائز ہے ۳۹۶۔ ایک مصور نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت والا میں حاضر ہو کر عرض کی میں تصویریں بنایا کرتا ہوں اس کا فتویٰ دیجئے فرمایا پاس آؤ پاس آیا فرمایا پاس آؤ اور پاس آیا یہاں تک کہ حضرت نے اپنا دست مبارک اس کے سر پر رکھ کر فرمایا کیا میں تجھے نہ بتاؤں وہ حدیث جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی پھر حدیث مصوروں کے جہنمی ہونے کی ارشاد فرمائی اس نے نہایت ٹھنڈی سانس لی، حضرت نے فرمایا ويحك ان ابیت الا ان تصنع فعليك بهذه الشجرة و كل شي ليس فيه روح۔ افسوس تجھ پر اگر بے بنائے نہ بن آئے تو پیڑ اور غیر ذی روح چیزوں کی تصویریں بنایا کر۔ ”فتویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۷“ شفاء الوالد۔ (شرح معانی الآثار ۲/۳۶۵، باب التصاویر فی الثوب)

روزہ مبارک کے نقشہ سے متعلق ایک روایت  
نقشہ روزہ مبارک کے جواز میں اصلاً مجال سخن و جائے دم زدن نہیں جس طرح ان

تصویروں کی حرمت یقینی ہے یوں ہی اس کا جواز اجتماعی ہے ہر شرع مطہر میں ذی روح کی تصویر حرام فرمائی۔ ائمہ مذاہب اربعہ وغیرہم نے اس کے جواز کی تصریحیں فرمائیں تمام کتب مذاہب اس سے مملو و مشحون ہیں ہر چند مسئلہ واضح اور حق لائح ہے مگر تسکین اوہام و تثبیت عوام کے لئے ائمہ کرام و علماء اعلام کی بعض سندیں اسباب میں پیش کروں کہ کن کن اکابر دین و اعظم معتمدین نے مزار مقدس اور اس کے مثل نعل اقدس کے نقشے بنائے اور ان کی تعظیم اور ان سے تبرک کرتے آئے اور اسباب میں کیا کیا کلمات روح افزائے مومنین و جانگزائے منافقین ارشاد فرمائے (۱) امام عظیم بن نسطاس تابعی مدنی (۲) امام محدث جلیل القدر ابو نعیم صاحب حلیۃ الاولیاء (۳) امام محدث علامہ ابو الفرج عبدالرحمن ابن الجوزی حنبلی (۴) امام ابوالیمن ابن عساکر (۵) امام تاج الدین خاکانی صاحب فجر منیر (۶) علامہ سید نور الدین علی بن احمد سمہودی مدنی شافعی صاحب کتاب الوفاء ووفاء الوفاء (۷) سیدی عارف باللہ محمد بن سلیمان جزولی صاحب الدلائل (۸) امام محدث فقیہ احمد بن حجر مکی شافعی صاحب جوہر منظم (۹) علامہ حسین بن محمد بن حسن دیار بکری صاحب النہیس فی احوال النفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۰) علامہ سیدی محمد بن عبدالباقی زرقانی مالکی شارح مواہب لدنیہ و مخ محمدیہ (۱۱) شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی صاحب جذب القلوب (۱۲) محمد بن العاشق بن عمر الحافظ الرومی الحنفی صاحب خلاصۃ الاخبار ترجمۃ خلاصۃ الوفاء وغیرہم ائمہ و علماء نے مزار اقدس و اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قبور مقدسہ حضرات صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نقشے بنائے۔

۳۹۷۔ مواہب اور اس کی شرح میں ہے۔ (قد روی ابو داؤد و الحاکم من طریق

القاسم بن محمد بن ابی بکر) الصدیق (قال دخلت علی عائشة فقلت یا ام اکشفی لی من قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) و صاحبیہ الحدیث (زاد الحاکم فرأیت رسول اللہ) ای قبرہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقدما و ابا بکر راسہ بین کفّی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عمر راسہ عند رجلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) قال ابو الیمن بن عساکر و ہذہ صفۃ۔

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۹۸۔ (و روی ابوبکر الآجرى) الحافظ الامام توفى فى محرم سنة ست و ثلمائة  
(فى كتاب صفة قبر النبى صلى الله تعالى عليه وسلم عن عثيم بن نسطاس المدنى)  
تابعى مقبول كما فى التقريب (قال رأيت قبر النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فى  
امارة عمر بن العزيز فرأيت مرتفعا نحو من اربع اصابع و رأيت قبر ابى بكر و راء  
قبره و رأيت قبر ابى بكر اسفل منه) و رواه ابونعيم بزيادة و صورة لنا. "فتوى رضوى،  
ج ۹، ص ۱۳۰ شفاء الواله"

المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم

ابوبكر رضى الله تعالى عنه

عمر رضى الله تعالى عنه

(وقد اختلف اهل السير وغيرهم فى صفة القبور المقدسة على سبع روايات  
اوردها) ابواليمين (ابن عساكر فى) كتابه (تحفة الزائر) و الصحيح منها روايتان.  
احدهما ماتقدم عن القاسم و الاخرى و بها جزم رزين وغيره و عليها الاكثر كما قال  
المصنف فى الفصل الثانى و قال النووى انها المشهورة و السمهودى انها اشهر  
الروايات ان قبره صلى الله تعالى عليه وسلم الى القبلة مقدما بجدار ثم قبر ابى بكر  
حذاء منكبى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم و قبر عمر حذاء منكبى ابى بكر رضى  
الله تعالى عنهما وهذا صفتها.

المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم

الصديق رضى الله تعالى عنه

الفاروق رضى الله تعالى عنه

و مرت واحدة من الضعيفة و لاحاجة لذكر باقىها أه ما فى المواهب و شرحها  
ملتقطا قلت وقد ذكر السبع جميعا الامام البدر محمود العينى فى عمدة القارى

فراجعها ان هويت مطالع المسرات میں ہے ودع المؤلف صفة الروضه هكذا. قبر  
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم.

قبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

قبر عمر رضي الله تعالى عنه

قبر ابوبكر رضي الله تعالى عنه

ابوبكر موخر قليلا عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم خلفه و عمر خلف  
رجلي ابي بكر و روى ابوداؤد و الحاكم و صحيح اسناده عن القاسم بن محمد  
الحديث قال السهمودي و هذا ارجح ماروى عن القاسم ثم صورها عن ابن عساكر  
هكذا. قبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم.

قبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

قبر عمر رضي الله تعالى عنه

قبر ابي بكر رضي الله تعالى عنه

و صدر ابوالفرج ابن الجوزي بوضعها هكذا و نسب ابن حجر هذه الصفة الى  
الاكثر آه مختصرا قلت و مع ههنا في الكتاب تخليط و اضطراب عليه علي ها  
(بياض ہے) وزاده سيد المرتضى في النقل عنه في شرح الاحياء شيئاً لم اجده في  
نسختي شرح الدلائل ولا هو صحيح في نفسه و ذلك انه لم يذكر في المطالع عن  
ابن الجوزي صورة جديدة فكان قوله هكذا اشارة الى ما مر وهو الذي نسبة ابن حجر  
الى الجمهور و الاكثر كما (بياض ہے) فيما يذكر اما المرتضى فنقل تصويره عن  
المطالع عن ابن الجوزي بعد قوله هكذا هكذا

صلى الله تعالى عليه و سلم

ابوبكر رضي الله تعالى عنه

عمر رضي الله تعالى عنه

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد نہم

عورتوں کو لکھنا سکھانا شرعاً ممنوع اور سنت نصاریٰ ہے اور ان کے ہاتھ میں تلواریں دینا ہے۔ اسی کتابت نسواں کی ممانعت پر تین احادیث کریمہ۔

۳۹۹۔ ابن حبان بطریق یحییٰ بن زکریا بن یزید و قاق اور بیہقی شعب الایمان میں بطریق مطین حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی قال حدثنا محمد بن ابراہیم ابو عبد اللہ الشامی حدثنا شعیب بن اسحاق الدمشقی عن هشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تسکنوہن الغرف و لا تعلموہن الکتابۃ و علموہن الغزل و سورۃ النور۔ (کنز العمال ۲۱/۲۰۷)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو بالا خانوں پر نہ رکھو اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ اور کاتنا اور سورہ نور کی تعلیم کرو یہی حدیث حاکم صحیح مستدرک اور نظر طریق سے بیہقی نے شعب میں بطریق محمد بن محمد بن سلیمان روایت کی قال حدثنا عبد الوہاب بالضحاک ثنا شعیب بن اسحاق الحدیث سنداً متناً حاکم نے کہا صحیح الاسناد اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ اس پر حافظ ابن حجر نے اطراف میں کہا بل عبد الوہاب متروک اہ اقول الان القول فیہ ابن ہدی فقال بعض حدیثہ لا یتابع علیہ وهذا صادق علی کثیر من رجال الصحیحین بیہقی نے اسے بطریق اول روایت کر کے کہا ہذا الہذا الاسناد منکر یہ حدیث اس سند سے منکر و غیر معروف ہے امام خاتم الحفاظ سیوطی نے لآلی میں فرمایا افادانہ بغير هذا الاسناد ليس بمنكر۔ یعنی بیہقی نے افادہ کیا کہ حدیث اور سند سے منکر نہیں معروف و محفوظ ہے۔ اقول و استسمع انہ نفس السند غیر منکر۔

۴۰۰۔ امام ترمذی محمد بن علی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تسکنوا نساء کم الغرف و لا تعلمون

اپنی عورتوں کو بالائے خانوں پر نہ بساؤ اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ۔ یہ حدیث امام ابن حجر مکی نے فتاویٰ حدیثیہ میں استناداً ذکر کی۔ (کنز العمال، ۲۱/۰-۲)

۴۰۱۔ ابن عدی کامل میں اور ابن حبان بسند معتمد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قالاً حدثنا جعفر بن سہل ثنا جعفر بن نصر ثنا حفص بن غیاث عن لیث عن مجاہد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تعلموا نساء کم الکتابہ و لا تسکونہن العلالی۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور دو منزلوں پر نہ بساؤ یہ حدیث تخریج ابن عدی امام حافظ سیوطی نے الاجر الجزل فی الغزل میں ذکر کی وقال ابن الجوزی لا یصح جعفر بن نصر حدث عن الثقات بالبواطیل اہ و قال الحافظ ابن حجر فی الاطراف بعد ذکر الحدیث الاول و قد روى عن طریق حفص القاری عن لیث عن مجاہد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اہ اقول الظاہر ان هذه متابعة لحفص بن غیاث فان حفصا القاری امام القراءة حفص بن سلیمان ابی داؤد و هذا مصرح به عند مخرجیه حفص بن غیاث، و هو امام فی الحدیث ثقة فقیہ من رجال الستة و لیث صدوق من رجال مسلم و الاربعة و البخاری فی التعليقات غیر انه اختلط بآخره لکن لم یسقط به حدیثه فقد قال الجمهور هو لمن یکتب حدیثه ذکره النووی فی شرح صحیح مسلم و قال مسلم فی مقدمة صحیحہ اسم السترو الصدق و تعاطی العلم یشملہ و قد حسن له الترمذی حدیثه فی الحمام و نقل عن البخاری انه صدوق و ربما بهم فی الشی فاذا روى عنه حفص القاری خرج جعفر بن نصر و الصواب عندنا فی الامام الجلیل حفص القاری تمشیبه فقد قال و کعب انه ثقة و قال الذہبی هو فی نفسه صادق و اختلف فیہ علی احمد فروی حنبل بن اسحاق عنه مابہ باس و روى عنه اخرى متروک الحدیث هکذا روى ابن حاتم عن عبداللہ بن احمد عن ابیه و روى ابو علی بن الصواف عن عبداللہ عن ابیه صالح و لیس فیہ لامام معتمد جرح مفسر قادح یسقط حدیثه و ابن فراش لیس هناك قال ابو زرعة کان رافضیا خرج مثالب الشیخین اقول عبدان حمل ابن فراش الی بندار کان عندنا



عبدان وضع جزأین صنفهما فی شاب الشیخین فاجازہ بالفی درهم فقال قال الذہبی  
 هذا و اللہ الشیخ المفتر الذی ضل سماعہ فما انتفع بعلمہ فلا عتب علی حمیر  
 الرافضة قال ابوبکر بن حمدان المروزی سمعت ابن فراش یقول شربت بولی فی  
 هذا الشان خمس مرات اه و کان جریا علی تکذیب الثقات و هذا احمد بن الفراش  
 الامام الحافظ الثقة الفقیہ الحجۃ الذی اطبقوا علی توثیقہ و لم یات فیہ عن احد من  
 الائمة تلین ولا بعض تلین ذکرہ ابن فراش فقال یکذب محمد قال الذہبی علی  
 ما فی تہذیب التہذیب آذی ابن فراش نفسہ و قال فی السیزان بطل قول ابن فراش  
 ولا غرو فقد اتهم مالک بن اوس الصحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالكذب بروایتہ  
 حدیث ما تر کناہ صدقة لا جرم ان ذکرہ الذہبی فی طبقات الحفاظ ثم اخذ یونجہ الی  
 ان خاطبہ بقولہ انت زندق معاند للحق فلا رضی اللہ عنک ثم قال مات ابن فراش الی  
 غیر رحمۃ اللہ تعالیٰ ۲۸۳. اما الحدیث الاول ففیہ شعیب و من فوقہ ائمة اجلاء  
 لا یسأل عنہم و انما النظر فی محمد بن ابراہیم اقول ادخلہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء  
 و قد وصفہ المزنی و الذہبی و العسقلانی بالزاهد و ہم یصفون بہ الاولیاء کما عرف  
 من محاوراتہم حتی اقتصر علیہ الذہبی فی وصف سید الاقطاب الغوث الاعظم  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ فهذا توثیق لہ و ای توثیق و ماللولی و للکذب حاشاہم و لیس  
 فیہ بعد ذلك جرح مفسر حتی قول الدارقطنی کذاب و تحامل القوم علی الصوفیۃ  
 الکرام و الحنفیۃ العظام معروف و قال الامام النووی فی التقریب لا یقبل الجرح  
 الامین السبب قال الامام السیوطی فی التہذیب لان الناس یختلفون فی اسباب  
 الجرح نطلق احدہم الجرح بناء علی ما اعتقدہ جرحالہ و لیس یجرح فی نفس الامر  
 قول ابن الضحاح و هذا ظاہرا مع الفقه و اصولہ انہ مذهب الائمة من حفاظ  
 الحدیث کالشیخین و غیرہما ثم ذکر امثلتہ الی ان قال قال الصیرفی و کذا اذا قالوا  
 فلان کذاب لا ین بیانہ لان الکذب یحتمل الغلط کقولہ کذب ابو محمد اه و کتبت  
 علیہ و كذلك قول ابن مسعود و حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی دور ان  
 السماء کذب کعب و قد شبہ ہشام بن عروہ و مالک و اجلۃ علی محمد بن اسحاق  
 انہ کذاب و حافوا علیہ ثم لم یدکروا الا ما لا یثبت بہ کذب و لا الم اہ بہ اصلا و یرد

لابن اسحاق الوثاقه لاجرم ان لم يعرج عليه الحافظ في التقريب و انضر في محمد بن ابراهيم على قوله منكر الحديث و كذلك لم يزد البيهقي في حديثه على استنكاره بهذا السند اقول و الرجل اعنى بن ابراهيم من المشائخين كما في الميزان وغيره . الجمع السائح من شتات العلوم ما ليس عند الآخرين و من عاداتهم استنكار ما لا يعرفون فاذا كرون عندهم ان مدار حديث على فلان ثم سمعوا من يرويه عن غيره انكروه فاذا تكرر ذلك منه قالوا مثل الحديث و ربما تعدوا الى فيه بالكذب و ماهو القضاء بالنفي على الاثبات و الصواب عليه و الله تعالى لم يجتمع كل العلم في احد بعد نبيه صلى الله تعالى عليه وسلم و هذا اجعل الحفظ البخارى هو وغيره من الحفاظ كان عندهم ان حديث المؤمن يأكل في معاء واحد لم يروه عن ابى اسامة غير ابى كريب و رواه الترمذى عن اربعة فقال حدثنا به ابى كريب و ابو هشام و ابو السائب و حسين بن الاسود عن ابى اسامة قال ثم سألت محمود ابن غيلان عنه فقال هذا حديث ابى كريب فسألت البخارى فقال لم تعرفه الا من حديث ابى كريب فقلت حديث ابى كريب و من قبل هذا اتى الامام الثقة الواقدى فانه روى حديث ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالى عنهما افعميا و ان انتما عن معمر عن الزهرى و ما كان الحديث عندهم الا عن يونس عن الزهرى فقامت عليه القيامة من كل جانب حتى قال ذلك الجبل الشامخ امام السنة احمد بن حنبل رضى الله تعالى عنه لم يزل يدافع الله الواقدى حتى روى عن معمر عن الزهرى عن بنهان عن ام سلمة رضى الله تعالى عنها حديث افعميا و ان انتما فجاء بشى لاحيلة فيه الحديث حديث يونس لم يروه غيره اه فجعله هو المفسد امر الواقدى و جعله داء لادواء له و لما اراد على بن المدينى ان يسمع من الواقدى كتب اليه احمد كيف تستحل ان تكتب عن رجل روى عن معمر حديث بنهان و هذا حديث يونس تفرد به اه مع ان الحديث رواه عن ابن شهاب ثلثة يونس كما عرفوا و معمر كما روى الواقدى و ثالثهم عقيل قال احمد بن منصور الرمادى (وهو ثقة حافظ حجة) لما قدمت مصر حدثنا ابن ابى مریم (ثقة ثبت فقيه) انا نافع بن يزيد (ثقة عابد) عن عقيل عن ابن شهاب فذكر حديث بنهان قال فلما فرغ منه ضحككت فقال لم تضحك فاخبرته بقصة على و احمد قال و

قال ابن ابی مریم ان شیوخنا المصریین لهم عناية بحديث الزهري قال الرماوى و هذا الحديث فما ظلم فيه الواقدى. بلے ذکر محمد بن ابراهيم بن حبان الذى قال فيه الذهبى فى ترجمة عثمان الطرائفى اما ابن حبان فانه يقع كعاداته و الكلام فى الرجال لايجوز الاتمام المعرفة تام الورع وقال فى ترجمة عبدالعزيز بما ابى وقال ابن حبان روى عن نافع عن ابن عمر نسخة موضوعة هكذا قال ابن حبان بغير بينة و قال فى ترجمة محمد بن الفضل شيخ البخارى ابن حبان الحشاش المشهور وقال فى ترجمة حجاج بن ارطاة كذا قال ابن حبان هذا القول مجازفة فهذا قال فيه لايحل الرواية عنه الاعتبار كان يضع الحديث.

**اقول** ما اظهر الا كرامة من الله تعالى لمحمد بن ابراهيم حيث ناقض ابن حبان نفسه فى نفس واحد فجعله وضاعا و جعله ممكن يكتب حديثه و يعتبر به و سبحان الله من وضاع يعتبر بحديثه و قد افحش القول هكذا فى محمد بن علفة فقال كان يروى الموضوعات عن الثقات لايحل ذكره الاعلى جهة القدح فيه فادله و ان كان اهون مما قال فى محمد فاخره وهو الحكم اشد و قال و قال الحاكم يروى احاديث موضوعة ذاهب الحديث و قال الدارقطنى متروك و قال البخارى فى حديثه نظر وهو لا يقول هذا الا فيمن يتهمه غالبا كما قال الذى فى عبد الله بن داود التمار و قال الا زدى حديثه يدل على كذبه و كل ذلك لم يؤثر فيه فاقصر الحافظ فى التقريب على قوله صدوق يخطى او ذلك لان ابن معين و ثقه فكيف تؤثر فى رجل معلود من اولياء الله تعالى فالحديث حسن ان شاء الله تعالى هذا وجه و انعم به من وجه و الثانى ان الحديث جاء عن ثلاثة من الصحابة رضى الله تعالى عنهم بطرق متنوعة فينجبر ضعف بعضها ببعض اذ ليس فيها وضاع الا كذاب اعنى من تحقق فيه ذلك و قد بيناه فى كتابنا منير العين فى تقبيل الا بها مين من الفائدة ۱۲ الى الفائدة ۱۴ و قال الامام الجليل السيوطى فى المحققات على الموضوعات المتروك و المنكر اذا تعد مات طرقه ارتقى الى درجة الضعيف الغريب بل ربما يرتقى الى الحسن اه و قال المحقق على الاطلاق فى فتح القدير الضعيف يصير حجة بذلك لان تعدوه قرينة على ثبوته فى نفس الامراه

**والثالث** درجة الامة المرحومة على العمل به من لدن السلف وهلم جرا  
 فى هذا من تقوية الحديث مافيه كما بيناه فى الافادة فى الهاد الكاف فى حكم  
 الضعاف و قال الامام خاتم الحفاظ فى المعقبات قد صرح غير واحد بان من دليل  
 صحة الحديث قول اهل العلم به و ان لم يكن له سند يعتمد على مثله اه و ستأتيك  
 اقوال العلماء وجهه الكهنوى ان يستخرج نساء كاتبات فلم يتلو فى هذه الالف و  
 ثلثمائة سنين تسع نسوة منهن السيدة اسماء بنت الفقيه كمال الدين موسى بمدينة  
 زبيد توفيت ٩٠٤هـ قال فى النور السافر فى اخبار القرآن العاشر كان لقولها وقع فى  
 القلوب و ربما كتبت الشفاعات الى السلطان و القاضى الامير فتقبل شفاعتها اه و  
 ليس فيه مايعنى بمقصوده فمثل الكتابة لايلزم ان تكون بيد نفسها و قد ورد فى  
 الاحاديث كتب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الى الملوك وغيرهم و قد شاع  
 وذاع ان السلطان كتب لفلان كذا مع انه لايعرف ان يضع سوادا فى بياض و منهم  
 من لم يعرف الا وضع اسمه فى الامضاء و لم يذكر نص نزهة الجلساء فى ترجمة.  
 المستكنى بالله و مريم بنت ابي يعقوب انما قال ذكر الكتابة فى ترجمتها فلعله ذكر  
 كما ذكر فى اسماء الزبيدية فلم تسلم له الاست و لو شاء ان يخص الكتاتين من  
 الرجال فى قرن بل يوم واحد ما استطاع فهذا دليل اى دليل على تحرز الامة عن  
 تعليمهن الكتابة مع مافيهما من جليل الانتفاع -

**والرابع** ان الحديث الضعيف يعمل به فى مقام الاحتياط و يشهد له الحديث  
 الصحيح كيف و قد قيل وغير ذلك مما بسطناه فى رسالتنا الهاد الكاف فى حكم  
 الضعاف و قال الامام الجليل الجلال السيوطى فى التدريب يعمل بالضعيف ايضا فى  
 الاحكام اذا كان فيه احتياط اه فى اذكار الامام النووى و فتح المغيث و نسيم  
 الرياض الاحكام لايعمل فيها الا بالحديث الصحيح و الحسن الا ان يكون فى  
 احتياط فى شى من ذلك اه باختصار و قال العلامة ابراهيم الحلبي فى الغنية الوصل  
 بين الاذان والاقامة يكره فى كل صلاة لما روى الترمذى عن جابر رضى الله تعالى  
 عنه وهو و ان كا ضعيفا لكن يجوز العمل به فى مثل هذا الحكم اه مختصرا و قد  
 اخرج ابو الفرج فى الموضوعات حديث من ولد له ثلثة اولاد فلم يسم احدهم محمد

فقد جهل بطريق الليث عن مجاهد عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و اعلمه بان يشاركه احمد وغيره فتعقبه خاتم الحفاظ في اللالی بان الحارث رواه عن النظر بن شنقى مرسلا و النظر قال ابن القطان مجهول قال و هذا المرسل يعضد حديث ابن عباس و يدخله فی قسم المقبول اه و له نظائر جملة اوردنا جملة منها فی الهاء الکاف۔

جس عورت سے احتمال فتنہ نہ ہو اس کے لئے کتابت مباح ہے

۴۰۲۔ اما حدیث الشفاء بنت عبد الله رضى الله تعالى عنها قالت دخل على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و انا عند حفصة فقال لي الاتعلمين هذه رقية النملة كما علمتها الكتابة رواه ابو داؤد شفا بنت عبد الله نے کہا کہ میں حضرت حفصہ کے پاس تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ کیوں چیونٹی کا منتر نہیں سیکھتی جیسا کہ تم نے کتابت سیکھی ہے۔ (مولف) فقال (حدثنا ابراهيم بن مهدى المصيصى) و ثقة ابو حاتم و قال العقيلي حدث بمناكير و اسند عن يحيى بن معين قال ابراهيم بن مهدى جاء بمناكير قال فى التقريب مقبول و هى درجة قاصرة عن من يقال فيه صدوق سى الحفاظ اويهم او يخطى او تغير بآخره (فاعلى بن مسهر) ثقة له غرائب بعد ما اضر (عن عبدالعزيز بن عمر بن عبدالعزيز) صدوق يخطى ضعفه ابو مسهر وحده (عن صالح بن كيسان) ثقة ثبت فقيه (عن ابى بكر بن سليمان بن ابى حشمة ثقة (عن الشفاء) رضى الله تعالى عنهما۔

**فالحديث لا ينزل عن الصالح** وهو قضية سكوت فهذا قديقال انه يفهم من ظاهره الجواز لكنا رأينا العلماء لا يمشون عليه فمنهم من يقول انما هو تعريض من النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بحفصة قرره الذكى المغربى و استحسنة الحفاظ ابو موسى جدا وقال التاويل ما ذهب اليه الامام التوريشى الحنفى فى شرح المصابيح و نقله عنه العلامة الطيبي الشافعى فى شرح المشكوة مقرا عليه و عنه الفتى فى مجمع البحار و نقل مثله الامام السيوطى فى مرقاة الصعود عن النهاية مقتصرا عليه قال الطيبي و يحتل الحديث وجهين آخرين احدهما التحضيض على تعليم الرقية و انكار الكتابة اى هلا علمتها ما ينفعها من الاجتناب عن عصيان الزوج كما علمتها

ما يضربا من الكتابة و ثانيهما ان يتوجه الانكار الى الجملتين جميعا و المراد بالمتعارف بينهم لانها منافية لحال المتوكلين اه و تارة يقولون لعل هذا قبل النهي ذكره الشيخ المحقق في الاشعة و اخرى انها خصت به حفصة رضي الله تعالى عنها لان تساده صلى الله تعالى عليه وسلم خصصن باشياء قال تعالى ينساء النبي لستن كاحد من النساء و خير لا يعلمن الكتابة يحمل على عامة النساء خوف الافتتان عليهن نقله القاري في المراقبة عن بعضهم و كذا الشيخ المحقق و اقر عليه وقال القاري يحتمل ان يكون جائز للسلف دون الخلف لفساد النسوان في هذا الزمان اه فدلّت كلماتهم هذه على انهم يكرهون الكتابة لهن والاعتراض بان كل ذلك خلاف الظاهر فان تحققت الامر فانه ادخل في المقصود فما كانوا ليغفلوا عن ذلك فهل تراهم عدلوا اليه الا لداع ما اليه عظيم و رأيتني كتبت على هامش الاشعة عند ذكر انها خصوصية لحفصة مانصه هذا الجواب فاه ابدته من قبل ان اراه۔

**اقول** مع ذلك لقائل ان يقول ان نفس التشبيه ليس بنص صريح في الجواز بخلاف لا تعلموهن فانه نص في المنع على انها واقعة عين لا عموم لها بخلاف النهي على ان حديث الشفاء ان تقدم فمنسوخ او تاخر فلا نسلم الا تخصيص حفصة كما رخص النبي صلى الله تعالى عليه وسلم للزبير و عبدالرحمن بن عوف رضي الله تعالى عنهما في لبس الحرير و لنا دبة سعد رضي الله تعالى عنهما في النياحة بعد مانهي عن ذلك فلم يكن الاتخصيص بعض بالترخيص لانسخ الحكم علم الاطلاق على ان المقام مقام الاحتياط فيقدم الحاضر على انه لو فرض عدم ورود نهى اصلا لكان حال الزمان حاكما بالمنع و كم من حكم يختلف باختلاف الزمان الاترى ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذن للنساء ان يخرجن الى المساجد وقد كن يخرجن على عهد الرسالة بل امر في العيدين باخراج العواتق وذوات الخدور كما في الصحيحين بل قال لا تمنعوا اماء الله مساجد الله اخرجهم احمد و مسلم عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما و ذلك اذا افسد الزمان نص الائمة بالمنع و قالت ام المؤمنين رضي الله تعالى عنها لو رأى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من النساء ما رأينا لمنعهن المساجد كما منعت نساء بني اسرائيل۔ "فتاوى رضوية جلد نهم، ص ۱۵۳ تا ۱۵۵"



لڑکی کو کتابت سکھانا اس کے ہاتھ میں تلوار دینے کے مترادف ہے

۴۰۳۔ اخرج الترمذی الحکیم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال مر لقمن علی جاریة فی الكتاب فقال لمن یصقل هذا السیف۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ لقمان نے ایک لڑکی کو دیکھا کہ کتب میں سکھائی جا رہی ہے، فرمایا یہ تلوار کس کے لئے صیقل کی جاتی ہے۔ ”فتویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۸“ (آثار العمل، ۲۱، ۲۰۵)

فضول و باطل باتوں میں غورو خویش کرنا منع ہے حدیث میں ہے

۴۰۴۔ روى الطبرانی بسند صحيح عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اعظم الناس خطايا يوم القيمة اكثرهم خوضا فی الباطل۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن سب سے بڑا گنہگار وہ ہوگا جو باطل میں زیادہ غورو خویش کرتا ہے (مولف) رواہ ابن ابی الدیاء فی الصمت باسناد رجالہ ثقات عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرسلًا قال فی الاحیاء و الیہ الإشارة بقوله تعالیٰ و کنا نخوض مع الخائضین۔ (احیاء العلوم، ج ۹، ص ۱۱۲، الخوض فی الباطل) تہمت و چوری سے متعلق دو حدیثیں

۴۰۵۔ روى البيهقي فی الشعب عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یزال المسروق منه فی تہمة حتی یکون اعظم جرما من السارق۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسروق منہ ہمیشہ تہمت میں رہتا ہے یہاں تک کہ سارق سے گناہ میں بڑھ جاتا ہے۔ (مولف)

۴۰۶۔ روى الامام احمد و الشيخان و النسائی و ابن ماجه عن ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال رأى عيسى بن مریم علیہما الصلاة و السلام رجلا یسرق فقال اسرقت قال کلا واللہ الذی لا الہ الا هو فقال عيسى آمنت باللہ و کذبت عینی۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلاة والسلام نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو فرمایا کیا تم نے چوری کی، اس نے کہا ہرگز نہیں قسم خدا کی کہ اس کے

علاوہ کوئی معبود نہیں تو عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ پر ایمان لایا میں نے اپنی آنکھوں کو جھٹلایا۔ (مؤلف) (بخاری ۱/ ۴۹۰، باب قول اللہ عزوجل و اذکر فی الكتاب مریم النع) (ابن ماجہ ۱/ ۱۵۳، باب من حلف له باللہ فلیرض)

زانیہ اور چور کو صدقہ دینے کے بارے میں ایک حدیث

۳۰۷۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی حدیث اللھم لك الحمد علی زانیۃ اللھم لك الحمد علی سارق۔

یعنی اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے اس پر کہ تو نے مجھ سے (میرے ارادہ کے بغیر) زانیہ کو صدقہ دلایا۔ اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے اس پر کہ تو نے مجھ سے (میرے ارادہ کے بغیر) چور کو صدقہ دلایا (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۶۳" (بخاری ۱/ ۱۹۱، باب اذا تصدق علی غنی وهو لا یعلم)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پانچ اسماء طیبہ

۳۰۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لی حمۃ اسماء، رواہ البخاری عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔  
میرے پانچ نام ہیں یعنی احمد، محمد، حاشر، عاقب اور ماجی، (مؤلف) (بخاری ۱/ ۵۰۱، باب ما جاء فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

گٹھلیاں مارنا جائز و ممنوع ہے

۳۰۹۔ مسند امام احمد و صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و سنن ابن ماجہ میں حضرت عبد اللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی قال نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الخذف و قال انه لا یقتل الصيد و لا ینکاء لعدو و انه یفقوا العین و یکسر السن۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلایا گٹھلی یا کنکری پھینک کر مارنے سے منع کیا اور فرمایا اس سے نہ دشمن پر وار ہو سکے نہ جانور کا شکار اس کا نتیجہ یہی ہے کہ آنکھ پھوڑ دے یا دانت توڑ دے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۶۵" (ابوداؤد ۲/ ۱۴۱، باب فی الخذف) (بخاری ۲/ ۸۲۳، باب الخذف و البدفة)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوش الحانی کے بیان میں دو حدیثیں۔

۳۱۰۔ حدیث ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم قال له لقد اوتیت مزاراً من مزامیر داؤد۔ رواہ البخاری و مسلم۔  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم  
 داؤد علیہ السلام کے مزامیر سے ایک مزار عطا کئے گئے ہو۔ یعنی تم کو اچھی آواز عطا کی گئی ہے۔  
 (مولف) (مسلم ۱/۲۶۸، باب استحباب تحسین الصوت بالقرآن)

۳۱۱۔ و فی رواية المسلم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال له لو

رأيتی و انا اسمع لقراء تلك البارحة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ  
 کاش میں تمہاری صبح کی قرأت سنتا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۷۰“ (مسلم ۱/۲۶۸، باب  
 استحباب تحسین الصوت الخ)

بالوں میں مہندی لگانا مستحب ہے اور مہندی میں ایسی چیز ملانا جس سے رنگ سرخ ہو جائے

وہ بھی جائز و درست ہے

۳۱۲۔ سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے مر علی

انبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل قد خضب بالحناء فقال ما احسن هذا فمر  
 آخر قد خضب بالحناء و الکتّم فقال هذا احسن من هذا ثم مر آخر قد خضب بالصفّر  
 فقال هذا احسن من هذا کلہ۔

یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب مہندی کا خضاب کئے  
 گزرے فرمایا یہ کیا خوب ہے پھر دوسرے گزرے انہوں نے مہندی اور کتم ملا کر خضاب کیا تھا فرمایا  
 یہ اس سے بہتر ہے پھر تیسرے زرد خضاب کئے گزرے فرمایا یہ ان سب سے بہتر ہے۔ ”فتاویٰ  
 رضویہ، ج ۹، ص ۱۶۶“ (ابوداؤد ۲/۵۷۸، باب فی خضاب الصغرة)

شرعی مجرم کو پناہ دینا باعث لعنت ہے

۳۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ من آوی محدثاً۔

اللہ کی لعنت اس پر جو کسی شرعی مجرم کو پناہ دے۔ رواہ الامام احمد و مسلم فی

صحیحہ و النسائی عن علی کرم اللہ تعالیٰ و جہہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۶۹“ (مسند

احمد ۱/۲۳۵)

حسن صوت اور خوش الحانی سے قرآن عظیم پڑھنے کے بارے میں چند احادیث کریمہ  
۳۱۴۔ صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما اذن الله  
بشيء ما اذن لنبي حسن الصوت يتغنى بالقرآن يجهر به۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کسی چیز کو ایسی توجہ و رضا کے ساتھ نہیں سنتا جیسا کسی خوش آواز نبی کے  
پڑھنے کو جو خوش الحانی سے کلام الہی کی تلاوت باواز کرتا ہے۔ رواہ 'لائمة احمد و البخاری و  
مسلم و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة عن ابی هريرة رضى الله تعالى عنه۔ (نسائی ۱/۱۵،  
تربیع القرآن بالصوت)

۳۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لله اشد اذنا الى الرجل الحسن  
الصوت بالقرآن يجهر به من صاحب القينة الى قينة۔

یعنی جس شوق و رغبت سے گانے کا شوقین اپنی گائیکہ کا گانا سنتا ہے بیشک اللہ عزوجل اس  
سے زیادہ پسند و رضا و اکرام کے ساتھ اپنے بندے کا قرآن سنتا ہے جو اسے خوش آوازی سے جر کے  
ساتھ پڑھے۔ رواہ ابن ماجة و ابن حبان و الحاكم وقال صحيح على شرطهما و البيهقي  
كلهم من فضالة بن عبيد رضى الله تعالى عنه۔ (ابن ماجة ۱/۹۶، باب في حسن الصوت بالقرآن)

۳۱۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تعلموا كتاب الله و تعاهدوه و  
تغنوا به۔

قرآن مجید سیکھو اور اس کی نگہداشت رکھو اسے اچھے لہجے پسندیدہ الحان سے پڑھو۔ رواہ  
الامام احمد۔ عن عقبه بن عامر رضى الله تعالى عنه۔ (مسند احمد ۵/۱۴۰)

۳۱۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں زينوا القرآن باصواتكم فان  
الصوت الحسن يزيد القرآن حسنا۔

قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو کہ خوش آوازی قرآن کا حسن بڑھا دیتی ہے۔ رواہ  
الدارمی فی سننه و محمد بن نصر فی كتاب الصلاة بلفظ حسنوا و باللفظین رواہ  
الحاکم فی المستدرک کلهم عن البراء بن عازب رضى الله تعالى عنه۔ (ابوداؤد ۱/۲۰۷، باب  
كيف يستحب الترتيل في القراءة)

۳۱۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ليس منا من لم يتغن بالقرآن۔  
ہمارے طریقے پر نہیں جو قرآن خوش الحانی سے آواز بنا کر نہ پڑھے۔ رواہ البخاری عن

ابی ہریرہ و ابوداؤد عن ابی لبابة عبدالمندر وهو كاحمد و ابن حبان عن مسعود بن ابی وقاص و الحاکم عنه و عن عائشة و عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (ابوداؤد ۱/۲۰۷، باب کیف يستحب الترتیل فی القراءة)

۳۱۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان هذا القرآن نزل بحزن و کابة فاذا قراء تموره فابکوا فان لم تبکوا فابتاکوا و تغنوا به فمن لم يتغن به فليس منا۔  
 بیشک یہ قرآن غم و حزن کے ساتھ اترتا تو جب اسے پڑھو گریہ کرو اگر روٹنا نہ آئے تکلف روؤ اور قرآن کو خوش الحانی سے پڑھو جو اسے الخان خوش سے نہ پڑھے وہ ہمارے طریقے پر نہیں۔ رواہ ابن ماجہ و محمد بن نصر فی الصلاة و البيهقي فی شعب الايمان عن سعد بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۷۰" (ابن ماجہ ۱/۹۶، باب فی حسن الصوت بالقرآن)

تجوید قرآن کی رعایت کے بغیر ایسا لحن کرنا جس سے قواعد قرأت کی رعایت نہ ہو ممنوع ہے  
 ۳۲۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اقرؤا القرآن بلحون العرب و اصواتها و ایاکم و لحون اهل الکتابین و اهل الفسق فانه سيجي بعدی قوم يرجعون بالقرآن ترجیع الغناء و الرهبانية و النوح لایجاوز حناجرهم مفتونة قلوبهم و قلوب من یعجبهم شانهم۔

قرآن مجید عرب کے لحنوں میں پڑھو اور یہود و نصاریٰ اہل فسق کے لحنوں سے بچو کہ میرے بعد کچھ لوگ آنے والے ہیں جو قرآن آکر پڑھیں گے جیسے گانے کی تانیں اور راہبوں اور مرثیہ خوانوں اور چڑھاؤ، قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا، یعنی ان کے دلوں پر کچھ اثر نہ کرے گا فتنے میں ہوں گے ان کے دل اور جنہیں ان کی یہ حرکت پسند آئے گی ان کے دل۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و البيهقي فی الشعب عن حذيفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۷۱" (کنز العمال ۱/۵۳۶)

سادہ خوش الحانی کے ساتھ جائز اشعار پڑھنا جائز ہے

۳۲۱۔ فی الترمذی عن انس انه صلى الله تعالى عليه وسلم دخل مكة فی

عمرة القضية ابن رواحة يمشي بين يديه و يقول۔

اليوم نضربكم على تنزيله

خلوا بني الكفار عن سبيله

يذهل الخليل عن خليله

ضربا يزيل الهام عن مقيله

فقال عمر يا ابن رواحة بين يدي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و في حرم الله تقول الشعر فقال صلى الله تعالى عليه وسلم خل عنه يا عمر فلهي فيهم اسرع من نضح النبل۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزِ عمرۃ القضا جب داخل مکہ ہوئے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے آگے رجز کے اشعار سناتے جا رہے تھے، یعنی کافروں کا راستہ چھوڑ دو، آج تو ہم ان کی جائے نزول پر حملہ کریں گے، ایسا حملہ کہ ان کے دماغ کا مغز آنکھوں کے راستے سے باہر ہو جائے گا، اور ایک دوست دوسرے دوست کو بھول جائے گا، امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کیا کہ اے ابن رواحہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے اور اللہ جل جلالہ کے حرم میں یہ شعر خوانی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھنے دو کہ یہ ان پر تیروں سے زیادہ کارگر ہے۔ (مولف) (ترمذی ۱۱۲/۲، باب ماجاء فی انشاد الشعر)

۴۲۲۔ و فی روایۃ انه لما انکر عمر علیہ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا عمر انی اسمع فاسکت یا عمر۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن رواحہ کو منع کیا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمر ہم سن رہے ہیں تم بھی خاموش رہو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۷۲"

حضرت براء بن مالک کے بارے میں دو حدیثیں

۴۲۳۔ قال انس فی الصحیحین کان براء بن مالک اخوانس شهد المشاهد الا بدرا قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب اشعث اغبر لا یؤبه له لو اقسام علی اللہ لابرہ منهم البراء بن مالک قال انس فلما کان یوم تستر من بلاد فارس انکشف الناس فقال المسلمون یا براء اقسام علی ربک فقال اقسام علیک یا رب لما منحتنا اکتانہم و الحقننی بنیک فحمل و حمل الناس معہ فقتل ہرمزان من عظماء الفرس و اخذ سلہ و انہزم الفرس و قتل البراء رواہ الترمذی و الحاکم و ذلک فی خلافة عمر سنة عشرين۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برادرِ اکرم سیدنا براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدر کے سوا سب مشاہد میں حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا



بہت اچھے بال میلے کپڑے والے جن کی کوئی پرواہ نہ کرے ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل پر کسی بات میں قسم کھالیں تو خدا ان کی قسم سچی ہی کرے انہیں میں سے براء بن مالک ہیں انس نے کہا کہ شہر فارس میں قلعہ تستر پر جب جہاد ہوا مسلمانوں کو سخت دقت پیش آئی ان سے کہا اے براء اپنے رب پر قسم کھائیے انہوں نے قسم کھائی کہ اے رب میرے کافروں پر ہمیں قابو دے کہ ہم ان کی مشکلیں کس لیں اور مجھے اپنے نبی سے ملایہ کہہ کر حملہ آور ہوئے اور ان کے ساتھ مسلمانوں نے حملہ کیا ایرانیوں کا سپہ سالار ہرمزان مارا گیا اور سامان لوٹ لئے اور انہیں شکست ہوئی اور براء شہید ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ واقعہ خلافت فاروقی ۲۰ھ کا ہے۔ (مولف) (کنز العمال ۲/۲۴۳)

۲۲۴۔ اصابہ فی معرفۃ الصحابہ میں ہے روى البغوی باسناد صحیح عن محمد بن سيرين عن انس قال دخلت على البراء بن مالك وهو يتغنى فقلت له قد ابدلك الله ما هو خير منه فقال اترهب ان اموت على فراشي لا والله ما كان الله ليحرمني من ذلك وقد قتلت مائة متفردا سوى من شاركت فيه۔

ایک روز انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت براء کے پاس آئے وہ اس وقت اشعار اپنے الحان سے پڑھ رہے تھے انہوں نے کہا آپ کو اللہ عزوجل نے وہ چیز عطا فرمائی جو اس سے بہتر ہے یعنی قرآن عظیم، فرمایا کیا یہ ڈرتے ہو کہ میں بچھونے پر مروں گا خدا کی قسم اللہ مجھے شہادت سے محروم نہ کرے گا سو کافر تو میں نے تنہا قتل کئے ہیں اور جو شرکت میں مارے ہیں وہ علاوہ۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۷۳"

حدیٰ خوانی جائز ہے

۲۲۵۔ فی الصحیحین عن انس ان انجشة حدا بالنساء فی حجة الوداع

فا سرعت الابل فقال صلى الله تعالى عليه وسلم يا انجشة رفا بالقروداير۔

حضرت انس سے مروی کہ انجوشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجۃ الوداع شریف میں حدیٰ پڑھی تو اونٹ گرمائے بہت تیز چل نکلے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے انجوشہ شیشوں کے ساتھ نرمی کرو یعنی شیشوں سے مراد عورتیں ہیں یعنی اونٹ اتنے تیز نہ کرو کہ تکلیف ہوگی یا عورتوں کا مجمع ہے خوش الحانی حد سے نہ گزارو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۷۳" (مسلم

۲/۲۵۵ باب رحمۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم النساء الخ) (بخاری ۲/۹۰۸، باب ما يجوز من

الشعر والرجز الخ)

وقت وصال اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اظہار ہے چینی

۴۲۶۔ عن انس قال لما ثقل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعل يتغشاه

الکرب فقالت فاطمة و اکرب اباه فقال لها ليس علی ابینک کرب بعد الیوم فلما

مات قالت یا ابتاه اجاب رباد عاه یا ابتاه من جنة الفردوس ماواه ابتاه الی جبریل

نواہ فلما دفن قالت فاطمة یا انس اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم التراب۔ رواہ البخاری

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرض سے گرائی

ہوئی بے چینی نے غلبہ کیا حضرت بتول زہرا نے کہا ہائے میرے باپ کی بے چینی سید عالم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے بعد تیرے باپ پر کبھی کسی قسم کی بے چینی نہیں، جب حضور

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا حضرت بتول زہرا نے کہا اے باپ میرے اللہ کے

بلا نے پر تشریف لے گئے اے باپ میرے وہ کہ فردوس کے باغ میں جن کا ٹھکانا، اے باپ

میرے ہم ان کے انتقال کی مصیبت جبریل سے بیان کرتے ہیں جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کو دفن کر چکے حضرت بتول زہرا نے فرمایا اے انس تمہارے دلوں نے کیونکر گوارا کیا کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو خاک میں پنہاں کرو۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص

۱۷۳“ (بخاری ۶۴۱/۲، باب مرض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و وفاته)

صدقہ وصلہ رحمی سے بلائیں دور ہوتی ہیں

۴۲۷۔ ابو یعلیٰ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرماتے ہیں ان الصدقة و صلة الرحم یزید اللہ بہما فی العمر و یدفع بہما مئة السوء و

یدفع بہما المکر وہ و المحذور۔

بیشک صدقہ اور صلہ رحم ان دونوں سے اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو دفع فرماتا

ہے اور مکروہ و اندیشہ کو دور کرتا ہے۔ (الترغیب و الترہیب ۳/۳۳۵، الترغیب فی صلة الرحم)

سمان اپنا رزق لے کر آتا ہے

۴۲۸۔ ابو الشیخ ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرماتے ہیں الضیف یأتی برزقہ و یرتحل بذنوب القوم بمحصر عنہم ذنوبہم۔

سمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور کھلانے والے کے گناہ لے کر جاتا ہے ان کے گناہ مٹا

دیتا ہے

کھانا کھلانے کی فضیلت پر ایک حدیث پاک

۴۲۹۔ نیز امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی کہ وہ فرماتے ہیں لان

اجمع نفرا من اخوانی علی صاع او صاعین من طعام احب الی من ان ادخل سوقکم  
فاشتری رقبة فاعتقها

بیشک یہ بات کہ میں اپنے بھائی سے ایک گروہ کو جمع کر کے دو ایک صاع کھانا کھلاؤں مجھے  
اس سے زیادہ پسند ہے کہ تمہارے بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کروں۔ ”فتاویٰ رضویہ،  
ج ۹، ص ۶۷۱“ (الترغیب و الترہیب ۲/ ۶۸، الترغیب فی اطعام الطعام)

نصف شب کے بعد دعائیں قبول ہوتی ہیں سوائے زانیہ اور لوگوں سے بیجا مال وصول کرنے  
والے کے

۴۳۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تفتح ابواب السماء نصف  
اللیل فینادی مناد ہل من داع فیستجاب لہ ہل من سائل فیعطی ہل من مکروب  
فیفرج عنہ فلا یبقی مسلم یدعوا اللہ بدعوة الاستجاب اللہ عزوجل لہ الا زانیۃ  
تسعی بفرجہا او عشارا۔

آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور منادی ندا کرتا ہے کوئی دعا کرنے  
والا ہے کہ اس کی دعا قبول فرمائی جائے، ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کریں، ہے کوئی مصیبت  
زدہ کہ اس کی مشکل کشائی ہو، اس وقت جو مسلمان اللہ عزوجل سے کوئی دعا کرتا ہے مولیٰ سبحنہ  
تعالیٰ قبول فرماتا ہے مگر زانیہ کہ اپنی فرج کی کمائی کھاتی ہے یا لوگوں سے بیجا حاصل تحصیلنے والا۔  
رواہ احمد بسند مقارب و الطبرانی فی الکبیر و اللفظ لہ عن عثمان بن ابی العاص رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۸۲“ (الترغیب و الترہیب ۱/ ۵۶۷، الترغیب فی العمل  
علی الصدقة)

ترنم سے جائز شعر پڑھنا درست ہے اس پر ایک حدیث

۴۳۱۔ (کف الرعاع عن محرمات اللہ و السماع لابن حجر میں ہے)

المروی عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان غلاما دخل علیہ فوجدہ یترنم ببیت او نحو  
ذلك معجب منه فقال اذا خلونا قلنا کما تقول الناس۔

حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک لڑکا آیا جو کوئی شعر اچھی آواز میں گنگنا رہا تھا تو فرمایا کہ جب ہم تنہا ہوتے ہیں تو ایسا ہی کہتے ہیں جیسا لوگ کہتے ہیں یعنی ان جائز اشعار کو پڑھتے ہیں جو لوگوں میں رائج ہیں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳-۱“

ذکر الہی کے برابر غضب رب اور عذاب الہی سے نجات دینے والی کوئی چیز نہیں اس پر تین حدیثیں

۴۳۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما عمل آدمی عملا انجی له من عذاب اللہ من ذکر اللہ قیل و لا الجہاد فی سبیل اللہ قال و لا الجہاد فی سبیل اللہ الا ان یضرب بسیفہ حتی ینقطع۔

آدمی کا کوئی عمل اللہ کے ذکر سے زیادہ اللہ کے عذاب سے نجات دہندہ نہیں عرض کی گئی کیا اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں فرمایا جہاد بھی نہیں مگر یہ کہ آدمی اس قدر تلوار چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے یا کٹ جائے۔ (مولف) رواہ الطبرانی فی الاوسط و الصغیر بسند صحیح عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنز العمال ۱/۳۸۴)

۴۳۳۔ و لابن ابی الدنیا و البیہقی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان لكل شیء صقالة و ان صقالة القلوب ذکر اللہ و ما من شیء انجی من عذاب اللہ من ذکر اللہ قال و لا الجہاد فی سبیل اللہ قال نعم و لو ان یضرب بسیفہ حتی ینقطع۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کے لئے صیقل ہے اور دلوں کا صیقل اللہ کا ذکر ہے اور اللہ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز عذاب اللہ سے نجات دینے والی نہیں عرض کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں فرمایا ہاں اگرچہ آدمی اس قدر تلوار چلائے کہ وہ ختم ہو جائے۔ (مولف) (کنز العمال ۱/۳۷۵)

۴۳۴۔ و لاحمد و ابی بکر بن ابی شیبہ و الطبرانی بسند صحیح عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما عمل آدمی عملا انجی له من عذاب اللہ من ذکر اللہ قالوا و لا الجہاد فی سبیل اللہ قال و لا الجہاد فی سبیل اللہ الا ان تضرب بسیفک حتی ینقطع ثم تضرب به حتی ینقطع۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کا کوئی عمل اللہ کے ذکر سے زیادہ عذاب اللہ سے نجات دہندہ نہیں صحابہ نے عرض کی جہاد بھی نہیں فرمایا جہاد بھی نہیں مگر یہ کہ تم تلوار اس قدر چلاؤ کہ وہ ختم ہو جائے پھر چلاؤ پھر ختم ہو جائے پھر چلاؤ پھر ختم ہو جائے۔ (مولف) (کنز العمال ۱/ ۳۸۴)

ذکر الہی کے لئے جنگل کو جانے کی اصل پر ایک حدیث

۴۳۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو تعملون ما اعلم الی قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لخرجتم الی الصعدات تجارون الی اللہ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر و الحاکم و البیہقی فی الشعب بسند صحیح عن ابی الدرداء و الحاکم بسند صحیح عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

میں جو جانتا ہوں اگر تم جان لیتے یہاں تک فرمایا کہ جنگل میں جا کر اللہ کی پناہ لے لیتے۔

(مولف) (ترمذی ۵۰۲، باب ماجاء فی انذار النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قومہ)

سات کے عدد میں دفع ضرر و آفت کی ایک خاص تاثیر ہے اس پر تین حدیثیں

۴۳۶۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے انہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم لما دخل بیتی و اشتد وجعہ قال اهریقوا علی من سبع قرب لم تحلل او کیتھن لعلی اعهد الی الناس۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب میرے گھر میں تشریف لائے اور مرض شدید

تھا فرمایا کہ مجھ پر سربستہ سات مشک پانی ڈالو۔ (سات کے عدد میں زہر اور سحر کے ضرر کو دفع کرنے کی ایک خاص تاثیر ہے) تاکہ میں لوگوں کو وصیت کروں۔ (مولف) (بخاری ۶۳۹/۲ باب

مرض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و وفاته)

۴۳۷۔ حدیث۔ من تصبح کل یوم بسبع تمرات عجوة لم یضره ذلک الیوم

سم و لاسحر۔

جو ہر دن صبح کو عجوة سات کھجوریں کھائے تو اس دن اس کو زہر اور سحر ضرر نہیں دیں گے۔

(مولف) (عجوة مدینہ شریف کی ایک اعلیٰ قسم کی کھجور کا نام ہے) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۷۵۵"

(بخاری ۸۱۹/۲، باب العجوة)

۴۳۸۔ فی النسائی من قال عند مریض لم یحضر اجلہ اسأل اللہ العظیم رب

العرش العظيم ان يشفيك سبع مرات۔

جو شخص کسی ایسے مریض کے پاس کہ جس کا وقت نہیں آگیا ہے عرض کرے سات مرتبہ اسئل اللہ العظيم الخ یعنی عظمت والے اللہ سے کہ عرش عظیم کا مالک ہے سوال کرتا ہوں کہ تجھ کو شفا عطا فرمائے۔ یعنی موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفا کی امید ہے۔ (مولف)

چالیس مسلمان کی گواہی مقبول ہے

۲۳۹۔ حدیث میں ہے اذا شهدت امة من الامم و هو اربعون فصاعدا اجاز الله

تعالیٰ شهادتهم۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر و الضیاء المقدسی عن والد ابی الملیح۔

جب کسی معاملہ میں چالیس یا اس سے زیادہ لوگ گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی گواہی قبول فرمائے گا۔ (مولف) (اس لئے علماء فرماتے ہیں کہ جہاں چالیس مسلمان صالح جمع ہوتے ہیں ان میں ایک ولی اللہ ضرور ہوتا ہے۔ منہ) ”فتویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۷۱“

والدین کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا حرام و گناہ کبیرہ ہے

۲۴۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالیٰ حرم علیکم

عقوق الامہات و واد البنات و منعا و ہاة و کرہ لکم قیل و قال و کثرة السؤال و اضااعة المال۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام فرمادیا ہے ماؤں کو ایذا دینا اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، اور یہ آپ نہ دو اور اوروں سے مانگو اور ناپسند فرماتا ہے تمہارے لئے فضول حکایات اور کثرت سوالات اور مال کا ضائع کرنا۔ (مسلم ۵/۲، باب النہی عن کثرة المسائل الخ) (بخاری ۲/۸۸۴، باب عقوق الوالدین الخ)

اعلان نکاح کے لئے شادیوں میں بندوق چھوڑنا جائز ہے اور دف بجانا بھی

۲۴۱۔ اخرج الترمذی عن ام المومنین الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعلنوا هذا النکاح و اجعلوه فی المساجد و اضربوا علیہ بالدفوف۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کا اعلان کرو اور اسے مسجدوں میں

منعقد کرو اور اس پر دف بجاؤ۔ (مولف) (ترمذی ۱/۲۰۷، باب ماجاء فی اعلان النکاح)

۲۴۲۔ وروی احمد بسند صحیح و ابن حبان فی صحیحہ و الطبرانی فی



الكبير و ابو نعيم في الحلية و الحاكم في المستدرک عن عبد الله بن زبير رضى الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اعلنوا النكاح۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کا اعلان کرو (موقف) ”فتویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۱“ (ترمذی ۲۰۷۷، باب ماجاء فی اعلان النکاح)

ایک ہرنی کے قصہ پر مشتمل ایک حدیث پاک

۳۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگل میں تشریف رکھتے تھے کہ کسی کے پکارنے کی آواز آئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کسی کونہ پایا پھر نظر فرمایا تو ایک ہرنی بندھی ہوئی پائی اور اس نے عرض کی اؤن منی یا رسول اللہ۔ یا رسول اللہ حضور میرے پاس تشریف لائیں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرنی کے قریب تشریف لے گئے فرمایا تیری کیا حاجت ہے اس نے عرض کی ان لی ولدین فی هذا الجبل فتحلنی حتی ارضعهم ثم ارجع الیک۔ اسی پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں حضور مجھے کھول دیں کہ میں جا کر انہیں دودھ پلاؤں پھر حضور کے پاس حاضر ہو جاؤں گی حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنا وعدہ سچا کرے گی ہرنی نے عرض کی عذبنی اللہ عذاب العشار ان لم افعل۔ میں ایسا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ پر ان لوگوں کا عذاب کرے جو ظالم لوگوں سے مال تحصیل کرتے تھے، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کھول دیا وہ گئی بچوں کو دودھ پلا کر واپس آئی، مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر اسے باندھ دیا، وہ بادیہ نشیں جس نے یہ ہرنی باندھی تھی ہوشیار ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ حضور کا کوئی کام ہے کہ میں بجالاؤں فرمایا ہاں یہ کہ تو اس ہرنی کو چھوڑ دے اس نے چھوڑ دی وہ ہرنی دوڑتی ہوئی یہ کہتی ہوئی چلی گئی کہ اشهد ان لا اله الا الله و انک رسول الله، میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور یہ کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی۔ ”فتویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۸۹“۔ (دلائل النبوة مترجم، ص ۳۳۸)

دوسری قوم سے مشابہت و محبت حرام و منع ہے

۳۳۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قسم کھا کر فرماتے ہیں لا یحب رجل قوما الا جعله الله معهم۔

جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے انہیں کے ساتھ کر دے گا۔ رواہ النسائی

عن امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد ۷/ ۲۰۹)

۴۴۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب قوما حشرہ اللہ فی

ذمرتہم۔

جو جس قوم سے دوستی کرے گا اللہ تعالیٰ انہیں کے گروہ میں اٹھائے گا۔ رواہ الطبرانی فی

کبیر و الضیاء فی المختارۃ عن ابی قرصافۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تاکید اور اس سے باز رہنے کی ہدایت

۴۴۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اول ما دخل النقص علی

بنی اسرائیل انه کان الرجل یلقى الرجل فیقول یا هذا اتق اللہ ودع ما تصنع فانه

لأنحل لك ثم یلقاه من الغد وهو علی حاله فلا یمنعه ذلك ان یکون اکیلہ و شریہ و

فعیده فلما فعلوا ذلك ضرب اللہ قلوب بعض ببعض ثم قال لعن الذین کفروا من بنی

اسرائیل علی لسان داؤد و عیسیٰ بن مریم ذلك بما عصوا و کانو یعتدون۔ کانوا لا

یتساهون عن منکر فعلوه لبس ما کانوا یفعلون۔ الحدیث۔

بنی اسرائیل میں پہلی خرابی جو آئی وہ یہ تھی کہ ان میں ایک شخص دوسرے سے ملتا اس سے

کٹتا اے شخص اللہ سے ڈرو اور اپنے کام سے باز آ کہ یہ حلال نہیں پھر دوسرے دن اس سے ملتا اور وہ

اپنے اسی حال پر ہوتا تو یہ لہر اس کو اس کے ساتھ کھانے پینے پاس بیٹھنے سے نہ روکتا جب انہوں

نے یہ حرکت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے دل باہم ایک دوسرے پر مارے کہ منع کرنے والوں کا بھی

انہیں خطا والوں کے مثل ہو گیا پھر فرمایا بنی اسرائیل کے کافر لعنت کئے گئے داؤد و عیسیٰ بن مریم کی

زبان پر یہ بدلہ ہے ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا وہ آپس میں ایک دوسرے کو برے کام سے

نہ روکتے تھے البتہ یہ سخت بری تھی کہ وہ کرتے تھے۔ رواہ ابو داؤد و اللفظ له و الترمذی و

حسنہ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۸۲“ (ابو داؤد ۲/

۵۹۶، باب الامر والنہی)

۴۴۷۔ مروی ہوا کہ اللہ عز و جل نے یوشع علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی میں تیری بستی

سے چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار برے لوگ ہلاک کروں گا، عرض کی الہی برے تو برے ہیں

اچھے کیوں ہلاک ہوں گے فرمایا انہم لم یغضبوا بغضی و آکلوہم و شاربوہم۔

اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا انہوں نے ان پر غضب نہ کیا اور ان کے ساتھ کھانے

پننے میں شریک رہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا و ابو الشیخ عن ابراہیم عن عمر الصنعانی۔

فحش بکنے والے پر جنت حرام ہے

۴۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الجنة حرام علی کل فاحش

ان یدخلها۔

جنت ہر فحش بکنے والے پر حرام ہے۔ اخرجہ ابن ابی الدنیا فی فضل الصمت و

ابو نعیم فی الحلیۃ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے اور فحش علامت نفاق و نحوست ہے۔

۴۴۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحیاء من الایمان و الایمان

فی الجنة و البذاء من الجفاء و الجفاء فی النار۔

حیاء ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور فحش بکنا بے ادبی ہے اور بے ادبی دوزخ میں

ہے۔ رواہ الترمذی و الحاکم و البیہقی فی الشعب عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ

عنہم بسند صحیح۔ (ترمذی ۲۱/۲، باب ماجاء فی الحیا)

۴۵۰۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الحیاء و العی شعبتان من الایمان و

البذاء و البیان شعبتان من النفاق۔

شرم اور کم سخن ایمان کی دو شاخیں ہیں اور فحش بکنا اور زبان کا طرار ہونا نفاق کے دو شعبے

ہیں۔ احمد و الترمذی و حسنہ و الحاکم و صححہ عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ۔ (ترمذی ۲۲/۲، باب ماجاء فی العی)

۴۵۱۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما کان الفحش فی شیء قط الا شانہ و

ما کان الحیا فی شیء قط الا زانہ۔

فحش جب کسی چیز میں دخل پائے گا اسے عیب دار کرے گا اور حیا جب کسی چیز میں شامل

ہوگی اس کا سنگار کر دے گی۔ احمد و البخاری فی الادب المفرد و الترمذی و ابن ماجہ عن

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۸۳" (ابن ماجہ ۲/۳۱۸،

باب الحیاء) (ترمذی ۱۸/۲، باب ماجاء فی الفحش)

۴۵۲۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم البذاء شوم

فحش بکنا منکوس ہے۔ اخرجہ الطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند

حسن۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۸۳“

علم دین عبادت سے بہتر و افضل ہے

۳۵۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں العلم افضل من العبادۃ۔

علم عبادت سے افضل ہے (یعنی نفل عبادت سے) رواہ الخطیب و ابن عبد اللہ فی

کتاب العلم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنز العمال ۱۰/۵۷۱)

۳۵۴۔ حدیث۔ العلم خیر من العبادۃ۔

علم عبادت سے بہتر ہے۔ ابو عمر فیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(کنز العمال ۱۰/۷۶۱)

۳۵۵۔ حدیث۔ العلم افضل من العمل۔

علم عمل سے افضل ہے۔ البیہقی فی الشعب عن بعض الصحابة رضی اللہ تعالیٰ

عنہم۔ (کنز العمال ۱۰/۷۶۱)

۳۵۶۔ حدیث۔ العلم خیر من العمل

علم عمل سے بہتر ہے۔ ابو الشیخ عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(کنز العمال ۱۰/۱۰۴)

امور خیر کے لئے مسلمانوں سے چندہ کرنا سنت سے ثابت ہے۔

۳۵۷۔ صحیحین میں جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کچھ برہنہ پا برہنہ بدن صرف ایک کملی

کفنی کی طرح چیر کر گلے میں ڈالے خدمت اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں

حاضر ہوئے حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی محتاجی دیکھی چہرہ انور کارنگ

بدل گیا، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کا حکم دیا بعد نماز خطبہ فرمایا بعد تلاوت آیات ارشاد کیا

تصدق رجل من دینارہ من درہمہ من ثوبہ من صاع برہ من صاع تمرہ حتی قال و

لوبشق تمرۃ۔

کوئی شخص اپنی اشرفی سے صدقہ کرے کوئی روپے سے کوئی کپڑے سے کوئی اپنے قلیل

گیسوں سے کوئی اپنے تھوڑے چھوہاروں سے یہاں تک فرمایا اگرچہ آدھا چھوہار۔ اس ارشاد کو سن

کر ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روپیوں کا تھیلا اٹھالائے جس کے اٹھانے میں ان کے ہاتھ تھک

گئے۔ پھر لوگ بے درپے صدقات لانے لگے یہاں تک کہ دو انبار کھانے اور کپڑے کے ہو گئے

یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ انور خوشی کے باعث کندن کی طرح دکنے لگا اور ارشاد فرمایا من سن فی الاسلام سنة حسنة فله اجرها و اجر من عمل بها بعده من غیر ان ينقص من اجورهم شیء۔

جو شخص اسلام میں کوئی اچھی راہ نکالے اس کے لئے اس کا ثواب ہے اور اس کے بعد جتنے لوگ اس راہ پر عمل کریں گے سب کا ثواب اس کے لئے ہے بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۸۵“ (مسلم ۱۲۲۰، باب الحث علی الصدقة الخ)

عمل صالح کے ذریعہ سے دعائیں قبول ہوتی ہیں

۴۵۸۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں قصہ اصحاب الرقیم میں جس کا اشارہ قرآن عظیم میں

بھی موجود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تین مسافرات کو ایک غار میں ٹھہرے پہاڑ سے ایک چٹان گر کر غار کے منہ پر ڈھک گئی یہ بند ہو گئی آپس میں بولے خدا کی قسم یہاں سے نجات نہ پاؤ گے۔ الا ان تدعوا اللہ بصالح اعمالکم۔

مگر یہ کہ اپنے نیک اعمال کو وسیلہ کر کے حضرت عزوجل سے دعا کرو ہر ایک نے اپنا اپنا ایک اعلیٰ درجے کا نیک عمل بیان کیا اور اس کے توسل سے دعا کی چٹان تھوڑی تھوڑی کھلتی گئی، تیسرے کی دعا پر بالکل ہٹ گئی اور انہوں نے نجات پائی، ان میں ایک دعا یہ تھی کہ میرے چچا کی بیٹی مجھے سب سے زیادہ پیاری تھی میں نے اس سے بدکاری چاہی وہ باز رہی یہاں تک کہ ایک سال قحط میں مبتلا ہو کر میرے پاس آئی فاعطيتها عشرين و مائة دينار علی ان تغلی بنی و بین نفسها ففعلت

میں نے اسے ایک سو بیس اشرفیاں دیں اس شرط پر کہ مجھے اپنے اوپر قدرت دے اس نے قبول کیا جب میں نے اس پر دسترس پائی اور قریب ہوا کہ زنا واقع ہو وہ روئی اور کہا میں نے یہ کام کبھی نہ کیا احتیاج نے مجھے مجبور کر دیا اللہ سے ڈر اور ناحق طور پر مہر کونہ توڑ، میں تجھ سے ڈرا اور اس فعل سے باز رہا اور وہ اشرفیاں بھی اسی کو چھوڑ دیں۔ اللہم ان کنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك فاخرج عنا ما نحن فيه۔

الئی اگر میں نے یہ کام تیری رضا چاہنے کے لئے کیا تو ہمیں اس بلا سے نجات دے، اس

پر چٹان سر کی۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۸۰“ (مسلم ۳۵۳۲، باب قصة اصحاب الغار الخ) (بخاری

۳۹۳۱، باب حدیث الغار) (بخاری ۸۸۳۲، باب حجة من روى الخ)

مال حرام سے اگر حج کیا جائے تو مقبول نہیں ہوگا

۴۵۹۔ حدیث میں ہے جو مال حرام لے کر حج کو جاتا ہے جب لَبِیک کہتا ہے ہاتھ غیب سے

جواب دیتا ہے لَا لَبِیکَ وَلَا سَعْدِیکَ وَحُجَّکَ مُرَدُّدٌ عَلَیکَ حَتّٰی تَرُدَّ مَافِیْ یَدِکَ۔

نہ تیری لَبِیک قبول نہ خدمت پذیر اور تیرا حج تیرے منہ پر مردود ہے یہاں تک کہ تو یہ مال

حرام کہ تیرے قبضہ میں ہے اس کے مستحقوں کو واپس دیدے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۰“

(کنز العمال، ۵/۱۳)



# تعارف

مشعلۃ الارشاد فی حقوق الاولاد

(حقوق اولاد کا بیان)

۱۴ ربیع الآخر ۱۳۲۷ھ میں سوال پیش ہوا کہ والدین کے فوت ہونے کے بعد اولاد پر ان کا

کیا حق رہتا ہے؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے دلائل شرعیہ اور ۲۳ احادیث نبویہ علی صاحبہا التحیۃ و الثنا کی روشنی میں جو حقوق اخذ کئے ہیں وہ مختصر ایہ ہیں۔

۱- والدین کے مرنے کے بعد سب سے پہلا حق ان کی تجہیز و تکفین اور غسل و نماز

و تدفین ہے۔

۲- ان کے لئے دعا و استغفار ہمیشہ کرتے رہنا اس سے کبھی غفلت نہ کرنا،

۳- صدقہ و خیرات اور اعمال صالحات کا ثواب انہیں پہنچاتے رہنا۔

۴- ان پر کسی کا کوئی قرض ہو تو اس کی ادائیگی میں عجلت و کوشش کرنا اور اپنے مال سے ان کا

قرض ادا ہونے کو سعادت دارین سمجھنا۔

۵- ان پر کوئی فرض رہ گیا ہو تو بقدر قدرت اس کی ادائے ممکنہ شرعیہ میں سعی کرنا اگرچہ

وصیت نہ کر گئے ہوں۔

۶- انہوں نے جو وصیت جائزہ شرعیہ کی ہو حتی الامکان اس کے نفاذ میں سعی کرنا اگرچہ

شرعاً اپنے اوپر لازم نہ ہو۔

۷- ان کی قسم بعد مرگ بھی سچی ہی رکھنا مثلاً ماں یا باپ نے قسم کھائی تھی کہ میرا بیٹا فلاں

بلکہ نہ جائے گا یا فلاں سے نہ ملے گا۔ یا فلاں کام کرے گا تو ان کے بعد یہ خیال نہ کرنا کہ اب تو وہ ہیں

نہیں ان کی قسم کا کیا خیال، نہیں بلکہ اس کا ویسا ہی پابند رہنا جیسا ان کی حیات میں رہتا جب تک کوئی

حرج شرعی مانع نہ ہو۔

۸- ہر جمعہ کو ان کی زیارت قبر کے لئے جانا وہاں جس شریف ایسی آواز سے پڑھنا کہ وہ سنیں

اور اس کا ثواب ان کی روح کو پہنچانا۔

۹۔ ان کے رشتہ داروں کے ساتھ عمر بھر نیک سلوک کئے جانا۔

۱۰۔ ان کے دوستوں سے دوستی نباہنا ہمیشہ ان کا اعزاز و اکرام رکھنا۔

۱۱۔ کبھی کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر جواب میں انہیں برا نہ کہلوانا۔

۱۲۔ سب میں سخت تر یہ حق ہے کہ کبھی کوئی گناہ کر کے انہیں قبر میں رنج نہ پہنچانا، اس کے

سب اعمال کی خبر ماں باپ کو پہنچتی ہے، نیکیاں دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور گناہ دیکھتے ہیں تو رنجیدہ ہوتے ہیں اور ان کے قلب پر صدمہ ہوتا ہے۔

**بَابُ جَمْلَةِ وَالِدِیْنِ کَا حَقِّ وَہِ نَمِیْسِ کَہِ اِنْسَانِ اِسِّ سَہِ کَبْہِیْ عَمْدَہِ بِرْ آہُو سَکَہِ کَہِ وَالِدِیْنِ اِسِّ**

کے ظاہری حیات و وجود کے سبب ہیں، تو جو کچھ نعمتیں دینی و دنیوی پائے گا سب انہیں کے طفیل میں ہوں گی کہ ہر نعمت و کمال، وجود پر موقوف ہے اور وجود کے سبب وہ موجود ہوا تو صرف ماں باپ ہوتا ہی ایسے عظیم حق کا موجب ہے جس سے بری الذمہ کبھی نہیں ہو سکتا نہ کہ اس کے ساتھ اس کی پرورش میں ان کی کوششیں، اس کے آرام کے لئے ان کی تکلیفیں، خصوصاً پیٹ میں رکھنے پیدا ہونے دودھ پلانے میں ماں کی اذیتیں وغیرہ تو ان کا شکر کہاں ادا ہو سکتا ہے۔

**خَلاصَہُ** یہ کہ والدین اولاد کے لئے اللہ کے نفل ہیں اس کی ربوبیت و رحمت کے منظر

ہیں صدقہ میں محسن اعظم رحمت و رافت مومنوں کے صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم۔

## احادیث

### مشعلة الارشاد فی حقوق الاولاد

حقوق اولاد میں سے یہ ہے کہ والدین کے مرنے کے بعد ان کی تجمیز و تکفین اور دعائے استغفار کرے کوئی وصیت کرے تو اسے نافذ کرے ان کے رشتہ داروں سے اور دوستوں سے حسن سلوک کرے۔

۴۶۰۔ ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ماں باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ ان کے ساتھ نکوئی کا باقی ہے جسے میں بجا لاؤں فرمایا نعم اربعة الصلاة عليهما و الاستغفار لهما و انفاذ عهديما من بعدهما و اکرام صديقيهما و صلة الرحم التي لارحم لك الا من قبلهما فبهذا الذي بقي من برهما بعد موتهما۔

ہاں چار باتیں ہیں ان پر نماز اور ان کے لئے دعائے مغفرت اور ان کی وصیت نافذ کرنا اور ان کے دوستوں کی بزرگداشت اور جو رشتہ صرف انہیں کی جانب سے ہو نیک برتاؤ سے اس کا قائم رکھنا یہ وہ نکوئی ہے کہ ان کی موت کے بعد ان کے ساتھ کرنی باقی ہے۔ رواد ابن النجار عن ابی اسید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع القصة۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۱۹۲، مشعلة الارشاد۔“ (کنز العمال ۱۳۶/۲۲)

۴۶۱۔ ورواه البيهقي في سننه عنه رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يبقى للولد من بر الوالد الا اربع الصلوة عليه و الدعاء له و انفاذ عهده من بعده و صلة رحمه و اکرام صديقه۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اولاد کے لئے والد کے ساتھ نکوئی کی چار باتیں ہیں، ان پر نماز پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا، ان کی وصیت نافذ کرنا، صلہ رحمی کرنا اور ان کے دوستوں کی تعظیم کرنا۔ (مولف) (کنز العمال ۱۳۶/۲۲)

۴۶۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں استغفار الولد لایہ بعد الموت

من البر۔

ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک سے یہ بات ہے کہ اولاد ان کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کرے۔ رواہ ابن النجار عن اسید بن مالک بن زرارۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ۵۶/۲۲)

اولاد، والدین کے لئے دعا کرے

۳۶۳۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ترك العبد الدعاء للوالدين فانه ينقطع عنه الرزق۔

آدمی جب ماں باپ کے لئے دعا چھوڑ دیتا ہے اس کا رزق قطع ہو جاتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی التاریخ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال، ۶۸/۲۲)

والدین کی طرف سے اولاد کو چاہئے کہ صدقہ کرے

۳۶۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا تصدق احدكم بصدقة تطوعا فليجعلها عن ابويه فيكون لهما اجرها ولا ينقص من اجره شيئا

جب تم میں کوئی شخص کچھ نفل حیرات کرے تو چاہئے کہ اسے اپنے ماں باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا اور اس کے ثواب سے کچھ نہ گھٹے گا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابن عساکر عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و نحوه الديلمی فی مسند الفردوس عن معوية بن حيدة القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال، ۲۶۶/۶)

نماز نفل اور روزہ نفل کا ثواب والدین کو پہنچایا جاسکتا ہے حدیث میں ہے

۳۶۵۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میں اپنے ماں باپ کی زندگی میں ان کے ساتھ نیک سلوک کرتا تھا اب وہ مر گئے ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا راہ ہے؟

فرمایا ان من البر بعد الموت ان تصلي لهما مع صلوٰتک و تصوم لهما مع صیامک۔

بعد مرگ نیک سلوک یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھے اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کیلئے روزے رکھے۔ رواہ الدارقطنی۔

یعنی جب اپنے ثواب ملنے کے لئے کچھ نفل نماز پڑھے یا روزے رکھے تو کچھ نفل نماز ان کی طرف سے انہیں ثواب پہنچائے، یا نماز روزہ جو عمل نیک کرے ساتھ ہی انہیں ثواب پہنچنے کی بھی نیت کر لے کہ انہیں ملے گا اور تیرا بھی کم نہ ہوگا۔

والدین کی طرف سے حج کرنے کا ثبوت

۳۶۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من حج عن والديه او قضی عنهما مغرما

بعثہ اللہ یوم القیمۃ مع الابرار۔

جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے یا ان کا قرض ادا کرے روز قیامت نیکوں کے

ساتھ اٹھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و الدار قطنی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۹۳ مشعۃ الارشاد“ (کنز العمال ۵۹/۲۲)

والدین پر اگر قرض ہو تو اولاد ادا کرے

۳۶۷۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اتنی ہزار قرض تھے وقت

وفات اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلا کر فرمایا بع فیہا اموال

عمر فان وفی و الافضل بنی عدی فان وفی و الافضل قریشا و لاتعد عنہم۔

میرے دین میں اول میرا مال بیچنا اگر کافی ہو جائے فمھاور نہ میری قوم بنی عدی سے مانگنا اگر

یوں بھی پورا نہ ہو تو قریش سے مانگنا اور ان کے سواوروں سے سوال نہ کرنا، پھر صاحبزادہ موصوف

سے فرمایا اضمہا۔ تم میرے قرض کی ضمانت کر لو وہ ضامن ہو گئے اور امیر المومنین کے دفن سے

پہلے اکابر انصار و مہاجرین کو گواہ کر لیا کہ وہ اسی ہزار مجھ پر ہیں ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ عبداللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ سارا قرض ادا فرمادیا۔ رواہ ابن سعد فی الطبقات عن عثمان بن عروہ۔

والدہ کی طرف سے اس کی بیٹی حج کر سکتی ہے

۳۶۸۔ قبیلہ جہنیہ سے ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خدمت اقدس حضور سید عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی

تھی وہ ادا نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہو گیا کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں فرمایا نعم حجی عنہا

ارایت لو کان علی امک دین اکنت قاضیہ اقضوا اللہ فاللہ احق بالوفاء۔

ہاں اس کی طرف سے حج کر بھلا دیکھ تو اگر تیری ماں پر کوئی دین ہوتا تو تو ادا کرتی یا نہیں

یونہی خدا کا دین ادا کرو کہ وہ زیادہ ادا کا حق رکھتا ہے۔ رواہ البخاری عن ابن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما۔ (بخاری ۲۵۰/۱، باب الحج و النحر عن الميت الخ)

اولاد اگر والدین کی جانب سے حج کرے تو انہیں اس کا ثواب پہنچتا ہے۔

۳۶۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا حج الرجل عن والديه تقبل منه و

منہما و تبشر به 'رزاحها فی السماء و کتب عند اللہ برا۔

انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے وہ حج اس کی اور ان کی سب کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے اور ان کی روحیں آسمان میں اس سے شاد ہوتی ہیں اور یہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔ رواہ الدار قطنی عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال، ۲۲/۵۶)

۳۷۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من حج عن ابیہ و عن امہ فقد قضی عنہ حجہ و کان لہ فضل عشر حجج۔

جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے ان کی طرف سے حج ادا ہو جائے اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ ملے۔ رواہ الدار قطنی عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنز العمال، ۲۲/۵۹)

۳۷۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من حج عن والدیہ بعد وفاتہما کتب اللہ لہ عتقا من النار و کان للمحجوج عنہا اجر حجة تامة من غیر ان ینقص من اجورہما شی۔

جو اپنے والدین کے بعد ان کی طرف سے حج کرے اللہ تعالیٰ دوزخ سے اس کے لئے آزادی لکھے اور ان دونوں کے واسطے پورے حج کا ثواب ہو جس میں اصلاحی نہ ہو۔ رواہ الاصبہانی فی الترغیب و البیہقی فی الشعب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۲“ مشعلۃ الارشاد۔ (کنز العمال، ۵/۶۵)

حقوق اولاد میں سے یہ بھی ہے کہ اگر وہ کوئی قسم دیں تو اسے سچی رکھے

۳۷۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من بر قسمہما وقضی دینہما و لم یتسب لہما کتب باراً و ان کان عاقا فی حیاتہما و من لم یر قسمہما و لم یقض دینہما و استسب لہما کتب عاقا و ان کان بارا فی حیاتہما۔

جو شخص اپنے ماں باپ کے بعد ان کی قسم سچی کرے اور ان کا قرض ادا کرے اور کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر انہیں برا نہ کہلوائے وہ والدین کے ساتھ نکوکار لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی زندگی میں نافرمان تھا اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور ان کا قرض نہ ادا کرے اور ان کے والدین کو برا کہہ کر انہیں برا کہلوائے وہ عاق لکھا جائے اگرچہ ان کی حیات میں نکوکار تھا۔ رواہ الطبرانی فی



الاوسط عن عبدالرحمن بن سمرة رضى الله تعالى عنه۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۴“  
مشعلۃ الارشاد۔

والدین کی قبروں کی زیارت کو جائے اور یسین وغیرہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کرے۔  
۳۷۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من زار قبر ابویہ او احدهما فی کل یوم  
جمعة مرة غفر الله کتب برا۔

جو اپنے ماں باپ کی قبر کی زیارت کرے ہر جمعہ کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے  
والا لکھا جائے۔ رواہ الامام الترمذی العارف بالله الحکیم فی نوادر الاصول عن ابی ہریرۃ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ۲۲/۵۹)

۳۷۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من زار قبر ابویہ او احدهما یوم  
الجمعة فقراء عنده یس غفر له۔

جو شخص روز جمعہ اپنے والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے اور اس کے پاس یسین پڑھے بخش  
دیا جاوے۔ رواہ ابن عدی عن الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ۲۲/۵۹)

۳۷۵۔ و فی لفظ من زار قبر والدیہ او احدهما فی کل جمعة فقراء عنده یس  
غفر الله له بعدد کل حرف منها۔

جو ہر جمعہ والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے وہاں یسین پڑھے یسین شریف میں جتنے حرف  
ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمائے۔ رواہ ابو الخلیل و  
ابو الشیخ و الدیلمی و ابن النجار و الرافعی وغیرہم عن ام المومنین الصدیقة عن ابیہا  
الصدیق الاکبر۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (کنز العمال  
۲۲/۶۶)

قبر والدین کی زیارت کرنا حج مقبول کے برابر ہے

۳۷۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من زار قبر ابویہ او احدهما احتسابا  
کان کعدل حجة مبرورة و من کان زوارا لهما زارت الملكة قبره۔

جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی زیارت قبر کرے حج مقبول کے برابر ثواب  
پائے اور جو بکثرت ان کی زیارت قبر کرتا ہو فرشتے اس کی قبر کو زیارت کے لئے آویں۔ رواہ الامام  
الترمذی الحکیم و ابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنز العمال ۲۲/۶۶)

والدین کے دوستوں اور رشتہ داروں سے عمر بھر حسن سلوک کئے جائے۔

۳۷۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من احب ان یصل اباه فی قبرہ فلیصل

اخوان ابیہ من بعدہ۔

جو چاہے کہ باپ کی قبر میں اس کے ساتھ حسن سلوک کرے وہ باپ کے بعد اس کے

عزیزوں دوستوں سے نیک برتاؤ رکھے۔ رواہ ابو یعلیٰ و ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما۔ (کنز العمال ۲۲/۵۷)

۳۷۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من البر ان تصل صدیق ابیک۔

باپ کے ساتھ نیکو کاری سے ہے یہ کہ تو اس کے دوست سے نیک برتاؤ رکھے۔ رواہ

الطبرانی فی الاوسط عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ۲۲/۵۷)

۳۷۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ابر البر ان یصل الرجل اهل ذی ابیہ

بعد ان یولی الاب۔

پیشک باپ کے ساتھ سب نیکو کاریوں سے بڑھ کر یہ نیکو کاری ہے کہ آدمی باپ کے پیٹھ

دینے کے بعد اس کے دوستوں سے اچھی روش پر رہتا ہے۔ رواہ الامۃ احمد و البخاری فی

الادب المفرد و مسلم فی صحیحہ و ابوداؤد و الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما۔ (مسلم ۲/۳۱۴، باب فضل صلة اصدقاء الاب الخ) (ابوداؤد ۲/۷۰۰، باب فی بر الوالدین)

(کنز العمال ۲۲/۵۷)

والدین کے دوستوں سے تعلق منقطع نہ کرے

۳۸۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احفظ ود ابیک لا تقطعه فیطفی

اللہ نورك۔

اپنے ماں باپ کی دوستی نگاہ رکھ اسے قطع نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ نور تیرا بجھا دے گا۔ رواہ

البخاری فی الادب المفرد و الطبرانی فی الاوسط و البیہقی فی الشعب عن ابن عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۳، مشعلۃ الارشاد۔ (کنز العمال ۲۲/۵۷)

نیک اعمال سے والدین کو خوش رکھنے کہ بد اعمالیوں سے انہیں تکلیف پہنچائے

۳۸۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعرض الاعمال یوم الاثنين والخمیس

علی اللہ تعالیٰ و تعرض علی الانبیاء و علی الاءاء والامہات یوم الجمعة فیفرحون

بحسناتهم و ترداد وجوههم بياضا و اشراقا فاتقوا الله و لا تؤذوا موتاكم۔  
 ہر دو شنبہ و پنجشنبہ کو اللہ عز و جل کے حضور اعمال پیش ہوتے ہیں اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ  
 و التسليم اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی و  
 تابش بڑھ جاتی ہے تو اللہ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو اپنے گناہوں سے رنج نہ پہنچاؤ۔ رواہ الامام  
 الحکیم عن والد عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۴“ مشعلۃ الارشاد۔  
 حقوق والدین سے بری الذمہ ہونا دشوار ہے

۴۸۲۔ حدیث میں ہے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ  
 ایک راہ میں ایسے گرم پتھروں پر کہ اگر گوشت کا ٹکڑا ان پر ڈالا جاتا کباب ہو جاتا، چھ میل تک اپنی  
 ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں، کیا اب میں اس کے حق سے ادا ہو گیا ہوں رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لعلہ ان یکون بطلقة واحدة۔

تیرے پیدا ہونے میں جس قدر درروں کے جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں شاید یہ ان میں ایک  
 جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ،  
 ج ۹، ص ۱۹۵“ مشعلۃ الارشاد۔ (کنز العمال ۶۱/۲۲)

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد نہم

جانور پالنا جائز ہے مگر یہ کہ دانہ پانی دینا ہوگا

۳۸۳۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو جانور پالو دن میں ۷۰ بار اسے دانہ پانی دکھاؤ۔

کتاپالنے کے بارے میں ایک حدیث

۳۸۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اقتنی کلبا الا کلبہ ماشیۃ

او ضاریا نقص من عملہ کل یوم قیراطان۔

جو کتاپالے مگر گلی کا کتایا شکاری روز اس کی نیکیوں سے دو قیراط کم ہوں۔ ان قیراطوں کی

مقدار اللہ و رسول جانے جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رواہ احمد و الشیخان و الترمذی

و النسائی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۶“ (موطامک، ص

۳۸۲، ماجا فی امر الکلاب)

تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی

۳۸۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلاثة لا یقبل اللہ لہم صلاة و

لا تصعد لہم الی السماء حسنة العبد الابق حتی یرجع الی موالیہ فیضع یدہ فی ایدیہم

و المرأة الساخط علیہا زوجها حتی یرضی و السكران حتی یصحو۔

تین شخصوں کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی نہ کوئی نیکی آسمان کو چڑھے بھاگا ہو غلام جب تک

اپنے آقاؤں کی طرف پلٹ کر اپنے کو ان کے قابو میں دے اور عورت جس سے اس کا خاوند ناراض

ہو یہاں تک کہ راضی ہو جائے اور نشے والا جب تک ہوش میں آئے۔ رواہ الطبرانی فی

الاوسط و ابنا خزیمہ و حبان فی صحیحہما عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہما۔ (مشکوٰۃ ۲/۲۸۳، باب عشرة النساء الفصل الثالث)

عورت کو شوہر کے بستر کے علاوہ سونا منع اور باعث لعنت ہے

۳۸۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا باتت المرأة هاجرة فراش

زوجها لعنتها الملكة حتى تصبح۔

جب عورت اپنے شوہر کا پچھونا چھوڑ کر سوئے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کریں۔ رواہ

البخاری و مسلم و النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم ۱/۳۶۳، باب تحریم امتناعها من فراش زوجها)

اجازت شوہر کے بغیر اگر عورت گھر سے نکلے تو اس پر لعنت ہوتی ہے

۳۸۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان المرأة اذا خرجت من بيتها

و زوجها كاره لعنها كل ملك في السماء و كل شيء مروت عليه غير الجن و الانس حتى يرجع۔

جو عورت اپنے گھر سے باہر جائے اور اس کے شوہر کو ناکوار ہو جب تک پلٹ کر آئے

آسمان میں ہر فرشتہ اس پر لعنت کرے اور جن و آدمی کے سوا جس جس چیز پر گزرے سب اس پر لعنت کریں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

عورت کو شوہر سے طلاق مانگنا منع ہے

۳۸۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایما امرأة سألت زوجها

الطلاق (طلاقاً) من غیر ما بأس فحرام علیہا رائحة الجنة۔

جو عورت بے ضرورت شرعی خاوند سے طلاق مانگے اس پر جنت کی بو حرام ہے۔ رواہ

احمد و ابوداؤد و الترمذی و حسنه و ابن ماجہ و ابن حبان و الحاکم و قال صحیح علی

شرط البخاری و مسلم و اقروہ عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابوداؤد ۳۰۳، باب فی الخلع)

خلع کرنا باعث نفاق ہے

۳۸۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان المختلعات هن المنافقات۔

خاوند سے طلاق لینے والیاں وہی منافقہ ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن

عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ترمذی ۲۲۶۱، باب ما جاء فی المختلعات)

زوجین کے درمیان اختلاف پیدا کرنا منع ہے

۳۹۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من خب علی امرء زوجته او

مملو کہ فلیس منا۔

جو کسی شخص پر اس کی زوجہ یا اس کی باندی غلام کو بگاڑ دے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ رواہ

احمد و البزار و ابن حبان و الحاکم و قال صحيح و اقروه عن بريدة و ابوداؤد و الحاکم بسند صحيح عن ابی ہزيرة و الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۷“ (الترغیب و الترہیب ۸۲/۳، الترہیب من افساد المرأة الخ)

نیک کی بات شروع کرنے والے کو اس کا ثواب ملے گا اور برائی ایجاد کرنے والے پر اس کا

گناہ ہوگا

۳۹۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من دعا الی ہدی کان لہ من

الاجر مثل اجر تبعہ لا ینقص ذلک من اجورہم شیاً و من دعا الی ضلالة کان علیہ من الاثم مثل آثم من تبعہ لا ینقص ذلک من آثمہم شیاً۔

جو کسی امر ہدایت کی طرف بلائے جتنے اس کا اتباع کریں ان سب کی برابر ثواب پائے اور اس سے ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ آئے اور جو کسی امر ضلالت کی طرف بلائے جتنے اس کے بلانے پر چلیں ان سب کے برابر اس پر گناہ ہو اور اس سے ان کے گناہوں میں کچھ تخفیف راہ نہ پائے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۹“ (مسلم ۳۴۱/۲، باب من سن سنة حسنة او سينة الخ)

مزامیر حرام ہے

۳۹۲۔ حدیث صحیح بخاری شریف ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے

ہیں لیکونن فی امتی اقوام لیستحلون الحر و الحریر و الخمر و المعازف۔

ضرور میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں جو حلال ٹھہرائیں گے عورتوں کی شرمگاہ

یعنی زنا اور ریشمی کپڑوں اور شراب اور باجوں کو۔ حدیث صحیح جلیل متصل و قد اخرجہ ایضاً

احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ و الاسمعیلی و ابونعیم باسانید صحیحہ لامطعن فیہا و

صححہ جماعة آخرون من الائمة کما قالہ بعض الحفاظ قالہ الامام ابن حجر فی کف

الرعاع۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۹“ (بخاری ۸۳۷/۲، باب ماجاء فیمن یستحل الخمر الخ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے نام تبدیل فرمادیئے جن کے معنی اصلی کے

لحاظ سے کوئی برائی تھی

۳۹۳۔ جامع ترمذی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے ان النبی صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ برے نام کو بدل دیتے۔ (ترمذی ۱۱۱/۲،

۴۹۴۔ سنن ابی داؤد میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاصی (عاص) و عزیز و عتله و شیطان و حکم و غراب و حباب و شہاب نام تبدیل فرمادیئے قال ترکت اسانیدھا للاختصار۔ (ابوداؤد ۲/۶۷۷، باب فی تغیر الاسم القبیح)

۴۹۵۔ احرم کانام بدل کر زمرہ رکھا۔ رواہ عن اسامة بن انحرى رضى الله تعالى عنه۔

۴۹۶۔ عاصیہ کانام جمیلہ رکھا۔ رواہ مسلم عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما۔ (مسلم ۲/۲۰۸، باب استحباب تغیر الاسم القبیح الخ)

۴۹۷۔ برہ کانام زینب رکھا اور فرمایا لاترکوا انفسکم و الله اعلم باهل البر منکم۔

اپنی جانوں کو آپ اچھا نہ بتاؤ خدا خوب جانتا ہے کہ تم میں ٹکڑا کون ہے، برہ کے معنی تھے زن غور کار اسے خود ستائی بتا کر تبدیل فرمادیا۔ رواہ مسلم عن زینت بنت ابی سلمة رضى الله تعالى عنهما۔ (مسلم ۲/۲۰۸، باب استحباب الاسم الخ)

اچھا نام رکھنے کے بارے میں ایک حدیث

۴۹۸۔ اور ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکم تدعون يوم القيمة باسمائکم و اسماً آبائکم فاحسنوا اسماءکم۔

بیشک تم روز قیامت اپنے اور اپنے والدوں کے نام سے پکارے جاؤ گے تو اپنے نام اچھے رکھو۔ رواہ احمد و ابوداؤد عن ابی الدرداء رضى الله تعالى عنه بسند جيد۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۰۱" (ابوداؤد ۲/۶۷۷، باب فی تغیر الاسماء)

اسمائے انبیاء پر نام رکھنے کی تاکید و ترغیب پر ایک حدیث پاک

۴۹۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تسموا باسماء الانبياء

انبیاء کے ناموں پر نام رکھو۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد و ابوداؤد و النسائی

عن ابی وهب الحمصی وله تنمة و البخاری فی التاريخ بلفظ سموا عن عبد الله بن جراد رضى الله تعالى عنه وله تنمة اخرى۔ (ابوداؤد ۲/۶۷۷، باب فی تغیر الاسماء)

حضور کی کنیت پر نام رکھنے کی ممانعت پر ایک حدیث۔ نیز یہ کہ یہ حکم زمانہ رسالت میں تھا مگر اب عند العلماء حکم جواز ہے

۵۰۰۔ صحیحین و مسند احمد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں حضرت انس، صحیحین و ابن ماجہ



میں حضرت جابر، مجتہم بنیر طبرانی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سمو باسمی ولا تکنوا بکنیتی۔

میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت نہ رکھو۔ (بخاری ۲/۹۱۳، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم سمو باسمی الخ)

محمد نام رکھنے والا اور جس کا یہ نام رکھا جائے دونوں جنت میں جائیں گے

۵۰۱۔ ابن عساکر و حافظ حسین بن احمد بن عبداللہ بن بکیر حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من ولد له مولود فسماه محمدا حبالی و تبرک باسمی کان هو و مولودہ فی الجنة۔

جس کے لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لئے اس کا نام محمد

رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں۔ امام خاتم الکھاظ جلال الملہ والدین سیوطی فرماتے

ہیں هذا امثل حدیث ورد فی هذا الباب و اسنادہ حسن۔ یعنی جس قدر حدیثیں اس باب

میں آئیں یہ سب سے بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۰۲“ (کنز العمال

۲۲۲-۲)

محمد نام کا شخص عذاب دوزخ سے محفوظ رہے گا

۵۰۲۔ ابو نعیم حلیہ الاولیاء میں حضرت نبط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قال اللہ تعالیٰ و عزتی و جلالی لا عذبت احدا

تسمی باسمک فی النار۔

رب عزوجل نے مجھ سے فرمایا مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا

اسے دوزخ کا عذاب نہ دوں گا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۰۳“

محمد و احمد نام والے شخص پر دوزخ حرام ہے

۵۰۳۔ حافظ ابوطاہر سلفی و حافظ ابن بکیر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں روز قیامت دو شخص حضرت عزت کے حضور کھڑے کئے جائیں

گے حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ عرض کریں گے کہ الہی ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے

ہم نے تو کوئی کام جنت کا نہ کیا رب عزوجل فرمائے گا۔ ادخلا الجنة فانی آلت علی نفسی ان

لا یدخل النار من اسمہ احمد ولا محمد

جنت میں جاؤ کہ میں نے حلف فرمایا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔  
یعنی جب مومن ہو اور مومن عرف قرآن و حدیث و صحابہ میں اسی کو کہتے ہیں جو سنی صحیح العقیدہ ہو۔  
جن لوگوں کے پاس محمد و احمد کے آدمی کھانا کھائیں وہ مقدس ہیں

۵۰۴۔ حافظ ابن بکیر امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روای کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، دلیلی مسند الفردوس میں موقوفہ راوی کہ مولیٰ علی فرماتے ہیں، ابن عدی کا ما اور ابو سعد نقاش بسند صحیح اپنے معجم شیوخ میں راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما اطعم طعاما علی مائدة ولا جلس علیہا وفيہا اسمی الا وقد سوا کل یوم مرتین۔  
جس دسترخوان پر لوگ بیٹھ کر کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد نام کا ہو وہ لوگ ہر روز دو بار مقدس کئے جائیں

۵۰۵۔ حدیث امیر المومنین (علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے لفظ یہ ہیں ما من مائدة وضعت فحضر علیہا من اسمہ احمد او محمد الا اقدس اللہ ذالک المنزل کل یوم مرتین

جس دسترخوان پر احمد یا محمد نام کا کوئی حاضر ہو اللہ تعالیٰ ہر روز اس گھر کو دو بار مقدس فرماتا ہے۔ (مولف)

ایک گھر میں دو یا تین محمد ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں بلکہ یہ باعث رحمت و برکت ہے  
۵۰۶۔ ابن سعد طبقات میں عثمان عمری سے مرسل راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما ضر احدکم لو کان فی بیتہ محمد و محمدان وثلاثة  
تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔  
(کنز العمال ۲۲، ۲۵)

محمد نام کا آدمی کسی مشورہ میں شریک ہو تو اس میں برکت ہوگی  
۵۰۷۔ طرائفی وابن الجوزی امیر المومنین مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما اجتمع قوم قط فی مشورة و فیہم رجل اسمہ محمد لم یدخلوہ فی مشورتہم الا لم یبارک لہم فیہ  
جو کوئی قوم کسی مشورے کے لئے جمع ہوں اور ان میں کوئی شخص محمد نام ہو اور اسے اپنے مشورے میں شریک نہ کریں ان کے لئے اپنی مشورت میں برکت نہ رکھی جائے۔ (کنز العمال)

جس کا نام محمد ہو اس کی عزت و تکریم کرو

۵۰۸۔ حاکم و خطیب تاریخ اور ویلیس مسند میں امیر المومنین مولیٰ علیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

سے روای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا سمیتم الولد محمداً فاکرموہ

واوسعوا لہ فی المجلس ولا تقبحوا لہ وجہا

جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو اور

اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو یا اس پر برائی کی دعا نہ کرو۔ (کنز العمال ۲۲/۲۰۲)

محمد نام کے شخص کو تکلیف نہ دو

۵۰۹۔ بزار مسند میں حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا سمیتم محمداً فلا تضربوہ ولا تحرموہ

جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو نہ محروم کرو۔ (کنز العمال ۲۲/۲۰۳)

عورت کے حمل سے لڑکا پیدا ہونے کی ایک پراثر دعا

۵۱۰۔ فتاویٰ امام شمس الدین سخاوی میں ہے ابو شعث (ابو شعیب) حرانی نے امام عطا (تابعی

جلیل الشان استاذ امام الزمہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے روایت کی من ارادہ

ان یکون حمل زوجته ذکر اقل یضع یدہ علی بطنہا ویقل ان کان ذکر ا فقد سمیتہ

محمداً فانہ یکون ذکر ا

جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہوا سے چاہئے اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ

کر کہے ان کان ذکر ا فقد سمیتہ محمداً اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام محمد رکھا انشاء اللہ

العزیز لڑکا ہی ہوگا۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۲۰۳“

اپنے مملوک کو عبدی کہنے کی ممانعت پر ایک حدیث

۵۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یقولن احدکم عبدی کلکم

عبد اللہ ولكن لیقل غلامی هذا مختصر

ہر گز تم میں اب کوئی اپنے مملوک کو یوں نہ کہے کہ میرا بندہ تم سب خدا کے بندہ ہو ہاں

یوں کہے کہ میرا غلام، رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ”فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۲۰۴“

(سم ۲۸/۲ باب حکم اطلاق لفظ العبد الخ)

لفظ سلام کے ساتھ ہاتھ کا اشارہ بھی ہو تو مضائقہ نہیں ورنہ صرف اشارہ کرنا منع ہے

حدیث میں ہے

۵۱۲۔ اخرج الترمذی قال حدثنا سويد نا عبد الله بن المبارك نا عبد الحميد

بن بهرام انه سمع شهر بن حوشب يقول اسمأنت یزید تحدث ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مر فی المسجد یوما وعصبة من النساء قعود فالوی بیده هذا حدیث حسن۔

اسما بنت یزید سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن مسجد سے تشریف لے گئے وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی تھی تو حضور نے ہاتھ کے اشارہ سے انہیں سلام کیا (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۸“ (ترمذی ۲/۹۹ باب ماجا فی التسلیم علی النساء)

بدقالی پر ایک حدیث

۵۱۳۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود الطیرة شرك (من الشرك)

بدقالی لینا اور اس پر کاربند ہونا مشرکوں کا شیوہ ہے (مؤلف) رواہ الائمة احمد فی المسند والبخاری فی الادب المفرد و ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجه والحاكم فی صحاحهم کلهم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح ”فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۲۰۹“ (ترمذی ۲/۹۰۰ باب ماجاء فی الطیرة)

تشبہ کی ممانعت پر ایک حدیث پاک

۵۱۴۔ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان الرجل اذا رضى هدى

الرجل وعمله فهو مثل عمله۔ رواه الطبرانی من حدیث عقبه بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی دوسرے کے عمل و راہ کو پسند کرے تو وہ اسی کے مثل ہے۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۱۳“

پچھنا لگانے والے کی کمائی خبیث ہے

۵۱۵۔ فی الحدیث کسب الحجام خبیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بھری شگی لگانے والے کی کمائی خبیث ہے چونکہ اس میں نجاست کی آلودگی ہوتی ہے اس لئے اسے خبیث فرمایا (مؤلف) (ابوداؤد ۲/۳۸۶ باب فی کسب الحجام)

۵۱۶۔ قد ثبت ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احتجم واعطى الحجام۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنگی لگوائی اور حجام کو اس کی اجرت عطا فرمائی۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۲۵"

وائے تسبیح میں ورد وغیرہ پڑھنے کا ثبوت حدیث میں ہے

۵۱۷۔ عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه دخل مع رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی امرأة و بین یديها نوى او حصی تسبح به فقال الا

اخبرك بما هو ايسر عليك من هذا او افضل فقال سبحن الله عدد ما خلق فى السماء

و سبحن الله عدد ما خلق فى الارض و سبحن الله عدد ما بین ذلك و سبحن الله

عدد ما هو خالق و الله اكبر مثل ذلك و لا اله الا الله مثل ذلك و لاحول و لا قوة الا

بالله مثل ذلك۔ رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی و ابن حبان فى صحيحه والحاكم و

قال صحيح الاسناد۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک

خاتون کے پاس آئے جس کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں جن سے وہ تسبیح پڑھ رہی

تھی، حضور نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتا دوں جو اس سے آسان اور افضل ہو پھر فرمایا کہ

سبحن الله عدد ما خلق فى السماء الخ کہا کرو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۲۶"

(ترمذی ۲/۱۹۷، باب فى دعاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ)

چار جائز کھیلوں کے بیان میں دو حدیثیں

۵۱۸۔ النسائی روى بسند حسن عن جابر بن عبد الله و جابر بن عمير رضی

الله تعالیٰ عنہم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال كل شی لیس من ذکر الله

فهو لهو و لعب الا ان يكون اربعة ملاعبة الرجل امرأته و تادیب الرجل فرسه و مشی

الرجل بین الغرضین و تعلیم الرجل السباحة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذکر اللہ کے سوا جو چیز ہے وہ لہو و لعب ہے

مگر چار چیزیں یعنی آدمی کا بیوی سے ملاعبت کرنا، آدمی کا گھوڑا سدھانا پھرانا اور دو نشانوں کے

درمیان چلنا اور تیراکی سیکھنا۔ (مولف)

۵۱۹۔ و اخرج الطبرانی فى الاوسط عن امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كل لهو يكره الا ملاعبة الرجل امرأته و  
مشيه بين الهذفين و تعليمه فرسه. الحديث صحيح لاشك۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام کھیل مکروہ ہیں مگر بیوی سے ملاعبت،  
تیر اندازی کے لئے اس کے نشانوں کے مابین چلنا اور گھوڑے کو کاڑھنا (سکھانا)۔ (مولف) "فتاویٰ  
رضویہ، ج ۹، ص ۲۳۲"

ہدیہ و صدقہ کرنا خدا و رسول کو راضی کرنے کے برابر ہے اور اس سے حاجتیں پوری  
ہوتی ہیں

۵۲۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الصدقة بتغی بها وجه الله  
تعالى والهدية يتغی بها وجه الرسول و قضاء الحاجة۔

صدقے سے اللہ عزوجل کی رضا مطلوب ہوتی ہے اور ہدیہ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی رضا اور اپنی حاجت روائی منظور ہوتی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن بن  
علقمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۱۰"

امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر ایک حدیث پاک

۵۲۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کلا والله لتامرن بالمعروف و  
تنهون عن المنکر او لیضربن الله بقلوب بعضکم علی بعض ثم لیلعنکم کما لعنہم۔  
یوں نہیں، خدا کی قسم یا تو تم ضرور امر بالمعروف کرو گے اور ضرور نہی عن المنکر کرو گے یا  
ضرور اللہ تعالیٰ تمہارے دل آپس میں ایک دوسرے پر مارے گا پھر تم سب پر اپنی لعنت اتارے گا  
جیسی ان بنی اسرائیل پر اتاری۔ رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ هذا  
مختصراً۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۱۶" (ابوداؤد ۲/۵۹۶، باب الامر و النهی)

خوشبو لگانا سنت ہے اور اسے رد کرنا نہیں چاہئے

۵۲۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من عرض علیہ ریحان فلا یرده فانه  
خفیف المحمل طیب الريح۔

جس کے سامنے خوشبو نبات پھول پتی وغیرہ پیش کی جائے تو اسے رد نہ کرے کہ اس کا بوجھ  
ہلکا اور ہوا چھپی ہے، بوجھ ہلکا یہ کہ پیش کرنے والے پر مشقت نہیں کوئی بھاری احسان نہیں۔ رواہ  
مسلم و ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابوداؤد ۲/۵۷۵، باب فی رد الطیب)

۵۲۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اربع من سنن المرسلین الختان و التطیر و النکاح و السواک۔

چار باتیں انبیاء مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنتوں سے ہیں ختنہ کرنا اور خوشبو لگانا اور نکاح اور مسواک۔ رواہ الامام احمد و الترمذی و البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال الترمذی حسن غریب۔ (مسند احمد ۶/۵۸۶)

۵۲۴۔ صحیح بخاری شریف میں ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لا یرد الطیب۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشبو کی چیز رو نہ فرماتے تھے۔ رواہ ابو والامام احمد و الترمذی و النسائی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۲۶“ (بخاری ۲/۸۷۸، باب من لم یرد الطیب)

نعمت خداوندی کا سادگی کے ساتھ اظہار کرنا جائز ہے

۵۲۵۔ هذا نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قائلان ان اللہ تعالیٰ یحب ان یری اثر نعمته علی عبده۔ رواہ الترمذی و حسنه و الحاکم و صححه عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اپنی دی ہوئی نعمتوں کا اثر دیکھنا پسند فرماتا ہے۔ یعنی اظہار نعمت خداوندی جو بطور تشکر ہو اللہ کو محبوب ہے۔ (مولف) ابن آدم کے کھانے پر ایک حدیث

۵۲۶۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الحدیث الصحیح یحسب ابن آدم لقیمات یقمن صلبہ الحدیث۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اولاد آدم کو کھانے کے اتنے لقمے کافی ہیں جو ان کی پیٹھ سیدھی رکھیں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۳۴“ (ترمذی، ج ۲، ص ۶۳، باب عاجز فی کراهیۃ کثرة الاکل)



# تعارف

الحق المجتلی فی حق المبتلی

(بلار سیدہ و مجذوم کے احکام)

ذی الحجہ ۱۴۲۳ھ کو سوال ہوا کہ مجذوم کے ساتھ اکل و شرب اور نشست و برخاست شرعاً کیسا ہے؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے تحریر فرمایا کہ۔

مذہب معتمد و صحیح یہ ہے کہ جذام، کھجلی، چیچک اور طاعون وغیرہا اصلاً کوئی بیماری ایک دوسرے کو ہرگز ہرگز اڑ کر نہیں لگتی اور علماء کا اس بات میں اتفاق ہے کہ مجذوم کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا مباح ہے اور اس کی خدمت گزاری و تیمارداری موجب ثواب ہے۔

اس کی تائید و تصویب میں جو احادیث پیش کی گئی ہیں وہ بظاہر مختلف ہیں، یعنی بعض حدیثوں میں صاحب جذام سے اجتناب و دور رہنے کی ترغیب نکلتی ہے اور بعض میں یہ ذکر ہے کہ کوئی بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔

امام احمد رضا دونوں انواع کی حدیثوں کی توضیح و تاویل میں فرماتے ہیں کہ

”احادیث قسم ثانی تو اپنے افادہ میں صاف صریح و واضح ہیں کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی، کوئی مرض ایک دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتا، کوئی تندرست بیمار کے قرب و اختلاط سے بیمار نہیں ہو جاتا، جسے پہلے شروع ہوئی اسے کس کی اڑ کر لگی۔“

اس مفہوم کی جو حدیثیں ہیں ان کے ارشادات عالیہ کو سن کر یہ خیال کسی طرح گنجائش نہیں پاتا کہ واقع میں تو بیماری اڑ کر لگتی ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کا وسوسہ اٹھانے کے لئے مطلقاً اس کی نفی فرمائی ہے، پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عملی سلوک کہ مجذوموں کو اپنے ساتھ کھانا ان کا جھوٹا پانی پینا انکا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر برتن میں رکھنا وغیرہ یہ سب واضح کر رہا ہے کہ ”عدوی“ (یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا) محض خیال باطل ہے۔

اور قسم اول (یعنی مجذوم سے دور بھاگنے) کی حدیثیں وہ اس درجہ عالیہ صحت پر نہیں ہیں جس درجہ صحت پر احادیث نفی ہیں ان میں اکثر ضعیف ہیں اور بعض غایت درجہ حسن ہیں۔

پھر امام احمد رضا نے ان احادیث کی تاویل و تشریح بھی نہایت حسین و جمیل انداز میں کی ہے جو احادیث بظاہر مختلف ہیں، اور دونوں قسموں کی حدیثوں کے مابین تطبیق و توفیق بھی احسن وجوہ میں دی ہے اور حدیث کے ضعف و سقم اور روایان حدیث کے ثقہ و غیر ثقہ ہونے کے وجوہات پر بھی بحث کی ہے۔

غرضیکہ امام احمد رضا نے اس محققانہ رسالہ میں مسئلہ عدوی کا وہ حق تحقیق ادا کیا ہے جو اپنی مثال آپ ہے اور ان کی یہ تحقیقات عظیمہ جہازی ساز کے ۱۳ صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں اور ۷۳ احادیث کریمہ عنوان بحث و تمحیص ہیں۔

# احادیث

## الحق المجتلی فی حق المبتلی

جذامی سے اجتناب و احتراز کی تاکید پر چند احادیث مبارکہ

۵۲۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتقوا المجذوم کما يتقى الاسد۔

جذامی سے بچو جیسا شیر سے بچتے ہیں۔ رواہ البخاری فی التاريخ عن ابی هريرة رضی

اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ۲۹/۱۰)

۵۲۸۔ روایت ابن جریر کے لفظ یہ ہیں فر من المجذوم فرارك عن الاسد۔

جذامی سے بھاگ جیسا شیر سے بھاگتا ہے۔ رمز الامام الجلیل السیوطی حسنه علی

ما فی التیسیر او صحته علی ما فی فیض القدير و ذکره فی اللفظ الاول فی الجامع

الصغير و باللفظ الاخير فی الكبير۔ (بخاری ۲/۸۵۰، باب الجذام)

۵۲۹۔ فی صحیح البخاری بلفظ فر من المجذوم کما تفر من الاسد۔

جذامی سے بھاگ جیسا شیر سے بھاگتا ہے۔ (مولف) (بخاری ۲/۸۵۰، باب الجذام)

۵۳۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتقوا صاحب الجذام کما يتقى

السبع اذا هبط و اذيا فاهبطوا غیرہ۔

جذامی سے بچو جیسا درندے سے بچتے ہیں وہ ایک نالے میں اترے تو تم دوسرے میں اترو۔

رواہ ابن سعد فی الطبقات عن عبد اللہ بن جعفر الطیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند

ضعیف۔ (کنز العمال ۲۹/۱۰)

۵۳۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتديموا النظر الى

المجذومين۔

مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو۔ رواہ ابن ماجہ و ابن جریر قلت و سندہ حسن

صالح۔ (ابن ماجہ ۲/۲۶۱، باب انجذام)

۵۳۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوسری روایت میں فرماتے ہیں لاتحدوا

النظر الى المجذومين۔

جذامیوں کی طرف پوری نگاہ نہ کرو۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی و البیہقی فی السنن

بسند حسن ایضا کلہم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنز العمال ۱۰/۲۹)

۵۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتدیموا النظر الى

المجذومين اذا كلمتموهم فليكن بينكم وبينهم قدر رمح۔

جذامیوں کی طرف نظر نہ جماؤ ان سے بات کرو تو تم میں ان میں ایک ایک نیزے کا فاصلہ

ہو۔ رواہ احمد و ابویعلی و الطبرانی فی الکبیر و ابن جریر عن فاطمة الصغریٰ عن ایہا

السید الشہید الریحانة الاصفہر و ابن عساکر عنہا عنہ و عن ابن عباس معارضی اللہ

تعالیٰ عنہم جمیعاً۔

۵۳۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کلم المجذوم و بینک و بینہ

قید رمح اور رمحین۔

مجدوم سے اس طور پر بات کر کہ تجھ میں اس میں ایک دو نیزے کا فاصلہ ہو۔ رواہ ابن

السنی و ابونعیم فی الطب عن عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند واہ قلت

لکن لا شاهد۔ (کنز العمال ۱۰/۲۹)

حضور علیہ السلام نے ایک جذامی سے بیعت تولی مگر ان سے مصافحہ نہیں فرمایا

۵۳۵۔ حدیث میں ہے جب وفد ثقیف حاضر بارگاہ اقدس ہوئے اور دست انور پر بیعتیں

کیں ان میں ایک صاحب کو یہ (جذام کا) عارضہ تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان

سے فرمایا ارجع فقد بايعناك۔ واپس جاؤ تمہاری بیعت ہو گئی، یعنی زبانی کافی ہے مصافحہ نہ ہونا

مانع بیعت نہیں۔ رواہ ابن ماجہ قلت بسند حسن عن رجل من آل الثريد يقال له عمرو عن

ابنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رواہ ابن جریر فسمی اباه الثريد وهو الثريد بن سويد الثقفي

ذكر الامام الجليل السيوطي بالتخريج الاول في الاول في اول الجامع الكبير و بالآخر في

مسانيد جمع الجوامع اقول بل الحديث في صحيح مسلم بلفظ قد بايعناك فارجع كما

هو لفظ ابن جرير سواء بسواء

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان سے ایسا فرمانا چند وجوہ کا احتمال رکھتا ہے

(۱) انہیں مجلس اقدس میں نہ بلایا کہ حاضرین دیکھ کر حقیر نہ سمجھیں

(۲) حضار میں کسی کو دیکھ کر یہ خیال نہ پیدا ہو کہ ہم ان سے بہتر ہیں خود بنی اس مرض سے بھی سخت تریباری ہے

(۳) مریض اہل مجمع کو دیکھ کر غمگین نہ ہو کہ یہ سب ایسے چھین میں ہیں اور وہ بلا میں تو اس کے قلب میں تقدیر کی شکایت پیدا ہوگی

(۴) حاضرین کا لحاظ خاطر فرمانا کہ عرب بلکہ عرب و عجم جمہور بنی آدم بالطبع ایسے مریض کی قربت سے برہماتے ہیں نفرت لاتے ہیں

(۵) اقول ممکن کہ خاطر مریض کا لحاظ فرمایا کہ ایسا مریض خصوصاً نو مبتلا خصوصاً ذی وجاہت مجمع میں آتے ہوئے شرماتا ہے۔

(۶) اقول ممکن کہ مریض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں سے رطوبت نکلتی تھی تو نہ چاہا کہ مصافحہ فرمائیں وغیرہ۔ منہ) "فتویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۳۱" الحق المجتلی۔ (ابن ماجہ، ج ۲، ص ۲۶۱، باب الجذام) (مسلم، ج ۲، ص ۲۳۳، باب اجتناب المجذوم و نحوه)

مجدوم سے احتراز کے بارے میں مزید چار حدیثیں  
۵۳۶۔ حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کو آتے دیکھا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا یا انس اثن البساط لا یطأ علیہ بقدمہ۔

اے انس پھوٹا الٹ دو کہیں یہ اس پر اپنا پاؤں نہ رکھ دے۔ رواہ الخطیب عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و فی القلب منہ شیء (کنز العمال، ۱۰/۳۰)

۵۳۷۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے درمیان وادی عسفان پر گزرے وہاں کچھ لوگ مجذوم پائے مرکب کو تیز چلا کر وہاں سے تشریف لے گئے اور فرمایا ان کان شیء من الداء یعدی فہو ہذا۔

اگر کوئی بیماری اڑ کر لگتی ہے تو وہ یہی ہے رواہ ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و المرفوع منہ عند ابن عدی فی الکامل من 'دون ذکر القصة و هو ضعیف۔ (کنز العمال، ۱۰/۵۵)

۵۳۸۔ حدیث میں ہے ایک جذامی عورت کعبہ معظمہ کا طواف کر رہی تھی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا امة اللہ لا تؤذی الناس لو جلست فی بیتک۔ اے اللہ کی لونڈی لوگوں کو ایذا نہ دے اچھا ہو کہ تم اپنے گھر میں بیٹھے رہو پھر وہ گھر سے

نہ نکلیں۔ رواہ مالک و الخرائطی فی اعتلال القلوب عن ابی ملیکہ۔ (موطا مالک، ص ۱۶۵، جامع الحج)

۵۳۹۔ حدیث میں ہے ان عمر بن الخطاب قال للمعقوب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اجلس منی قید رمح و کان بہ ذلک الداء و کان بدریا۔

معقوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اہل بدر (و مہاجرین سابقین اولین رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے ہیں انہیں یہ مرض تھا امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا مجھ سے ایک نیزے کے فاصلے پر بیٹھے۔ رواہ ابن جریر عن الزہری قلت مرسل و لا یصح۔ (کنز العمال ۱۰/۵۳)

قضاو قدر پر یقین کامل ہو تو ”مجذوم“ کے ساتھ اختلاط اور کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ ۵۴۰۔ حدیث میں ہے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کو کچھ لوگوں کی دعوت کی ان میں معقوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے وہ سب کے ساتھ کھانے میں شریک کئے گئے اور امیر المومنین نے ان سے فرمایاخذ مما یلیک و من شقک فلو کان غیرک ما اکلنی فی صحفة و لکان بینی و بینہ قید رمح۔

اپنے قریب سے اپنی طرف سے لیجئے اگر آپ کے سوا کوئی اور اس مرض کا ہوتا تو میرے ساتھ ایک رکابی میں نہ کھاتا اور مجھ میں اور اس میں ایک نیزے کا فاصلہ ہوتا۔ رواہ ابن سعد و ابن جریر عن فقیہ المدینۃ خارجۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنز العمال، ۱۰/۵۴)

۵۴۱۔ حدیث میں ہے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دسترخوان پر شام کو کھانا رکھا گیا لوگ حاضر تھے امیر المومنین برآمد ہوئے کہ ان کے ساتھ کھانا تناول فرمائیں معقوب بن ابی فاطمہ دوسی صحابی مہاجر حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ادن فاجلس و ایم اللہ لو کان غیرک بہ الذی بک ما جلس منی ادنی من قید رمح۔

قریب آئیے بیٹھے خدا کی قسم دوسرا ہوتا تو ایک نیزے سے کم فاصلے پر میرے پاس نہ بیٹھتا رویاہ عنہ ذلک فی الغداء و هذا فی العشاء۔ (کنز العمال ۱۰/۵۴)

۵۴۲۔ حدیث میں ہے محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعض ساکنان موضع جرش نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جدای سے بچو جیسا درندے سے بچتے ہیں وہ ایک ٹالے میں اترے تو تم دوسرے میں اترو میں نے کہا واللہ اگر عبد اللہ بن جعفر نے یہ حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا جب

میں مدینہ طیبہ آیا ان سے ملا اور اس حدیث کا حال پوچھا کہ اہل جرش آپ سے یوں ناقل تھے فرمایا  
 کذبوا واللہ ما حدثتہم هذا و لقد رايت عمر بن الخطاب یوتی بالاناء فیہ الماء فیعطیہ  
 معقیب فیشرب منه ثم ینا ولہ عمر من یدہ فیضع فمہ موضع فمہ حتی یشرب منه  
 فعرفت انما یصنع عمر ذلك فرارا من ان یدخلہ شی من العدوی واللہ انہوں نے غلط  
 نقل کی میں نے یہ حدیث ان سے نہ بیان کی میں نے تو امیر المومنین عمر کو یہ دیکھا ہے کہ پانی ان  
 کے پاس لایا جاتا وہ معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے معقیب پی کر اپنے ہاتھ سے امیر المومنین کو  
 دیتے امیر المومنین ان کے منہ رکھنے کی جگہ اپنا منہ رکھ کر پانی پیتے میں سمجھتا کہ امیر المومنین یہ اس  
 لئے کرتے ہیں کہ بیماری اڑ کر لگنے کا خطرہ ان کے دل میں نہ آنے پائے۔ روایہ عن محمود رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ۱۰/۵۳)

۵۴۳۔ ابن سعد کی روایت میں ایک مفید بات زائد ہے کہ عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہما نے فرمایا امیر المومنین فاروق اعظم جسے طبیب سنتے معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے اس  
 سے علاج چاہتے دو حکیم یمن سے آئے ان سے بھی فرمایا وہ بولے جاتا رہے یہ تو ہم سے ہونہیں  
 ہو سکتا ہاں ایسی دوا کر دیں گے کہ بیماری ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے۔ امیر المومنین نے فرمایا عافیۃ  
 عظیمة ان یقف فلا یزید بڑی تندرستی ہے کہ مرض ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے انہوں نے دو  
 بڑی زنبیلیں بھروا کر اندرائن کے تازہ پھل منگوائے جو خربوزے کی شکل اور نہایت تلخ ہوتے ہیں  
 پھر ہر پھل کے دو دو ٹکڑے کئے اور معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لٹا کر دونوں طبیبوں نے ایک  
 ایک ٹکڑے پر ایک ایک ٹکڑا ملنا شروع کیا جب وہ ختم ہو گیا دوسرا ٹکڑا لیا یہاں تک کہ معقیب رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ اور ناک سے سبز رنگ کی کڑوی رطوبت نکلنے لگی اس وقت چھوڑ کر دونوں  
 حکیموں نے کہا اب یہ بیماری کبھی ترقی نہ کرے گی عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں  
 فواللہ ما زال معقیب متما سکا لا یزید و جعہ حتی مات

واللہ معقیب اس کے بعد ہمیشہ ایک ٹھہری حالت میں رہے تا دم مرگ مرض کی زیادتی نہ  
 ہوئی فتویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۴۲، الحق المحض۔ (کنز العمال ۱۰/۵۳)

اگر قضا و قدر پر وثوق کامل ہے تو جذامی کے ساتھ اختلاط اور کھانے پینے میں حرج نہیں اس  
 پر مزید چند حدیثیں

۵۴۴۔ حدیث میں ہے امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں قوم



ثقیف کے سفیر کی حاضری ہوئی کھانا حاضر لایا گیا وہ لوگ نزدیک آئے مگر ایک صاحب کہ اس مرض میں مبتلا تھے الگ ہو گئے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قریب آؤ قریب آئے فرمایا کھانا کھاؤ کھانا کھایا حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں و جعل ابوبکر بضع یدہ موضع یدہ فیاکل مما یاکل منه المجذوم۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شروع کیا کہ جہاں سے وہ مجذوم نوالہ لیتے وہیں سے صدیق نوالہ لے کر نوش فرماتے رضی اللہ تعالیٰ عنہ رواہ ابوبکر بن ابی شیبہ و ابن جریر عن القاسم۔ غائبانہ وہی مریض ہیں جن سے زبانی بیعت پر اکتفا فرمائی گئی تھی۔ (کنز العمال ۱۰/۵۲)

۵۲۵۔ حدیث جلیل میں ہے ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخذ ید

رجل مجذوم فادخلها معه فی القصعة ثم قال ثقة باللہ و توکلا علی اللہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جذامی صاحب کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ پیالے

میں رکھا اور فرمایا اللہ پر تکیہ ہے اور اللہ پر بھروسہ۔ رواہ ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ و

عبد بن حمید و ابن خزيمة و ابن ابی عاصم و ابن السنی فی عمل الیوم و اللیلة و ابویعلی

و ابن حبان و الحاکم فی المستدرک و البیہقی فی السنن و الضیاء فی المختار و ابن

جریر و الامام الطحاوی کلہم من جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کذا ذکر

الامام الجلیل الجلال السیوطی فی اول قسمی جامعہ الکبیر وزدت انا ابن جریر و

الطحاوی **قلت** و بہ علم ان قصر المشکوۃ علی ابن ماجہ لیس فی موضعه ثم الحدیث

سکت علیہ (و صححہ ابن خزيمة و ابن حبان و الحاکم و الضیاء و قال المناوی فی

التیسیر باسناد حسن و تصحیح ابن حبان و الحاکم قال ابن حجر فیہ نظر اہ) **اقول** لکن

فیہ مفضل بن فضالہ البصری بالباء اخو مبارک قال فی التقریب ضعیف و قال الترمذی ہذا

حدیث غریب لانعرفہ الا من حدیث یونس بن محمد عن المفضل بن فضالہ و المفضل

بن فضالہ ہذا شیخ بصری و المفضل بن فضالہ شیخ اخر مصری اوثق من ہذا او اشہر

وروی شعبۃ ہذا الحدیث عن حبیب بن الشہید عن ابن برید قال عمر اخذ ید مجذوم و

حدیث شعبۃ اثبت عندی و اصح اہ و اخرج ابن عدی فی الکامل ہذا الحدیث للمفضل

المذکور و قال لم ارہ انکر من ہذا قال و رواہ شعبۃ عن حبیب عن ابن بریدۃ ان عمر اخذ

ید مجذوم الحدیث اہ و لم یدکر الذہبی فی المیزان فی المفضل ہذا جرحا مقدر بل

ولا غير مفسر مما يبلغ درجة التضعيف البتة انما نقل عن يحيى انه قال ليس هو بذلك و  
عن الترمذى ما قدمنا ان المصرى اوثق منه و عن النسائى انه قال ليس بالقوى۔ **اقول** و  
لا يخفى عليك البون البين بين ليس بالقوى و ليس بقوى و قد روى عنه ذاك المؤدب  
الثقة الثبت و عبدالرحمن بن مهدى ذاك الجبل الشامخ الامام الحافظ قال البخارى فى  
على بن عبدالله المعروف و بابن المدينى ما استصغرت نفسى الا عنده و قال ابن المدينى  
فى عبدالرحمن هذا مارايت اعلم منه و كذلك موسى بن اسماعيل ذاك الثقة الثبت و  
جماعة لا جرم حسنه الحافظ و اطلاق الصحيح على الحسن غير مستنكر وقد صححه  
امام الائمة ابن خزيمة و من تبعه و قد وجدت له متابعا فان الامام الاجل ابا جعفر  
الطحاوى اخرجه اولا بالطريق المذكور فقال حدثنا فهد (يعنى ابن سليمان بن يحيى) ثنا  
ابوبكر بن ابى شيبة ثنا يونس بن محمد الحديث ثم قال حدثنا ابن مرزوق ثنا محمد بن  
عبدالله الانصارى ثنا اسمعيل بن مسلم عن ابى الزبير عن جابر عن رسول الله صلى الله  
تعالى عليه وسلم مثله اه **قلت** و به يعلم ما فى كلام الامام الترمذى والله تعالى اعلم ثم  
اعلم انه دفع فى الجامع الصغير لهذا الحديث **اقول** و لم اره فى المجتبى بل ليس فيه لان  
مداره على ما ذكر الترمذى على المفضل كما علت و المفضل هذا ليس من رواة النسائى  
اصلاً و قد سقط الحديث من نسخة سيدى على المتقى قدس سره و لذا اورده من القسم  
الاول للجامع الكبير وقد رمز له فيه دت ه الخ وهو الصحيح الا ان يكون النسائى رواه فى  
الكبير فبا لنظر اليه يقال ع وهو بعيد ثم الواقع فى المشكوة معزيا لابن ماجة ما ذكرنا  
اعنى كل ثقة بالله و فى جامع الترمذى ثم قال كل بسم الله ثقة بالله و توكلنا عليه قال  
العلامة على القارى اما ترك المؤلف البسمة مع وجودها فى الاصول فاما محمولة على  
رواية منفردة غريبة لابن ماجة و على غفلة من صاحب المشكوة و المصاييح اه۔ **اقول**  
سبحن الله هو انما نقله عن ابن ماجة فلو زاد البسمة نسب الى الفضلة ثم لم يتفرد ابن  
ماجة بترك المسئلة بل هو كذلك و عند ابى داؤد ايضا رواه عن عثمان بن ابى شيبة عن  
يونس بن محمد و ابن ماجة عن ابى بكر بن ابى شيبة و مجاهد ابن موسى و محمد بن  
خلف العسقلانى كلهم عن يونس بترك البسمة و الترمذى عن احمد بن سعيد الاشقر و  
ابراهيم بن يعقوب كلاهما عن يونس مع البسمة فافهم۔ "قوى رضويہ"، ج ۹، ص ۲۳۳۔

۵۴۶۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل مع صاحب

البلاء تواضعاً لربک و ایماناً۔

بلاؤالے کے ساتھ کھانا کھانا اپنے رب کے لئے تواضع اور اس پر سچے یقین کی راہ سے۔

رواہ الامام الاجل الطحاوی عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قلت ہکذا اور وہ فی الجامع کل باللام و اندی رأیہ الامام الطحاوی کن بالنون۔

۵۴۷۔ حدیث میں ہے کہ ایک بی بی نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجذوموں کے حق میں فرماتے فروا منهم کفرا و کم من الاسد۔

ان سے ایسا بھاگو جیسا شیر سے بھاگتے ہو۔ ام المومنین نے فرمایا کلا و لکنہ لا عدوی

فمن اعدی الاول۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ فرماتے تھے کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی جسے پہلے ہوئی اسے کس کی اڑ کر لگی۔ رواہ ابن جریر عن نافع بن القاسم عن حدیثہ فطیمہ۔ (کنز العمال ۱۰/۵۴)

اقول ام المومنین کا یہ انکار اپنے علم کی بناء پر ہے یعنی میرے سامنے ایسا نہ فرمایا بلکہ یوں

فرمایا اور ہے یہ کہ دونوں ارشاد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بصحت کافیہ ثابت ہیں۔

اٹھارویں سے تیس تک (یہ نمبر امام احمد رضا کے اعتبار پر ہے) حدیث جلیل عظیم صحیح

مشہور بلکہ متواتر جس سے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے استدلال کیا کہ

۵۴۸ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا عدوی بیماری اڑ کر نہیں لگتی رواہ

الائمة احمد و الشیخان و ابوداؤد ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ احمد و الستۃ الا النسائی عن

اس و احمد و الشیخان و ابن ماجہ و الطحاوی عن ابن عمر و احمد و مسلم و

الطحاوی عن السائب بن بزید و ہم و ابن جریر جمیعاً عن جابر و احمد و الترمذی و

الطحاوی عن ابن مسعود و احمد و ابن ماجہ و الطحاوی و الطبرانی و ابن جریر عن ابن

عباس و الثلثۃ الاخیرۃ عن ابی امامۃ و ابن خزیمۃ و الطحاوی و ابن حبان و ابن جریر عن

سعد بن ابی وقاص و الامام الطحاوی عن ابی سعید الخدری و الشیرازی فی الالقاب و

الطبرانی فی الکبیر و الحاکم و ابو نعیم فی الحلیۃ عن عمیر بن سعد الانصاری و الطبرانی

و ابن عساکر عن عبدالرحمن بن ابی عمیرۃ المزنی و ابن جریر عن ام المومنین و ایضاً

و صححه و القاضی محمد ابن عبد الباقي الانصارى فى جزئه الحديثى عن امير المؤمنين على كرم الله تعالى وجهه الكريم بلفظ لا يعدى سقيم صحيحا لخصنا عن الجامع الكبير مع جمع و زيادات۔ (بخارى ۸۵۹/۲، باب لا عدوى)

۵۴۹۔ اسی حدیث کے متعدد طرق میں وہ جواب قاطع ہر شک و ارباب ارشاد ہوا جسے ام المؤمنین نے اپنے استدلال میں روایت فرمایا صحیحین و سنن ابی داؤد و شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہا میں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی ایک باویہ نشین نے عرض کی یا رسول اللہ پھر اونٹوں کا یہ کیا حال ہے کہ وہ ریتی میں ہوتے ہیں جیسے ہرن یعنی صاف و شفاف بدن ایک اونٹ خارش والا آکر ان میں داخل ہوتا ہے جس کے خارش ہو جاتی ہے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فمن اعدى الاول اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگی۔ (بخاری ۸۵۹/۲، باب لا عدوى)

۵۵۰۔ احمد و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ کے یہاں حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ارشاد فرمایا ذلكم القدر فمن اجرب الاول

یہ تقدیری باتیں ہیں بھلا پہلے کو کس نے کھجلی لگا دی۔ یہی ارشاد احادیث مذکورہ عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ عباس و ابوامامہ و عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں مروی ہوا۔ (مسند احمد، ج ۲، ص ۱۰۱)

۵۵۱۔ حدیث اخیر میں اس توضیح کے ساتھ ہے کہ فرمایا الم ترو الى البعير يكون في الصحراء فيصبح و في كركره او في مراق بطنه نكتة من جرب لم تكن قبل ذلك فمن اعدى الاول

کیا دیکھتے نہیں کہ اونٹ جنگل میں ہوتا ہے یعنی الگ تھلگ کہ اس کے پاس کوئی بیمار اونٹ نہیں صبح کو دیکھو تو اس کے بچہ سینے یا پیٹ کے نرم جگہ میں کھجلی کا دانہ موجود ہے بھلا اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگ گئی۔ (بخاری ۸۵۹/۲، باب لا عدوى)

اقول حاصل ارشاد یہ ہے کہ قطع تسلسل کے لئے ابتدا بغیر دوسرے سے منتقل ہوئے خود اس میں بیماری پیدا ہونے کا ماننا لازم ہے تو حجت قاطعہ سے ثابت ہوا کہ بیماری خود بخود بھی حادث ہو جاتی ہے اور جب یہ مسلم ہے تو دوسرے میں انتقال کے سبب پیدا ہونا محض وہم ملیل و ادعائے بے دلیل رہا۔ جب ایک میں خود پیدا ہو سکتی ہے تو یوں ہزار میں۔ فلا یوسوسن العدو الرجیم

فی قلب مریض ان القائلین بالاعداء لایحسرون المرض فیہ حتی یلزمهم اعداء الاول فافهم و تثبت۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۳۳، الحق المجتلی“

۵۵۲۔ حدیث کہ احمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی قدر روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لایوردن ممرض علی مصح۔ ہر گز بیمار جانور تندرست جانوروں کے پاس پانی پلانے کو نہ لائے جائیں۔ (مسلم ۲۳۰/۲ باب لاعدوی و لا طیرۃ الخ)

۵۵۳۔ بیہقی نے سنن میں یوں مطولاً تخریج کی کہ ارشاد فرمایا لا عدوی و لا یحل الممرض علی المصح و لیحل حیث شاء قیل و لم ذاک قال لانہ اذی بیماری اڑ کر نہیں لگتی اور تندرست جانوروں کے پاس بیمار جانور نہ لائیں اور تندرست جانور والا جہاں چاہے لے جائے عرض کی گئی یہ کس لئے فرمایا اس لئے کہ اس میں اذیت ہے یعنی لوگ برا مانیں گے انہیں ایذا ہوگی۔ (کنز العمال ۷۰/۱۰)

قلت و قد رواہ مالک فی مؤطاہ انہ بلغہ عن بکیر بن عبداللہ بن الاشج عن ابن عطیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لا عدوی ولاہام ولا صفر و لا یحل الممرض علی المصح و لیحل المصح حیث شاء فقالوا یا رسول اللہ و ما ذاک فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ اذی ہکذا رواہ یحییٰ مرسلًا و تابعہ جماعة من رواة المؤطا و خالفہم القنبی و عبداللہ بن یوسف و ابو مصعب و یحییٰ بن بکیر فجعلوہ عن ابن عطیۃ عن ابی ہریرۃ موصولًا لا غیر ان ابن بکیر قال عن ابی عطیۃ و لا خلف فہو عبداللہ بن عطیۃ الاشجعی و یکنی ابا عطیۃ و وہم بعض رواة المؤطا فی جعلہ عن ابی عطیۃ عن ابی ہریرۃ و انما ہو عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما افادہ الزرقانی۔ یہ حدیث دونوں مضمون کی جامع ہے۔

۵۵۴۔ حدیث صحیح جلیل کہ ایسا ہی رنگ جامعیت رکھتی ہے صحیح بخاری شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا عدوی و فر من المجدوم کما تفر من الاسد۔

بیماری اڑ کر نہیں لگتی اور جذامی سے بھاگ جیسا شیر سے بھاگتا ہے اور وہ الامام الجلیل الجلال السیوطی فی جامعہ الکبیر بہذا اللفظ عازیا لابن جریر عن ابی قلابہ و فی

قسمہ الاول بلفظ لاعدوی و لاهامة و لا صفر و اتقوا المجذوم كما تتقوا الاسد عازیا لسنن البیهقی عن ابی ہریرۃ اورده فی اول الجامع ایضا بلفظ لاعدوی و لاطیرۃ و لاهامة و لا صفر و فر من المجذوم كما تفر من الاسد عازیا۔ لاحمد و البخاری عن ابی ہریرۃ وهو كذلك فی الجامع الصحیح و به ظهر ما قدمنا ان العزو یتبع اللفظ فبا لنظر الی حدیث ابی قلابۃ عددناه بحیالہ و لذا اوردناه بلفظہ وهو بعینہ لفظ البخاری و ان اشتمل علی زیادات لا توقف لهذا المعنی علیہا۔ اقول ابو قلابۃ ہذا هو عبداللہ بن زید الجرمی من ثقات التابعین و علمائہم کثیر الارسال و کان الاولی ان ینبہ علیہ ثم ان العلامة الشمس السخاوی قال فی حدیث اتقوا ذوی العاہات المعنی فر من المجذوم فرارک من الاسد كما ورد فی بعض الفاظ الحدیث وهو متفق علیہ عن ابی ہریرۃ مرفوعا بمعناہ اہ و رأیتی کتبت علیہ مانصہ۔ اقول لم ارہ لمسلم انما فیہ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لمجدوم انا قد بایعناک فارجع نعم هو فی حدیث البخاری بلفظ فر من المجذوم كما تفر من الاسد و الیہ وحدہ عزاء فی مشکوٰۃ و کذا الامام النووی فی شرح مسلم تحت حدیثہ المذكور و کذا الامام السیوطی فی اول جامعہ الکبیر قاللہ تعالیٰ۔ اعلم "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۳۵، الحق المحتلی"۔ (بخاری ۲/۸۵۰، باب الجذام)

### حجامت و شہد کے فوائد میں ایک حدیث

۵۵۵۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کان فی شیء من ادویتکم خیر ففی شرطۃ محجم او شربۃ من عسل۔ الحدیث رواہ احمد و الشیخان و النسائی عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری دوائیوں میں سے کسی چیز میں زیادہ بھلائی ہے تو وہ پچھتالگانے کے نشتر میں یا شہد کے گھونٹ میں۔ (مولف) (بخاری ۲/۸۵۰، باب الحجامة من الشقیفة و الصداغ)

نظر حق ہے حدیث میں ہے

۵۵۶۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو کان شیء سابق القدر لسبقته العین۔

رواہ احمد و مسلم و الترمذی عن ابن عباس و احمد و الترمذی و ابن ماجہ بسند صحیح

عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بالفرض کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاتی تو وہ نظر ہے۔ یعنی نظر لگنی حق ہے اور ہر چیز پر نظر لگ سکتی ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۳۶، نسخہ لسحتی“۔ (ترمذی ۲۶۷۲، باب ما جاء ان العین حق)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک معروف طریقہ یہ ہے کہ جو احادیث ان کے علم و یقین کے سوا ہیں ان کے راویوں کو سو، وہم اور قلت فہم و سماع سے منسوب کر دیتی ہیں لیکن کسی راوی کو کاذب یا خائن نہیں کہتی ہیں بلکہ صرف سو اور نسیان سے تعبیر کرتی ہیں اس سلسلے کی چند حدیثیں ذیل میں ہیں جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے طریقہ معروفہ پر بطور استشہاد نقل فرمائی ہیں۔

۵۵۷۔ کما قالت فی حدیث امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان المیت لیعذب ببعض بکاء اہلہ علیہ، یرحم اللہ عمر لا واللہ ما حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ ولكن ان اللہ تعالیٰ یزید الکافر عذابا ببکاء اہلہ علیہ و قالت حسبکم القرآن لاتروروا ذرة و ذر اخری۔ رواہ الشیخان۔

یعنی امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھر والوں کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے، روایت عمر کو سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث نہیں ہے کہ کسی مسلمان کے رونے اور چلانے سے اس کے مردے پر عذاب ہوتا ہے، بلکہ گھر والوں کے رونے سے میت کافر پر اللہ تعالیٰ عذاب زیادہ کرتا ہے یہ فرما کر حضرت عائشہ نے فرمایا تم کو قرآن کافی ہے کہ قرآن میں ہے یعنی ایک کا گناہ دوسرے پر نہیں ڈالا جاتا ہے۔ (مولف) (بخاری ۱۷۲۱، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعذب المیت الخ)

۵۵۸۔ وقالت یغفر اللہ لابی عبدالرحمن ترید ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فانه ایضا روى الحدیث کابیه اما انه لم یکذب و لكنه نسی اما مر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی یہودیة یکی علیها فقال انهم لیكون علیها و انها لتعذب فی قبرها۔ رویاہ ایضاً۔



یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مغفرت فرمائے کہ انہوں نے بھی اپنے والد گرامی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح حدیث روایت کی لیکن انہوں نے دروغ نہیں کہا بلکہ وہ بھول گئے۔ (اور یہ حدیث اس طرح ہے) کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک یہودیہ پر گزرے لوگ اس پر رو رہے تھے تو فرمایا کہ یہ لوگ اس یہودیہ پر رو رہے ہیں اور بیشک اس کی قبر میں اس پر عذاب ہو رہا ہے (مولف) (بخاری ۲/۱۰۲، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعذب البیت الخ)

۵۵۹۔ و فی لفظ آم واللہ ماتحدثون هذا الحدیث عن الکاذبین ولكن السمع یخطی و ان لکم فی القرآن ما یشفیکم ان لاتزر وازرة وزر اخرى ولكن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل لیزید الکافر عذابا ببعض بکاء اہلہ علیہ۔ رواہ الامام الطحاوی۔

یعنی دوسری روایت میں ہے کہ فرماتی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا بخدا تم لوگ اس حدیث کو کاذبین سے روایت نہیں کر رہے ہو بلکہ تمہاری سماعت خطا کر رہی ہے اور قرآن تمہارے لئے نسخہ شفا ہے کہ اس میں ہے ایک کا گناہ دوسرے پر نہیں ڈالا جاتا، ہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اللہ عزوجل کافر پر عذاب زیادہ کرتا ہے اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۲۷“ الحق المجتلی (شرح معانی الآثار ۲/۲۸۶، باب البکاء علی المیت)

۵۶۰۔ وقالت فی حدیثہما ایضا عنی امیر المومنین و ابنہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فی ننتی بدر و الذی نفسی بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منهم۔ رویاہ ایضاً۔ انما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہم لیعلمون الان ما کنت اقول لہم حق وقد قال اللہ انک لاتسمع الموتی۔ رواہ البخاری۔

امیر المومنین عمر اور ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے بدبودار کنواں (یعنی وہ کنواں جس میں کفار کی لاشیں پھینکی گئی تھیں) کے قریب فرمایا (یعنی جب اس کنواں کے پاس حضور نے کافروں کی لاشوں سے کلام فرمایا تو حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایسے جسموں سے کلام فرما رہے ہیں جن میں روہیں نہیں ہیں تو) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی قسم جس کے قبضہ میں

میری جان ہے جو میں ان سے کہہ رہا ہوں تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں۔ اس حدیث کو سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ تو صرف اس لئے فرمایا تھا کہ وہ اب جان لیں کہ میں جو ان سے کہتا تھا وہ حق ہے جب کہ اللہ فرما رہا ہے انک لا تسمع الموتی۔ (مولف) (بخاری ۱۸۳، باب ماجاء فی عذاب القبر)

۵۶۱۔ و لما بلغها حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ان الطیرۃ فی المرأة والدار و الفرس، غضبت غضبا شلیدا و قالت و الذی نزل القرآن علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما قالها رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و انما قال ان اهل الجاہلیۃ کانوا یتطیرون من ذلك۔ رواہ الطحاوی و ابن جریر عن قتادۃ عن ابی حسان و رواہ ایضا الحاکم و البیہقی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بد فالی عورت، گھر اور گھوڑے میں ہے، جب یہ حدیث ام المومنین صدیقہ کو پہنچی تو سخت غضبناک ہوئیں اور فرمایا کہ اس کی قسم جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن اتارا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ دور جاہلیت کے لوگ ان چیزوں (یعنی عورت، گھر اور گھوڑا) سے بد فالی لیا کرتے تھے۔ حضرت ام المومنین صدیقہ نے ایسا اس لئے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بد فالی کو ناپسند و مکروہ رکھتے تھے۔ رواہ الامام الطحاوی۔

(مولف) (شرح معانی الآثار ۲/۳۸۰، ۳۸۱، بحث الطیرۃ)

۵۶۲۔ وروی ایضا انه قبل لعائشۃ ان ابا ہریرۃ یقول لان یمتلی جوف احدکم قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا، فقالت یرحم اللہ ابا ہریرۃ حفظ اول الحدیث و لم یحفظ آخره ان المشرکون کانوا یہاجون رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لان یمتلی جوف احدکم قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا من مهاجۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا گیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے پیٹ کا پیپ سے بھرنا بہتر ہے اس سے کہ تمہارا پیٹ بھرے شعر سے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابو ہریرہ پر رحم فرمائے کہ انہوں نے حدیث کا جزء اول تو یاد رکھا اور جزء آخر یاد نہیں رہا۔ (جزء اخیر یہ ہے) کہ مشرکین رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محاذ اللہ ہجو کہا کرتے تھے تو حضور نے فرمایا کہ تمہارے پیٹ میں پیپ و خون بھرنا بہتر ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو کا شعر بھرنے سے۔ حضرت عائشہ نے ایسا اس لئے فرمایا کہ لانہا سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول ان من الشعر لحکمة۔ وسمعتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتمثل بشعر ابن رواحة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ وربما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم هذا البيت۔ ویاتیک بالاکبار من لم تزود۔ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بعض شعر میں حکمت ہوتی ہے۔ اور یہ بھی سنا ہے کہ حضور نے ابن رواحہ کے اشعار کی تمثیل دی ہے۔ اور حضور نے بسا اوقات یہ شعر بھی پڑھا ہے کہ ویاتیک بالاکبار من لم تزود۔ روی الكل الطحاوی۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۴، الحق المجتلی“۔ (شرح معانی الآثار ۲/۱۷۱، باب رواية الشعر هل می مکروہ ام لا)

یکس و مجبور کی امداد و اعانت پر ایک حدیث

۵۶۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ اللہ فی من لیس له الا اللہ۔ اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو اس کے بارے میں جس کا کوئی نہیں سوا اللہ کے۔ رواہ ابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۵۳، الحق المجتلی“

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد نہم

گناہ پر تادم ہونا توبہ کے مترادف ہے

۵۶۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا الندم توبہ۔

ندامت توبہ ہے۔ رواہ احمد و البخاری فی التاریخ و ابن ماجہ و الحاکم عن ابن مسعود و الحاکم و البیہقی فی شعب الایمان عن انس و الطبرانی فی الکبیر و ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی سعید الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم و هو حدیث صحیح "فتاویٰ رضویہ"، ج ۹، ص ۲۵۳، (ابن ماجہ ۲/۳۲۳ باب ذکر التوبہ)

گناہ ظاہر کی توبہ علی الاعلان کرنی ہوگی اور گناہ باطن کی توبہ بباطن

۵۶۵۔ امام احمد کتاب الزہد میں بسند حسن اور طبرانی معجم کبیر اور بیہقی شعب الایمان میں

بسند جید سیدنا معاذ بن جبل سے اور دیلمی مسند الفردوس میں انس بن مالک سے موصول اور امام احمد زہد میں عطاء بن یسار سے مرسل بالفاظ عدیدہ مطولہ و مختصرہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علیک بتقوی اللہ عزوجل ما استطعت و اذکر اللہ عزوجل عند کل حجر و شجر و اذا عملت سیئۃ فاحدث عندها توبۃ السر بالسر و العلانیۃ بالعلانیۃ۔ جہاں تک ہو سکے اللہ عزوجل سے تقویٰ لازم رکھ اور ہر پتھر اور پیڑ کے پاس اللہ کی یاد کر اور جب کوئی گناہ کرے اس وقت توبہ لا، خفیہ کی خفیہ اور آشکار کی آشکار۔ هذا لفظ احمد عن معاذ و فی مرسلہ من قوله اذا عملت سیئۃ الحدیث۔ (کنز العمال ۲۰/۲۷۸)

۵۶۶۔ و لفظ الدیلمی اذا حدثت ذنباً فاحدث عندها توبۃ ان سراً و ان علانیۃ فعلانیۃ

جب تجھ سے نیا گناہ ہو فوراً نئی توبہ کر نہاں کی نہاں اور عیاں کی عیاں

مومنین زمین والوں پر گواہ ہیں

۵۶۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک جنازہ گزرا حاضرین نے

اس کی تعریف کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وجبت، واجب ہو گئی، دوسرا جنازہ گزرا اس کی مذمت کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وجبت، واجب ہو گئی، امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا چیز واجب ہو گئی فرمایا هذا اثنتم علیہ خیرا

فوجب لہ الجنة وهذا اثنتم علیہ شرا فوجب لہ النار انتم شهداء اللہ فی الارض پہلے کی تم نے تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہو گئی دوسرے کی مذمت کی اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی تم اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو زمین میں۔ رواہ احمد و الشیخان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم ۱/۳۰۸، کتاب الجنائز)

گناہ چھپانے کے حکم میں دو حد تھیں

۵۶۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل امتی (معافاة) معافی الا

المجاہرین۔

میری سب امت عافیت میں ہے سوائے ان کے جو گناہ آشکار کرتے ہیں۔ رواہ الشیخان عن ابی ہریرۃ والطبرانی فی الاوسط عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنز العمال ۳/۱۴۱) (مسلم ۲/۳۱۲، باب النہی عن ہتک الانسان ستر نفسه)

۵۶۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا يزال العذاب مکشوفاً عن

العباد لما استتروا بمعاصی اللہ فاذا اعلنوها استوجبوا عذاب النار۔ رواہ فی مسند الفردوس عن المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بندوں سے ہمیشہ عذاب مکشوف رہے گا جب تک گناہ چھپائیں گے اور جب گناہ کا اعلان

کر دیں گے تو دوزخ واجب ہو جائے گا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۵۵“ (کنز العمال ۳/۱۴۵)

# تعارف

تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون

(طاعون یا وبائی امراض میں نہ بھاگنے کی احادیث میں تاکید)

۶ صفر ۱۳۲۵ھ کو نو سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا جس کا ما حاصل صرف یہ کہ طاعون

سے فرار شرعاً کیسا ہے؟

امام احمد رضا فاضل بریلوی نے اس کے جواب میں متعدد احادیث کریمہ کی روشنی میں

تحریر کیا ہے کہ

طاعون سے فرار گناہ کبیرہ ہے اور فرار کی ترغیب دینے والے پر فرار کرنے والے سے زیادہ

سخت وبال ہے۔ اور جو حدیثیں اس کی تائید و توثیق میں پیش کی گئی ہیں ان تمام احادیث میں طاعون

سے بھاگنے پر وعید شدید اور صبر کئے ٹھہرے رہنے کی ترغیب و تاکید ہے۔

اور امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ

”جن حکمتوں کی بناء پر حکیم کریم رؤف و رحیم علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والتسلیم نے طاعون سے

فرار حرام فرمایا ان میں ایک حکمت یہ ہے کہ اگر تندرست و توانا بھاگ جائیں گے تو بیمار و مصیبت

زدہ ضائع رہ جائیں گے، ان کا نہ کوئی تدارکار ہو گا نہ خبر گیراں، پھر جو مریں گے ان کی تجہیز و تکفین

کون کرے گا اس لئے طاعون سے فرار حرام و گناہ ہے۔

اور جس طرح طاعون سے بھاگنا حرام ہے اسی طرح طاعون زدہ مقام میں جانا بھی ناجائز و

گناہ ہے کہ احادیث صحیحہ میں دونوں سے ممانعت آئی ہے کہ پہلے میں تقدیر الہی سے بھاگنا ہے اور

دوسرے میں بلائے الہی سے مقابلہ کرنا ہے

اور ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ

طاعون برپا ہو جانے کی صورت میں اپنے شہر میں تین وصفوں کے ساتھ ٹھہرے۔

اول :- صبر و استقلال۔

دوم :- تسلیم و تقویٰ اور رضا بالقضاء پر طلب ثواب۔

سوم :- یہ سچا اعتقاد کہ بے تقدیر الہی کوئی بلا نہیں پہنچ سکتی۔

طاعون یا دیگر امراض وبائیہ سے نہ بھاگنے کی تحقیق و تفصیل میں یہ رسالہ نافعہ بڑے سائز

کے ۸ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۲۲ حدیثیں ایضاح مطالب و معانی پر شامل تحریر ہیں۔

# احادیث

## تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون

طاعون سے فرار گناہ کبیرہ ہے

۵۷۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الفار من الطاعون کالفار من الزحف طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کافروں کے مقابلے سے بھاگ جانے والا۔ (طاعون ایک وبائی مرض ہے جب یہ وبا آتی ہے انسان کے جسم پر پھوڑے نکلتے ہیں، اور وہ مر جاتا ہے اور طاعون کو پلگ بھی کہتے ہیں۔ مولف) رواہ الامام احمد بسند حسن و الترمذی و قال حسن غریب و ابن خزیمہ و ابن حبان فی صحیحہما و البزار و الطبرانی و عبد بن حمید عن جابر بن عبد اللہ و احمد و ابن سعد و ابویعلی و الطبرانی فی الکبیر و فی الاوسط و ابونعیم فی فوائد ابی بکر بن خلاد عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (مسند احمد ۳/۳۲۲)

ہدایت و ضلالت کی ترغیب دینے والے کے بارے میں ایک حدیث

۵۷۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من دعا الی ہدیٰ کان لہ من الاجر مثل اجور من اتبعہ لا ینقص ذلک من اجورہم شیئاً و من دعا الی ضلالة کان علیہ من الاثم مثل آثام من اتبعہ لا ینقص ذلک من آثامہم شیئاً۔

جو سیدھے راستے کی طرف بلائے جتنے اس کی پیروی کریں سب کے برابر ثواب پائے اور ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ ہو اور جو گمراہی کی طرف بلائے جتنے اس کے کئے پر چلیں سب کے برابر میں اس پر گناہ ہو اور ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہو۔ رواہ الائمة احمد و الستة الا البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۵۸" تیسیر الماعون۔ (مسلم ۳/۳۴۱، باب من سن سنة حسنة الخ)

طاعون زدہ زمین سے بھاگنے کی ممانعت پر چند احادیث کریمہ

۵۷۲۔ حدیث صحیحہ ہے کہ جب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راہ شام



میں خبر ملی کہ وہاں طاعون ہے صحابہ کرام میں پہلے مہاجرین کرام پھر انصار عظام پھر مشائخ قریش مہاجرین فتح مکہ کو بلا کر مشورے لئے، سب نے اپنی اپنی رائے ظاہر کی مگر کسی کو اس بارے میں ارشاد اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معلوم نہ تھا نہ خود امیر المومنین کے علم میں تھا یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس وقت اپنے کسی کام کو تشریف لے گئے تھے انہوں نے آکر ارشاد والا (یعنی جب تم کسی سر زمین میں موجود ہو اور وہاں طاعون ہونا سنو

تو وہاں سے نہ بھاگو) بیان کیا اور اسی پر عمل کیا گیا۔ (بخاری ۲/۸۵۳، باب ما یذکر فی الطاعون) ۵۷۳۔ یوہیں صحیحین کی حدیث ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ احد العشرة

المبعثرة کو یہ ارشاد اقدس کہ جب دوسری جگہ طاعون ہونا سنو وہاں نہ جاؤ اور جب تمہارے یہاں پیدا ہو تو وہاں سے نہ بھاگو، معلوم نہ تھا یہاں تک کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب ابن المحبوب اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کے بچے ہیں انہیں یہ حدیث سنائی۔ بلکہ صحیحین سے یہ بھی ثابت ہے کہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے سوال کر کے اس کا علم حاصل فرمایا۔ ”فتویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۵۹“ تیسیر الماعون۔ (بخاری

۲/۸۵۳، باب ما یذکر فی الطاعون)

۵۷۴۔ امام احمد و امام الائمہ ابن خزیمہ کے یہاں یوں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الفار من الطاعون کالفار من الزحف و الصابر فیہ کالصابر فی الزحف۔

طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسا جہاد میں کفار کے سامنے سے بھاگنے والا اور طاعون میں ٹھہرنے والا ایسا ہے جیسا جہاد میں صبر و استقلال کرنے والا۔ (مسند احمد ۴/۲۳۲)

۵۷۵۔ انہیں کی دوسری روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

الفار من الطاعون کالفار من الزحف و من صبر فیہ کان لہ اجر شہید۔

طاعون سے بھاگنے والا جہاد سے بھاگنے والے کی طرح ہے اور جو اس میں صبر کئے رہے اس

کیلئے شہید کا ثواب ہے۔ (مسند احمد ۴/۲۳۲)

۵۷۶۔ ابن سعد کے یہاں یوں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الفار

من الطاعون کالفار من الزحف۔

طاعون سے بھاگنا جہاد سے بھاگ جانے کے مثل ہے۔ (کنز العمال ۱۰/۲۳)

۵۷۷۔ احمد کی دوسری روایت یوں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

الطاعون غدة كغدة البعير المقيم بها كالشهيد و الفار منها كالفار من الزحف۔  
 طاعون ایک گلٹی ہے جس طرح اونٹ کی وبا میں اس کے نکلتی ہے جو اس میں ٹھہرا رہے وہ  
 شہید کے مثل ہے اور اس سے بھاگنے والا جملہ سے بھاگ جانے والے کی طرح ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ،  
 ج ۹، ص ۲۶۰، تیسیر الماعون“

جس طرح طاعون والی سر زمین سے فرار ممنوع ہے اسی طرح جہاں پر طاعون واقع ہو وہاں  
 پر جانا بھی منع ہے حدیث میں ہے۔

۵۷۸۔ اخرج الشيخان عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ انه سمع  
 يسأل اسامة بن زيد ماذا سمعت من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الطاعون  
 رجز ارسل على بنی اسرائيل او على من كان قبلكم فاذا سمعتم به بارض فلا تقدموا  
 عليه و اذا وقع بارض و انتم بها فلا تخرجوا فرارا منه۔

یعنی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
 سے سوال کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں کچھ سنا ہے  
 فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے، جو بنی اسرائیل یا ان پر جو تم سے پہلے گزرے ہیں بھیجا گیا تو جب  
 دوسری جگہ طاعون ہوتا سنو وہاں نہ جاؤ اور جب تمہارے یہاں واقع ہو تو وہاں سے نہ بھاگو،  
 (مولف) اور حضرت سعد بن ابی وقاص اس کے بعد خود اسے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم سے روایت کرتے۔ اسی پرسل ارسالاً ثقة بروایة اسامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ صحیح  
 مسلم شریف میں بعد ذکر حدیث اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ وحدثني وهب بن بقية فذكر  
 بسنده عن ابراهيم بن سعد بن مالك عن ابیہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔  
 ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۵۹۔ تیسیر الماعون“ (بخاری ۸۵۳/۲، باب ما یذکر فی الطاعون) (مسلم  
 ۲۲۸/۲، باب الطاعون و الطيرة الخ)

۵۷۹۔ بعض صحابہ کو طاعون کے بارے میں پہلے کوئی ارشاد اقدس معلوم نہ تھا، جیسے عمرو  
 بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ طاعون سے بہت خوف کرتے لوگوں کو متفرق ہو جانے کی رائے  
 دی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اعلم الناس بالحلال و الحرام و امام العلماء الی  
 یوم القیام۔ ہیں ابن کار و شدید کیا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی اور شر حبیل  
 بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی نے نہایت شدت سے رد کیا اور فرار عن الطاعون سے نبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منع فرمانا روایت کیا عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً رجوع فرمائی اور ان کی تصدیق کی اخراج ابن خزیمہ فی صحیحہ عن عبدالرحمن بن غنم قال وقع الطاعون بالشام فقال عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان هذا الطاعون رجس ففروا منه فی الاودية و الشعاب فبلغ ذلك شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنہ غضب و قال کذب عمر و بن العاص فقد صحبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عمرو اضل من جمل اہلہ ان هذا الطاعون دعوة نیکم و رحمة ربکم و وفاة الصالحین قبلکم۔ الحدیث۔

عبدالرحمن بن غنم سے روایت ہے کہ جب شام میں طاعون پھیلا تو عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ طاعون ایک عذاب ہے لہذا تم وادیوں اور گھاٹیوں میں چلے جاؤ، جب یہ خبر شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی غضب ناک ہوئے اور فرمایا کہ عمرو بن العاص نے جھوٹ کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے، (یعنی حضور نے ایسا نہیں فرمایا جیسا عمرو بن عاص نے کہا) اور عمرو تو اپنے گھریلو نوٹ سے بھی زیادہ بدکا ہوا ہے۔ یہ طاعون تمہارے نبی کی دعا اور تمہارے رب کی رحمت اور صالحین سابقین کی وفات ہے (مولف)

۵۸۰۔ ولفظ ابن عساکر عن عبدالرحمن بن غنم قال کان عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حین احس بالطاعون فرق فرقا شديدا فقال يا ايها الناس تبددوا في هذه الشعاب و تفرقوا فانه قد نزل بكم امر من اللہ تعالیٰ لا اراه الا رجز و الطوفان قال شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قد صاحبنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و انت اضل من حمار اهلك قال عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدقت قال معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لعمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کذبت لیس بالطوفان ولا بالرجز ولكن هار حمة ربکم و دعوة نیکم و قبض الصالحین قبلکم۔ الحدیث۔

اور بالفاظ ابن عساکر عبدالرحمن بن غنم نے کہا کہ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب طاعون ہونا محسوس کیا تو سخت پریشان ہوئے اور فرمایا اے لوگوں ان گھاٹیوں میں متفرق ہو جاؤ کہ یہ تو تم پر اللہ کا حکم یعنی عذاب نازل ہوا ہے اور میں تو اس کو نہیں مانتا مگر ایک قسم کا عذاب اور طوفان۔ شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے اور تم اپنے پالتو گدھے سے بھی زیادہ بدکے ہوئے ہو، عمرو بن عاص نے کہا

کہ آپ نے سچ فرمایا، معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن عاص سے فرمایا کہ تم غلط کہتے ہو کہ یہ نہ تباہی ہے نہ عذاب بلکہ یہ تورب کی رحمت، نبی کی دعا اور اگلے نیکوں کی وفات ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۶۰۔ تیسیر الماعون“

طاعون میں مرنے والا شہید ہے حدیث میں ہے

۵۸۱۔ مسند ابی یعلیٰ کے لفظ یوں ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں وخزۃ

نصيب امتی من اعدائهم من الجن کفدة الابل من اقام علیہا کان مرابطا و من اصیب به کان شهيدا و الفار منه کالفار من الزحف۔

طاعون ایک کو نچا ہے کہ میری امت کو ان کے دشمن جنوں کی طرف سے پہنچے گا جیسے اونٹ کی گلٹی جو مسلمان اس پر صبر کئے ٹھہرا رہے وہ ان میں سے ہو جو راہ خدا میں سرحد کفار پر بلاد اسلام کی حفاظت کے لئے اقامت کرتے ہیں اور جو مسلمان اس میں مرے وہ شہید ہو اور جو اس سے بھاگے وہ کافروں کو پیٹھ دے کر بھاگنے والوں کی مانند ہو۔

۵۸۲۔ معجم اوسط کی روایت یوں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

الطاعون شهادة لامتی و وخر اعدائکم من الجن غدة کفدة البعیر تخرج فی الابطا و المراق من مات فیہ مات شهيدا و من اقام فیہ کان کالمرباط فی سبیل اللہ و من فر منه کان کالفار من الزحف۔

طاعون میری امت کے لئے شہادت ہے اور وہ تمہارے دشمن جنوں کا کو نچا ہے اونٹ کے غدود کی طرح گلٹی ہے کہ بغلوں اور نرم جگہوں میں نکلتی ہے جو اس میں مرے شہید مرے اور جو ٹھہرے وہ راہ خدا میں سرحد کفار پر بانتظار جہاد اقامت کرنے والے کی مانند ہے اور جو اس سے بھاگ جائے جہاد سے بھاگ جانے والے کے مثل ہو۔

۵۸۳۔ حدیث ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی صحیح بخاری شریف مسند امام احمد

رحمۃ اللہ تعالیٰ میں بسند صحیح بر شرط بخاری و مسلم بر جال بخاری جلد ششم آخر ۲۵۱ و اول ۲۵۲ میں یوں ہے حدثنا عبد الصمد ثنا داؤد یعنی ابن ابی القرات ثنا عبد اللہ بن بریدۃ عن یحییٰ بن یعمر عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الطاعون فاخبرنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان عذابا یبعث اللہ تعالیٰ علی من یشأ فجعله رحمة للمؤمنین فلیس من رجل بقع

الطاعون فيمكث في بيته صابرا محتسبا يعلم انه لا يصيبه الا ما كتب الله له الا كان له مثل اجر الشهيد۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا بھیجتا اور اس امت کیلئے اسے رحمت کر دیا ہے تو جو شخص زمانہ طاعون میں اپنے گھر میں صبر کئے طلب ثواب کے لئے اس اعتقاد کے ساتھ ٹھہرا رہے کہ اسے وہی پہنچے گا جو خدا نے لکھ دیا ہے اس کے لئے شہید کا ثواب ہے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۶۱" تیسرے الماعون۔ (مسند احمد ۷/۳۵۸)

(بخاری ۲/۸۵۳، حرر تصدیق فی طاعون)

۵۸۴۔ امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات میں ابو عسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند صحیح روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتانی جبرئیل بالحمی و الطاعون فامسکت الحمی بالمدينة و ارسلت الطاعون الى الشام فالطاعون شهادة لامتی و رحمة لهم و رجس على الکافرین۔

میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام بخدا اور طاعون لے کر حاضر ہوئے میں نے بخدا مدینہ طیبہ میں رہنے دیا اور طاعون ملک شام کو بھیج دیا تو طاعون میری امت کے لئے شہادت و رحمت اور کافروں پر عذاب و نقمت ہے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۶۲" تیسرے الماعون۔ (مسند احمد ۶/۸۱)

جہاں طاعون برپا ہو وہاں سے فرار ہونا اور وہاں جانا دونوں منع ہیں

۵۸۵۔ ورواہ الامام الطحاوی فی شرح معانی الآثار من حدیث شعبۃ عن یزید بن حمیر قال سمعت شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنہ یحدث عن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان الطاعون وقع بالشام فقال عمر و تفرقوا عنہ فانہ رجس فبلغ ذلك شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال قد صحبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فسمعتہ یقول انہا رحمة ربکم و دعوة نبیکم و موت الصالحین قبلکم فاجتمعوا لہ و لا تفرقوا علیہ فقال عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدق۔

یزید بن حمیر نے کہا کہ میں نے شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بروایت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہوئے سنا ہے کہ عمرو بن عاص نے فرمایا کہ شام میں طاعون واقع ہوا ہے، تو تم لوگ ادھر ادھر منتشر ہو جاؤ کہ یہ عذاب ہے جب یہ خبر شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت

بابر کت پائی ہے اور میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا اور اگلے نیکوں کی موت ہے تو تم اس کے لئے یہیں اکٹھے رہو اور منتشر نہ ہونا یہ ارشاد سن کر عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور نے سچ فرمایا ہے (مولف) (شرح معانی الآثار ۲/۷۷ - ۳، باب الرجل یكون به الداء الخ)

۵۸۶۔ وللحدیث طرق اخرى عن شهر بن حوشب قال فیہا فقام شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال واللہ لقد اسلمت و ان امیرکم هذا اضل من جمل اہلہ فانظروا ما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا وقع بارض و انتم بها فلاتہربوا فان الموت فی اعناقکم و اذا کان بارض فلا تدخلوها فانه یحرق القلوب۔  
حدیث کے دوسرے طریق میں ہے کہ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات سن کر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ خدا کی قسم میں مسلمان ہوں اور تمہارا یہ امیر اپنے گھر کے اونٹ سے بھی زیادہ بہکا ہوا ہے دیکھو یہ کیا کہہ رہے ہیں جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دوسری جگہ طاعون پھیلا ہوا ہو اور تم وہاں موجود رہو تو نہ بھاگو کہ موت تمہاری گردنوں میں ہے اور جب کہیں اس کا ہونا سنو تو وہاں نہ جاؤ کہ وہ دلوں کو جلا دیتا ہے۔ (مولف)

۵۸۷۔ بعض لوگ اسے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف نسبت کر دیتے ہیں امام اجل طحاوی روایت فرماتے ہیں عن زید بن اسلم عن ابیہ قال قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللهم ان الناس زعموا انی فررت من الطاعون و انا ابرؤ الیک من ذلک۔ هذا مختصر۔

امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے کہ اے اللہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ میں طاعون سے بھاگا اور میں اس رحمت سے تیری طرف تیری یعنی اظہار بیزاری کر رہا ہوں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ"، ج ۹، ص ۲۶۰ "تیسیر الماعون۔ (شرح معانی الآثار ۲/۸۰، باب الاجتناب من ذی داء الطاعون وغیرہ)

شام میں طاعون زیادہ ہوتا تھا اس لئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لشکر سے بیعت لیتے تھے۔

۵۸۸۔ امام مسدد استاذ امام بخاری و مسلم اپنی مسند میں ابوالسفر سے روایت کرتے ہیں قال

كان ابو بكر رضى الله تعالى عنه اذا بعث الى الشام بايعهم على الطعن و الطاعون ۔  
 صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو لشکر ملک شام کو روانہ فرماتے اس سے دشمنوں کے نیزوں  
 اور طاعون سے نہ بھاگنے پر بیعت لیتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۶۳" تیسیر الماعون)  
 طاعون سے فرار کی ممانعت پر مزید تمن حدیثیں

۵۸۹۔ حدیث اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا سمعتم بالطاعون بارض فلا تدخلوها  
 و اذا وقع بارض و انتم بها فلا تخرجوا منها۔ رواہ الشیخان۔  
 جب تم کسی جگہ طاعون ہوتا سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب وہاں واقع ہو جہاں تم موجود رہو تو  
 وہاں سے نہ نکلو۔ (مولف) (بخاری ۲/۸۵۳، باب ما یدکر فی الطاعون)

۵۹۰۔ حدیث عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاذا سمعتم به فی ارض فلا  
 تدخلوها۔

جب تم کسی جگہ طاعون ہوتا سنو تو وہاں نہ جاؤ۔ (مولف) (کنز العمال ۱۰/۴۴)  
 ۵۹۱۔ حدیث عکرمہ بن خالد المخزومی عن ابيه و عمه عن جده رضى الله  
 تعالى عنه اذا وقع الطاعون فی ارض و انتم بها فلا تخرجوا منها و ان كنتم بغيرها فلا  
 تقدموا عليها۔ رواہ احمد و الطحاوی و الطبرانی و البغوی و ابن قانع۔  
 جب کسی جگہ طاعون واقع ہو اور تم وہاں رہو تو وہاں سے نہ نکلو اور اگر تم اور کہیں رہو تو  
 طاعون کے سامنے نہ جاؤ۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۶۳" تیسیر الماعون۔ (شرح معانی  
 الآثار ۲/۳۷۷، باب الاجتباب من ذی داء الطاعون وغیرہ)



# تعارف

الكشف شافيا حكم فونو جرافيا  
(فونوگرافی کا شرعی حکم)

ظ ۲۹ رمضان ۱۳۲۸ھ کو استفتا پیش ہوا کہ فونوگراف سے قرآن وغیرہ سننا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے اس رسالے میں ایک طویل تمہید ذکر کرنے کے بعد متعدد دلائل شرعیہ و عقلیہ سے جو جواب تحریر کیا ہے اس کا خلاصہ حکم یہ ہے کہ۔

یہاں تین چیزیں ہیں ممنوعات معظمت مباحات

**ممنوعات :-** کاسننا مطلقاً حرام و ناجائز ہے اور فونو سے جو کچھ سنا جائے گا وہ بعینہ اسی شے کی آواز ہوگی جس کی صوت اس میں بھری گئی، مزامیر ہوں خواہ ناچ، خواہ عورت کا گانا وغیرہ اصل کا جو حکم تھا بے تفاوت سر مو اس کا حکم ہے۔

**معظمت :-** کاسننا بھی مطلقاً حرام و ممنوع ہے اگر گلاسوں پلیٹوں میں کوئی ناپاکی یا جلسہ لہو و لعب کا ہے تو تحریم سخت ہے، اور خود سننے والوں کی نیت تماشا ہے تو اور بھی سخت تر، خصوصاً قرآن عظیم میں، اور اگر اس سب سے پاک ہو تو پھر بھی ان کے مقاصد فاسدہ کی اعانت ہو کر ممنوع ہے۔

**مباحات :-** کی سماعت میں قدرے تفصیل ہے کہ اگر پلیٹوں میں نجاست ہے تو حروف و کلمات کا ان میں بھرنا ممنوع ہے کہ حروف خود معظمت ہیں، اور اگر نجاست نہیں یا وہ کوئی خالی جائز آواز بے حروف ہے تو جلسہ فساق میں اسے سننا اہل صلاح کا کام نہیں کہ انہیں اہل باطل سے اختلاط و مجالست نہ چاہئے۔

اور اگر تنہائی یا خاص صلحا کی مجلس ہے تو کوئی وجہ منع نہیں، مگر اتنا ضرور ہے کہ یہ ایک لایعنی بات ہے اور لایعنی باتوں سے اجتناب کی حدیث پاک میں تاکید آئی ہے۔

اس فاضلانہ رسالے کو دیکھنے کے بعد امام احمد رضا کی دقت نگاہی و قوت استدلال اور حسین و

بے مثال اسلوب تحقیق و تدقیق کا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کسی بھی مسئلے کو اسی فن کی ترازو میں تولتے ہیں پھر علم الحلال والحرام کے پیمانہ شرعی سے ناپتے اور میزان استقامت سے تولتے ہیں۔ جیسا کہ مسئلہ فونو نوایجاد و حادث ہے مگر انہوں نے علم الاصوات اور دیگر دلائل شرعیہ کی روشنی میں اس انداز سے واضح و ثابت کیا ہے کہ اس کی مثال نہ ان سے پہلے ملتی ہے نہ ان کے بعد، ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

فونو کے جدید مسئلہ کی تحقیق و تدقیق پر مشتمل اس رسالہ انیقہ میں احدثین زینت بحث ہیں۔ اور یہ رسالہ عربی زبان میں بھی ہے جسے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے اپنے ایک محبت کے لئے تصنیف کیا تھا۔

# احادیث

## الکشف شافیا حکم فونو جرافیا

تین کھیلوں کے سوا سب باطل ہیں حدیث میں ہے

۵۹۲۔ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم كل لهوا لمومن باطل و فى رواية حرام

الا فى ثلث۔

حضور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم کا فرمان ہے کہ مومن کے تین کھیلوں کے سوا سب

کھیل باطل و حرام ہیں (تین کھیل یہ ہیں تیر اندازی، گھوڑ دوڑ اور بیوی سے ملا عبت۔) (مولف)

گناہ کی کثرت سے دل پر سیاہ داغ پڑ جاتا ہے حدیث میں ہے۔

۵۹۳۔ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم ان العبد اذا اذنب ذنبا تكتب فى قلبه

نكتة سوداء فان تاب و استغفر صقل قلبه و ان عاد زادت حتى تعلو قلبه فذلك الران

الذى ذكر الله تعالى فى القرآن۔ رواه احمد و الترمذى و صحيحه و النسائى و ابن ماجه

و آخرون عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه۔

سید عالم صلى الله تعالى عليه وسلم کا فرمان ہے کہ بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل

میں ایک سیاہ داغ پڑ جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ و استغفار کرے تو دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر پھر گناہ کی

طرف رجوع کرے تو وہ داغ بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ دل پر چھا جاتا ہے اور یہی وہ ران

(زنگ) ہے جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ یعنی کلا بل ران على قلوبهم۔ (مولف) (مسند احمد

۵/۵۷۵) (ابن ماجہ ۲/۳۲۳، باب ذکر الذنوب)

گانے سے نفاق پیدا ہوتا ہے

۵۹۴۔ حدیث ابن مسعود رضى الله تعالى عنه الغناء ينبت النفاق فى القلب كما ينبت

الما العشب۔ بل هو للبهقى فى شعب الايمان عن جابر رضى الله تعالى عنه قال قال

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و فيه الزرع مكان العشب۔

حضرت ابن مسعود رضى الله تعالى عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلى الله تعالى عليه

وسلم نے فرمایا کہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح کہ پانی گھاس اور کھیتی اگاتا ہے۔ (مولف)  
 ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۸۱۔ الکشف شافیا“

بندہ جب ذکر الہی کرتا ہے تو رب کی معیت نصیب ہوتی ہے حدیث میں ہے

۵۹۵۔ فی مسند احمد و سنن ابن ماجہ و صحاح الحاکم و ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ربہ عزوجل انا مع عبدی اذا ذکرنی و تحرکت بی شفتاہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب عزوجل فرماتا ہے کہ بندہ جب میرا ذکر کرتا ہے اور میرے لئے اس کے ہونٹ حرکت کرتے ہیں تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔  
 (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۸۳“ الکشف شافیا۔ (مسند احمد ۳/۳۶۳)

اچھا شعر پڑھنا جائز ہے

۵۹۶۔ حدیث میں فرمایا الشعر بمنزلة الکلام فحسنہ کحسن الکلام و قبیحہ کقبیح الکلام۔

شعر بمنزلہ کلام کے ہیں تو اس کا اچھا مثل اچھے کلام کے ہیں اور اس کا برا مثل برے کے۔  
 رواہ البخاری فی الادب المفرد و الطبرانی فی المعجم الاوسط عن عبداللہ بن عمرو بن العاص و ابو یعلیٰ عنہ و عن ام المومنین الصدیقة و الدارقطنی عن عروۃ عنہا و الشافعی عن عروۃ مرسلًا رضی اللہ تعالیٰ عنہم و اسنادہ حسن۔ (کنز العمال ۳/۳۲۸)

۵۹۷۔ حدیث صحیح میں ہے ان من الشعر لحکمة۔

یعنی بعض شعروں میں حکمت ہوتی ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۸۸“ الکشف شافیا۔ (شرح معانی الآثار ۲/۱۷۳، باب الشعر)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم غیب ہونے کا ذکر

۵۹۸۔ ایک تقریب شادی میں انصار کی کسٹ لڑکیوں نے گانے میں یہ مصرع پڑھا۔

وفینا نبی یعلم ما فی غد۔

ہم میں وہ نبی ہیں جو آئندہ کی باتیں جانتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمادیا کہ ذیٰ ہذہ و قولی کنت تقولین۔ اسے رہنے دو وہی کہے جاؤ جو کہہ رہی تھیں۔ یعنی خدا کے بتائے سے اصالت غیب کا جاننا نبوت ہی کی شان ہے تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ اسے صورت لہو میں شامل کیا جائے لہذا اس سے روک دیا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۹۰“ الکشف شافیا۔ (ترمذی ۱/ ۲۰۷، باب ماجا فی اعلان النکاح)

۵۹۹۔ جب مرد عاقل مالک بن عوف ہوا زنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا قصیدہ نعتیہ حضور میں عرض کیا ہے جس میں فرمایا: ومتی تشأ یخبرک عما فی غد۔ تو جب چاہے یہ نبی تجھے آئندہ کی باتیں بتاویں۔ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس قصیدہ کے صلہ میں ان کے لئے کلمہ خیر فرمایا اور انہیں خلعت پہنایا اور انہیں ان کی قوم ہوازن و قبائل شمالہ وسلمہ و فہم پر سردار فرمایا۔ کما رواہ المعانی فی الحلیس و الانیس بطریق الحرمازن عن ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ابن اسحاق عن ابی وجزۃ یزید بن عبید السعدی۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۹۱“ الکشف شافیا۔

جو کوئی برائی ایجاد کرے اس کا وبال اس پر قیامت تک ہو گا حدیث میں ہے  
۶۰۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سن فی الاسلام سنة سیئة فعليه وزرها ووزر من عمل بها الی یوم القيمة من دون ان ينقص من اوزارهم شیاً۔  
جو اسلام میں کوئی بری راہ نکالے اس پر اس کا وبال ہے اور قیامت تک جو اس راہ پر چلیں گے سب کا وبال ہے بغیر اس کے کہ ان کے وبالوں میں سے کچھ کم کرے۔ (مولف) (مسلم ۳۳۱/۲، باب من من سنة حسنة الخ)

لا یعنی بات مومن کے لائق نہیں

۶۰۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من حسن اسلام المرء ترک ما لا یعنیه۔  
خوبی اسلام یہ ہے کہ آدمی لا یعنی بات نہ کرے۔ حدیث صحیح مشہور عن سبعة من الصحابة منهم الصديق و المرتضى و الحسين رضی اللہ تعالیٰ عنہم و رواہ الترمذی و ابن ماجہ ۲/ ۲۹۵، باب کف اللسان فی الفتنة)

تین کھیلوں کی حلت پر ایک حدیث

۶۰۲۔ حدیث۔ کل شیء من لہو الدنيا باطل الا ثلثة۔ رواہ ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تین کھیلوں کے سوا دنیا کا ہر کھیل باطل و عبث ہے (تین کھیل یہ ہیں بیوی سے طاعت، تیر اندازی اور گھوڑ دوڑ۔) (مواف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۹۱“ الکشف شافیا۔

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد نہم

اندھے سے پردہ ویسا ہی ہے جیسا آنکھ والے سے اور اس کا گھر میں جانا عورت کے پاس بیٹھنا ویسا ہی ہے جیسا آنکھ والے کا حدیث میں ہے۔

۶۰۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا افعمیا و ان انتما۔ ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ ازواج آنے والے ایک نابینا سے پردہ نہیں کر رہی ہیں تو حضور نے فرمایا کیا تم سب اندھے ہو۔ یعنی ان سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۰۷“

اجنبیہ کے ساتھ خلوت حرام ہے

۶۰۴۔ احادیث امیر المومنین عمرو عبد اللہ بن عمرو جابر بن عمرو عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں مرفوعاً وارد کہ الا لا یخلون رجل بامرأة الا کان ثالثها الشیطان۔ سن لو کوئی مرد کسی غیر محرم عورت سے خلوت نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کا تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ یعنی خلوت ہونے کی صورت میں شیطان کے شر سے بچنا دشوار ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۰۷“ (کنز العمال ۲۰/۳۰۳)

قیص میں گھنڈی یا بٹن ہونا ضروری ہے حدیث میں ہے

۶۰۵۔ ابو داؤد و نسائی و ابن خزمہ و ابن حبان و حاکم سب اپنی صحاح اور امام اجل ابو جعفر طحاوی شرح معانی الآثار میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال قلت یا رسول اللہ انی رجل اصید افاصلی فی القمیص الواحد قال نعم و ازدرہ و لو بشوکتہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں شکار کرتا ہوں تو کیا میں تنہا قیص ہی میں نماز پڑھ لیا کروں حضور نے فرمایا ہاں لیکن گھنڈی لگایا کرو اگرچہ ایک کائٹ ہی سے ہو۔ یعنی پیر بن کا بٹن کھول کر نماز پڑھنا منع ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۰۷“۔ (ابوداؤد ۹۲/۱، باب الرجل یصلی فی قمیص واحد)

نویں محرم کے روزہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۶۰۶۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لنن عشت الی قابل لاصو من التاسع۔

(یعنی روزہ عاشورہ کہ سال بھر کے روزوں کا ثواب اور ایک سال گزشتہ کے گناہوں کی معافی ہے اور بہتر یہ ہے کہ نویں دسویں محرم کا روزہ رکھے۔ روز عاشورہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ یہودی روزہ رکھے ہوئے ہیں فرمایا کہ یہودیوں سے زیادہ ہم موسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے ہیں اس دن روزہ رکھا اور فرمایا کہ) اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں نویں محرم کا بھی روزہ رکھوں گا۔ (مولف)

گناہ کی بات میں نذر مانگنے کی ممانعت ہے۔ حدیث میں ہے

۶۰۷۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ کی باتوں میں نذر نہیں ہے۔

(مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۰۰“ (مسلم ۲/۳۵، کتاب النذر)

دواغی زنا بھی حرام ہیں حدیث شریف میں ہے

۶۰۸۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و الفرج یصدق ذلک او یکذب بہ۔

رواہ الشیخان و ابو داؤد و النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (آنکھوں کا بھی زنا ہوتا ہے، زبان کا بھی ہوتا ہے اور نفس کا بھی یعنی آنکھوں کا زنا دیکھنا، زبان کا زنا بولنا بات کرنا اور نفس کا زنا خواہش و تمنا کرنا) اور فرج اس کی تصدیق کرے گی۔، یا تکذیب یعنی زنا سرزد ہو گا یا نہیں ہو گا۔ (مولف)

”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۰۵“ (ابوداؤد ۱/۲۹۲، باب ما یؤمر بہ من غض البصر)

گناہ سننے والے کے کان میں قیامت کے دن سیسہ ڈالا جائے گا

۶۰۹۔ حدیث میں ہے عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من

قعد الی قینۃ یستمع منها صب اللہ فی اذنیہ الانک یوم القیامۃ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی گناہ والی کے پاس گناہ سننے کے لئے بیٹھے

اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کے کانوں میں سیسہ ڈالے گا۔ (مولف) (کنز العمال ۳/۵۷۳)

دو آوازیں بری ہیں

۶۱۰۔ حدیث میں ہے عن جابر وعن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ



عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال نہیت عن صوتین احمقین فاجرین  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دواحق اور فاسق و فاجر آوازوں سے منع  
 کیا گیا ہوں یعنی ایک بانسری کی آواز جو مسرت کے وقت ہوتی ہے دوسری چیخنے چلانے کی آواز جو  
 مصیبت کے وقت ہوتی ہے (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۲۰۶" (شرح معانی الآثار ۲/۳۶۹ باب  
 البکاء علی المیت)

یقین قبولیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے

۶۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابة  
 اللہ تعالیٰ سے اس حال پر دعا کرو کہ تمہیں اجابت کا یقین ہو۔ (کیسائے سعادت مترجم  
 ص: ۲۲۱ بیان تسبیح و تحمید) (الترغیب والترہیب ۲/۹۲ الترہیب من رفع المصلی الخ)  
 دعا میں اگر عجلت نہ کی جائے تو امید قبولیت ہے  
 ۶۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں يستجاب لاحد کم مالہ بعجل  
 يقول دعوت فلم يستجب لی۔

تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو کہ میں نے دعا کی اور اب تک قبول نہ  
 ہوئی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۲۷۳" (مسلم ۲/۵۲ باب بیان انہ يستجاب للداعی الخ)  
 کافروں کے ساتھ اقامت منع ہے

۶۱۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من جامع المشرک وسکن معه  
 فانه مثله فی لفظ لاتساکنوا المشرکین ولا تجامعوہم فمن ساکنہم او جامعہم  
 فهو مثلہم

جو مشرکوں کے ساتھ رہے وہ بھی انہیں جیسا ہے۔ رواہ بالاول ابو داؤد عن سمرة بن  
 جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن وبالاخر الترمذی عنہ تعلیقاً۔ (ابوداؤد ۲/۳۸۵ باب  
 فی الإقامة بارض الشریک) (ترمذی ۲/۸۹۱ باب ماجاء فی کراہیة المقام الخ)

غیر حق میں مدد کرنا خدا کی ناراضگی کا سبب ہے

۶۱۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اعان علی خصوصۃ بغير حق لم یزل

فی سخط اللہ حتی ینزع

جو کسی جھگڑے میں ناحق والوں کو مدد دے ہمیشہ خدا کے غضب میں رہے جب تک اس سے باز

آئے۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن۔

عقبی کی نجات خاتمہ بالخیر پر موقوف ہے حدیث میں ہے

۶۱۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من مات علی شنی بعثہ اللہ علیہ

جو جس حال میں مرے گا اللہ تعالیٰ اسی حال پر اسے اٹھائے گا۔ رواہ احمد والحاکم عن

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن ”فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۲۹۵“

عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۶۱۶۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں اذا ذکر الصالحون

فحیہلا بعمر

جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر فاروق کا تذکرہ کرو۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۰۳“

# تعارف

العطایا القدير فی حکم التصویر  
(احکام تصاویر)

۲۹ صفر ۱۳۳۱ھ کو سوال پیش ہوا کہ کسی دینی معظم شخص کی تصویر بطور تیرک مکانوں میں رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے تصویر ذی روح کی تحریم و تحقیق میں جو دلائل و نصوص فراہم کئے ہیں یقیناً وہ انہیں کا حصہ ہیں، وہ آغاز جواب میں فرماتے ہیں کہ دنیا میں بت پرستی کی ابتداء یوں ہوئی کہ صالحین کی محبت میں ان کی تصویریں بنا کر گھروں اور مسجدوں میں تیرکار کھیں اور ان سے لذت عبادت کی تائید سمجھی شدہ شدہ وہی معبود ہو گئیں۔ کیونکہ تصویر ممنوع کی کراہت و حکم ممانعت کی علت مشائخ کرام نے عبادت صنم کی مشابہت بتائی ہے۔

اور دوسری دو علتیں یہ بیان کی گئی ہیں

۱۔ جہاں تصویر ممنوع رکھی ہو ملائکہ اس مکان میں نہیں جاتے اور جس مکان میں ملائکہ نہ آئیں وہ ہر جگہ سے بدتر ہے۔

۲۔ تعظیم و تشبہ

امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

مغز تحقیق یہ ہے کہ تحریم تصویر کی اصل علت تعظیم ہے، تعظیم ہی سے تشبہ پیدا ہوتا ہے اور تعظیم ہی سے ملائکہ رحمت نہیں آتے ولہذا الہانت کی صورتیں جائز رکھی گئی ہیں کہ فرش میں ہوں جس پر بیٹھیں، کھڑے ہوں، پاؤں رکھیں وغیرہ اگرچہ ایسی تصویروں کا بھی بنانا، بنوانا حرام ہے۔

لور تشبہ دو قسم ہے :- ایک عام کہ مطلقاً تصویر ممنوع کو بروجہ تعظیم رکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ دوسرا تشبہ خاص کہ اس کے علاوہ نفس نماز میں مصلی کے کسی فعل یا ہکات سے ظاہر ہو مثلاً تصویر کو سامنے رکھ کر اس کی طرف افعال نماز بجالانا یہ اشدہ اخبث ہے۔ تصویر کی علت کراہت تشبہ عبادت ہے چاہے تشبہ خاص ہو یا عام، مگر اتنا ضرور ہے کہ وہ تصویریں ایسی ہوں جنہیں

مشرکین پوجتے ہیں اور جنہیں نہیں پوجتے ہیں تو وہ بت کے حکم میں نہیں، لہذا ایسی تصویر جسے تعظیم سے رکھنے یا اس کی طرف نماز پڑھنے سے تشبہ عبادت و صنم نہیں ہوتا۔

امام احمد رضا نے اس رسالے میں اس کی چند صورتیں رقم کی ہیں ان میں بعض کے اقتباسات یہ ہیں

۱- اتنی چھوٹی تصویر کہ زمین پر رکھ دیکھو تو اعضا کی تفصیل نہ معلوم ہو، یہ مورث کراہت نہیں کہ اتنی چھوٹی کی عبادت مشرکین کی عبادت نہیں۔

۲- سر بریدہ یا چہرہ محو کردہ کہ اس کی بھی عبادت نہیں ہوتی۔

۳- شمع یا چراغ یا قندیل یا لیمپ یا لالٹین یا فانوس نماز میں سامنے ہو تو کراہت نہیں کہ ان کی عبادت نہیں ہوتی اور بھڑکتی آگ لور دہکتے انگاروں کا تنور یا بھٹی یا چولہا یا انگلیٹھی سامنے ہوں تو نماز مکروہ کہ مجوس ان کو پوجتے ہیں۔

۴- بڑی تصویر جو مستور و پوشیدہ ہو تو تصویر صغیر کے مثل ہے جیسے جیب یا بٹوے میں روپیہ، اس سے اگرچہ نماز مکروہ نہیں مگر ناجائز تصویریں حفاظت سے رکھنا ہی منع ہے چاہے صندوق میں بند رکھے اور نہ کھولے۔

۵- چاند سورج ستاروں اور درختوں کی تصویریں نماز میں سامنے ہوں تو حرج نہیں کہ مشرکین نے اگرچہ ان اشیاء کو پوجا مگر ان کی تصویروں کی عبادت نہیں کرتے، اسی طرح تلوار و مصحف وغیرہ کا سامنے ہونا موجب کراہت نہیں۔

حرمت تصویر کے احکام و مسائل مدلل و مفصل انداز میں مبرہن و واضح کرنے کے بعد اس رسالے کے اخیر میں امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

ایک اور نکتہ بدیعہ ہے جس پر تنبیہ لازم ہے اور یہاں چار صورتیں ہیں

اول: تصویر کی توہین مثلاً فرش پا انداز میں ہونا کہ اس پر چلیں پاؤں رکھیں یہ جائز ہے اور مانع ملائکہ نہیں اگرچہ ایسی تصویروں کا بنانا بنوانا بھی حرام ہے۔

دوم: جس چیز میں تصویر ہو اسے بلا اہانت رکھنا مکروہ ترک اہانت بوجہ تصویر نہ ہو بلکہ اور سبب سے ہو جیسے روپے کو سنبھال کر رکھنا کہ یہ بوجہ تصویر نہیں بلکہ بہ سبب مال ہے لہذا بحال ضرورت جائز ہے۔

سوم: ترک اہانت بوجہ تصویر ہی ہو مگر تصویر کی خاص تعظیم مقصود نہ ہو جیسے جہلازینت

و آرائش کے خیال سے دیواروں پر تصویریں لگاتے ہیں یہ حرام ہے۔

**چہارم :** صرف ترک اہانت نہ ہو بلکہ بالقصد تصویر کی عظمت و حرمت کرنا اسے معظم

دینی سمجھنا، اسے تعظیماً بوسہ دینا، سر پر رکھنا، آنکھوں سے لگانا، اس کے سامنے دست بستہ

کھڑا ہونا، اس کے لائے جانے پر قیام کرنا، اسے دیکھ کر سر جھکانا وغیر ذالک افعال تعظیم و تکریم

بجالاتا یہ سب اخبث اور قطعاً یقیناً اجماعاً اشد حرام و سخت کبیرہ ملعونہ ہے۔ مسئلہ تصویر سے متعلق

دلائل و براہین سے مرصع و مزین عظیم و جلیل رسالہ کلاں سائز ۱۶ صفحات پر مبسوط و مرقوم

ہے اور اس معرکہ فلا راء رسالے میں بارہ احادیث کریمہ شریک بحث و بنائے دلیل ہیں۔

# احادیث

## العطایا القدير فی حکم التصویر

بت پرستی کی ابتداء کیسے ہوئی؟

۶۱۷۔ دنیا میں بت پرستی کی ابتداء ایوہیں ہوئی کہ صالحین کی محبت میں ان کی تصویریں بنا کر گھروں اور مسجدوں میں تہرکار کھیں اور ان سے لذت عبادت کی تائید کبھی شدہ شدہ وہی معبود ہو گئیں۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیہ کریمہ وقالوا لا تذرن الهتکم ولا تذرن وداو لاسواعا ولا یغوث و یعوق و نسر ا کی تفسیر میں ہے۔ قال کانوا اسماء رجال صالحین من قوم نوح فلما هلكوا اوحى الشيطان الى قومهم ان انصبوا الى مجالسهم کانوا یجلسون انصابا و سموها باسمائهم ففعلوا فلم تعبد حتی اذا هلك اولئک نسخ العلم عبادت

یعنی ود، سواع، یعوق، یغوث اور نسر یہ سب نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں جب ان حضرات کی وفات ہو گئی تو ان کی قوم کے دلوں میں شیطان نے ڈالا کہ ان کی نشست گاہ کی سمت میں مورت نصب کر لیں اور مورتوں کے نام انہیں بزرگوں کے نام پر رکھ لیں تو انہوں نے ایسا ہی کیا تو بت پرستی انہیں مذکورہ لوگوں کی وفات کے بعد ہی شروع ہوئی اور حقیقت کا علم جاتا رہا۔ (مولف) (بخاری ۳۲/۲ باب ودواو لاسواعا الخ)

۶۱۸۔ عبد بن حمید اپنی تفسیر میں ابو جعفر بن المہلب سے راوی قال کان و درجلا مسلماً و کان محباً فی قومہ فلما مات عسکروا حول قبرہ فی ارض بابل و جزعوا علیہ فلما رای ابلیس جزعہم علیہ تشبہ فی صورة انسان ثم قال اری جزعکم علی هذا فهل لکم ان اصور لکم مثله فیکون فی نادیکم فتذکرونہ بہ قالوا نعم فصور لہم مثله فوضعہ فی نادیہم وجعلوا یدکرونہ فلما رای مالہم من ذکرہ قال هل لکم ان اجعل لکم فی منزل کل رجل منکم تمثالا مثله فیکون فی بیتہ فتذکرونہ قالوا نعم فصور لکل اهل بیت تمثالا مثله فاقبلوا فجعلوا یدکرونہ بہ قال وادرك ابناء ہم فجعلوا یرون ما یصنعون بہ

وتنا سلوا ودرس امرؤ کر ہم ایاہ حتی اتخذوه الها یعدونه من دون الله قال وکان اول ما عبد غیر الله فی الارض والصنم الذی سموہ بود۔

ابو جعفر بن المہلب نے کہا کہ وہ ایک مسلمان شخص کا نام تھا وہ اپنی قوم میں بڑا ہی محبوب شخص تھا جب وہ مر گیا لوگ سر زمین بابل میں اس کی قبر کے ارد گرد جمع ہو گئے اور اس پر آہ و فغاں کرنے لگے، جب ابلیس نے ان کی آہ و فغاں اور جزع و فزع دیکھا ایک انسان کی صورت میں ظاہر ہوا اور کہا میں تمہارا ان پر رونا چلانا دیکھ رہا ہوں تو کیا میں تمہارے لئے اسی کی طرح ایک تصویر بنا دوں جو تمہاری مجلسوں میں رہے اور تم اس کی یاد کرتے رہو لوگوں نے کہا ہاں تو ابلیس لعین نے اس شخص کے مثل ایک تصویر بنائی لوگوں نے اسے اپنی مجلس میں رکھ دیا اور اس کی یاد کرنے لگے پھر جب ابلیس نے ان کے ذکر و یاد کی شدت و کثرت دیکھی تو کہا کیا میں تم میں سے ہر ایک کے گھر میں اس شخص کے مثل ایک تصویر و مورت بنا دوں وہ اس کے گھر میں رکھی رہے گی پھر اس کی یاد کرتے رہو گے لوگوں نے کہا ہاں تو شیطان نے تمام گھروالوں کے لئے ایک ایک اس کی مورت بنائی لوگوں نے اسے قبول کیا اور اس کی یاد کرتے رہے، راوی نے کہا کہ اور ان کے بیٹوں نے یہ حال پایا تو جیسا دیکھا تھا ویسا ہی اس کے ساتھ کرنے لگے اور نسل بڑھتی گئی اور ان کے ذکر کا معاملہ انہوں نے اپنی اولاد کو بتایا یہاں تک کہ اسے معبود بنا کر پوجنے لگے، راوی نے کہا کہ سب سے پہلے زمین میں غیر اللہ کی یہی پوجا ہوئی اور جس بت کی پوجا ہوئی وہ ”ود“ ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۱۱ عطایا القدر“

اصل تصویر چہرہ کی تصویر ہے

۶۱۹۔ امام اجل ابو جعفر طحاوی حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای قال

الصورة الرأس فكل شئ ليس له رأس فليس بصورة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تصویر تو سر ہے۔ ہر وہ چیز جس میں سر نہ ہو وہ تصویر نہیں ہے۔ یعنی سر اور چہرہ تصویر کی اصل ہیں اگر سر نہیں ہے تو وہ تصویر کے حکم میں نہیں بلکہ پیڑ پودے کے حکم میں ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۱۲“ عطایا القدر (شرح

معانی الآثار ۲/۳۶۶ باب التصاویر فی الثوب)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصویر پر پردہ چاک فرمایا

۶۲۰۔ اخرج البخاری والامام احمد عن ام المومنین انها اتخذت علی سہوة



لها ستر فيه تماثيل فتهتكه النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قالت فاتخذت منه  
نمرقتين فكانتا في البيت نجلس عليها.

ام المؤمنين حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں نے گھر کے دروازے کے  
لئے ایک پردہ بنایا جس میں تصویریں تھیں تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو پھاڑ دیا  
حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس کے دو گدے بنائے اور ہم گھر میں ان پر بیٹھتے تھے۔  
(مؤلف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۱۸ عطایا القدير" (بخاری ۲/۸۸۰ باب ما وطنی من التصاویر)

جس گھر میں تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے ہیں

۶۲۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متواتر حدیثوں میں فرمایا لا تدخل الملائكة

بيتا فيه كلب ولا صورة

رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتاب یا تصویر ہو۔ رواہ الاثمة  
احمد والسنن والطحاوی عن ابی طلحة والبخاری والطحاوی عن ابن عمر وعن ابن  
عباس ومسلم وابوداؤد والنسائی والطحاوی عن ام المؤمنين ميمونة ومسلم وابن  
ماجة والطحاوی عن ام المؤمنين الصديقة واحمد ومسلم والنسائی والطحاوی وابن  
حبان عن ابی هريرة والامام احمد والدارمی وسعيد بن منصور وابوداؤد والنسائی وابن  
ماجة وابن خزيمة وابويعلی و الطحاوی وابن حبان والضياء والشاشی وابونعيم في  
الحلية عن امير المؤمنين على والامام مالك في الموطا والترمذی والطحاوی عن ابی  
سعيد الخدری واحمد والطحاوی والطبرانی في الكبير عن اسامة بن زيد والطحاوی  
الحاوی عن ابی ايوب الانصاری رضي الله تعالى عنهم. "فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۱۱ عطایا  
القدير" (بخاری ۲/۸۸۰ باب التصاویر) (مسلم ۲/۲۰۰ باب تحريم تصوير صورة الحيوان الخ)

جس مکان میں تصویر یا کتاب ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے ہیں

۶۲۲۔ سنن ابی داؤد و جامع ترمذی و سنن نسائی و صحیح ابن حبان و شرح معانی الآثار امام طحاوی

و مستدرک حاکم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال قال رسول الله صلى الله تعالى  
عليه وسلم اتاني جبرئيل قال اتيتك البارحة فلم يمنعني ان اكون دخلت الا انه كان  
على الباب تماثيل وكان في البيت قرام ستر فيه تماثيل وكان في البيت كلب فمر  
برأس التمثال الذي على باب البيت فليقطع فيصير كهنية الشجر و مر بالستر فليقطع

فليجعل وسادتين منبوذتين توطان ومربالكلب فليخرج ففعل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نے آکر عرض کی یا رسول اللہ میں گزشتہ شب حاضر ہوا تھا مجھے دروازے کی تصویروں نے گھر میں آنے سے روک دیا اور گھر میں ایک تصویر دار سرخ پردہ تھا اور کتا بھی تھا تو حضور ان تصویروں کے کاٹ دینے کا حکم دیں تاکہ درخت کی طرح رہ جائیں اور تصویر دار پردے کے لئے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر اس کی دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈالی جائیں پاؤں سے روندی جائیں اور کتے کو بھی نکال دینے کا حکم فرمائیں پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۱۳ عطا یا القدير" (ابوداؤد ۲/۳۷۵ باب فی الصور)

تصویر دار مکان میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما نہیں ہوئے

۶۲۳۔ عند الطحاوی قالت اشتریت نمرقة فیہا تصاویر فلما دخل علی رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فراها تغیر ثم قال باعائشة ما هذا فقلت نمرقة اشتريتها لك تقعد عليها قال انا لاندخل بيتا فيه تصاویر.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک گدا خرید جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے دیکھتے ہی غضبناک ہو کر فرمایا اے عائشہ! یہ کیا ہے میں نے عرض کیا یہ گدا ہے آپ کے بیٹھنے کے لئے میں نے خریدا ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اس گھر میں نہیں جاتے ہیں جس میں تصویریں ہوں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۱۸ عطا یا القدير" (شرح معانی الآثار ۲/۳۶۳ باب التصاویر فی الثوب)

اوقات مکروہہ میں نماز مکروہہ ہے

۶۲۴۔ حدیث ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما نہی عن الصلوة حین

تشرق الشمس وحين تستوی وحين تتدلی للغروب

بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طلوع شمس اور استواء شمس اور غروب شمس کے وقت

نہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف)

نمازی کے آگے سترہ گاڑنے کے حکم پر تین حدیثیں

۶۳۔ لابی داؤد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول الله

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الی غیر السترة (سترة) فانه یقطع صلاته الحمار (الکلب) والخنزیر والیهودی والمجوسی والمرأة ویجزئی عنه اذا مروا بین یدیه علی قذفة بحجر.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بغیر سترہ کے نماز پڑھے تو گدھا (کتا) و خنزیر اور یہودی و مجوسی اور عورت کے گزرنے سے اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے جب نمازی کے ان (لوگوں وغیرہ) کے گزر جانے کا احتمال ہو تو نمازی کے سامنے ایک پتھر رکھ دینے سے کام چل جائے گا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا بطور تہدید فرمایا ہے ورنہ کسی چیز کے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی ہے۔ (مولف) (ابوداؤد ۱۰۲۰۲ باب ما یقطع الصلوة)

۱۲۶۔ وللطحاوی یکفیک اذا کانوا منک قدر رمیة

یعنی جب کسی چیز کے آگے سے گزرنے کا شائبہ ہو تو اگر سترہ نہ ہو اور گزرنے والے تم سے ایک تیر کے فاصلے پر گزریں تو یہ تیرے لئے کافی ہے یعنی نماز نہیں جائے گی۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۱/ ۲۶۵ باب المرور بین یدی المصلی)

۱۲۷۔ اخرج الشبخان عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کان یعرض راحلة (راحلتہ) فیصلی الیہا.

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناقہ کو سامنے کر کے نماز پڑھتے تھے۔ یعنی جب سفر میں ہوتے اور کسی کے گزرنے کا شائبہ ہوتا (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۲۲، عطایا القدير" (بخاری ۱۲۷۲ باب الصلوة الی الراحلة الخ)

چہرے پر مارنے کی ممانعت میں ایک حدیث

۱۲۸۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا قاتل احدکم

اخاه فلیجنب الوجه فان اللہ خلق آدم علی صورته رواہ مسلم عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جب کوئی اپنے بھائی سے قتال کرے تو اس کے چہرے سے گریز کرے کہ اللہ نے حضرت

آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر (جیسی اس کی شان کے لائق ہے) پیدا فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ

رضویہ ج ۹ ص ۳۲۳ عطایا القدير" (مسلم ۳۲۷۲ باب النبی عن ضرب الوجه)

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد نہم

رو بہ قبلہ بیٹھنے کی فضیلت

۶۲۹۔ حدیث میں ہے افضل المجالس ما استقبل به القبلة سب میں بہتر نشست رو بہ قبلہ ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۳۳“ (الترغیب والترہیب ۵۹/۳ الترغیب فی الجلوس مستقبل القبلة)

بد مذہبوں کو سلام کرنا منع ہے

۶۳۰۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں کسی نے ایک شخص کا سلام پہنچایا فرمایا لا تقراءہ منی السلام فانی سمعت انہ احدث اسے میرا سلام نہ کہنا کہ میں نے سنا ہے اس نے بد مذہب ہی نکالی ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۳۸“

عورتوں نے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے شوہروں کی شکایتیں کیس حدیث میں ہے

۶۳۱۔ ابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی ایسا بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لقد طاف بال محمد نسا کثیر یشکون ازواجہن لیس اولئک بخیار کم

آج کی رات بہت سی عورتوں نے ہماری بارگاہ اقدس کا طواف کیا کہ اپنے شوہروں کی شکایت کرتی تھیں وہ تم میں کے بہتر لوگ نہیں ہیں جو عورتوں کو ایذا دیتے ہیں۔ (ابوداؤد ۱/۲۹۲ باب فی ضرب النساء)

بلی کے بارے میں ایک حدیث

۶۳۲۔ صحیح حدیث میں بلی کی نسبت فرمایا انہا من الطوافین علیکم والطوافات بیشک وہ ان زومادہ میں ہے جو بکثرت تم پر طواف کرنے والے ہیں۔ یعنی بلی کا جھوٹا ناپاک

نہیں ہے۔ (ابوداؤد / الباب سور الہرة)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت سے چھوہاروں کے انبار میں برکت ہوئی۔  
۶۳۳۔ صحیح بخاری شریف میں جابر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ میرے والد عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت قرض اور تھوڑے خرچے چھوڑ کر شہید ہوئے میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور کو معلوم ہے کہ میرے باپ احد میں شہید ہوئے اور بہت قرض چھوڑ گئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ حضور قدم رنجہ فرمائیں کہ قرض خواہ حضور کو دیکھیں یعنی شاید حضور کے خیال سے اپنے مطالبہ میں کمی کر دیں ارشاد فرمایا جاؤ ہر قسم کے چھوہاروں کے الگ الگ ڈھیر لگاؤ پھر تشریف فرما ہوئے قرض خواہوں نے حضور کو دیکھا مجھ سے نہایت سخت تقاضے کرنے لگے کہ اس سے پہلے ایسا کبھی نہ کیا تھا یعنی ان کے خیال کے برعکس ہوا حضور کے تشریف لے جانے سے قرض خواہ اپنا پلہ بھاری سمجھے کہ حضور ضرور ہمارا پورا حق دلا دیں گے جب حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ حال ملاحظہ فرمایا فطاف حول اعظمہا بیدراً ثلث مرات ثم جلس علیہ حضور نے ان میں سب میں بڑے ڈھیر کے گرد تین بار طواف فرمایا اور اس پر تشریف رکھی پھر ناپ ناپ کر انہیں دینا شروع فرمایا حتیٰ ادی اللہ عن والدی امانۃ وسلم اللہ السیار کلہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے باپ کا سب قرض ادا کر دیا اور سب ڈھیر سلامت بچ کر رہے۔ (بخاری / ۳۲۲ باب الشفاعة فی وضع الدین)

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں غریبوں کی خبر گیری کا ایک ایمان

افروز واقعہ

۶۳۴۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے زمانہ خلافت میں مدینہ طیبہ کا طواف فرمایا کرتے، ابن عساکر تاریخ میں اسلم مولیٰ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ طاف لیلة فاذا هو بامرأة فی جوف دارھا و حولھا صیان یکون الحدیث۔

یعنی امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رات مدینہ طیبہ کا طواف کر رہے تھے دیکھا کہ

ایک بی بی اپنے گھر میں بیٹھی ہیں اور ان کے بچے ان کے گرد رو رہے ہیں اور چولہے پر ایک دیکھی چیز بھی ہے۔ امیر المومنین قریب گئے اور فرمایا اے اللہ کی لونڈی یہ بچے کیوں رو رہے ہیں انہوں نے عرض کی یہ بھوکے روتے ہیں فرمایا تو اس دیکھی میں کیا ہے کہا میں نے ان کے بھلانے کو پانی بھر کر چڑھا دی ہے کہ وہ سمجھیں اس میں کچھ پک رہا ہے اور انتظار میں سو جائیں امیر المومنین فوراً واپس آئے اور ایک بڑی بوری میں آٹا اور گھی اور چربی اور چھوہارے اور کپڑے اور روپے منہ تک بھرے پھر اپنے غلام اسلم سے فرمایا یہ میری پیٹھ پر لا دو اسلم کہتے ہیں میں نے عرض کی امیر المومنین میں اٹھا کر لے چلوں گا فرمایا اے اسلم بلکہ میں اٹھاؤں گا کہ اس کا سوال تو آخرت میں مجھ سے ہوتا ہے پھر اپنی پشت مبارک پر اٹھا کر ان بی بی کے گھر تک لے گئے پھر دیکھی میں آٹا اور چربی اور چھوہارے چڑھا کر اپنے دست مبارک سے چلاتے رہے پھر پا کر انہیں کھلایا کہ سب کا پیٹ بھر گیا پھر باہر صحن میں نکل کر ان بچوں کے سامنے بلا تشبیہ ایسے بیٹھے جیسے جانور بیٹھتا ہے اور میں ہیبت کے سبب بات نہ کر سکا امیر المومنین یو ہیں بیٹھے رہے یہاں تک کہ بچے اس نئی نشست کو دیکھ کر امیر المومنین کے ساتھ کھیلنے اور ہنسنے لگے اب امیر المومنین واپس تشریف لائے اور فرمایا اسلم تم نے جانا کہ میں ان کے سامنے یوں کیوں بیٹھا میں نے عرض کی نہ، فرمایا میں نے انہیں روتے دیکھا تھا تو مجھے پسند نہ آیا کہ میں انہیں چھوڑ کر چلا جاؤں جب تک انہیں ہنسنا لوں جب وہ ہنس لئے تو میرا دل شاد ہوا۔

واخرجه ايضاً الدنيوري في المجالسة واحمد بن ابراهيم بن ساذان البزار في مشيخته  
 ”فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۴۳“ (کنز العمال ۱۳/ ۲۹۵)

حضرت سلیمان علیہ السلام کے شوق جہاد پر ایک حدیث پاک

۶۳۵۔ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرماتے ہیں۔ قال سليمان لا طوفن الليلة على تسعين امرأة وفي رواية بمائة امرأة كلهن تاتى بفارس يجاهد في سبيل الله فطاف عليهن الحديث

سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا قسم ہے آج کی رات میں نوے اور ایک روایت میں ہے سو عورتوں پر طواف کروں گا کہ ایک سے ایک سوار پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے پھر انہوں نے ان پر طواف کیا۔ (بخاری ۱/ ۳۹۵ باب من طلب الولد للجهاد) (بخاری ۲/ ۸۸ باب قول الرجل

لا طوفن الليلة على نسانه)

ایک غسل سے چند بار مجامعت کرنی جائز ہے

۶۳۶۔ صحیح مسلم شریف میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کان النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم يطوف على النساء بغسل واحد

بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی غسل سے اپنی ازواج مطہرات پر طواف فرماتے۔ ”فتاویٰ

رضویہ ج ۹ ص ۳۴۳“ (مشکوٰۃ ۱/ ۳۹ باب مخالطة الجنب الفصل الاول) (بخاری ۲/ ۸۵ باب من طاف

على نساءه في غسل واحد)

حضرت بلال کی دوری پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں خواب

میں بشارت دی اور شکوہ فرمایا

۶۳۷۔ روی ابن عسا کر بسند جيد عن ابی الدراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان بلا

لارأى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو يقول له ما هذه الجفوة يا بلال اما ان لك

ان تزورنی فانتبه حزینا خائفًا فرکب راحلته و قصد المدينة فاتی قبر رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجعل يبکی عنده ويمرغ وجهه علیہ

یعنی ابن عسا کر نے بسند صحیح ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ بلال رضی اللہ

تعالیٰ عنہ شام کو چلے گئے تھے ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ان سے فرماتے ہیں یہ کیا جفا ہے کیا وہ وقت نہ آیا کہ تو ہماری زیارت کو حاضر ہو بلال رضی اللہ تعالیٰ

عنہ غمگین اور ڈرتے ہوئے جاگے اور بقصد زیارت اقدس سوار ہوئے مزار انور پر حاضر ہو کر رونا

شروع کیا اور اپنا منہ قبر شریف پر ملتے تھے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۴۹“

انسان اپنی شہوات سے جنت یا دوزخ کا مستحق ہو گا حدیث میں ہے

۶۳۸۔ ابو داؤد و ترمذی و نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لما خلق اللہ تعالیٰ الجنة قال لجبریل اذهب فانظر اليها

فذهب فنظر اليها والی ما اعد اللہ لاهلها فیها ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع

بها احد الا دخلها ثم حفها بالمکاره ثم قال یا جبریل اذهب فانظر اليها قال فذهب

فنظر اليها ثم جاء فقال ای رب وعزتک لقد خبثت ان لا یدخلها احد قال فلما خلق

اللہ قال النار یا جبریل اذهب فانظر اليها. قال فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال ای رب

وعزتک لا یسمع بها احد فیدخلها فحفها بالشهوات ثم قال جبریل اذهب فانظر قال

فذهب فنظر اليها. فقال ای رب وعزتک لقد خبثت ان لا یبقی احد الا دخلها.



جب اللہ عزوجل نے جنت بنائی جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم فرمایا کہ اسے جا کر دیکھ جبریل نے اسے اور جو کچھ مولیٰ تعالیٰ نے اس میں اہل جنت کے لئے تیار فرمایا ہے دیکھا پھر حاضر ہو کر عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم اسے تو جو کوئی سنے گا بے اس میں جائے نہ رہے گا پھر رب عزوجل نے اسے ان باتوں سے گھیر دیا جو نفس کو ناگوار ہیں پھر جبریل کو حکم فرمایا کہ اب جا کر دیکھ، جبریل نے دیکھا پھر حاضر ہو کر عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید اس میں کوئی بھی نہ جاسکے پھر مولیٰ تبارک نے دوزخ پیدا کی جبرئیل سے فرمایا اسے جا کر دیکھ جبریل نے دیکھا پھر آکر عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم اس کا حال سن کر کوئی بھی اس میں نہ جائے گا۔ مولیٰ تعالیٰ نے اسے نفس کی خواہشوں سے ڈھانپ دیا پھر جبریل کو اسے دیکھنے کا حکم فرمایا جبریل امین علیہ السلام نے اسے دیکھ کر عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید ہی کوئی اس میں جانے سے بچے۔ (ابوداؤد ۲/۲۵۲ باب فی خلق الجنة والنار)

۶۳۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حفت الجنة بالمکارہ وحفت

النار بالشہوات

جنت ان چیزوں سے گھیر دی گئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں اور دوزخ ان چیزوں سے ڈھانپ دی ہے جو نفس کو پسند ہیں۔ رواہ البخاری فی کتاب الرقاق بلفظ حجت وتقديم الجملة الاخيرة ومسلم باللفظ عن ابی ہریرۃ واحمد ومسلم والترمذی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما من صحیحہ ”فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۵۸“ (مسلم ۲، ص ۳۷۸ کتاب الجنة وصفة نعيمها الخ) (بخاری ۲/۹۶۰ باب حجت النار بالشہوات)

کافروں کے فعل سے بھی تشبہ حرام ہے

۶۴۰۔ حدیث میں ہے من رضی عن عمل قوم کان شریک من عمل بہ

جو کسی قوم کا کوئی کام پسند کرے وہ اس کام کرنے والوں کا شریک ہے، رواہ ابویعلیٰ فی مسندہ وعلی بن معبد فی کتاب الطاعة والمعصية عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رواہ الإمام عبد الله بن المبارك فی کتاب الزهد عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ”فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۶۳“

رضائے رب کی خاطر کسی کو کچھ دینا اور منع کرنا کمال ایمان کی دلیل ہے

۶۳۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب لله وابلغض لله واعطى

لله ومنع لله فقد استكمل الايمان

جو اللہ کے لئے دوستی اور دشمنی کرے اور اللہ کے لئے دے اور منع کرے تو اس نے اپنا

ایمان مکمل کر لیا (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۲۶“ (ابوداؤد ۲/۶۳۳ باب فی رد الارجاء)

صرف ایک رکعت نماز پڑھنی مذہب حنفی میں ممنوع ہے

۶۳۲۔ حدیث میں ہے نہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن البتیرا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تنہا ایک رکعت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۳۱“

ناج گانے کی حرمت پر ایک حدیث

۶۳۳۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قعد وسط الحلقة فهو ملعون

یعنی جو وسط حلقہ میں (لوگوں کو ہنسانے یا گانا گانے کے لئے) بیٹھا وہ ملعون ہے۔ (مولف)

(الترغیب و الترہیب ۴/۵۰۔ الترغیب فی الجلیس الصالح الخ)

سرخ رنگ کی ممانعت پر ایک حدیث

۶۳۴۔ مصفر و مزعفر یعنی کسم و زعفرانی رنگ مردوں کو ناجائز ہیں اور خالص شوخ رنگ

بھی اسے مناسب نہیں، حدیث میں ہے ایاکم والحمرة فانها من زبی الشیطان

سرخ رنگ سے اجتناب کرو کہ وہ شیطان کا لباس ہے (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۴۰“

(کنز العمال ۱۹/۲۲۵)

عورتوں کو سونے چاندی کا زیور پہننا جائز ہے

۶۳۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو کان اسامة جاریة لکسوته وحلیته

حتى انفقہ۔ رواہ احمد وابن ماجہ عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بسند حسن

یعنی اگر اسامہ لڑکی ہو تا تو میں جدائی ہونے تک اس کو اچھے کپڑے پہنا تا رہتا اور اسے زیور

سے آراستہ کرتا رہتا یعنی کنواری لڑکیوں کو زیور و لباس سے آراستہ رکھنا کہ ان کا پیغام آئے سنت

مستحب ہے اس لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ترغیب امت کے لئے حضرت اسامہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمثیل بیان فرمائی۔ (مولف) (مسند احمد ۷/۳۱۷) (ابن ماجہ ۱/۱۴۳ باب فی

الشفاعة فی التزویج)

عورتوں کو مردوں سے تشبہ کرنا منع ہے۔

۶۳۶۔ حدیث میں ہے کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکرہ تعطر

النساء وتشبههن بالرجال

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عورتوں کا عطر لگا کر نکلنا اور مردوں سے تشبہ اختیار کرنا پسند تھا یعنی عورت کا باوصف قدرت بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے کہ مردوں سے تشبہ ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۶۳“ (کنز العمال ۶/۲۳۵)

کافر کا ذبیحہ حرام ہے

۶۳۷۔ حدیث میں مجوس کی نسبت فرمایا سنوا بہم سنۃ اہل الکتاب غیر نا کحی

نسائہم ولا آکلۃ ذبائحہم

مجوسیوں نے اہل کتاب کا طریقہ اختیار کیا مگر یہ کہ وہ ان کی عورتوں سے نکاح نہیں کرتے

اور ان کا ذبیحہ نہیں کھاتے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۶۶“

بھائی چارگی کی مراعات کمال ایمان کی دلیل ہیں

۶۳۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یومن احدکم حتی یحب

لاخیه ما یحب لنفسہ۔

تم میں کوئی مومن کامل نہیں ہو گا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند کرے جو

اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۷۱“ (بخاری ۶/۱ باب من الایمان ان یحب

لاخیه الخ)

سجدہ قبور جائز نہیں اگر بہ نیت تحیت ہے تو حرام اور اگر بہ نیت عبادت ہے تو کفر ہے

۶۳۹۔ حدیث میں فرمایا ارأیت لو مررت بقبری اکت تسجد لہ قال فلا تفعل

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میرے روضہ کریم کے پاس سے

گزر رہو تو کیا تم اسے سجدہ کرو گے؟ فرمایا ایسا نہ کرنا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۷۷“

اخلاق و معاملات سے متعلق ایک حدیث پاک

۶۵۰۔ حدیث میں ہے خالقوا (خالطوا) الناس باخلاقہم۔

لوگوں سے ان کی عادتوں کے موافق برتاؤ کرو۔ (مولف) (رواہ الحاکم و قال صحیح

علی شرط الشیخین) ”فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۷۸“ (کنز العمال ۳/۱۰، کیمیائے سعادت مترجم ۲۱، ۲۲)

آخری چہار شنبہ کی کوئی اصل نہیں

۶۵۱۔ ایک حدیث مرفوع میں آیا ہے آخر اربعہ من الشهر يوم نحس مستمر۔

یعنی مہینے کا آخری چہار شنبہ منحوس دن ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۸۱“

چالیس روز سے زیادہ ناخن یا موئے بغل یا موئے زیر ناف رکھنے کی اجازت نہیں

۶۵۲۔ عند احمد و ابی داؤد و الترمذی و النسائی و قت لنا رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی قص الشارب و تقليم الاظفار و نتف الابط و حلق العانة ان

لا یترک اکثر من اربعین لیلة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے لئے مونچھیں کترنے اور ناخن تراشنے اور

بغل کے بال اکھیڑنے اور زیر ناف صاف کرنے کے لئے وقت متعین فرمادیا ہے کہ چالیس راتوں

سے زیادہ تک نہ رہنے دیئے جائیں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۹۲“ (مسلم ۱۲۹، باب

خصال الفطرة) (ترمذی ۲/۱۰۴، باب ماجاء فی توقيت تقليم الاظفار الخ)

سونا اور ریشم عورتوں کو جائز ہیں اور مردوں کے لئے ناجائز

۶۵۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الذهب و الحریر حل لاناث

امنی و حرام علی ذکورھا۔

سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کو حلال اور مردوں پر حرام ہیں۔ رواہ ابوبکر ابی

شیبة عن زید بن ارقم والطبرانی فی الكبير عنه وعن واثلة رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

(کنز العمال ۶/۲۲۹)

عورتوں کو زیور پہننے کی تاکید پر ایک حدیث

۶۵۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے فرمایا یا

علی مر نساتک لا یصلین عطلا۔

اے علی اپنے مخدرات کو حکم دو کہ بے گھنے نماز نہ پڑھیں۔ رواہ ابن اثیر فی النہایة۔

”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۶۳“

باز بار گناہ اور بار بار توبہ کرنا اپنے رب سے مذاق کرنے کے برابر ہے

۶۵۵۔ حدیث میں فرمایا المستغفر من الذنب و هو مقيم علیہ المستهزی برہ۔

جو گناہ پر قائم رہ کر توبہ کرے وہ اپنے رب جل وعلا سے معاف اللہ تمسخر کرتا ہے۔ رواہ  
البیہقی فی شعب الایمان و ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۶۸۔“ (کنز العمال ۱۱۹/۳)

دعوت میں جانے کے بارے میں ایک روایت

۶۵۶۔ بلاد دعوت جو دعوت میں جائے اسے صحیح حدیث میں فرمایا دخل سارقا و خرج مغیرا۔

چور بن کر گیا اور لٹیرا ہو کر نکلا۔ خصوصاً جب کہ دعوت عام نہ ہو۔ (ابوداؤد ۲/۵۲۵، باب

ما جاء فی اجابة الدعوة)

روز خندق حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کا ایمان افروز واقعہ

۶۵۷۔ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے غزوہ خندق میں حضور اقدس صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کی اور دو صاحبوں کے قابل

کھانا پکایا جب یہ دعوت کو عرض کرنے گئے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باواز بلند

ارشاد فرمایا کہ اہل خندق جابر تمہاری ضیافت کرتا ہے وہ ایک ہزار صحابہ کرام تھے رضی اللہ تعالیٰ

عنہم اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جب تک ہم تشریف نہ لائیں کھانا نہ اٹار جائے او کمال

قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرائے ہوئے اپنے گھر تشریف

لائے اور اپنی زوجہ مقدسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حال بیان کیا کہ یہاں دو ہی آدمیوں کے قابل

کھانا ہے، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع ایک ہزار صحابہ کے تشریف لاتے ہیں ان بی

بی نے کہا آپ کو اس کی فکر کیا ہے جو لاتے ہیں وہی سامان فرمانے والے ہیں حضور اقدس صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے آئے اور ہانڈی میں لعاب دہن اقدس ڈالا اور ارشاد فرمایا کہ روٹی

پکانے والی بلا لور اور ہانڈی چولھے پر رہنے دو، اس قلیل آٹے اور گوشت سے ایک ہزار صحابہ کو پیٹ

بھر کر کھلادیا اور ہانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا کم نہ ہوا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۸۰“

(بخاری ۲/۵۸۸، ۵۸۹، باب غزوة الخندق)

قال کو حق سمجھنا جائز نہیں

۶۵۸۔ (جو قال کی باتوں پر یقین کرے اس کی نسبت) صحیح حدیث میں فرمایا قد کفر بما

نزل علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔ ”فتاویٰ رضویہ،

ج ۹، ص ۳۸۳“ (ترمذی ۱/۳۵، باب ماجاء فی کراہیۃ اتیان الحائض)

تدفین سے متعلق ایک حدیث

۶۵۹۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ایک صاحبزادی کے دفن میں فرمایا ان کی قبر میں وہی اترے جو آج کی رات اپنی عورت کے پاس نہ گیا ہو۔ اس سے اپنی عورت کے پاس جانے کی مذمت ثابت نہیں ہوئی بلکہ یہ مصالح خاصہ ہیں جن کے اسرار اہل باطن جانتے ہیں۔  
”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۸۳۔“ (بخاری ۱/۱۷۱، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعذب الميت الخ)

امام حسین سے محبت کرنا دراصل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرنا ہے  
۶۶۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حسین منی و انا من حسین  
احب الله من احب حسينا حسين سبط من الاسباط۔  
حسین میرا اور میں حسین کا اللہ دوست رکھے اسے جو حسین کو دوست رکھے حسین  
ایک نسل نبوت کی اصل ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۴۰۲“ (ترمذی ۲/۲۱۸، مناقب ابی محمد  
الحسن و الحسين)

اللہ تعالیٰ کے تین دشمن

۶۶۱۔ حدیث میں ارشاد ہوا اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ دشمن تین شخص ہیں مفلس،  
متکبر، اور بوڑھا زانی اور جھوٹ بولنے والا بادشاہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۴۰۵“  
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفعت پر ایک حدیث پاک  
۶۶۲۔ حدیث میں ہے آیہ کریمہ و رفعنا لك ذكرك۔ کے نزول کے بعد سیدنا جبرئیل  
امین علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر بارگاہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئے اور عرض  
کی حضور کرب فرماتا ہے اتدري كيف رفعت لك ذكرك۔ کیا تم جانتے ہو میں نے کیسے بلند کیا  
تمہارے لئے تمہارا ذکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی اللہ اعلم ارشاد ہوا  
جعلتك ذكرا من ذكري فمن ذكرك فقد ذكرني۔ اے محبوب میں نے تمہیں اپنی یاد میں  
سے ایک یاد کیا کہ جس نے تمہارا ذکر کیا بیشک اس نے میرا ذکر کیا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۴۰۹“

انسان پر شیطان کا وسوسہ کسی حال میں بھی ہو سکتا ہے حدیث میں ہے

۶۶۳۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الشيطان يعجری من الانسان

مجری الدم۔

بیشک شیطان انسان کی رگ رگ میں خون کی طرح دوڑتا ہے (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹،

ص ۳۹۵" (ابوداؤد ار ۳۳۵، باب المعتکف بدخل البيت لحاجته)

عورت کو حکم ہے کہ اس کے پائے خوب نیچے ہوں کہ چلنے میں ساق یا گئے کھلنے کا احتمال نہ

رہے کہ گئے بھی ستر عورت میں داخل ہیں

۶۶۳۔ مالک و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ ام المؤمنین ام سلمہ اور ترمذی و نسائی عبد اللہ بن عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روای و هذا حدیث ام المؤمنین انها قالت لرسول الله صلى الله

تعالى عليه وسلم حين ذكر الازار فالمرأة يا رسول الله قال ترخي شبرا قالت اذن

تنكشف عنها قال فذراعا لا تزيد عليه۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس وقت ازار کا ذکر فرمایا تو ام المؤمنین ام سلمہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ عورت کیا کرے گی حضور نے فرمایا کہ عورت ایک

بالت لٹکائے گی ام سلمہ نے عرض کی تب تو کھل جائے گا حضور نے فرمایا تو ایک ذراع اس سے

زیادہ نہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۱۱" (ابوداؤد ۲/۵۶۸، باب فی الذیال)

عورتوں کو مردوں سے تشبہ حرام ہے یہاں تک کہ دوپٹہ میں پیچ دینے کی ممانعت ہے

۶۶۵۔ امام احمد و ابوداؤد و حاکم نے بسند حسن ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

روایت کی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل علیها وھی تختمر فقال لیه لایتین

مضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے وہ

اوڑھنی لپیٹ رہی تھیں فرمایا کہ ایک پیچ دو، دو پیچ نہ دو۔ یعنی دو پیچ دینے میں عمامہ سے مشابہت

ہو جائے گی اور یہ منع ہے۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/۵۶۸، باب کیف الاختمار)

عورتوں کو مہندی لگانے کے حکم پر دو حدیثیں

۶۶۶۔ عورتوں کو حکم فرمایا کہ ہاتھوں میں مہندی لگائیں کہ مردوں کے ہاتھ سے مشابہ نہ

ہو۔ ابوداؤد ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ان ہندۃ بنت عتبہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا قالت یا نبی اللہ یا معنی فقال لا تمنعک حتی تغیری کفک (کفیک) فکانہما

کفاسبع۔

ہندہ بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے بیعت کر لیں حضور نے



فرمایا کہ میں تم کو بیعت نہیں کروں گا جب تک تم اپنی ہتھیلیوں کو نہ بدلو یعنی مہندی نہ لگالو۔ کیونکہ تمہاری ہتھیلیاں درندے کی سی ہیں۔ یعنی مردوں سے تشبہ ہونے کے باعث حضور کو کراہت ہوئی اس لئے درندے سے تشبیہ دی۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/۳۷۵، باب فی الخضاب للنساء)

۲۶۷۔ ایک حدیث میں ارشاد ہوا کہ زیادہ نہ ہو تو ناخن ہی رنگین رکھیں۔ احمد و ابوداؤد و نسائی بسند حسن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی اومت امرأة من وراء ستر بیدھا کتاب الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقبض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یدہ فقال ما ادری اید رجل ام ید امرأة قالت بل ید امرأة قال لو کنت امرأة لغيرت اظفارک بالحناء۔

یعنی ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کیا جس کے ہاتھ میں کتاب تھی، تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست کریم کھینچ لیا اور فرمایا معلوم نہیں ہوتا کہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا، عورت نے عرض کی عورت کا ہاتھ ہے، حضور نے فرمایا اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں کو مہندی سے ضرور رنگین کرتی۔ (مولف)

(ابوداؤد ۲/۳۷۵، باب فی الخضاب للنساء)

بوڑھی عورتوں کو بھی مہندی لگانا چاہئے۔

۲۶۸۔ احمد فی المسند عن امرأة صلت القبلتین مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالت دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت اختضبی تترك احديک الخضاب حتی تكون یدھا کید الرجل فما ترک الخضاب و انها لابنة ثمانین۔

امام احمد نے مسند میں ایک ایسی عورت سے روایت کی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں (بیت المقدس و بیت اللہ الحرام) کی طرف نماز پڑھ چکی تھیں اس نے کہا کہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی تو حضور نے فرمایا کہ رنگ یعنی مہندی لگایا کرو۔ کیا عورت مہندی نہیں لگائے گی تاکہ اس کا ہاتھ مرد کے ہاتھ کی طرح ہو جائے وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے اس کے بعد مہندی لگانا نہیں چھوڑی حالانکہ وہ خاتون اتنی سال کی تھیں (مولف) "فتاویٰ رضویہ،

ج ۹، ص ۳۱۲" (مسند احمد ۷/۹۰)

بلا ضرورت صحیحہ عورت کو گھوڑے پر چڑھنا منع ہے کہ مردانہ کام ہے حدیث میں اس پر

لعنت آئی۔

۶۶۹۔ ابن حبان اپنی صحیح میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یٰکون فی آخر امتی نساء یرکبن علی سرج کاشباہ الرجال۔ الحدیث و فی آخرہ العنود فانہن ملعونات۔

میری امت کے آخر میں ایسی عورتیں ہوں گی جو مردوں کی طرح گھوڑوں پر سوار ہوں گی۔ اور اس حدیث کے آخر میں ہے کہ ان پر لعنت کرو کیونکہ وہ ہیں ہی مستحق لعنت۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۰۳“

روزِ دو شنبہ کی فضیلت پر ایک حدیثِ پاک

۶۷۰۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزِ جاں افروزِ دو شنبہ کو روزہ شکر کے لئے خاص فرماتے اور اس کی وجہ یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ فیہ ولدت و فیہ انزل علی۔ اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر کتاب اتری۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۰۹“

کافروں سے خارجی شی میں بھی تشبہ ہوتا ہے

۶۷۱۔ جامع ترمذی میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نظفوا افیتکم و لا تشبہوا بالیہود۔

اپنے پیش دروازہ زمینیں ستھری رکھو یہودیوں سے تشبہ نہ کرو۔ کہ جب ان پر ذلت و مسکنت ڈالی گئی ان کی زمینیں میلی کثیف رہتیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۱۲“ (ترمذی ۲/۱۰۷، باب ماجاء فی النظافة)

ایک کنیر کو عمر فاروق کی تنبیہ

۶۷۲۔ امیر المومنین فاروق عادل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کنیر کو دیکھا کہ بیبیوں کی طرح دوپٹہ اوڑھے جا رہی ہے اس پر ورہ لیا اور فرمایا ای وفار القی عنک الخمار اتشبهین بالحرائر۔

اے بدبو والی اپنی اوڑھنی اتار کیا بیبیوں کے مشابہ بنتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو ایک دوسرے جنس کی مشابہت جائز نہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۲۳“

اہل بیت سے محبت کرنے کی تاکید پر ایک حدیث

۶۷۳۔ بچے مہمان اہل بیت کرام کے لئے روزِ قیامت نعمتیں برکتیں راہتیں ہیں۔ طبرانی

کی حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الزموا مودتنا اهل البيت فانه من لقي الله وهو يودنا دخل الجنة بشفاعتنا والذي نفسى بيده لا ينفع احدا عمله الا بمعرفة حقنا۔

ہم اہل بیت کی محبت لازم پکڑو کہ جو اللہ سے ہماری دوستی کے ساتھ ملے گا وہ ہماری شفاعت سے جنت میں جائے گا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کسی کو اس کا عمل نفع نہ دے گا جب تک ہمارا حق نہ پہچانے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۱۔"

سردار قوم کی تعظیم و تکریم پر ایک حدیث

۶۷۴۔ حدیث میں ہے۔ اذا اتاكم كريم قوم فاكرمواہ۔

جب کسی قوم کا معزز تمہارے یہاں آئے تو اس کی عزت کرو۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۳۔"

(ابن ماجہ ۲/۲۷۲، باب اذا اتاكم كريم قوم النخ)

وہم کی بنیاد پر کھجور وغیرہ توڑ کر دیکھنے کا حکم نہیں

۶۷۵۔ صحیح حدیث میں ہے نہی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یفتش

التمر عما فیہ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وہم کے پالنے سے منع فرمایا کہ کھاتے وقت چھوہارا توڑ کر اس کی تلاشی لی جائے کہ اس میں کوئی کیڑا تو نہیں۔ رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر عن ابن

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۴۰" (کنز العمال ۱۹، ۱۸۸)

پچھنا لگانے والے کی کمائی خبیث ہے

۶۷۶۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کسب الحجام خبیث۔

بھری سنگی لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۴۱" (ابوداؤد ۲/۲۸۶،

باب فی کسب الحجام)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ تعلیم اور ایک جوان کا واقعہ۔

۶۷۷۔ ایک جوان حاضر خدمت اقدس ہوا اور آکر بے دھڑک عرض کی یا رسول اللہ

میرے لئے زنا حلال فرما دیجئے۔ نبی سے یہ درخواست کس حد تک پہنچتی ہے صحابہ کرام رضی اللہ

تعالیٰ عنہم نے اس کا قتل چاہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمادیا اور اسے قریب بلایا

یہاں تک کہ اس کے زانوزانوں نے اقدس سے مل گئے، پھر فرمایا کیا تو یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی شخص

تیری ماں سے زنا کرے عرض کی نہ فرمایا تیری بہن سے عرض کی نہ فرمایا تیری بیٹی سے عرض کی نہ فرمایا تیری پھوپھی سے عرض کی نہ فرمایا تیری خالہ سے عرض کی نہ فرمایا تو جس سے زنا کرے گا وہ بھی تو کسی کی ماں بہن بیٹی پھوپھی خالہ ہوگی جب اپنے لئے پسند نہیں کرتا اوروں کے لئے کیوں پسند کرتا ہے پھر دست اقدس اس کے سینہ پر ملا اور دعا کی الہی اس کے دل سے زنا کی محبت نکال دے وہ صاحب فرماتے ہیں اس وقت زنا سے زیادہ مجھے کوئی چیز دشمن نہ تھی پھر صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کہ اس وقت اگر تم اسے قتل کر دیتے تو جہنم میں جاتا میری تمہاری مثل ایسی ہے جیسے کسی کا ناقہ بھاگ گیا لوگ اسے پکڑنے کو اس کے پیچھے دوڑتے ہیں وہ بھڑکتا اور زیادہ بھاگتا ہے اس کے مالک نے کہا تم رہنے دو تمہیں اس کی ترکیب نہیں آتی پھر سبز گھاس کا ایک مٹھا ہاتھ میں لیا اور اسے دکھایا اور چمکارتا ہوا اس کے پاس گیا یہاں تک کہ بٹھا کر اس پر سوار ہو لیا او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۴۳۸“

سونے کی انگوٹھی کے بارے میں ایک حدیث

۶۷۸۔ حدیث الصحیحین عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال اتخذ

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتما من ذهب و جعله فی یدہ الیمنی ثم القاه۔  
الحدیث۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگشتری بنوا کر دست راست میں پہنی پھر اتار ڈالی۔ (مولف) (اس سے معلوم ہوا کہ سونے کی انگوٹھی مرد کے لئے جائز نہیں۔ مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۴۱۳“ (مسلم ۲/۱۹۶، باب تحریم خاتم الذهب علی الرجال الخ)

آدمی کے مرتبہ کے اعتبار سے اس کی عزت کی جائے

۶۷۹۔ حدیث میں ہے انزلوا الناس منازلہم۔

ہر آدمی کو اس کے مرتبہ میں رکھو۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۴۳۳“ (ابوداؤد

۲/۶۶۵، باب فی تنزیل الناس منازلہم)

دعوت قبول کرنا سنت ہے

۶۸۰۔ حدیث میں ہے من لم یجب الدعوة فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم۔

جس نے دعوت قبول نہیں کی اس نے ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ کہ دعوت قبول کرنا سنت ہے اور اس میں بلا عذر شرعی نہ جانا مکروہ۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۳۵“ (ابوداؤد ۲/۵۲۵، باب ماجاء فی اجابة الدعوة)

تسبیح و تصفیق پر ایک حدیث

۶۸۱۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں التسبیح للرجال و التصفیق للنساء۔ مردوں کے لئے تسبیح ہے اور عورتوں کے لئے تالی بجا۔ یعنی اگر کوئی نمازی کے آگے سے گزرے تو اسے روکنے کے لئے مرد سبحان اللہ کہے اور عورت تصفیق کرے۔ تصفیق یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی پشت پر مارے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۳۵“ (بخاری ۱/۱۶۰، باب التصفیق للنساء)

کسی معظم کالوگوں سے قیام کی خواہش کرنا حرام ہے

۶۸۲۔ حدیث میں ہے من سرہ ان یتمثل له الرجال قیاما فلیتبوء مقعده من النار۔ جو اس بات سے خوش ہو کہ لوگ اس کیلئے کھڑے رہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔ (مولف) سر منڈانا حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی سنت ہے

۶۸۳۔ روی (علی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان تحت کل شعرة جنابة ثم قال من

ثم عادیت راسی من ثم عادیت راسی من ثم عادیت راسی۔

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت فرمائی کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔ پھر فرمایا کہ یہیں سے میں اپنے سر کا دشمن ہو گیا۔ یہیں سے میں نے اپنے بالوں سے دشمنی کر لی، یہیں سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی۔ یعنی سر کا متواتر منڈانا میرا اسی وجہ سے ہوتا ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۳۹“

نعمت نایافتہ کے اظہار کرنے والے کی تہدید پر ایک حدیث

۶۸۴۔ حدیث صحیح۔ المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور۔

نعمت نایافتہ کا اظہار کرنے والا اسی طرح ہے جو سر سے پاؤں تک جھوٹ کا جامہ پہنے ہوئے

ہے۔ (مولف) رواہ الشیخان عن اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۵۶“

(مسلم ۲/۲۰۶، باب النہی عن التزویر فی اللباس الخ)

غیر زبان میں بلا ضرورت کلام نہ چاہئے۔

۶۸۵۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اباکم و رطانة

الاعاجم۔ رواہ البیہقی۔

عجمیوں کی زبان میں گفتگو کرنا باعث نفاق ہے۔ (مولف)

غیر زبان میں کلام کرنا باعث نفاق ہے

۶۸۶۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

و سلم نے فرمایا فانه یورث النفاق۔ رواہ الحاکم فی صحیحہ المستدرک۔

(یعنی آپس میں بلا ضرورت غیر زبان میں کلام نہ کرو کہ) وہ نفاق لاتا ہے۔ (مولف) ”فتویٰ

رضویہ، ج ۹، ص ۳۵۹“

# تعارف

جلی النص فی اماکن الرخص (۱۳۳۷ھ)  
(وقت ضرورت، مواضع رخصت کی تفصیل و نشانہا)

اس رسالے کے آغاز میں باضابطہ سوال اگرچہ نہیں ہے لیکن جس سوال کے پس منظر میں یہ رسالہ وجود میں آیا وہ یہ ہے کہ دینی یا دنیوی ضرورت شدیدہ کے وقت بیرون ملک آنے جانے کے لئے پاسپورٹ سائز کی تصویر بنوانا جائز ہے یا نہیں؟ اور شریعت مطہرہ میں اس کا کیا حکم ہے؟ امام احمد رضا بریلوی اس رسالے کے آغاز بحث میں فرماتے ہیں کہ بعض اوقات، بعض ممنوعات و محظورات میں رخصت ملتی ہے، اس کے متعلق بعض قواعد فقہیہ میں بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے۔

پھر اس مسئلہ کی تحقیق و تفصیل اور اخذ حکم کے لئے امام احمد رضا نے فقہ کے چند اصول و قواعد ثبت قرطاس کئے ہیں جن سے بعض احکام کا وقت حاجت استثناء مترشح ہوتا ہے۔  
اول :- درء المفسد اہم من جلب المصالح۔ مفسدہ کا دفع مصلحت کی تحصیل سے زیادہ اہم ہے۔

دوم :- الضرورات تبیح المحظورات۔ مجبوریاں ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں۔

سوم :- من ابتلی ببلیتین اختارا ہونہما۔ دو بلاؤں کا مبتلا ان میں ہلکی کو اختیار کرے۔

چہارم :- الضرر یزال۔ ضرر مد فوع ہے۔

پنجم :- المشقة تجلب التيسیر۔ مشقت آسانی لاتی ہے۔

ششم :- ما حرم اخذه حرم اعطاءہ۔ جس کا لینا حرام اس کا دینا بھی حرام ہے۔

ہفتم :- انما الاعمال بالنیات۔ اعمال نیتوں پر ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ ذی روح کی تصویر کھینچنی بالاتفاق حرام ہے اگرچہ نصف اعلیٰ یا صرف چہرہ کی ہو کیونکہ تصویر چہرہ ہی کا نام ہے،

مگر مذکورہ اصول و ضوابط کے پیش نظر مواضع ضرورت و حاجت مستثنیٰ رہیں گے خواہ وہ



دینی ضرورت ہو یا دنیوی،

مثلاً دینی ضرورت کا تقاضا ہے کہ اگر کچھ کافروں نے اپنے ملک سے کسی ایک شخص کو لکھا کہ ہم تمہارے ہاتھ پر مسلمان ہوں گے، آکر ہمیں مسلمان کر لو تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہاں جائے۔

یا وہاں کچھ کفار۔ اسلام کی طرف مائل ہیں کوئی ہدایت کرنے والا ہو تو ظن غالب ہے کہ مسلمان ہو جائیں گے اس صورت میں بھی اجازت ہوگی یعنی بعض ممنوعات شرعیہ کے ارتکاب کی جیسے تصویر کے بغیر دوسرے ملک میں جانا آنا دشوار ہے تو تصویر کشی کی حد ضرورت تک اجازت ہوگی جب کہ اس کے بغیر یہ ضرورت پوری نہ ہو۔

یوہیں اہل و عیال اگر دوسرے ملک میں ہوں تو ان کے پاس جانے اور انہیں لانے کی اجازت ہوگی کہ یہ ضرورت بھی بیشک ضرورت ہے۔

اسی طرح اگر تجارت قائم و باقی رکھنے کو صرف ایک مرتبہ باہر جانا ہے پھر وہیں توطن کا عزم و ارادہ ہے یا بار بار جانا ہے مگر تصویر اول ہی کام آئے گی تو یہ بھی صورت جواز میں داخل ہے کہ ایک مرتبہ جائے بغیر چارہ نہیں ہے۔

غرضیکہ اس رسالے میں مواضع رخصت و دفع حرج کے صور متعددہ و شقوق مختلفہ کی نشاندہی کی گئی ہے جن میں ممنوعات کا فعل، مباح ہو جاتا ہے۔

اسی مسئلہ کی تحقیقات جلیلہ پر مشتمل اس رسالے میں جزئیات فقہ کے علاوہ ۶ حدیثیں بطور استدلال پیش کی گئی ہیں۔

اور یہ رسالہ کچھ ناقص و نامکمل شائع ہوا ہے مگر جو موجود ہے اس سے امام احمد رضا کی قوت استدلال اور اسلوب تحقیق اور طریقہ تمسک کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

اور وہ مسئلہ دائرہ کی تحقیق و تزئین کے بعد ایک جگہ فرماتے ہیں۔

صورت سوال وہ نئی تازی، حال کی صورت ہے کہ کتب میں ہونا تو درکنار، اس سے پہلے کبھی سننے ہی میں نہ آئی فقیر نے جو ذکر کیا لکھنا اور مولیٰ تعالیٰ سے امید صواب و ثواب ہے۔

# احادیث

## جلی النص فی اماکن الرخص

ممنوعات شرعیہ سے اجتناب کی تاکید پر ایک روایت

۶۸۷۔ حدیث ذکر کی جاتی ہے ترك ذرة مما نهى الله عنه افضل من عبادة الثقلين۔

ایک ذرہ ممنوع شرعی کا چھوڑنا جن وانس کی عبادت سے افضل ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹،

ص ۳۶۲۔ جلی النص“

ضرر کی ممانعت پر ایک حدیث۔

۶۸۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا ضرر و لا ضرار۔

نہ ضرر لو نہ ضرر دو، رواہ ابن ماجہ عن عبادة كاحمد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما بسند حسن۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۶۳“ جلی النص (ابن ماجہ ۱۷۰/۲، باب

من بنی فی حقہ الخ)

رشوت لینا دینا دونوں حرام ہیں۔

۶۸۹۔ حدیث میں ارشاد ہوا الراشی و المرتشی کلاهما فی النار۔

رشوت دینے اور لینے والا دونوں جہنم میں ہیں۔ (رواہ الطبرانی فی الصغیر عن عبد اللہ

بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند صحیح) (کنز العمال، ۶/۶۲)

ابتداء زمانہ رسالت میں کبھی گمروں میں چراغ نہیں ہوتا تھا۔

۶۹۰۔ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں و البيوت يومئذ ليس فيها

مصاييح۔ رواہ الشیخان۔

یعنی ابتداء زمانہ رسالت علی صاحبہا افضل الصلوة والتحية میں ان مبارک مقدس کاشانوں

میں چراغ نہ ہوتا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۶۳“ جلی النص۔ (بخاری ۵۶/۱، باب الصلوة علی

الفراش) (موطا مالک، ص ۴۱، ماجاء فی صلوة اللیل)

اطاعت والدین پر دو حدیثیں

۶۹۱۔ هذا نبينا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قاتلا و لا تعقن والدیک و ان امراک

ان تخرج من اهلك و مالك. رواه احمد بسند صحيح على اصولنا و الطبرانی فی الكبير عن معاذ بن جبل رضى الله تعالى عنه۔

خبردار ماں باپ کی نافرمانی نہ کر اگرچہ وہ تجھے حکم دیں کہ اپنے بیوی بچوں مال و متاع سب سے نکل جا۔ (مولف) (کنز العمال ۶۲/۲۱)

۶۹۲۔ و لفظه فی اوسط الطبرانی اطع والدیک و ان اخرجاک من مالک و من کل شیء هو لک۔

اپنے ماں باپ کا حکم مان اگرچہ وہ تجھے تیرے مال اور تیری سب چیزوں سے باہر کر دیں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۶۵“ جلی النص۔ (کنز العمال ۶۲/۲۱)

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد نہم

بدعتی اور بد مذہب کو سلام کرنا منع ہے

۶۹۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سلم علی صاحب بدعتا و

لقیہ بالبشر او استقبلہ بما یسرہ فقد استخف بما انزل علی محمد۔

جو کسی بد مذہب کو سلام کرے یا اس سے بکشادہ پیشانی ملے یا ایسی بات کے ساتھ اس سے پیش آئے جس میں اس کا دل خوش ہو اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۷۵۷“

معارضہ اور پہلو دار بات کہنی جائز ہے

۶۹۴۔ حدیث میں فرمایا ان فی المعارض لمنذوحة عن الکذب۔

بیشک معارضہ میں جھوٹ سے بچنے کی گنجائش ہے۔ یعنی صراحت سے بات نہ کرنا، جھوٹ میں داخل نہیں ہے۔ (مولف) (بخاری ۲/۹۱۷، باب ان فی المعارض لمنذوحة عن الکذب) (عمل الیوم واللیلہ، ص ۸۸)

کھانا کھانے کی دعا پر مشتمل ایک حدیث پاک

۶۹۵۔ حدیث میں ہے جب کھانا لا کر رکھا جائے کہ بسم اللہ و باللہ خیر الاسماء فی

الارض و فی السماء لا یضر مع اسمہ داء اجعل فیہ رحمة و شفاء۔

اللہ کے نام سے جو آسمان و زمین میں بہتر ناموں والا ہے اس کے نام سے کوئی بیماری ضرر نہ دے، الہی اس میں رحمت و شفاء عطا فرما۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۶۶۶“

ہمزاد کے بارے میں ایک روایت

۶۹۶۔ ہمزاد از قسم شیاطین ہے وہ شیطان کہ ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتا ہے وہ مطلقاً کافر

ملعون ابدی ہے سو اس کے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھا وہ برکت صحبت اقدس سے مسلمان ہو گیا۔ صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مامنکم من احد الا و معہ قرینہ من الجن و قرینہ من المملکۃ قالوا ویاک یا رسول اللہ قال وایای و لکن اللہ اعاننی علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر۔

تم میں سے ہر ایک کے ساتھ جنات میں سے ایک مصاحب اور فرشتوں میں سے ایک مصاحب رہتا ہے، صحابہ نے عرض کی اور آپ یا رسول اللہ فرمایا اور میرے ساتھ بھی، لیکن اللہ نے میری اعانت فرمائی کہ میرا مصاحب مسلمان ہو گیا تو وہ مجھے صرف بھلائی بتاتا ہے۔ (مولف) (مسلم ۶/۲، ۳، باب تحریش الشیطان الخ)

اگلے انبیاء علیہم السلام پر دو باتوں میں حضور علیہ السلام کی فضیلت

۶۹۷۔ اسی طرح طبرانی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور بزار حضرت عبد اللہ بن عباس یا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فضلت علی الانبیاء بخصلتین کان شیطانی کافرا فاعاننی اللہ علیہ حتی اسلم۔ الحدیث۔

دو باتوں سے اگلے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر مجھے فضیلت حاصل ہے ان میں سے ایک یہ کہ میرا مصاحب کافر تھا تو اللہ کی اعانت سے وہ مسلمان ہو گیا۔ (مولف) (کنز العمال ۱۲/۷۷۷) ۶۹۸۔ بیہقی و ابو نعیم دلائل النبوة میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فضلت علی آدم بخصلتین کان شیطانی کافرا فاعاننی اللہ علیہ حتی اسلم وکن ازواجی عوناً لی وکان شیطان آدم کافرا وزوجتہ عوناً علی خطیئہ۔

حضرت آدم علیہ السلام پر دو باتوں سے مجھ کو فضیلت ہے، میرا مصاحب کافر تھا وہ اللہ کی تائید سے مسلمان ہو گیا اور میری ازواج بھی میرے مددگار ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کا مصاحب کافر تھا اور ان کی زوجہ محترمہ سے لغزش میں معاونت کا صدور ہوا۔ (مولف) "فتویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۷۳" (کنز العمال ۱۲/۷۷۷)

# تعارف

الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود التحدیۃ  
(سجدہ تحیت و تعظیم کی حرمت کا تحقیقی بیان)

۹ رمضان ۱۴۳۳ھ میں سوال پیش ہوا کہ شریعت مطہرہ میں سجدہ تحیت و تعظیم جائز ہے یا نہیں؟  
امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے آغاز جواب میں فرمایا کہ  
سجدہ حضرت عزت عز جلالہ کے سوا کسی کے لئے جائز نہیں اس کے غیر کو سجدہ عبادت تو  
یقیناً جماعاً شرک و کفر ہے اور سجدہ تحیت حرام و گناہ کبیرہ۔  
پھر آیات قرآنیہ و احادیث متواترہ اور ائمہ دین کے نصوص وافرہ سے اس کی حرمت و  
ممنوع اور ناجائز و گناہ کبیرہ ہونے کی تصریحات کی گئی ہیں۔  
اور یہ رسالہ جلیلہ مکمل جواب ہے اس سوال کا جو ”ماہنامہ نظام المشائخ دہلی مطابق رجب  
۱۴۳۳ھ“ میں مع جواب کے مندرج تھا، اس میں اختراعی عبارات و غلط حوالجات سے سجدہ تحیت  
کا جواز ثابت کیا گیا تھا، جس کے بعض اقتباسات یہ ہیں۔  
کوئی آیت سجدہ انسان کے خلاف قرآن میں کہیں بھی نہیں، ایک حدیث ضعیف کے  
علاوہ سجدہ تحیت کی تحریم پر کوئی حدیث نہیں، سوائے چند جاہل ضدی لوگوں کے کوئی سجدہ تعظیم  
کے خلاف نہیں، سجدہ تعظیمی کا انکار موجب لعنت و پھٹکار ہے، وغیر ذلک۔  
اس کے رد و ابطال کے لئے ان ہدیانات و خرافات کے قائل کو امام احمد رضا نے ”بکر“ سے  
خطاب و تعبیر کیا ہے اور سجدہ تحیت کی حرمت کے ثبوت میں جن دلائل و براہین اور حقائق شرعیہ  
کو عرش تحقیق پر جو جلوہ دیا ہے وہ یقیناً ان کے قلم حق شناس کی نسیا باریاں اور جلوہ ریزیاں ہیں اور ان  
کے ایقان و عرفان پر شاہد و ناظر ہیں۔  
چنانچہ اس جواب کو مزید منقح و مجلی کرنے کے لئے آپ نے اسے چند فصلوں پر منقسم  
فرمایا ہے۔

فصل اول :- قرآن کریم سے سجدہ تحیت کی تحریم۔

**فصل دوم :-** چالیس حدیثوں سے سجدہ تحیت کی تحریم کا ثبوت۔ اس میں دو نوع ہیں۔

نوع اول :- سجدہ غیر کی مطلقاً ممانعت ہے اس کے ثبوت میں ۲۳ حدیثیں ہیں۔

نوع دوم :- قبر کی طرف سجدہ کی ممانعت ہے اس کے ثبوت میں ۷ حدیثیں ہیں۔

**فصل سوم :-** ڈیڑھ سو نصوص فقہ سے سجدہ تحیت و تعظیم حرام ہونیکا ثبوت۔ اس میں

بھی دو نوع ہیں۔

**نوع اول :-** تین قسموں پر منقسم ہے۔

قسم اول :- نفس سجدہ کا حکم کہ غیر خدا کیلئے مطلقاً حرام ہے۔

قسم دوم :- سجدہ تو سجدہ زمیں بوسی حرام ہے۔

قسم سوم :- زمیں بوسی بالائے طاق رکوع کے قریب تک جھکنا منع ہے۔

**نوع دوم :-** بھی تین قسموں پر مشتمل ہے۔

قسم اول :- مزارات کو سجدہ یا ان کے سامنے زمین چومنا حرام ہے اور حد رکوع تک جھکنا

ممنوع ہے۔

قسم دوم :- مزار کو سجدہ درکنار کسی قبر کے سامنے اللہ عزوجل کو سجدہ جائز نہیں اگرچہ

قبلہ کی طرف ہو۔

قسم سوم :- نماز تو نماز قبر کی طرف مسجد کا قبلہ ہونا منع ہے اگرچہ نمازی کا سامنا نہ ہو یعنی

مسجد کے قبلہ میں قبر کی ممانعت ہے جب تک بیچ میں دیوار وغیرہ حائل نہ ہو۔

اور اس فصل سوم کی بحث دیگر تین فصلوں پر مشتمل ہے۔

**فصل ۱ :-** صحابہ و ائمہ و اولیاء اور کتب پر ”بکر“ کے افترا خود اسی کے مستندات اور اجماع

وفقہ اور جماہیر اولیاء سے تحریم سجدہ تحیت کا ثبوت، اس میں بکر کے مخترعات و خود ساختہ تحریروں

کا ۷۴ وجوہات سے رد کیا گیا ہے۔

**فصل ۲ :-** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بکر کے افترا اور حدیث سے تحریم سجدہ

تحیت کا ثبوت، اس میں ۳۸ وجوہ سے بکر کی تردید کی گئی ہے۔

**فصل ۳ :-** اللہ عزوجل پر بکر کے افترا اور خود اسی کے منہ قرآن عظیم سے تحریم سجدہ

تحیت کا ثبوت، اس میں پندرہ طریقوں سے بکر کے افتراء کا جواب دیا گیا ہے۔

**فصل چہارم :-** سجدہ آدم و یوسف علیہما الصلوٰۃ والسلام کی بحث اور مجوزین کے



استدلال کا دلائل قاہرہ سے بطلان و ثبوت۔

سجدہ تحیت کے مجوزین یہ کہتے ہیں کہ ”سجدہ آدم و یوسف علیہما الصلاۃ والسلام قرآن عظیم سے ثابت ہے اگرچہ یہ شریعت آدم و یوسف کا حکم تھا مگر شرائع سابقہ بھی حجت و دلیل ہیں جب تک اللہ و رسول انکار نہ فرمائیں اور یہاں انکار نہیں تو قرآن کریم سے قطعاً جواز ہے۔“

امام احمد رضا نے مجوزین کے اس خیال و وہم کی ۲۵ وجوہات سے تردید کی ہے اور دلائل ساطعہ اور کتب تفاسیر کے کثیر حوالوں سے سجدہ آدم و یوسف علیہما الصلاۃ والسلام کی تفسیر و تشریح اور تاویل چند طریقوں سے کی ہے۔

۱:- آدم علیہ السلام کو ملائکہ کا سجدہ اشارہ تھا، یوسف علیہ السلام کو ان کے ماں باپ بھائیوں کا سجدہ سر سے اشارہ کرنا تھا یہ ان کی تحیت تھی جس طرح اب بھی کچھ لوگ سلام کرتے وقت سر جھکاتے ہیں۔

اور بعض نے کہا کہ سجدہ تحیت اگلی امتوں میں جائز تھا اور اس شریعت میں منسوخ ہو گیا۔

۲:- آدم و یوسف علیہما الصلاۃ والسلام کو کعبہ کی طرح کر دیا تھا۔

۳:- یوسف علیہ السلام کے پانے پر ان کے ماں باپ وغیرہ نے سجدہ شکر کیا جو اللہ کے لئے تھا۔

۴:- سجدہ کا حکم اگرچہ اگلی شریعتوں میں تھا مگر شرائع سابقہ کا ہم پر حجت ہونا ہی قطعی نہیں کہ یہ ائمہ اہل سنت کا مختلف فیہ ظنی مسئلہ ہے۔

بعض کے نزدیک وہ اصلاً حجت نہیں نہ ان پر عمل جائز جب تک ہماری شرع سے کوئی دلیل قائم نہ ہو۔

۵:- سجدہ آدم و یوسف علیہما الصلاۃ والسلام کوئی حکم عام نہیں بلکہ دو واقعہ حال ہیں اور باتفاق عقل و نقل ثابت ہے کہ واقعہ حال کے لئے عموم نہیں ہوتا۔

حاصل یہ کہ سجدہ آدم کا حکم بشر کو نہیں بلکہ فرشتوں کو تھا اور ملائکہ کے لئے جو حکم ہو وہ انسان کے لئے معقول و معمول نہیں ہو سکتا۔

اور سجدہ یوسف کا حکم برہنائے اباحت اصل یہ ہونا ممکن ہے اور اباحت اصل یہ کا رفع نسخ نہیں۔

لہذا سجدہ تحیت و تعظیم کا حرام و ممنوع ہونا ہی خدا اور رسول کا حکم ہے۔

تحریم سجدہ تحیت کی تحقیقات دائرہ پر مشتمل یہ منصفانہ رسالہ جہازی سائز کے ۳۶ صفحات

پر پھیلا ہوا ہے اور اس رسالہ نافعہ بازغہ میں ۴۲ حدیثیں مثبت قرطاس ہیں۔

## احادیث

الزبدۃ الزکیۃ لتحريم سجود التحية  
چالیس حدیثوں سے تحریم سجدہ تحیت کا ثبوت

نوع اول، سجدہ غیر کی مطلقاً ممانعت

۶۹۹۔ جامع ترمذی و صحیح ابن حبان و صحیح متدرک و مسند بزار و سنن بیہقی میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال جاءت امرأة الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقالت يا رسول الله اخبرني ما حق الزوج على الزوجة قال لو كان ينبغي لبشر ان يسجد لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجها اذ دخل عليها لما فضله الله عليها هذا لفظ البزار و الحاكم و البيهقي و عند الترمذي المرفوع منه بلفظ لو كنت آمرا احدا ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها۔

ایک عورت نے بارگاہ رسالت علیہ افضل الصلوة والتحية میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ شوہر کا عورت پر کیا حق ہے فرمایا اگر کسی بشر کو لائق ہوتا کہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو فرماتا کہ جب شوہر گھر میں آئے اسے سجدہ کرے اس فضیلت کے سبب جو اللہ نے اسے اس پر رکھی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (ترمذی ۲۱۹۱، باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأة)

۷۰۰۔ بزار نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی قال دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حائطا فجاء بعیر فسجد له فقالوا هذه بهيمة لاتعقل سجدت لك و نحن نعقل فنحن احق ان نسجد لك فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یصلح لبشر ان یسجد لبشر لو صلح لامرت المرأة ان تسجد لزوجها لما له من الحق علیها۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے ایک اونٹ نے حاضر ہو کر حضور کو سجدہ کیا صحابہ نے عرض کی یہ بے عقل چوپایہ ہے اس نے حضور کو سجدہ کیا ہم تو عقل رکھتے ہیں ہمیں زیادہ لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے آدمی کو لائق نہیں کہ آدمی کو سجدہ کرے ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے اس حق کے سبب جو اس کا اس پر ہے امام جلال الدین سیوطی نے مناہل الصفا میں فرمایا اس حدیث کی سند حسن ہے۔

۷۰۱۔ احمد و نسائی و بزار و ابو نعیم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال کان اہل بیت من الانصار لہم جمل یسنون علیہ و انہ استصعب علیہم (فذكر القصة الی قوله) فلما نظر الجمل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرسا جدا بین یدیه فقال لہ اصحابہ یا رسول اللہ ہذہ بہیمۃ لاتعقل تسجد لک۔ و نحن نعقل فنحن احق ان نسجد لک قال لا یصلح لبشر ان یسجد لبشر و لو صلح ان یسجد بشر لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجہا من عظم حقہ علیہا و عند النسائی مختصر۔

یعنی انصار میں ایک گھر کا آبجی کا اونٹ بگڑ گیا کسی کو پاس نہ آنے دیتا کھیتی اور کھجوریں پیاسی ہوئیں سرکار میں شکایت عرض کی صحابہ سے ارشاد ہوا چلو باغ میں تشریف فرما ہوں اونٹ اس کنارے تھا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی طرف چلے انصار نے عرض کی یا رسول اللہ وہ بورانے کتے کی طرح ہو گیا ہے مبادا حملہ کرے فرمایا ہمیں اس کا اندیشہ نہیں اونٹ حضور کو دیکھ کر چلا اور قریب آکر حضور کے لئے سجدہ میں گرا حضور نے اس کے ماتھے کے بال پکڑ کر کام میں دے دیا بکری کی طرح ہو گیا آگے وہی ہے کہ صحابہ نے عرض کی ہم تو ذی عقل ہیں ہم زیادہ مستحق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں فرمایا آدمی کو لائق نہیں کہ کسی بشر کو سجدہ کرے ورنہ میں عورت کو مرد کے سجدے کا حکم فرماتا۔ امام منذری نے کہا اس حدیث کی سند جید ہے اور اس کے راوی مشاہیر ثقہ۔

”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۸۰، نزہۃ الزکیۃ“۔ (مسند احمد ۳/ ۶۳۳)

۷۰۲۔ امام احمد و بزار و ابو نعیم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حائطاً للانصار و معہ ابوبکر و عمر فی رجال من الانصار و فی الحائط غنم فسجدن لہ فقال ابوبکر یا رسول اللہ کنا نحن احق بالسجود لک من ہذہ الغنم قال انہ لا ینبغی فی امتی ان یسجد احد لاجد و لو کان ینبغی ان یسجد احد لاجد لامرت المرأة ان تسجد لزوجہا۔

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انصار کے ایک باغ میں تشریف فرما ہوئے صدیق و فاروق اور کچھ انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب تھے باغ میں بکریاں تھیں انہوں نے حضور کو

سجدہ کیا صدیق نے عرض کی یا رسول اللہ ان بکریوں سے ہم زیادہ حقدار ہیں اس کے کہ حضور کو سجدہ کریں، فرمایا بیشک میری امت میں نہ چاہئے کہ کوئی کسی کو سجدہ کرے اور ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو شوہر کے سجدے کا حکم فرماتا۔ ملا علی قاری نے شرح شفاء امام قاضی عیاض میں کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ علامہ خفاجی نے نسیم الریاض میں کہا یہ حدیث صحیح ہے۔ (دلائل نبویہ، ص ۳۴۶)

۷۰۳۔ بیہقی وابو نعیم دلائل النبوة میں عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی بنیمانحن قعود مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ اتاہ آت فقال یا رسول اللہ ناضح آل فلان قد ابق علیہم فتھض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فذكر القصة وفيه سجود البعير له صلى الله تعالى عليه وسلم) قال فقال اصحابه یا رسول اللہ بهیمة من البہائم تسجد لك لتعظیم حقتك فحن احق ان نسجد لك قال لالو كنت امرا احدا من امتی ان يسجد بعضهم لبعض لامرت النساء ان يسجدن لازواجهن

ہم خدمت اللہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے کسی نے اگر عرض کی فلاں گھڑ کا شتر آہٹش بے قابو ہو گیا حضور اٹھے اور ہم ہمراہ رکاب اٹھے ہم نے عرض کی حضور بوس کے پاس نہ جائیں حضور تشریف لے گئے اونٹ کی نظر جمال انور پر پڑنا اور اس کا سجدہ میں گرنا صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ایک چوپایہ تو حضور کی تعظیم حق کے لئے حضور کو سجدہ کرے ہم زیادہ اس کے لائق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا نہیں۔ اگر میں اپنی امت میں ایک دوسرے کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو فرماتا کہ شوہروں کو سجدہ کریں۔ (دلائل نبویہ مترجم، ص ۳۴۵)

۷۰۴۔ احمد مسند اور حاکم مستدرک اور طبرانی جامع کبیر اور بیہقی وابو نعیم دلائل النبوة اور بغوی شرح سنن ابن یعلیٰ بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای قال خرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوما فجاء بعیر یرغو حتی سجد له فقال المسلمون نحن احق ان نسجد للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لو كنت امرا احدا ان يسجد لغير الله تعالیٰ لامرت المرأة ان تسجد لزوجها الحديث

ایک روز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے جاتے تھے ایک اونٹ بولتا ہوا آیا قریب آکر حضور کو سجدہ کیا مسلمانوں نے کہا ہمیں تو زیادہ لائق ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو،

سجدہ کریں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں کسی کو غیر خدا کے سجدے کا حکم دیتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔ جانتے ہو یہ اونٹ کیا کہتا ہے یہ کہہ رہا ہے کہ اس نے چالیس برس اپنے آقاؤں کی خدمت کی جب بوڑھا ہوا انہوں نے اس کا چارہ کم اور کام زیادہ کر دیا اب کہ ان کے یہاں شادی ہے چھری لی کہ حلال کریں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے مالکوں سے فرمایا کہ اونٹ یہ شکایت کرتا ہے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ واللہ وہ سچ کہتا ہے فرمایا تو میں چاہتا ہوں کہ تم اسے میری خاطر چھوڑ دو انہوں نے چھوڑ دیا مثالی المسرات میں کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ (دلائل نبویہ، ص ۳۴۳)

۷۰۵۔ مند احمد میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان فی نفر من المهاجرین والانصار فجاء بعیر فسجد له فقال اصحابه يا رسول الله تسجد لك البهائم والشجر فنحن احق ان نسجد لك فقال اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم ولو کنت امرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جماعت مهاجرین و انصار میں تشریف فرما تھے کہ ایک اونٹ نے آکر حضور کو سجدہ کیا صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ چوپائے اور درخت حضور کو سجدہ کرتے ہیں تو ہم تو زیادہ مستحق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں فرمایا اللہ کی عبادت کرو اور ہماری تعظیم اگر میں کسی کو کسی کے سجدے کا حکم کرتا تو عورت کو حکم دیتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔ اس حدیث کا صرف اخیر ٹکڑا کہ اگر میں کسی کو سجدہ کا حکم کرتا تو عورت کو سجدہ شوہر کا سنن ابن ماجہ میں بھی ہے اور اسی قدر ترغیب میں ابن حبان اور درمنثور میں ابو بکر بن ابی شیبہ کی طرف نسبت کیا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۴۸۱، نزہۃ ترکیب“۔ (مند احمد ۷/۱۱۲، مشکوٰۃ ۲/۲۸۳، الفصل الثالث)

۷۰۶۔ ابو نعیم دلائل میں ثعلبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال اشتری انسان من بنی سلمة جملا ینضح علیہ فادخلہ فی مربد فجرد کما یحمل فلم یقدر احدا ان یدخل علیہ الا تخبطه فجاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف ذکر له ذلك فقال افتحوا عنه فقالوا انا نخشی علیک یا رسول اللہ قال افتحوا عنه ففتحوا فلما راہ الجمل خرسا جدا فسبح القوم وقالوا یا رسول اللہ کنا احق بالسجود من هذه البهیمة قال لو ینبغی لشی من الخلق ان یسجد لشی دون اللہ لنبغی للمرأة ان

تسجد لزوجھا۔

بنی سلمہ میں کسی نے ایک اونٹ آبکشی کو خرید کر سارمین کر دیا جب اسے لادنا چاہا جو پاس جاتا اس پر حملہ کرتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے سرکار میں یہ حال معروض ہوا ارشاد ہوا دروازہ کھولو عرض کی حضور اندیشہ ہے فرمایا کھولو کھول دیا اونٹ کی نگاہ جمال انور پر پڑنی تھی کہ حضور کے لئے سجدہ میں گرا حاضرین میں سبحان اللہ سبحان اللہ کا شور پڑ گیا پھر عرض کی یا رسول اللہ ہم تو اس چوپائے سے زیادہ سجدہ کرنے کے سزاوار ہیں فرمایا اگر مخلوق میں کسی کو کسی غیر خدا کے لئے سجدہ مناسب ہوتا تو عورت کو چاہئے تھا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔ (دلائل نسوۃ، ص ۳۳۳)

۷۰۷۔ ابو نعیم غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی بعض اسفار فرأینا منه عجا من ذالک انا مضینا فنزلنا منزلا فجاء رجل فقال یا نبی اللہ انہ کان لی حائط فیہ عیشی وعیش عیالی ولی فیہ ناضحان فاغتلما علی فمنعانی انفسهما وحائطی ومافیہ لا یقدر احد ان یدنو منهما فنهض نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باصحابہ حتی اتی الحائط فقال بصاحبہ افتح فقال یا نبی اللہ امرهما اعظم من ذالک قال افتح فلما حرك الباب اقبلا لهما جلبة כحفیف الريح فلما انفرج الباب ونظرا الی نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برکاثم سجدا فاخذ نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم براسهما ثم دفعهما الی صاحبهما فقال استعملهما واحسن علفهما فقال القوم یا نبی اللہ تسجد لک البهائم فالأاء اللہ عندنا بک احسن حین هدانا اللہ من الضلالة واستقذنا بک من المہالك افلا تأذن لنا فی السجود لک فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان السجود لیس لی الا للہی الذی لا یموت ولوانی آمر احداً من هذه الامۃ بالسجود لامرت المرأة ان تسجد لزوجھا۔

ہم ایک سفر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رکاب انور میں تھے ہم نے ایک عجب دیکھا ایک منزل میں اترے وہاں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی یا نبی اللہ میرا ایک باغ ہے کہ میری اور میرے عیال کی وہی وجہ معاش ہے اس میں میرے دو شتر آبکشی تھے دونوں مست ہو گئے ہیں نہ اپنے پاس آنے دیں نہ باغ میں قدم رکھنے دین کسی کی طاقت نہیں کہ قریب جائے

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع صحابہ کرام اٹھ کر اس کے باغ کو گئے فرمایا کھول دے عرض کی یا نبی اللہ ان کا معاملہ اس سے سخت تر ہے فرمایا کھول دروازے کو جنبش ہونی تھی کہ دونوں شور کرتے ہو ا کی طرح جھپٹے دروازہ کھلا اور انہوں نے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا فوراً سجدے میں گر پڑے حضور نے ان کے سر پکڑ کر مالک کے سپرد کر دیئے اور فرمایا ان سے کام لے اور چارہ بخوبی دے۔ حاضرین نے عرض کی یا نبی اللہ چوپائے حضور کو سجدہ کرتے ہیں تو حضور کے سبب ہم پر اللہ کی نعمت تو بہتر ہے اللہ نے گمراہی سے ہم کو راہ دکھائی اور حضور کے ہاتھوں پر ہمیں دنیا و آخرت کے مہلکوں سے نجات دی کیا حضور ہم کو اجازت نہ دیں گے کہ ہم حضور کو سجدہ کریں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک سجدہ میرے لئے نہیں وہ تو اسی زندہ کے لئے ہے جو کبھی نہ مرے گا میں امت میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدہ شوہر کا۔ ”فتاویٰ

رضویہ، ج ۹، ص ۲۸۲، نزہۃ الزکیۃ“ (دلائل النبوة مترجم، ص ۳۲۵)

۷۰۸۔ طبرانی کبیر میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان رجلا من

الانصار کان له فحلان فاغتلما فادخلهما حائطاً فسد علیہما الباب ثم جاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاراد ان يدعوہ والنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قاعد معہ نفر من الانصار (فساق الحدیث وفیہ) فقال افتح ففتح فاذا احدا لفحلین قریبا من الباب فلما رأى رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجد له فشد رأسه وامکنه منه ثم مشی الی اقصی الحائط الی الفحل الآخر فلما رأه وقع له ساجدا فشد رأسه وامکنه منه وقال اذهب فانہما لا یعصیانک وفیہ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا آمر احدا ان یسجد لاحد ولو أمرت احدا ان یسجد لاحد أمرت المرأة ان تسجد لزوجها

اس میں بھی سابقہ حدیث کی طرح دو اونٹوں کا مست ہونا ہے وہ سفر کا قصہ تھا اس میں یہ ہے کہ ان کے مالک انصاری دعا کرانے آئے کہ اللہ تعالیٰ ان اونٹوں کو مسخر فرمادے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھ کر حوالہ مالک کیا پھر ہتھائے باغ پر تشریف لے گئے دوسرا وہاں ملا اس نے بھی سجدہ کیا اسے بھی باندھ کر حوالہ کیا اور درخواست سجدہ پر ارشاد ہوا میں کسی کو کسی کے سجدہ کے لئے نہیں فرماتا ایسا فرمانا ہوتا تو عورت کو سجدہ شوہر کا حکم کرتا۔ تغایر سیاق و سباق سے یہ جدوا واقعہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم



۷۰۹۔ عبد بن حمید و ابو بکر بن ابی شیبہ و دارمی و احمد و بزار بیہقی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی و هذا لفظ الدارمی فی حدیث طویل مشتمل علی معجزات قال خرجت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سفر (فذكر معجزتين الى ان قال) ثم سرنا و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیننا کانما علینا الطیر نطلنا فاذا جمل فارحتی اذا کان بین سماطین خرساجدا (ثم ساق الحدیث الى ان قال) قال المسلمون عند ذلک یا رسول اللہ نحن احق بالسجود لک من البہائم قال لا ینبغی لشیئ ان یسجد لشیئ ولو کان ذلک کان النساء لازوا جہن

میں ایک سفر میں ہمراہ رکاب والا تھا قضائے حاجت کے لئے پردے کی ضرورت تھی دو پیڑ چار گز کے فاصلے سے تھے مجھ سے فرمایا اے جابر اس پیڑ سے کہہ دے کہ دوسرے سے مل جائے فوراً لگے بعد فراغ اپنی اپنی جگہ چلے گئے پھر سوار ہوا راہ میں ایک عورت اپنا بچہ لئے طی عرض کی یا رسول اللہ اسے ہر روز تین دفعہ شیطان دباتا ہے بچہ اس سے لے کر تین بار فرمایا دور ہو اے خدا کے دشمن میں اللہ کا رسول ہوں پھر بچہ اس کی ماں کو دے دیا جب ہم پلٹتے ہوئے اسی منزل میں پہنچے وہی بی بی اپنا بچہ اور دو دُبنے لئے حاضر ہوئی عرض کی یا رسول اللہ میرا یہ ہدیہ قبول فرمائیں قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا کہ جب سے بچے کو خلل نہ ہوا حضور نے فرمایا ایک دُنبہ لے لو ایک پھیر دو پھر ہم چلے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں تھے گویا ہمارے سروں پر پرندے سایہ کئے ہیں ناگاہ ایک اونٹ چھوٹا ہوا آیا جب دونوں قطاروں کے بیچ میں ہوا سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا مالک حاضر ہو کچھ انصاری جو ان حاضر ہوئے کہ یا رسول اللہ یہ ہمارا ہے فرمایا اس کا کیا قصہ ہے عرض کی بیس برس سے ہم نے اس پر آبکشی نہ کی یہ فربہ چربی دار ہے اب چاہا کہ اسے حلال کر کے بانٹ لیں یہ ہم سے چھوٹ آیا فرمایا یہ ہمارے ہاتھ فروخت کر دو عرض کی بلکہ یا رسول اللہ وہ حضور کی نذر ہے فرمایا میرا ہے تو اس کے مرتے دم تک اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو یہ دیکھ کر مسلمانوں نے عرض کی یا رسول اللہ چوپاؤں سے زیادہ ہمیں لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں فرمایا کسی کو کسی کا سجدہ مناسب نہیں ورنہ عورتیں شوہروں کو کرتیں۔ امام جلیل سیوطی نے منائل میں فرمایا اس حدیث کی سند صحیح ہے امام قسطلانی نے مواہب شریف اور علامہ فاسی نے مطالع میں فرمایا جید ہے زر قانی نے کہا اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔

۷۱۰۔ بزار مسند اور حاکم مستدرک اور ابو نعیم دلائل اور امام فقیہ ابواللیث تنبیہ الغافلین میں

باسانید خود ہاریدہ بن الحصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای واللفظ لابی نعیم قال جاء اعرابی  
الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ قد اسلمت فارنی شیاً ازددہ  
یقیناً فقال ما الذی ترید قال ادع تلك الشجرة ان تأتیک قال اذهب فادعها فاتاها  
الاعرابی فقال اجیبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فما لت علی جانب من  
جوانبہا فقطعت عروقہا ثم مالت علی الجانب الآخر فقطعت عروقہا حتی اتت النبی  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت السلام علیک یا رسول اللہ فقال الاعرابی حسبی  
حسبی فقال لها النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارجعی فرجعت فجلست علی  
عروقہا وفروعہا فقال الاعرابی ائذن لی یا رسول اللہ ان اقبل رأسک ورجلیک ففعل  
ثم قال ائذن لی ان اسجدک قال لا یسجد احد لا حد ولو امرت احدا ان یسجد لا حد  
لامرت المرأة ان تسجد لزوجہا لعظم حقہ علیہا ولفظ الفقیہ قال انا ذن لی ان  
اسجدک قال لا تسجد لی ولا یسجد احد لا حد من الخلق ولو کنت آمرا احدا بذالك  
لامرت المرأة ان تسجد لزوجہا تعظیما لحقہ

ایک اعرابی نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ  
میں اسلام لایا ہوں مجھے کچھ ایسی چیز دکھائیے کہ میرا یقین بڑھے فرمایا کیا چاہتا ہے عرض کی حضور  
اس درخت کو بلائیں کہ حضور میں حاضر ہو فرمایا۔ جا بلا وہ اعرابی درخت کے پاس گئے اور کہا تجھے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں وہ فوراً ایک طرف کواتا جھکا کہ ادھر کے ریشے  
ٹوٹ گئے پھر ادھر اوتا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے پھر چلا اور حضور انور میں حاضر ہو کر صاف  
زبان سے کہا سلام حضور پر اے اللہ کے رسول اعرابی نے کہا مجھے کافی مجھے کافی۔ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے درخت سے فرمایا پلٹ جا فوراً واپس ہوا اور انہیں ریشوں پر مع شاخوں کے  
بدستور جم گیا اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت عطا ہو کہ سرائق اس اور دونوں پائے  
مبارک کو بوسہ دوں حضور نے اجازت دی پھر عرض کی اجازت عطا ہو کہ حضور کو سجدہ کروں فرمایا  
مجھے سجدہ نہ کرنا مخلوق میں کوئی کسی کو سجدہ نہ کرے میں اس کے لئے اس کا حکم کرتا تو عورت کو حکم  
فرماتا کہ حق شوہر کی تعظیم کے لئے اسے سجدہ کرے حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔ ”فتاویٰ  
رضویہ، ج ۹، ص ۸۳، الزبدۃ الزکیۃ“ (دلائل النبوة، ص ۵۰)

۷۱۱۔ امام احمد و ابن ماجہ و ابن حبان و بیہقی عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روای

واللفظ لابن ماجه قال لما قدم معاذ من الشام سجد للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال ما هذا يا معاذ قال اتيت الشام فوافقهم يسجدون لا ساقفتهم وبطارقهم فوردت في نفسي ان نفعل ذالك بك فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فلا تفعلوا فاني لو كنت آمرا احدا ان يسجد لغير الله تعالى لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

جب معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام سے آئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا حضور نے فرمایا معاذ یہ کیا۔ عرض کی میں ملک شام کو گیا وہاں نصاریٰ کو دیکھا کہ اپنے پادریوں اور سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں تو میرا دل چاہا کہ ہم حضور کو سجدہ کریں فرمایا نہ کرو۔ میں اگر سجدہ غیر خدا کا حکم دیتا تو عورت کو سجدہ شوہر کا۔ یہ حدیث حسن ہے اس کی سند میں کوئی ضعیف نہیں ابن ابی حبان نے اسے صحیح میں روایت کیا اور منذری نے اس کے صالح ہونے کا ارشاد کیا۔ (ابن ماجہ ۱۳۴۱ باب حق نزوج علی ثمرۃ)

۷۱۲۔ حاکم صحیح مستدرک میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انہ اتی الشام فرأی النصارى يسجدون لاساقفتهم ورهبانهم ورأی اليهود يسجدون لاجبارهم ورهبانهم فقال لاى شئ تفعلون هذا قالوا هذا تحية الانبياء قلت فنحن احق ان نصنع بنبينا فقال نبى الله صلى الله تعالى عليه وسلم انهم كذبوا على انبيائهم كما حرفوا كتابهم لو امرت احدا ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها من عظم حقه عليها

وہ شام کو گئے دیکھا نصاریٰ اپنے پادریوں اور فقیروں کو سجدہ کرتے ہیں اور یہود اپنے عالموں اور عابدوں کو ان سے پوچھا یہ کیوں کرتے ہو بولے یہ انبیاء کی تحیت ہے معاذ فرماتے ہیں میں نے کہا تو ہمیں زیادہ سزاوار ہے کہ ہم اپنے نبی کو کریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے انبیاء پر بہتان کرتے ہیں جیسے انہوں نے اپنی کتاب بدل دی ہے میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم فرماتا تو شوہر کے عظیم حق کے سبب عورت کو حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔ (الترغیب والترہیب ۵۵۳۳، ترغیب نزوج فی الوفاء الخ)

۷۱۳۔ امام احمد مسند اور ابو بکر ابی شیبہ مصنف اور طبرانی کبیر میں معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انہ لما رجع من اليمن قال يا رسول الله رأيت رجلا باليمن يسجد، بعضهم لبعض افلا نسجد لك قال لو كنت آمرا بشرا يسجد لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

وہ جب یمن سے واپس آئے عرض کی یا رسول اللہ میں نے یمن میں لوگوں کو دیکھا ایک دوسرے کو سجدہ کرتے ہیں تو کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں فرمایا اگر میں کسی بشر کو بشر کے سجدے کا حکم دیتا تو عورت کو سجدہ شوہر کا۔ (مسند احمد ۶/۳۰۰)

یہ حدیث صحیح ہے اس کے سب راوی رجال بخاری و مسلم ہیں اور جب دونوں حدیثیں صحیح ہیں لاجرم دو واقعے ہیں اول بار شام میں یہود و نصاریٰ کو دیکھ کر آئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا جس پر ممانعت فرمائی دوبارہ اہل یمن کو دیکھ کر آئے اب اپنے مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کے کمال شوق میں یا تو پہلا واقعہ ذہن سے اتر گیا یا اس میں بوجہ مخالفت یہود و نصاریٰ کہ آخر میں عمل نبوی اسی پر تھا نہی ارشاد کو محتمل سمجھا اور بسبب احتمال نہی حتیٰ اس بار پہلے کی طرح سجدہ کیا نہیں صرف اذن چاہا اور ممانعت فرمائی گئی واللہ تعالیٰ اعلم "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۸۴، الزبدة الزکیة"

۷۱۴۔ ابو داؤد سنن اور طبرانی کبیر میں اور حاکم و بیہقی قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال اتیت الحيرة فرأیتهم یسجدون لمرزبان لهم فقلت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم احق ان یسجد له قال فاتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم فقلت انی اتیت الحيرة فرأیتهم یسجدون لمرزبان لهم فانت یا رسول الله احق ان نسجد لك قال ارأیت لو مررت بقبری اکت تسجد له قلت لا قال فلا تفعلوا لو کنت أمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء ان یسجدن لاوزواجهن لما جعل الله لهم علیهن من الحق .

میں شہر حیرہ میں (کہ قریب کوفہ ہے) گیا وہاں کے لوگوں کو دیکھا اپنے شہریار کو سجدہ کرتے ہیں میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ مستحق سجدہ ہیں۔ خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ حال و خیال عرض کیا فرمایا بھلا اگر تم ہمارے مزار کریم پر گزرو تو کیا مزار کو سجدہ کرو گے میں نے عرض کی نہ، فرمایا تو نہ کرو۔ میں کسی کو کسی کے سجدے کا حکم دیتا تو عورتوں کو شوہروں کے سجدے کا حکم فرماتا اس حق کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے ان کا ان پر رکھا ہے ابو داؤد نے سکوناً اس حدیث کو حسن بتایا اور حاکم نے تصریحاً کہا یہ صحیح ہے اور ذہبی نے تلخیص میں اسے مقرر رکھا کما فی الاتحاف (ابو داؤد ۱/۲۹۱ باب فی حق الزوج علی المرأة)

۷۱۵۔ طبرانی معجم کبیر اور ضیاء صحیح مختارہ میں زید بن ارقم سے موصولاً اور امام ترمذی جامع

میں سراقہ بن مالک بن جعشم و طلق بن علی و ام المؤمنین ام سلمہ و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے تعلیق راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو کنت امرا احدا ان یسجد لا حد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

اگر مجھے کسی کو کسی کے لئے سجدے کا حکم دینا ہوتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

(التروعب للترمذی ۵۶/۳ ترغیب لزوح فی النور)

عبد بن حمید امام حسن بھری سے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کا اذن مانگنے پر وہ آیت اتری کہ کیا تمہیں کفر کا حکم دیں

۷۱۶۔ مدارک شریف میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے انہوں نے حضور

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرنا چاہا حضور نے فرمایا لا ینبغی لمخلوق ان یسجد لا حد الا للہ تعالیٰ (مدارک ۳۲۱/۱)

۷۱۷۔ تفسیر کبیر میں بروایت امام سفیان ثوری سماک بن ہانی سے ہے قال دخل

الجاثلیق علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاراد ان یسجد لہ فقال لہ علی اسجد للہ ولا تسجد لی۔

امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی بارگاہ میں سلطنت نصاریٰ کا سفیر حاضر ہوا

حضرت کو سجدہ کرنا چاہا فرمایا مجھے سجدہ نہ کر اللہ عزوجل کو سجدہ کر (تفسیر کبیر ۲۳۱/۱)

۷۱۸۔ جامع ترمذی میں بطریق الامام عبد اللہ بن المبارک عن حنظلہ بن عبید اللہ اور سنن

ابن ماجہ میں بطریق جریر بن حازم عن حنظلہ بن عبد الرحمن الدوسی اور شرح معانی الآثار امام طحاوی

میں بطریق حماد بن سلمہ و حماد بن زید و یزید بن زریج و ابی ہلال کلثم عن حنظلہ الدوسی انس رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے ہے قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاه او صدیقه ینحنی لہ

قال لا

ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ہم میں کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا

اس کے لئے جھکے فرمایا نہ۔ (ترمذی ۲۰۲/۲ اباب ماجاء فی المصافحة)

امام طحاوی کے افظ یہ ہیں انہم قالوا یا رسول اللہ ینحنی بعضنا لبعض

اذا التقینا قال لا

صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ملتے وقت ہم میں ایک دوسرے کے لئے جھکے فرمایا نہ۔

امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے (شرح معانی الآثار ۲/۳۶۲ باب المعانقة)

نوع دوم، قبر کی طرف سجدہ کی ممانعت

۷۱۹۔ امام احمد و امام مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و امام طحاوی ابو مریم غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تصلوا الی القبور ولا تجلسوا علیہا

قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو نہ ان پر بیٹھو۔ (مسلم ۳۱۲ کتاب الجنائز)

۷۲۰۔ طبرانی معجم کبیر میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا تصلوا الی قبر ولا تصلوا علی قبر۔

نہ قبر کی طرف نماز پڑھو نہ قبر پر نماز پڑھو تیسیر میں ہے۔ اس حدیث کی سند حسن ہے۔

(کنز العمال، ج ۷، ص ۲۲۳)

۷۲۱۔ صحیح ابن حبان میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نبی رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم عن الصلاة الی القبور۔

قبروں کی طرف نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ علامہ

مناوی نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ (کنز العمال، ج ۷، ص ۲۲۳)

۷۲۲۔ ابوالفرج کتاب العلل میں بطریق رشد بن کریم عن ابیہ ابن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الا لا یصلین احد الی احد و

لا الی قبر۔

خبردار ہرگز نہ کوئی کسی آدمی کی طرف نماز میں منہ کرے نہ کسی قبر کی طرف فیہ جبارۃ عن

مندل عن رشدیں۔

۷۲۳۔ امام بخاری اپنی صحیح میں تعلیقاً اور امام احمد و عبد الرزاق و ابو بکر بن ابی شیبہ و کعب بن

البحراح و ابو نعیم استاذ امام بخاری و ابن حبان مع سند انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی دانی عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ و انا اصلی الی قبر فقال القبر امامک فہانی و فی رواية للوکیع قال لی

القبر لاتصل الیہ و فی رواية الفضل بن دکین فناداہ عمر القبر القبر فتقدم و صلی و

جاز القبر۔

مجھے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبر کی طرف نماز پڑھتے دیکھا فرمایا

تمہارے آگے قبر ہے قبر سے بچو قبر سے بچو اس کی طرف نماز نہ پڑھو یوں منع فرمایا یہ نماز ہی میں

قدم بڑھا کر قبر کے آگے ہو گئے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۸۵، ”زبدۃ الزکیۃ“ (بخاری ۶۱/۱، باب ھیں  
ینبش قبور الخ)

۷۲۴۔ احمد بخاری مسلم نسائی ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ان  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فی مرضہ الذی لم یقم منہ لعن اللہ الیہود  
و النصارى اتخذوا قبور انبیائہم مساجد قالت و لولا ذلک لا برز قبرہ غیر انہ خشی  
ان یتخذ مسجدا و فی روایۃ لہم عنہا عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اولئک شرار  
الخلق عند اللہ عزوجل یوم القیمۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی وفات اقدس کے مرض میں فرمایا یہود و نصاریٰ  
پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ بنالیا اور فرمایا ایسا کرنے والے اللہ  
عزوجل کے نزدیک روز قیامت بدترین خلق ہیں ام المؤمنین نے فرمایا یہ نہ ہوتا تو مزار اطہر کھول  
دیا جاتا مگر اندیشہ ہوا کہ کہیں سجدہ نہ ہونے لگے لہذا احاطہ میں مخفی رکھا گیا۔ (بخاری ۶۳۹/۲، باب  
مرض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و وفاتہ)

۷۲۵۔ اجلہ ائمہ مالک و محمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل اللہ الیہود و النصارى اتخذوا قبور  
انبیائہم مساجد

یہود و نصاریٰ کو اللہ مارے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدے کا مقام کر لیا۔ (بخاری  
۶۲/۱، باب الصلوۃ فی البیعة باب)

۷۲۶۔ مسلم اپنی صحیح اور عبد الرزاق مصنف اور دارمی سنن میں ام المؤمنین و عبد اللہ بن  
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی قالا لما نزلت برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
طفق یطرح خمیصۃ لہ علی وجہہ فاذا اغتم کشفہا عن وجہہ فقال و هو کذلک لعنہ  
اللہ علی الیہود و النصارى اتخذوا قبور انبیائہم مساجد یحذر مثل ما صنعوا۔

نزع روح اقدس کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چادر روئے انور پر ڈال لیتے  
جب ناگوار ہوتی منہ کھول دیتے اسی حالت میں فرمایا یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت انہوں نے اپنے  
انبیاء کی قبریں مساجد کر لیں۔ ڈراتے تھے کہ ہمارے مزار پر انوار کے ساتھ ایسا نہ ہو۔ (مسلم  
۲۰۱/۱، باب النہی عن بناء المسجد الخ) (بخاری ۶۳۹/۲، باب مرض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ



(وسلم و وفاته)

۷۲۷۔ بزار مسند میں امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ ائذن للناس علی فاذا نزلت للناس علیہ فقال لعن اللہ قوما اتخذوا قبور انبیائہم مسجدا ثم اغمی علیہ فلما افاق قال یا علی ائذن للناس فاذا نزلت لہم فقال لعن اللہ قوما اتخذوا قبور انبیائہم مسجدا ثلثا فی مرض موتہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات انور کے مرض میں مجھ سے فرمایا لوگوں کو ہمارے حضور حاضر ہونے کا اذن دو میں نے اذن دیا جب لوگ حاضر ہوئے فرمایا اللہ کی لعنت ہے اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبریں جائے سجدہ ٹھہرائیں۔ پھر حضور پر غشی طاری ہوئی جب افاقہ ہوا فرمایا اے علی لوگوں کو اذن دو میں نے اذن دیا فرمایا اللہ کی لعنت ہے اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبریں جائے سجدہ کر لیں۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔

۷۲۸۔ ابوداؤد طیالسی و امام احمد مسند اور طبرانی کبیر میں بسند جید اور ابو نعیم معرفۃ الصحابہ اور ضیاء صحیح مختصر میں اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فی مرضہ الذی مات فیہ ادخلوا علی اصحابی فدخلوا علیہ و هو متقنع ببرد معافری فکشف القناع ثم قال لعن اللہ الیہود و النصارى اتخذوا قبور انبیائہم مساجد۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرض و وفات شریف میں فرمایا میرے اصحاب کو میرے حضور لاؤ حاضر ہوئے حضور نے روئے انور سے کپڑا ہٹا کر فرمایا یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت انہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں محل سجدہ قرار دے لیں۔

۷۲۹۔ امام احمد و طبرانی بسند جید عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان من شرار الناس من تدركهم الساعة و هم احياء و من يتخذ القبور مساجد۔

بیشک سب لوگوں سے بد تروں میں وہ ہیں جن کے جیتے جی قیامت قائم ہوگی اور وہ کہ قبروں کو جائے سجدہ ٹھہراتے ہیں۔ (مسند احمد ۵/۲)

۷۳۰۔ عبد الرزاق مصنف میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من شرار الناس من يتخذ القبور مساجد۔

بدتر لوگوں میں ہیں وہ کہ قبروں کو محل سجود قرار دیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۸۶،

ترجمة لتركيبه“

۷۳۱۔ صحیح مسلم میں جندب اور معجم طبرانی میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے

قال سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبل ان يموت بخمس وهو يقول الا ان من كان قبلكم كانوا يتخذون قبور انبيائهم و صالحهم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجدا نى انها کم عن ذلك۔

میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات پاک سے پانچ روز پہلے حضور کو فرماتے سنا خبردار تم سے اگلے اپنے انبیاء اولیاء کی قبروں کو محل سجدہ قرار دیتے تھے خبردار تم ایسا نہ کرنا ضرور میں تمہیں اس سے منع فرماتا ہوں۔ (مسلم ۲۱۰۱، باب النہی عن بناء المسجد علی القبور) تنبیہ شرح مفتی میں حدیث جندب پر کہا اس کے مانند مضمون طبرانی نے بسند جید زید بن ثابت اور بزار نے مسند میں ابو عبیدہ بن الجراح اور ابن عدی نے کامل میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا۔ اس کے ثبوت پر یہ تین حدیثیں اور ہوں گی واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۳۲۔ عقیلی بطریق سہل بن ابی صالح عن ابیہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اللہم لا تجعل قبری وثنا لعن اللہ قوما اتخذوا قبور انبيائهم مساجد۔

الہی میرے مزار کریم کو بت نہ ہونے دینا اللہ کی لعنت ان پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں مسجدیں کر لیں۔

۷۳۳۔ امام مالک مؤطا میں عطاء بن یسار سے مرسل اور بزار مسند میں بطریق عطاء بن یسار ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصول راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اشتد غضب اللہ تعالیٰ علی قوم اتخذوا قبور انبيائهم مساجد۔

اللہ کا غضب اس قوم پر سخت ہوا جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ ٹھہرایا۔ (مشکوٰۃ

۲۱۰، باب المساجد و مواضع الصلوة الفصل الثالث)

۷۳۴۔ عبد الرزاق مصنف میں عمرو بن دینار سے مرسل راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

وسلم نے فرمایا کانت بنو اسرائیل اتخذوا قبور انبيائهم مساجد فلعنهم اللہ تعالیٰ۔

بنی اسرائیل نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ کر لیا تو اللہ عز و جل نے ان پر لعنت فرمائی  
والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

افادہ :- علامہ قاضی بیضاوی پھر علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ پھر ملا علی قاری مرقاۃ میں لکھتے ہیں  
كانت اليهود و النصارى يسجدون لقبور انبيائهم ويجعلونها قبلة و يتوجهون في  
الصلاة نحوها فقد اتخذوها اوثانا فلذلك لعنهم و منع المسلمين عن مثل ذلك۔  
یہود و نصاریٰ اپنے انبیاء علیہم السلام کے مزاروں کو سجدہ کرتے اور انہیں قبلہ بنا کر  
نماز میں ان کی طرف منہ کرتے تو انہوں نے ان کو بت بنالیا۔ ابراہیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
ان پر لعنت کی اور مسلمانوں کو اس سے منع فرمایا۔ مجمع بحار الانوار میں ہے کانوا يجعلونها قبلة  
يسجدون اليها في الصلاة كالوثن۔ مزارات انبیاء کو قبلہ ٹھہرا کر نماز میں ان کی طرف سجدہ  
کرتے تھے جیسے بت، تیسیر نیز سراج منیر شروع جامع صغیر میں ہے امر اتخذوها جهة قبلتهم۔  
مراد حدیث یہ ہے کہ انہوں نے مزارات کو سمت سجدہ بنالیا و اجرام ابن حجر مکی میں ہے  
اتخاذ القبور مسجدا معناه الصلاة عليه او اليه قبروں کو محل سجدہ بنالینے کے یہ معنی ہیں کہ  
ان پر یا ان کی طرف نماز پڑھی جائے۔ علامہ تور پشٹی نے شرح مصابح میں دونوں صورتیں لکھیں  
احدهما كانوا يسجدون لقبور الانبياء تعظيما لهم وقصد للعبادة ثانيهما التوجه الى  
قبورهم في الصلاة۔ ایک یہ کہ بقصد عبادت قبور انبیاء کو سجدہ کرتے دوسرے یہ کہ ان کی طرف  
سجدہ کرتے پھر فرمایا و كلا الطريقين غير مرضية۔ دونوں صورتیں ناپسند ہیں، شیخ محقق لمعات  
میں اسے نقل کر کے فرماتے ہیں وفی شرح الشیخ ایضا مثله شرح امام ابن حجر مکی میں بھی یوں ہے  
تو ظاہر کہ قبر کو سجدہ اور قبر کی طرف سجدہ دونوں حرام اور ان احادیث کے تحت میں داخل ہیں اور  
دونوں کو وہ سخت و عیدیں شامل۔ اقول بلکہ صورت دوم اظہر و رائج ہے یہود سے عبادت غیر خدا  
معروف نہیں ولہذا علمائے فرمایا کہ یہودیت سے نصرانیت بدتر ہے کہ نصاریٰ کا خلاف توحید میں  
ہے اور یہود کا صرف رسالت میں درمختار ہے۔ النصرانی شر من اليهودی فی دارین رد  
المحتار میں بزاز یہ سے ہے لان نزاع النصارى فی الالهيات و نزاع اليهود فی النبوات۔  
لا جرم۔ محرر مذہب سیدنا امام محمد نے موطا میں صورت دوم کے داخل و عید و مشمول حدیث ہونے  
کی طرف صاف اشارہ فرمایا۔ باب وضع کیا باب القبر بتخذ مسجدا و یصلی الیہ اور اس میں  
یہی حدیث ابو ہریرہ لائے قاتل اللہ اليهود اتخذوا قبور انبيائهم مساجد و اللہ تعالیٰ

اعلم۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۸۷، الزبدۃ الزکیۃ“

تعظیم نبی پر ایک حدیث جلیل

۷۳۵۔ عبد بن حمید اپنی مسند میں سیدنا امام حسن، بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا بلغنی ان رجلاً قال یا رسول اللہ نسلم علیک کما یسلم بعضنا علی بعض افلا نسجد لک قال لا ولكن اكرموا نبیکم و اعرفوا الحق لاهله فانه لا ینبغی ان یسجد لاحد من دون اللہ تعالیٰ فانزل الہ تعالیٰ ما کان لبشر الیٰ تم له بعد اذ انتم مسلمون۔ مجھے حدیث پہنچی کہ ایک صحابی نے عرص کی یا رسول اللہ ہم حضور کو بھی ایسا ہی سلام کرتے ہیں جیسا آپس میں، کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں فرمایا نہ بلکہ اپنے نبی کی تعظیم کرو اور سجدہ خاص حق خدا ہے اسے اسی کے لئے رکھو اس لئے کہ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ سزاوار نہیں اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۸۷، ۸۸“ الزبدۃ الزکیۃ

حدیث ناسخ کتاب اللہ نہیں ہے

۷۳۶۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کلامی لا ینسخ کلام اللہ۔ میرا کلام خدا کے کلام کو منسوخ نہیں کر سکتا۔ یہ حدیث ابن عدی و دارقطنی نے بطریق محمد بن داؤد القطری عن جبرون بن واقد الافریقی روایت کی، ابن عدی نے کامل اور ابن الجوزی نے علل میں کہا یہ حدیث منکر ہے۔ ذہبی نے میزان میں کہا جبرون مستہم ہے اس نے قلت حیا سے یہ حدیث روایت کی، ترجمہ قہری میں کہا یہ حدیث باطل ہے، ترجمہ افریقی میں کہا یہ حدیث موضوع ہے، امام ابن حجر نے لسان المیزان میں دونوں جگہ ان کے یہ کلام مقرر رکھے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۹۹“ الزبدۃ الزکیۃ

خاموشی باعث نجات ہے

۷۳۷۔ سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان الرجل لیتکلم بالکلمۃ لا یری بها باسا یھوی بها سبعین خریفا فی النار۔

بیشک آدمی ایک بات کہتا ہے جس میں کچھ برائی نہیں سمجھتا اس کے سبب ستر برس کی راہ جہنم میں اتر جاتا ہے۔ (ترمذی ۵۰۲، باب ماجاء بالتکلم بالکلمۃ النخ)

۷۳۸۔ اور فرمایا ان الرجل لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ ما یظن ان تبلغ فیکتب اللہ بها سخطہ الیٰ یوم القیمۃ۔

بیشک آدمی ایک بات ناراضی خدا کی کہتا ہے اس کے گمان میں نہیں ہوتا کہ یہ کہاں تک پہنچی اس کے سبب اللہ اس پر قیامت تک اپنا غضب لکھ دیتا ہے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۰۱" الزبدۃ الרכیة۔ (ترمذی ۵۰۲، باب ما حائز فی قلة الکلام)

حدیث پاک سے بھی کسی چیز کی حلت و حرمت کا ثبوت ہو جاتا ہے

۷۳۹۔ حدیث الا وانی اوتیت القرآن و مثله معه الا یوشک رجل شعبان علی اربکته یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوه و ما وجدتم فیہ من حرام فحرموه و ان ما حرم رسول الله کما حرم الله الا لا یحل لکم الحمار الاهی و لا کل ذی ناب من السباع۔ الحدیث۔

سننے ہو مجھے قرآن عطا ہوا اور اس کے ساتھ اس کا مثل خبردار نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھر اپنے تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لئے رہو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور اس میں جو حرام پاؤ اسے حرام مانو، حالانکہ جو چیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام کی وہ اسی کے مثل ہے جو اللہ نے حرام فرمائی، سن لو پالتو گدھا تمہارے لئے حلال نہیں نہ کوئی کیلے والا درندہ۔ (رواہ احمد و الدارمی و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن المقدم بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن)۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۰۲" الزبدۃ الרכیة۔ (مسند احمد ۵/۱۱۵) (ابوداؤد ۲/۲۳۲، باب فی نزوء لسنة)

# تعارف

الرمز المرصف علی سوال مولانا السید آصف  
(مولانا سید آصف کے سوال پر نکتہ سنجیاں)

۱۶ جمادی الآخر ۱۴۲۹ھ میں مولانا سید آصف صاحب قادری کانپوری نے امام احمد رضا کی بارگاہ علم و دانش میں یہ سوال ارسال کیا کہ کافر کورازدار بنانا، ان سے معاملات بیع و شراء کرنا، موات و دوستی کرنا اور ان سے علاج و معالجہ کرنا وغیرہ درست ہے یا نہیں؟  
امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں آیات و احادیث اور دیگر نصوص سے جو استدلال کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ

کافر کورازدار بنانا مطلقاً ممنوع ہے اگرچہ امور دنیویہ میں ہو کیونکہ وہ بقدر قدرت مسلمان کی بدخواہی میں کمی نہیں کرتے، اور موات و موات مطلقاً جملہ کفار سے حرام و ناجائز ہے خواہ حربی ہو یا ذمی رہا بیع و شراء کا معاملہ تو اس کے مباح ہونے میں کوئی کلام نہیں کہ ان معاملات سے نہ انہیں رازدار بنایا جاتا ہے نہ موات و دوستی برپا ہوتی ہے۔

اور کافر طبیب سے علاج کرنا اگرچہ ممنوع و حرام نہیں مگر احتراز و اجتناب ضرور چاہئے کہ وہ اگرچہ مسلمان کو کھلے ضرر کی دوا نہیں دیتے مگر ایسی ضرور دیتے ہیں جو فی الحال تو نفع کرے اور آئندہ ضرر و نقصان نہ لے۔

پھر کافر سے علاج کرانے کی کتب معتمدہ کے حوالے سے چند تمثیلات پیش کی گئی ہیں کہ بعض علماء و صلحاء اور اغنیاء نے کافر سے علاج کرایا تو انہیں ضرور نقصان و ضرر لاحق ہوا، یہاں تک کہ بعض اپنی جان عزیز سے ہاتھ دھو بیٹھے وغیرہ۔

غرضیکہ امام احمد رضا نے اس زمانے میں مسلمانوں کے حق میں کافر کی عداوت و بدخواہی متعدد وجوہ سے ثابت کی ہے۔ اور مولانا سید آصف صاحب کانپوری کے سوال کے جواب کی تفسیر و تہذیب سے پر مشتمل اس مختصر رسالے میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

## حدیث

الرمز المرصف علی سوال مولانا السید آصف

مشرکین سے کسی بھی قسم کی استعانت نہ چاہئے حدیث میں ہے

۴۰۔ ابو یعلیٰ مسند اور عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم تفاسیر اور بیہقی

شعب الایمان میں بطریق ازہر بن راشد انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تستضیوا بنار المشرکین۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین کی آگ سے روشنی نہ لو۔

”فتاویٰ ضویہ، ج ۹، ص ۵۵۲، الرمز المرصف“



## احادیث

### فتاویٰ رضویہ جلد نہم

دو مسلمانوں کے درمیان جائز بات میں صلح کرنا جائز ہے

۷۳۱۔ حدیث میں ہے عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصلح جائز بین

المسلمین الا صلحا احل حراما او حرم حلالا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے درمیان صلح کرنا جائز ہے مگر وہ صلح جو حرام کو حلال کر دے اور وہ جو حلال کو حرام کر دے جائز نہیں۔ (مولف) (مسند احمد ۳/۵۴)

دھوکہ و فریب منع ہیں

۷۳۲۔ حدیث میں ہے قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تغدروا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا نہ کرو۔ یعنی بد عہدی نہ کرو، ایفائے عہد

لازم جانو۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۴۳“ (مسند احمد ۳/۴۹۴)

تواضع سے مرتبہ بلند ہوتا ہے

۷۳۳۔ حدیث میں ارشاد ہوا من تواضع لله رفعه الله۔

جو اللہ کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند فرما دیتا ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ،

ج ۹، ص ۵۴۵“ (کنز العمال ۳/۶۷)

شرع میں ہر نبی کا روز ولادت صاحب عظمت ہے

۷۳۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وجوہ فضیلت روز جمعہ سے پہلی وجہ یہی

ارشاد فرمائی کہ اس میں تخلیق سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوئی۔ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خیر یوم طلعت علیہ الشمس

یوم الجمعة فیه خلق آدم۔ الحدیث۔

بہتر دن کہ جس پر سورج طلوع ہوا ہے جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ و

السلام کی تخلیق ہوئی۔ (مولف) (مسلم ۱/۲۸۲، کتاب الجمعة)

۷۴۵۔ ابن ماجہ نے ابولبابہ ابن عبدالمززرعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان یوم الجمعة سید الایام و اعظمها عند اللہ تعالیٰ فیہ خمس خلال خلق اللہ فیہ آدم۔

جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار اور معظم ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس میں پانچ فضیلت کی باتیں ہیں ازلیٰ و ابدیٰ ایک یہ کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۵۹" (ابن ماجہ ۱۔ باب فصل الجمعة)

فاسق کی غیبت اس کے فسق میں جائز ہے

۷۴۶۔ حدیث میں فرمایا لا غیبة لفاسق۔

فاسق کی غیبت نہیں ہے۔ یعنی فاسق معین کے فسق کا اظہار اس کی غیبت میں شرعاً غیبت

نہیں ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۶۱" (ترمذی ۱۲۸۸، باب من غاب)

رہبانیت کی ممانعت پر ایک حدیث

۷۴۷۔ نہی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الخصاؤ عن التبتل و الرهبانیت۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خصی ہونے اور تجرد یعنی شادی نہ کرنے اور

رہبانیت سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۶۲" (ترمذی ۱۲۸۸، باب من غاب)

نہی عن التبتل

اشیاء کی قیمت متعین نہ کرنے پر ایک حدیث

۷۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تسعروا۔

بھاؤ مقرر نہ کرو۔ یعنی اس کے لئے قانون نہ بناؤ کہ اس میں بہت حرج لازم آئے گا۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۶۳"

اسلام ناحق کسی کی ایذا پسند نہیں کرتا

۷۴۹۔ حدیث میں ہے من اذی ذمیا فانا خصمه و من کنت خصمه خصمته یوم

القیمة۔ رواد الخطیب عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے کسی ذمی کافر کو ایذا دی تو میں

(اس کے مقدمہ میں) اس کا طرفدار و پیروکار ہوں اور میں جس کا طرفدار ہوں روز قیامت اس کی

طرفداری کروں گا یعنی انصاف دلاؤں گا۔ اور ذمی کو ناحق ستانے والے مسلمان کو اللہ جبار و قہار سے سزا یاب کراؤں گا۔ (مواقف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۶۶“

قدرت کے باوجود مسلمان کی مدد نہ کرنا باعث ذلت ہے

۵۰۔ جو مظلوم کی داورسی پر قادر ہو اور نہ کرے اس کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اغتیب عندہ اخوہ المسلم فلم ینصرہ ۰ ہو ینستطیع نصرہ اذله اللہ تعالیٰ فی الدنیا و الاخرۃ۔

جس کے سامنے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور یہ اس کی مدد پر قادر ہو اور نہ کرے اللہ تعالیٰ

اسے دنیا و آخرت دونوں میں ذلیل کرے گا۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة ابن عدی فی الکامل

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۱۵“ (کنز العمال ۲/۲۳۷)

جب میں لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے پھرنا حرام ہے

۵۱۔ حدیث میں ہے من تخطی رقاب الناس یوم الجمعة اتخذ جسرا الی جہنم۔

جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم تک پہنچنے کا اپنے لئے پل

بنایا۔ رواہ احمد و الترمذی و ابن ماجہ عن معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ

رضویہ، ج ۹، ص ۵۱۶“ (ترمذی ۱۱۳، باب فی کراہیۃ التخطی یوم الجمعة)

ہر بات میں داہنی طرف سے ابتدا محبوب ہے

۵۲۔ حدیث میں ہے کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحب التیامن

فی کل شیء حتی فی تنعلہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر بات میں داہنی طرف سے ابتدا کو پسند فرماتے یہاں

تک کہ جو تا پہننے میں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۳۲“ (بخاری ۶۱، باب التیامن فی دخول المسجد

وغیرہ الخ)

کھانا کھلانے اور صحبت اختیار کرنے کے بارے میں ایک حدیث

۵۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتصاحب الا مومنا و لا

یاکل طعامک الا تقی۔

رفاقت نہ کر مگر مسلمان سے اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار یعنی سنی مسلمان۔ رواہ

احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن حبان و الحاکم باسانید صحیحہ عن ابی سعید

الحدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۵۶۱" (ابوداؤد ۲/۶۶۴، ب میں یومر ان یجالس)

طاعون میں مرنے والا شہید ہے

۷۵۴۔ متواتر حدیثوں سے ثابت ہے کہ طاعون مسلمان کیلئے شہادت و رحمت ہے اور جو مسلمان طاعون میں مرے شہید ہے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و مسند احمد میں اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الطاعون شہادة لكل مسلم۔

طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے۔ (بخاری ۲/۸۵۳، ب میں کرمی شہادۃ طاعون) (مسلم ۲/۱۴۳، ب میں بیان الشہداء)

۷۵۵۔ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مات فی الطاعون فهو شہید۔

طاعون میں مرنے والا شہید ہے۔ (مسلم ۲/۱۴۳، باب بیان الشہداء)

۷۵۶۔ مسند امام احمد و معجم کبیر طبرانی و صحیح مختارہ میں صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، طبرانی نے معجم اوسط اور ابو نعیم نے فوائد ابو بکر بن خلاد میں، م المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الطاعون شہادة لامتی۔ طاعون میری امت کے لئے شہادت ہے۔ (مسند احمد ۶/۸۱)

۷۵۷۔ امام احمد بسند صحیح راشد بن حمیش سے، طبرانی و ابن قانع و بیہقی و ابن ابی اسحاق و ابن ابی شیبہ و احمد و ابوداؤد و طیالسی و سمویہ و ضیاء عبادہ بن صامت سے، طبرانی کبیر میں سلمان فارسی سے، احمد و دارمی و سعید بن منصور و بغوی و ابن قانع صفوان بن امیہ سے، احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ان چھ حدیثوں میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الطاعون شہادة۔

طاعون شہادت ہے۔ (مسند احمد ۳/۳۰۱)

۷۵۸۔ امام مالک و امام احمد و ابوداؤد و امام نسائی و حاکم و ابن حبان جابر بن عقیق سے، ابن ماجہ ابو ہریرہ سے، طبرانی میں عبد اللہ بن بسر سے، عبد الرزاق مصنف میں عبادہ بن صامت سے، ابن سعد طبقات میں سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح سے، ابن شہین علی بن ارقم وہ اپنے والد سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان چھ حدیثوں میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں المطعون شہید۔

جس مسلمان کو طاعون ہوا وہ شہید مرے (ابوداؤد ۲/۳۴۳، باب فی فضل من مات

بالتاعون)

۷۵۹۔ احمد و ابن سعد عسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم فرماتے ہیں الطاعون شہادۃ لامتی ورحمة لہم ورجس علی الکافرین۔

طاعون میری امت کے لئے شہادت و رحمت ہے اور کافروں پر عذاب ہے۔ ”فتویٰ رضویہ“

ج ۹، ص ۵۹۲ (مسند احمد ۶/۸۱)

طاعون مسلمانوں کے لئے رحمت اور اس میں مرنا شہادت ہے

۷۶۰۔ صحیح بخاری و مسند احمد و ابی داؤد طیارسی میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الطاعون کان عذابا یبعثہ اللہ تعالیٰ

علی من شاء و ان اللہ تعالیٰ جعلہ رحمة للمؤمنین۔

طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ عزوجل جن پر چاہتا بھیجتا اور بیشک اللہ تعالیٰ نے اسے

مسلمانوں کے لئے رحمت کر دیا۔ (بخاری ۲/۸۵۳، باب اجر الصابر فی الطاعون)

۷۶۱۔ امام احمد و حاکم کنی میں اور بخاری اور حاکم مستدرک اور طبرانی میں ابوبردہ اشعری رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی اللہم اجعل فناء امتی قتلا

فی سبیلک بالطعن۔

الہی میری امت کو اپنی راہ میں شہادت نصیب کر دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے۔

(مسند احمد ۵/۲۸۳)

۷۶۲۔ ماوردی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے دعا کی اللہم اجعل فناء امتی بالطعن و الطاعون۔

الہی میری امت کو دشمن کے نیزوں اور طاعون سے وفات نصیب کر۔ (مسند احمد ۳/۴۶۰)

۷۶۳۔ طبرانی اوسط میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا تفتنی امتی الا بالطعن و الطاعون غدة کفدة الابل المقیم

فیہا کالشہید و الفار منها کالفار من الزحف۔

میری امت کا خاتمہ دشمن کے نیزوں اور طاعون سے ہی ہوگا اونٹ کی سی گلٹی ہے جو اس

میں ٹھہر رہی ہے وہ شہید کے مانند ہے اور جو اس سے بھاگ جائے وہ ایسا ہے جیسا کفار کو پیٹھ دے کر

جہاد سے بھاگنے والا۔ ”قبول رضویہ، ج ۹، ص ۵۸۲“ (مسند احمد ۷/۲۶۳)

۷۶۳۔ صحیح مستدرک میں ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم فرماتے ہیں الطاعون و خز عدائکم من الجن و هو لکم شهادة۔

طاعون تمہارے دشمنوں کا چوکا ہے اور وہ تمہارے لئے شہادت ہے۔ (کنز العمال ۱۰/۴۲)

۷۶۵۔ مسند احمد و معجم کبیر میں ابو موسیٰ اور اوسط میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فناء امتی بالطعن و الطاعون و خز اعدائکم من الجن و فی کل شهادة۔

میری امت کا خاتمہ جہاد طاعون سے ہے کہ تمہارے دشمن جنوں کا چوکا ہے اور دونوں میں

شہادت ہے۔ (مسند احمد ۵/۵۳)

۷۶۶۔ ابن خزیمہ وابن عساکر شریح بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، ابن عساکر معاذ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دونوں وثقا، شیرازی القاب میں معاذ سے رفع راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الطاعون رحمة ربکم و دعوة نیکم و موت الصالحین

قبلکم و هو شهادة۔

بیشک طاعون تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا اور اگلے نیکوں کی موت ہے اور

وہ شہادت ہے۔ (کنز العمال ۱۰/۴۳)

۷۶۷۔ احمد و طبرانی وابن عساکر انیس سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرماتے ہیں فیتشهد اللہ به انفسکم و ذرائکم و یزکی به اعمالکم

اللہ تعالیٰ طاعون سے تمہیں اور تمہارے بچوں کو شہادت دے گا اور اس کے سبب تمہارے

اعمال ستھرے کرے گا۔ (مسند احمد ۶/۳۱۹)

۷۶۸۔ امام مالک و دارقطنی ابو ہریرہ سے، نسائی عتبہ بن عامر سے راوی رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الشهداء خمسة المطعون و المبطون و الغریق و صاحب

الهدم و الشهيد فی سبیل اللہ۔

شہید پانچ ہیں طاعون زدہ اور جو پیٹ کی بیماری سے مرا ہو اور جو ڈوبے اور جس پر مکان یا

دیوار گرے اور وہ کہ جہاد میں شہید ہو۔ (نسائی ۶/۲۱۱، مسألة الشهادة)

۷۶۹۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ میں نماز میں حضور اقدس رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا حضور نے دعا کی اللہم طعننا و طاعونا۔  
 الہی دشمنوں کے نیزے اور طاعون میں نے جانا کہ حضور ان سے اپنی امت کی موت مانگتے  
 ہیں۔ ”فتویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۸۳“

طاعون زدہ روز قیامت شہیدوں کے زمرے میں ہوگا  
 ۷۰۔ احمد و طبرانی عقبہ بن عبداسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں شہید اور طاعون زدہ حاضر آئیں گے طاعون والے کہیں گے ہم  
 شہید ہیں حکم ہوگا انظروا فان كانت جراحاتهم كجراح الشهداء تسيد دما كريح  
 المسك فهم شهداء۔

دیکھو اگر ان کا زخم شہیدوں کی مثل ہے خون رواں اور مشک کی خوشبو تو یہ بھی شہید ہیں،  
 فيجدونهم كذلك۔ دیکھیں گے تو انہیں ایسا ہی پائیں گے۔ (مسند احمد ۵/۲۰۱)

۷۱۔ احمد و نسائی عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت شہداء اور وہ جو بچھونے پر مرے طاعون والوں کے بارے میں  
 جھگڑیں گے شہدا کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں ہماری طرح مقتول ہوئے بچھونے والے کہیں  
 گے ہمارے بھائی ہیں ہمارے، رب عزوجل فیصلہ کے لئے فرمائے گا انظروا الى جراحهم فان  
 اشبه جراحهم المقتولين فانهم منهم و معهم۔

ان کے زخم دیکھو اگر شہیدوں کے سے ہیں تو وہ انہیں میں سے ہیں اور ان کے ساتھ ہیں  
 دیکھیں گے تو ان کے زخم انہیں کے سے ہوں گے۔ فيلحقون بهم۔ یہ شہیدوں میں ملا دیئے  
 جائیں گے۔ ”فتویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۸۳“ (نسائی ۲/۶۲، مسألة الشهادة)



# تعارف

## فتاویٰ رضویہ جلد دہم

مسائل شرعیہ کی تنقیحات و تحقیقات پر مشتمل بیس برسوں گراں مایہ علمی خزانہ ”فتاویٰ رضویہ جلد دہم“ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وفور علم و تحقیق اور میدان فقہیت کے شاندار شمسوار ہونے کا بے مثال ثبوت ہے۔

اس جلد میں مندرجہ ذیل مباحث و مضامین سے متعلق فتاویٰ ہیں۔

کتاب المداینات (قرض اور سود سے متعلق احکام) کتاب الاثر بہ (پینے والی چیزوں کے احکام) کتاب الوصایا (وصی، وصیت اور وراثت کے مسائل و احکام) کتاب الرهن (گروی رکھنے کا بیان) کتاب الفرائض (میراث و ورثہ کے مسائل) اس کے علاوہ اس جلد میں مندرجہ ذیل ۴۴ مباحث و عنوانات پر بھی ضوابط بحث کی گئی ہے۔

بیع و شراء، اجارہ، وقف، قرض، ربوا، ہبہ، ودیعت، اقرار، امانت، خیانت، شریک، دعویٰ، شہادۃ، تملیک، عقائد، ایمان، کفر، رد بد مذہبیاں، نکاح، عدت، کفو، مہر، حقوق زوجین، حقوق والدین، حقوق اولاد، احکام جنازہ، احکام قبور، صدقہ، مصارف صدقہ و زکوٰۃ، بیت المال کے قوانین، رسم الافشاء و المفشی، اسماء الرجال، تاریخ، جغرافیہ، حقوق العباد، عبادات و معاملات، ریاضت و مجاہدہ، اکل و شرب، ایصال ثواب، احکام مسجد، حرم قربانی، جہیز، یمین، منک کاری۔

یوں تو امام احمد رضا بریلوی کا ہر فتویٰ تحقیقی و شافی ہوتا ہے مگر خاص طور سے اس جلد میں نفاذ وصیت اور موصی لہ بالترائد کے رد علی احد الزوجین پر ترجیح کے بارے میں ایک نہایت ہی موقع اور طویل فتویٰ ہے جو ۶۶ صفحات پر مشتمل ہے، اس مسئلہ سے متعلق آپ نے بارہ افادات رقم کئے اور ہر افادہ کے تحت مجموعی طور پر ۲۷ فوائد اور ۱۲۴ تفریعات تحریر کی ہیں۔

اور آپ کا جیسا کہ دستور و طریقہ ہے کہ اپنے تمام طویل جوابات و تحقیقات کے مستقل تاریخی نام تجویز کرتے ہیں آپ نے اپنے اس تفصیلی و تحقیقی فتویٰ کا کوئی نام تجویز نہیں فرمایا ہے۔ مذکورہ ابواب و مباحث سے متعلق اس جلد میں کل ۴۱۳ سوالات کے تحقیقی و علمی جوابات

شامل ہیں۔ اور اس جلد میں تحقیقات علمیہ سے مملو و مشحون ۸ مستقل و گرانقدر رسائل شریک ہیں ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ نہایت نادر اور اہم مباحث و موضوعات پر مشتمل ہے، ان میں سے ایک رسالہ ”المنی والد ر لمن عمد منی آرڈر“ فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم میں شائع ہو چکا ہے مگر ناشر کی غلطی اور بے توجہی کے باعث پیش نظر جلد میں بھی شریک اشاعت ہو گیا ہے۔

اور بقیہ ۷ سات رسائل میں سے میں نے چار رسالوں سے احادیث کا استخراج کیا ہے ان کا تعارف ان کے اصلی مقام پر آئے گا اور دیگر تین رسائل میں احادیث کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ یہ ہیں۔

۱:- طب الامعان فی تعداد الجهات و الابدان ۱۳۱ھ۔ (کثیر مرد و زن کے لئے حصص میراث کی تقسیم)

اس رسالے میں طویل الاذیال مسئلہ فرائض کی بحث ہے اور اس میں ہر ذی سہم و وارث کے لئے ان کے حصوں کی تعیین و تحدید کی گئی ہے، اور صورت سوال کے پیش نظر جواب کی جو تصویر کشی کی گئی ہے وہ امام احمد رضاؒ کا خاص حصہ ہے۔

۲:- تجلیۃ السلم فی مسائل من نصف العلم۔ (بعض مسائل فرائض کا بیان)

یہ رسالہ جلیلہ چھ فصلوں پر مشتمل ہے اور ہر فصل ایک علیحدہ مسئلہ میراث کے سوال کا مفصل جواب ہے اور یہ وہ مسائل میراث ہیں جن میں کچھ ابتائے زمان نے سمجھنے میں غلطی کی تھی تو امام احمد رضاؒ نے اس رسالے میں ان کے اغلاط و اوہام کا ازالہ کیا ہے اور یہ رسالہ ۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

۳:- رد الرفضۃ۔ (رافضیوں کی تردید کا بیان)

اس منصفانہ رسالے میں کتب عقائد و فقہ کے حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ سنی یا سنیہ کے ترکہ پانے کا مستحق کوئی رافضی نہیں ہو سکتا چاہے وہ کتنا ہی قریبی رشتہ دار ہو، یہ حرمان ارث اختلاف دین کے باعث ہے کہ دو دین و مذہب والے کوئی کسی کے وارث نہیں ہوتے ہیں۔

کیونکہ روافض زمانہ علی العموم ضروریات دین کے منکر ہیں اس لئے باجماع مسلمین قطعاً یقیناً کفار و مرتدین ہیں اور بہت عقائد کفریہ کے علاوہ وہ دو کفر صریح میں مبتلا ہیں۔

اول:- قرآن عظیم کو ناقص و نامکمل بتاتے ہیں۔

جو شخص قرآن میں زیادت و نقص یا تبدل کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے یا اسے

محمل جانے وہ بالاجماع کافر و مرتد ہے۔

دوم :- ان کا ہر شخص سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی و دیگر ائمہ طاہرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضرات انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل و بہتر بتاتا ہے۔  
جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل کہے باجماع مسلمین کافر و بے دین ہے۔  
اور یہ رسالہ نافعہ ۱۲ صفحات پر مبسوط ہے۔

ثالث و عدیم المثال یہ فقہی مجموعہ جمہازی سائز کے ۵۲ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس جلد میں مع جملہ رسائل و مسائل کے ۱۲۳ احادیث کریمہ شامل عنوان و مسائل ہیں۔

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد دہم

قرغن جلدی ادا کر دینے کے حکم پر دو حد شیں

- ۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لی الواجد یحل عرضہ۔  
باتمہ پہنچتے ہوئے کا ادا لے دین سے سرتابی کرنا اس کی آبرو کو حلال کر دیتا ہے۔ یعنی اسے برا کہنا اس پر طعن و تشنیع کرنا جائز ہو جاتا ہے۔ (بخاری ۳۲۳، باب لصاحب الحق مقال)
- ۲۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطل الغنی ظلم۔  
غنی کا (ادا لے دین میں) کویرا گنا ظلم ہے۔ (بخاری ۳۲۳، باب بطل الغنی ظلم)

وعدہ جھوٹا کرنا حرام اور علامت نفاق ہے

- ۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں آیۃ المنافق ثلث اذا حدث کذب و اذا وعد اخلف و اذا اؤتمن خان، او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فان الاحادیث فی المعنی کثیرہ۔

منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے جھوٹ کہے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۳۲" (مسلم ۵۶، باب حلال المساق)

امت مرحومہ کی عمر درمیانی ہے

- ۴۔ حدیث میں فرمایا اعمار امتی ما بین الستین الی السبعین۔

یعنی میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر برس کے درمیان ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ،

ج ۱۰، ص ۳۳" (ترمذی ۵۹۲، باب ما جاء فی اعمار هذه الامۃ الخ)

# تعارف

حقۃ المرجان لمہم حکم الدخان

(حقہ پینے کا بیان)

۶/ رمضان ۱۴۳۵ھ میں سوال کیا گیا کہ حقہ کے بارے میں تحقیق حق کیا ہے؟

امام احمد رضا نے دلائل و قواعد شرعیہ سے جو جواب تحریر کیا ہے وہ یہ ہے کہ

حق یہ ہے کہ معمولی حقہ جس طرح تمام دنیا کے عامہ بلاد کے عوام و خواص یہاں تک کہ علمائے عظام حرمین محترمین میں رائج و معمول ہے، شرعاً جائز و مباح ہے جس کی ممانعت پر شرع مطر سے اصلاد لیل نہیں۔

ہاں ماہ رمضان میں وقت افطار بعض جملاء جو حقہ پیتے اور دم لگاتے ہیں جس سے حواس و دماغ میں فتور و اثر پڑتا ہے اور حالت بگڑ جاتی ہے وہ بیشک ناجائز و ممنوع و گناہ ہے۔

اور حقہ کی حلت و جواز پر فتویٰ دینے میں مسلمانوں سے دفع حرج ہے کہ اکثر اہل اسلام اس کے پینے میں مبتلا ہیں اس لئے اس کی تحلیل، تحریم سے زیادہ آسان و سہل ہے۔

اور مولوی عبدالحی صاحب فرنگی محلی مرحوم نے اپنے ایک فتویٰ میں تحریر کیا تھا کہ حقہ پینا جائز نہیں، اور ایسا ہی قول شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی قدس سرہ کی طرف بھی منسوب کیا جاتا ہے۔

امام احمد رضا نے اس رسالے میں مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی کے فتویٰ کا رد بلیغ کیا ہے اور محدث دہلوی کی طرف عدم جواز کے قول کا انتساب غلط و مردود قرار دیا ہے۔

حاصل یہ کہ اس رسالے میں حقہ نوشی سے متعلق دیگر ضروری احکام بھی بیان کئے گئے ہیں اور اس رسالہ مبارکہ میں صرف ۲ حدیث پاک ہیں۔

## احادیث

### حقۃ المرجان لمہم حکم الدخان

سب سے پہلے حمام میں داخل ہونے والے اور جن کیلئے سب سے پہلے چونا بنایا گیا وہ سلیمان علیہ السلام ہیں حدیث میں ہے

۵۔ اخرج العقيلي و الطبراني و ابن عدي و البيهقي في السنن عن ابي موسى الاشعري رضي الله تعالى عنه يرفعه الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال اول من دخل الحمامات و صنعت له النورة سليمان بن داود فلما دخله وجدته حرة و غمه فقال اوّه من عذاب الله اوّه قبل ان لا تكون اوّه.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے جو حمام میں داخل ہوا اور سب سے پہلے جن کے لئے چونا بنایا گیا سلیمان بن داؤد علیہما الصلوٰۃ والسلام ہیں، جب وہ حمام میں داخل ہوئے اور اس کی گرمی و تاریکی محسوس کی تو فرمایا آہ عذاب اللہ کی تکلیف، کہ اس تکلیف سے پہلے کوئی تکلیف نہیں۔ حمام کو عذاب اللہ سے اس لئے تشبیہ دی کہ اس میں گرمی، جس، تنگی اور تاریکی ہوتی ہے اور جہنم بھی کچھ اسی طرح کا ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۳۰ حقۃ المرجان“ (کنز العمال ۲۳۲/۹)

نشہ والی چیزوں کا استعمال حرام و ممنوع ہے۔

۶۔ احمد و ابو داؤد بسند صحیح عن ام سلمة رضي الله تعالى عنها قالت

نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن کل مسکر و مفر۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز سے کہ نشہ لائے اور ہر چیز سے کہ عقل میں

فتور ڈالے منع فرمایا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۳۵ حقۃ المرجان۔ (ابوداؤد ۵۱۹/۲، باب

ما جاء في السكر)

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد دہم

شراب پیتے وقت شرابی کے ایمان میں فتور آتا ہے

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایشرب الخمر حین یشر بہا و هو مو من

شراب پیتے وقت شرابی کا ایمان ٹھیک نہیں رہتا۔ رواہ الشیخان وغیرہما عن ابی

ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۲/۸۳۶، کتاب الاشرۃ)

شراب اور اس کے تمام متعلقات پر حضور نے لعنت فرمائی ہے۔

۸۔ حدیث۔ لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الخمر عشرة

عاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة الیہ وساقیہا وبائعہا و آکل

ثمنا والمشتري لها والمشتراہ۔

یعنی جو شخص شراب کے لئے شیرہ نکالے اور جو نکلوائے اور جو پئے اور جو اٹھا کر لائے اور

جس کے پاس لائی جائے اور جو پلائے اور جو بیچے اور جو اس کے دام کھائے اور جو خریدے اور جس

کے لئے خریدی جائے ان سب پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ رواہ

الترمذی و ابن ماجہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رجالہ ثقات۔ (ابن ماجہ

۲/۲۵۰، باب لعنة الخمر علی عشرة اوجہ)

شرابی جب شراب پیتا ہے تو اس کا ایمان اس سے دور ہو جاتا ہے

۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من زنی او شرب الخمر نزع اللہ

منہ الایمان کما یخلع الانسان القميص من راسہ۔

جو زنا کرے یا شراب پئے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے جیسے آدمی اپنے سر سے کرتا

کھینچ لے۔ رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (الترغیب والترہیب، ۳/۵۲۰

الترہیب من شرب الخمر الخ)

شرابی کو دوزخ میں خون اور پیپ پلایا جائے گا

۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لا یدخلون الجنة مدمن الخمر



وقاطع الرحم و مصدق بالسحر و من مات مدمن الخمر سقاہ اللہ جل و علا من نہر الغرطۃ قیل و ما نہر الغرطۃ قال نہر یجری من فروج المومسات توذی اہل النار ریح فروع جہنم۔

تین شخص جنت میں نہ جائیں گے شرابی اور اپنے قریبی رشتہ داروں سے بد سلوکی کرنے والے اور جادو کی تصدیق کرنے والے اور جو شرابی بے توبہ مر جائے اللہ تعالیٰ اسے وہ خون اور پیپ پونے گا جو دوزخ میں فاحشہ عورتوں کی بری جگہ سے اس قدر بے گنا کہ ایک نہر ہو جائے گا، دو زخیوں کو ان کی فرج کی بدبو عذاب پر عذاب ہوگی وہ سخت بدبو گندگی پیپ جو بدکار عورتوں کی فرج سے بے گی اس شرابی کو پینی پڑے گی۔ و العیاذ باللہ تعالیٰ۔ رواہ احمد و ابن حبان فی صحیحہ و الحاکم و صحیحہ و ابویعلیٰ عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "قادی رضویہ، ج ۱۰، ص ۷۷" (مسند احمد ۵/۵۴۴)

شرابی اگر بے توبہ کئے مر جائے تو اس کی نجات کی کوئی امید نہیں

۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مد من الخمر ان مات لقی اللہ کعابد وثن۔

شرابی اگر بے توبہ مرے تو اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح حاضر ہو گا جیسے کوئی بت پوجنے والا۔ رواہ احمد بسند صحیح عندنا و ابن حبان فی صحیحہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد ۱/۴۴۸)

شرابی کی تمہید و تعذیب پر ایک حدیث۔

۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من احد یشر بہا فتقبل لہ صلاۃ اربعین لیلۃ و لا یموت و فی مثانتہ منہ شی الا حرمت بہا علیہ الجنۃ فان مات فی اربعین لیلۃ مات میتۃ جاہلیۃ۔

جو شخص شراب کی ایک بوند پئے چالیس روز تک اس کی کوئی نماز قبول نہ ہو اور جو مر جائے اور اس کے پیٹ میں شراب کا ایک ذرہ بھی ہو تو جنت اس پر حرام کر دی جائے گی اور جو شراب پینے سے چالیس دن کے اندر مر جائے گا وہ زمانہ کفر کی موت مرے گا۔ (الترغیب و الترہیب ۳/۲۵۸ الترہیب من شرب الخمر الخ)

شرابی کو جہنم میں کھولتا ہو لپانی پلایا جائے گا۔

۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اقسام ربی بعزتہ لا یشرب عبد من عبیدی جرعة من الخمر الاسقیتہ مکانہا من حمیم جہنم معذبا او مغفورا لہ و لا یسقیہا صبیا صغیرا الاسقیتہ مکانہا من حمیم جہنم معذبا او مغفورا و لا یدعہا عبد من عبیدی من مخافتی الاسقیتہا ایاہ من حظیر القدس۔

میرے رب نے اپنی عزت کی قسم یاد فرمائی ہے کہ میرا جو بندہ ایک گھونٹ شراب کا پئے گا میں اس کے بدلے جہنم کا وہ کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا اگرچہ وہ بخشائی گیا ہو اور جو کسی چھوٹے کو پلائے گا جب بھی اس کی سزا میں وہ پانی پلاؤں گا اگرچہ مغفور ہی ہو اور میرا جو بندہ میرے خوف سے شراب چھوڑے گا اسے اپنے پاک در میں پلاؤں گا۔ رواہ احمد عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔  
 ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۳۸“ (مسند احمد ۶/۳۳۳)

# تعارف

الفقه التسجیلی فی عجین النارجیلی

(تاڑی سے گوندھنے ہوئے خمیر کی روٹی کا حکم)

۲۸ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ میں سوال پیش ہوا کہ مسکر تاڑی کے نیچے تاڑی کی جو گادر ہتی ہے اس سے خمیر کئے ہوئے آٹے کی روٹی کا کیا حکم ہے؟

امام احمد رضا بریلوی نے فقہ کے جزئیات کثیرہ اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے حوالوں سے جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ یہ ہے کہ

قول منصور و مختار میں تاڑی وغیرہ ہر مسکر پانی کا قطرہ قطرہ شراب کے مثل حرام و ناروا ہے اور نہ صرف حرام بلکہ پیشاب کی طرح مطلقاً نجاست غلیظہ ہے یہی مذہب معتمد اور اسی پر فتویٰ ہے۔ مسکر تاڑی کے اجزاء روٹی میں شریک ہوں تو وہ روٹی ضرور حرام و ناپاک ہے اور اس کا بیچنا بھی حرام و ناروا اس کی قیمت بھی مال حرام ہے، اور اگر یہ کسی دلیل قوی سے ثابت ہو جائے کہ گاد میں نشہ نہیں ہوتا یا اس میں قوت سکر یہ نہیں رہتی تو اس صورت میں اس کی طہارت و حلت میں شبہ نہیں، اور اس گاد کے خمیر کی جو روٹی بنے گی وہ یقیناً طیب و حلال ہوگی اور اس کی بیع و شراء بھی جائز و درست ہوگی۔

اور اگر گاد کے عدم سکر کا ثبوت قابل قبول نہ ہو تو وہی حکم نجاست و حرمت رہے گا۔ پھر اس مسئلہ کی تحقیق و تدقیق میں دلائل و براہین کے جو انباز پیش کئے گئے ہیں وہ یقیناً امام احمد رضا بریلوی کے فکر و ساطریتہ استدلال و قوت استحضار کا زندہ جاوید ثبوت ہیں۔ اور اس رسالے میں حدیث و اصول حدیث اور اسماء الرجال پر خاصی بحث کی گئی ہے جس سے امام احمد رضا کی حدیث میں وسعت نظر اور وقت نگاہ کا پتہ چلتا ہے۔

اور اسماء الرجال پر جو جرح و قدح اور بحث و تمحیص کی گئی ہے وہ پندرہ صفحات پر مبسوط و محیط ہے اور اس رسالے میں نیز تمر کے متعلق بھی ایک طویل و مفید بحث کی گئی ہے جس کا بیشتر حصہ عربی میں ہے مسکر و نشہ آور چیزوں کے احکام پر مشتمل یہ فاضلانہ و حکیمانہ رسالہ جہازی سائز کے ۳۵ صفحات پر مبسوط ہونے کے باوجود کچھ نامکمل و ناقص ہے اور اس میں ۷۳ حدیثیں شریک دلائل و زینت تحریر ہیں۔

# احادیث

## الفقه التسجیلی فی عجین النارجیلی

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبیذ نوش فرماتے تھے یعنی نبیذ جب تک مسکر نہ ہو حلال اور جائز الاستعمال ہے

۱۴۔ فتح اللہ المعین میں ہے عن ابی لیلی قال اشہد علی البدرین من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہم یشربون النبیذ فی الجرار الخضر۔  
ابو لیلی کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدری صحابہ پر گواہ ہوں کہ وہ لوگ سبز گھڑے میں نبیذ پیتے تھے۔ چھوہارا، کشمش وغیرہ جس پانی میں بھیگایا جائے وہ پانی نبیذ کہلاتا ہے اور جب تک نشہ آور نہ بنے اس وقت تک پاک ہے اور حلال ہے۔ (مولف)  
نبیذ اگر تیز ہو جائے تو اسے پانی ملا کر نرم کر لیا جائے

۱۵۔ روی ان رجلا اتی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمثلث قال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما شبہ هذا بطلاء الابل کیف تصنعونہ قال الرجل یطبخ العصیر حتی یذهب ثلثاہ و یبقی ثلثہ فصیب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علیہ الماء و شرب ثم ناول عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثم قال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا رابکم شرابکم فاکسروہ بالماء۔

ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس شیرہ انگور کا ایک تہائی پکانے کے بعد جو بچا تھا لایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ تو طلائے اہل کے مشابہ ہے۔ (طلائے اہل یہ ہے کہ خارش زدہ اونٹ پر قطر ان یعنی کوتار کی مانند ایک چیز ہے جو درخت سے نکلتی ہے، ملا جاتا ہے اسے طلائے اہل کہتے ہیں، نبیذ پکنے سے مثل طلاء ہو جاتی ہے اس لئے اس کو طلائے اہل سے تشبیہ دی) اسے کس طرح بناتے ہو اس شخص نے عرض کیا کہ شیرہ انگور پکایا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا دو تہائی حصہ ختم ہو جاتا ہے اور ایک مثلث باقی رہتا ہے پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں پانی ملا کر نوش فرمایا اور عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی دیا اور فرمایا کہ جب تمہارے

مشروب گاڑھا ہو جائے تو پانی ملا کر اس کا گاڑھا پین توڑ دو یعنی اسے پتلا کر لو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۵۳" الفقہ التسجیلی

۱۶۔ عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا ذهب ثلثا العصر ذهب حرامہ و ریح جنونہ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب شیرہ انگور کا پکانے سے دو تہائی حصہ ختم ہو جائے تو اس کی حرمت اور اس کی نشلی بو چلی جاتی ہے۔ (مولف)

نمیز اگر مسکر ہو تو اس کا پینا حلال نہیں

۱۷۔ ذکر ابن قتیبہ فی کتاب الاشربة باسنادہ عن زید بن علی بن الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم انہ شرب هو واصحابہ نبیذا شدیداً فی ولیمۃ فقیل لہ یا ابن رسول اللہ حدثنا بحديث سمعته من آبائك عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی النبذ فقال حدثنی ابی عن جدی علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال ينزل امتی علی منازل بنی اسرائیل حذو القذة بالقذة والنعل بالنعل ان اللہ تعالیٰ ابتلی بنی اسرائیل بنهر طالوت واحل لهم منه الغرفة وحرّم منالری وان اللہ ابتلاکم بهذه النبذ واحل منه الری وحرّم منه السكر۔

زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے اصحاب نے ایک ولیمہ میں تیز نمیز پیا تو ان سے کہا گیا کہ اے ابن رسول ہم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی حدیث شریف نبذ کے بارے میں بیان فرمائیے جو آپ نے اپنے آباء کرام سے سنی ہو فرمایا کہ میرے باپ نے میرے دادا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کر کے ایک حدیث بیان کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت بنی اسرائیل کے مرتبے کے مقابل برابر برابر ہے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو نہر طالوت سے آزمایا اور ان کے لئے اس کا ایک چلو حلال فرمایا اور سیرابی کو حرام، اور بیشک اللہ تعالیٰ نے تم کو اس نمیز سے آزمایا کہ اس سے سیرابی حلال اور اس کی نشہ آوری حرام کی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۵۵" الفقہ التسجیلی

نمیز کے جواز پر ایک حدیث۔

۱۸۔ اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد قال كنت اتقی النبذ فدخلت علی ابراہیم

وہو یطعم قطعتم معہ فاوتی قدحا من نبذ فلما رای ابطائی عنہ قال حدثنی علقمة

عن عبد الله بن مسعود انه كان ربما طعم عنده ثم دعا بنبيذ له نبذته سيرين ام ولد  
عبد الله فشرب و سقاني۔

حماد نے کہا کہ میں نبیذ سے پرہیز کرتا تھا ایک مرتبہ ابراہیم کے پاس آیا وہ کھانا کھا رہے تھے  
ان کے ساتھ میں نے بھی کھانا تناول کیا، پھر ان کے پاس نبیذ کا ایک پیالہ لایا گیا جب انہوں نے  
نبیذ لینے میں میری تاخیر دیکھی تو فرمایا کہ علقمہ نے حدیث بیان کی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض دفعہ ان کے یہاں کھانا کھایا پھر نبیذ منگائی جو ان کی ام ولد سیرین نے بتائی تھی  
پھر انہوں نے پی اور مجھے پلائی۔ (مولف) ”قونی رضویہ ج ۱۰، ص ۵۸“ الفقہ النسجیسی  
نبیذ اگر مسکر ہو جائے پھر اس کے نشہ کو پکا کر یا کسی اور طریقے سے زائل کر دیا جائے تو اس کا  
استعمال ممنوع نہیں ہے۔

۱۹۔ محرر مذہب سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الموطا میں فرماتے ہیں اخبرنا  
مالك اخبرنا داؤد بن الحصين عن واقد بن عمر بن سعد بن معاذ عن محمود بن لبيد  
الانصاري ان عمر بن الخطاب حين قدم الشام شكى اليه اهل الارض و باء الارض او  
ثقلها و قالوا لا يصلح لنا الا هذا الشراب قال اشربوا العسل قالوا لا يصلحنا العسل  
قال له رجل من اهل الارض هل لك ان اجعل لك من هذا الشراب شيئاً لا يسكر قال  
نعم فطبخوه حتى ذهب ثلثاه و بقي ثلثه فاتوا به الى عمر بن الخطاب فادخل اصبعه  
فيه ثم رفع يده تبعه يتمطط فقال هذا الطلاء مثل طلاء الابل فامرهم ان يشربوه فقال  
عبادة بن الصامت احللتها والله قال كلا والله ما احللتها اللهم اني لا احل لهم شيئاً  
حرمته عليهم و لا احرم عليهم شيئاً احللته لهم۔

امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ملک شام تشریف لائے تو شامیوں  
نے زمین کی دبایا اس کی بیماری کی شکایت کی اور عرض کیا کہ ہمیں اس مشروب کے علاوہ اور کوئی چیز  
راس نہیں آتی ہے۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ شہد پو لوگوں نے کہا شہد بھی موافق نہیں آتا وہیں  
کے ایک شخص نے کہا کہ کیا آپ کے لئے یہ جائز ہو گا کہ میں اس مشروب سے کوئی ایسی چیز بناؤں  
جو مسکر نہ ہو فرمایا ہاں پھر اس نے اس کو اتار پکایا کہ تمہاری رہ گئی تو اسے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کے پاس لائے انہوں نے اس میں انگلی ڈال کر نکالا تو وہ چمٹ رہی تھی فرمایا کہ یہ طلاء اہل کی  
طرح ہے پھر اس کے پینے کا حکم دیا، عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی بخدا آپ

نے اسے حلال کر دیا فرمایا ہر گز نہیں، بخدا میں نے اسے حلال نہیں کیا ہے، الہی میں ان کے لئے کچھ حلال نہیں کروں جو تو نے ان پر حرام فرمایا ہے اور نہ کچھ حرام کروں جو تو نے ان کے لئے حلال فرمایا ہے۔ (مولف) (مؤلف امام محمد ۳۱۶، باب نبيذ الطلاء)

۲۰۔ نیز کتاب الآثار میں فرماتے ہیں اخبرنا ابو حنیفہ عن سلیمان (هو ابو اسحاق سليمان بن ابي سليمان الكوفي من ثقات التابعين و رجال الستة . منه) الشيباني عن ابن زياد (قال السيد المرتضى الاشبه انه محمد بن زياد احد شيوخ شعبة روى عن ابي هريرة حديث الرجل جبار ذكر المنذرى في مختصر السنن وهو من اقران ابن سيرين قلت هو ابن زياد الجمعي ابو الحارث المدني نزيل بعد البصرة ثقة ثبت من رجال الستة روى الدار قطنى في السنن من طريق آدم بن ابي اياس عن شعبة عن محمد بن زياد عن ابي هريرة عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال الرجل جبار هذا ما ابداه السيد ظنا و المنصوص عليه انه عبدالله قال الامام البدر محمود في البناية بعد ذكر الحديث ابن زياد هو عبدالله بن زياد اه قلت يعنى ابا مريم الاسدى الكوفى من الثقات التابعين و رجال البخارى فى التهذيب ذكره ابن حبان فى الثقات و قال فى تهذيبه قال العجلي كوفى ثقة و قال الدار قطنى ثقة . منه) انه افطر عند عبدالله بن عمر رضى الله تعالى عنهما فسقاه شرابا له فكانه اخذ فيه فلما اصبح قال ما هذا الشراب ما كدت اهتدى الى منزل فقال عبدالله ما زدناك على عجوة و زبيب۔ ابن زياد نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس افطار کیا تو ان کو ایک شربت پلایا جس سے ان پر گویا نشہ کا اثر ہو گیا پھر جب صبح ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ یہ کیا یعنی کیسا شربت تھا لگتا تھا کہ مجھے گھر کی راہ نہیں مل سکے گی تو ابن عمر نے فرمایا کہ ہم نے عجوہ کھجور اور کشمش کے علاوہ تمہارے مشروب میں اور کوئی چیز نہیں ملائی تھی۔ یعنی کھجور و کشمش کی نبیذ تھی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۷۵" الفقه السجلی

صحابہ کرام نبیذ اس لئے پیتے تھے تاکہ اونٹ کا گوشت ہضم ہو جائے

۲۱۔ اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا ابو اسحق السبعی عن عمر و بن میمون الاودى عن عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه قال ان للمسلمين جزوا را لطعامهم و ان العتق منها لآل عمر و انه لا يقطع هذه الابل فى بطوننا الا النبذ الشديد۔



امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے کھانے کے لئے اونٹ کا گوشت ہے اور آل عمر کے لئے عمدہ خوشبودار شراب ہے اور اونٹ کا گوشت ہمارے پیٹوں میں تیز نبیز کے بغیر ختم نہیں ہوتا یعنی ہضم نہیں ہوتا۔ (مولف)

تیز نبیز اگر مسکر نہیں ہے تو اس کا استعمال درست ہے

۲۲۔ اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم انہ کان یشرّب الطلاء قد ذهب ثلثاه و بقى ثلثه و يجعل له منه نبیز فیترکہ حتی اذا اشتد شربه و لم یر بذلك بأساً۔

امام اعظم اپنے استاذ حضرت حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے استاذ حضرت ابراہیم ایسا طلاء یعنی گاڑھا مشروب نوش کیا کرتے تھے جس کا دو تہائی چلا جاتا اور ایک تہائی باقی رہ جاتا، اور ان کے لئے اس سے کوئی نبیز بتائی جاتی تو اس کو چھوڑے رکھتے یہاں تک کہ جب تیز ہو جاتی تب نوش کرتے اور اس میں حرج خیال نہ فرماتے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۵۸“ الفقہ التسجیلی۔

۲۳۔ اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا الولید بن سریع مولیٰ عمر و بن حرث عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ کان یشرّب الطلاء علی النصف۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسا طلاء پیتے تھے جو پکانے کے بعد آدھا رہ جاتا۔ (مولف)

نشہ والی چیز مطلقاً حرام ہے۔

۲۴۔ اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن ابراہیم قال ما سکر کثیرہ فقلیلہ حرام خطاء من الناس انما ارادوا السکر حرام من کل شراب۔

حضرت ابراہیم نے کہا کہ جس چیز کا کثیر حصہ مسکر ہو تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے یہ لوگوں کی خطا ہے اہل علم کی مراد تو یہی ہے کہ ہر مشروب کا نشہ حرام ہے۔ (مولف)

تیز نبیز کے پینے سے اگر نشہ آجائے تو اس کا استعمال جائز نہیں اور وہ باعث حد و تعزیر ہے۔

۲۵۔ اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتی باعرا بی قد سکر فطلب له عذرا فلما اعیاه الاذہاب عقل قال احبسوه فاذا صحا فاجلدوه ودعا بفضلة فضلت فی ادواتہ فذاقہا فاذا نبیز شدید ممتنع فدعا بماء فسکرہ و کان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یحب الشراب الشدید فشرب و سقا جلساء ثم قال هذا اکسروه بالما اذا غلبکم شیطانہ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور ایک مدہوش اعرابی حاضر لایا گیا انہوں نے اس سے عذر طلب فرمایا عقل میں فتور آجانے کے باعث اعرابی عذر بتانے سے قاصر رہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسے قید کر دو پھر جب ہوش آجائے تو اسے کوڑے لگاؤ۔ اور اس کے برتن میں بچے ہوئے حصہ کو منگا کر چکھا تو وہ بہت سخت تیز نبیذ تھی پھر اس میں پانی ملا دیا، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیز مشروب پسند فرماتے تھے انہوں نے اسے خود بھی پیا اور اپنے ہم نشینوں کو بھی پلایا اور فرمایا کہ جب اس کا شیطان تم پر غالب ہو جائے تو اس کو پانی سے نرم کر لو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۵۸" الفقہ السجینی

خمر مطلقاً حرام ہے

۲۶۔ امام طحاوی شرح معانی الآثار میں فرماتے ہیں حدثنا فہد ثنا ابو نعیم ثنا مسعر بن کدہم عن ابی عون الثقفی عن عبد اللہ بن شداد بن الہاد عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال حرمت الخمر بعینہا و السكر من کل شراب۔ (الخرجہ النسائی ایضاً)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ عین خمر حرام ہوئی ہے اور باقی ہر مشروب کا نشہ۔ (مولف) (نسائی ۳۳۱/۲، توبۃ شارب الخمر) (شرح معانی الآثار ۲/۳۲۸، باب ما یحرم من النبیذ)

تیز نبیذ کو پانی ملا کر استعمال کیا جائے

۲۷۔ اس میں ہے حدثنا فہد (فذكر بسنده) عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان فی سفر فاتى نبیذ فشرب منه فقطب ثم قال ان نبیذ الطائف له غرام فذكر مشددا لا احفظها ثم دعا بماء فصب عليه ثم شرب۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں تھے ان کے پاس نبیذ لائی گئی اس میں سے انہوں نے نوش فرمایا تو آمیزش معلوم ہوئی پھر فرمایا کہ طائف کی نبیذ میں ایک چسکا ہوتا ہے، قند نے کہا کہ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی شدت و تیزی اس طرح ذکر فرمائی کہ مجھے یاد نہیں رہی پھر پانی منگا کر اس میں ملانے کے بعد نوش فرمایا (مولف) (شرح معانی الآثار ۲/۳۲۶، باب ما یحرم من النبیذ)

نبیذ دافع طاعون ہے

۲۸۔ حدثنا ابوبکرۃ (مسنداً) عن عمر و بن میمون قال شهدت عمر حین

طعن فجاء ۵ الطيب فقال اى الشراب احب اليك قال النبيذ فاتى نبیذ فشرب منه فخرج من احدى طعنتيه.

عمر و بن میمون نے کہا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور اس وقت حاضر ہوا جب ان کو طاعون لاحق تھا تو طبیب آیا اور کہا کہ آپ کو نسا مشروب پسند کرتے ہیں فرمایا نبیذ پھر نبیذ لائی گئی اس میں سے نوش فرمایا تو طاعون کا بعض نشان نکل چکا تھا۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۳۲۶/۲، باب ما یحرم من النبیذ)

نبیذ سے اونٹ کے گوشت کا ضرر دفع ہوتا ہے

۲۹۔ حدثنا روح بن الفرح (بسنده) عن عمرو بن میمون مثله و زاد کان يقول انا نشرب من هذا النبيذ شرابا يقطع لحوم الابل في بطوننا من ان يوذينا قال و شربت من نبیذه فكان اشد النبیذ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ ہم اس نبیذ کو اس لئے پیتے ہیں کہ ہمارے پیٹ میں اونٹ کے گوشت کی تکلیف کو دفع کرتی ہے اور فرمایا کہ میں نے اس نبیذ کو پیا تو وہ بہت سخت تیز نبیذ تھی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۵۹" الفقہ التسجیلی۔ (شرح معانی الآثار ۳۲۶/۲، باب ما یحرم من النبیذ)

۳۰۔ حدثنا ابو الاحوص عن ابی اسحاق عن عمرو بن میمون قال قال عمر انا نشرب هذا الشراب الشدید لنقطع به لحوم الابل في بطوننا ان توذينا فمن رابه من شرابه شیء فليمزجه بالماء۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم اس تیز مشروب کو اس لئے پیتے ہیں تاکہ پیٹ میں اونٹ کے گوشت کی تکلیف کو دفع کرے۔ جس کا مشروب گاڑھا ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اس میں پانی ملا دے۔ (مولف) (کنز العمال ۵/۲۹۳)

۳۱۔ حدثنا وکیع حدثنا اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم حدثنی عتبة بن فرقد قال قدمت علی عمر فدعا بشرب نبیذ قد کاد ان یصیر خلا فقال اشرب فاخذته فشربته فما کدت ان اسیغه ثم اخذه فشربه ثم قال یا عتبة انا نشرب نبيذ الشدید لنقطع به لحوم الابل في بطوننا ان توذينا. قلت و اسماعیل هذا هو الامام الحافظ المتفق علی جلالته احمسی کوفی ثقة ثبت من رجال الستة و اکابر

التابعين و عتبة بن فرقد رضى الله تعالى عنه صحابى نزل الكوفة فالحديث صحيح على شرط الشيخين مسلسل بالكوفيين من لدن ابى بكر الى آخر السند۔

عتبہ بن فرقد نے کہا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور آیا انہوں نے ایسی نبیذ منگائی جو سرکہ ہونے کے قریب تھی اور فرمایا کہ پیو میں نے ان سے لے کر پیا تو وہ مجھے خوشگوار نہیں لگی پھر حضرت عمر نے مجھ سے لے کر نوش فرمایا اور فرمایا کہ اے عتبہ ہم اس تیز نبیذ کو اس لئے پیتے ہیں تاکہ پیٹ میں اونٹ کے گوشت کو ہضم کر سکیں کہ کہیں ہم کو تکلیف نہ دیدے۔  
(مولف)

نبیذ کا نشہ موجب حد ہے

۳۲۔ حدثنا روح (بسندہ) عن سعيد بن ذى لعوة قال اتى عمر برجل سكران فجلده فقال انما شربت من شرابك فقال و ان كان۔

سعید بن ذی لعوہ سے مروی ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور ایک مدہوش شخص کو لایا گیا حضرت عمر نے اس کے کوڑے لگائے اس شخص نے عرض کیا کہ ہم نے تو آپ کے مشروب سے پیا تھا حضرت عمر نے فرمایا کہ اگرچہ ایسا ہی ہو یعنی تم اس کے باوجود سکر کے باعث حد کے قابل ہو۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۲/۳۲۶، باب ما یحرم من النبیذ)

۳۳۔ حدثنا فهد (بسندہ) عن سعيد بن ذى حدان او ابن ذى لعوة قال جاء رجل قد ظمى الى خازن عمر فاستسقاہ فلم یسقه فاتى بسطیحة لعمر فشرب منها فسكر فاتى به عمر فاعتذر اليه و قال انما شربت من سطیحتك فقال عمر انما اضربك على السكر فضربه عمر۔

ابن ذی لعوہ نے کہا کہ ایک پیاسا آدمی خازن عمر کے پاس آکر پینے کو مانگا اس نے اسے نہیں پلایا تو اس آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توشہ دان کے پاس آکر پی لیا تو مدہوش ہو گیا اس کو حضرت عمر کے پاس لایا گیا تو اس نے معذرت کی اور کہا کہ میں نے آپ ہی کے توشہ دان سے پیا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں تو تجھے تیرے مدہوش ہو جانے پر ماروں گا پھر حضرت عمر نے اسے مارا۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۲/۳۲۶، باب ما یحرم من النبیذ)

۳۴۔ رواه الدار قطنی فی سننه عن طریق سعد بن ذى لعوة ایضاً ان اعرابيا شرب من ادواة عمر نبیذا فسكر فضربه الحد فقال الاعرابی انما شربته من ادواتك

فقال عمر رضي الله تعالى عنه انما جلد ناك بالسكر۔ وروی ابو بکر بن ابی شیبہ فی مصنفہ  
ایک اعرابی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برتن سے نبیذ پی لی تو مدہوش ہو گیا  
حضرت عمر نے اسے حد لگائی اعرابی نے عرض کی کہ میں نے آپ ہی کے برتن سے نبیذ پی ہے  
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے تجھے تیرے سکر کی وجہ سے کوڑے مارے ہیں۔  
(مؤلف)

۳۵۔ حدثنا علی بن مسهر عن الشیبانی عن حسان بن مخارق قال بلغنی ان  
عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه سافر رجلا في سفر و كان صائما فلما افطر  
اهوى الى قربة لعمر معلقة فيها نبذ فشربه فسكر فضربه عمر الحد فقال انما شربته  
من قربتك فقال له عمر انما جلد ناك لسكرك۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار سفر میں ایک آدمی کو ساتھ لے کر چلے  
اور وہ آدمی روزہ دار تھا جب اس نے افطار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معلق مشک کی  
طرف ہاتھ بڑھایا جس میں نبیذ تھی اس نبیذ کو اس نے پیا تو مسکر ہو گیا حضرت عمر نے اسے حد  
لگائی، اس آدمی نے کہا کہ میں نے آپ ہی کے مشک سے پیا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے فرمایا کہ میں نے تجھے تیرے سکر کی وجہ سے کوڑا مارا ہے۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص  
۶۰" الفقہ النسجلی

۳۶۔ روی عبدالرزاق اخبرنا ابن جریج عن اسماعیل ان رجلا عب فی شراب  
نیز، لعمر بن الخطاب بطريق المدينة فسكر فتركه عمر حتى افاق ثم حده۔  
اسماعیل سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے راہ مدینہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی  
نبیذ میں سے ڈگڈگا کر پی لیا تو مسکر ہو گیا حضرت عمر نے اسے اس وقت چھوڑ دیا پھر ہوش آنے کے  
بعد اسے حد لگائی۔ (مؤلف) (کنز العمال ۵/۲۹۵)

تیز نبیذ پانی ملا کر پینا درست ہے

۳۷۔ قال الطحاوی حدثنا فهد (بسندہ) عن ابن عمر قال اتی (یعنی امیر  
المومنین) نبذ قد اخلف و اشتد فشرب منه ثم قال ان هذا الشدید ثم امر بماء فصب  
علیه ثم شرب هو و اصحابه۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور نبیذ

لائی گئی جو پرانی اور تیز ہو چکی تھی اس میں سے نوش کر کے فرمایا یہ تو بہت تیز ہے پھر پانی منگا کر اس میں ملا دیا اور خود انہوں نے اور ان کے اصحاب نے نوش کیا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۰“  
 الفقه التجبلی۔ (شرح معانی الآثار ۲/۳۲۶، باب ما یحرم من النبیذ)

بسا اوقات نبیذ شیریں اور خوش ذائقہ ہوتی ہے

۳۸۔ حدثنا محمد بن خزيمة (بسنده) عن ابن عمر ان عمر انتبذ له في مزادة فيها خمسة عشر او ستة عشر فاته فذاقه فوجده حلوا فقال كانكم اقلتم عكره۔  
 ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر کے لئے ایک توشہ دان میں نبیذ تیار کی گئی ان میں پندرہ یا سولہ (خرے) تھے نبیذ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لائی گئی جب اسے چکھا تو شیریں پایا اور فرمایا گویا تم نے اس کی تیزی کو کم کر دیا ہے۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۲/۳۲۶، باب ما یحرم من النبیذ)

نبیذ پر اگر کچھ دن گزر جائے تو وہ تیز ہو جاتی ہے

۳۹۔ حدثنا ابن ابی داؤد (بيلفه الى) عبدالرحمن بن عثمان قال صحبت عمر بن الخطاب الى مكة فاهدي له ركب من ثقیف سطيختين من نبیذ فشرب عمر احدهما و لم يشرب الاخرى حتى اشتد مافيه فذهب عمر فشرب منه فوجده قد اشتد فقال اكسروه بالما۔ و رواه عبدالرزاق ايضاً۔

عبدالرحمن بن عثمان نے کہا کہ میں مکہ تک حضر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں گیا ثقیف کے ایک قافلہ نے نبیذ کے دو توشہ دان نذر کئے حضرت عمر نے ایک توشہ دان سے نوش فرمایا اور دوسرے سے نوش نہیں کیا یہاں تک کہ رکھے رکھے اس کی نبیذ تیز ہو گئی، پھر جب حضرت عمر نے اس سے نوش کیا تو تیز پا کر فرمایا کہ اس میں پانی ملا کر نرم کر لو۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۲/۳۲۶، باب ما یحرم من النبیذ)

حضور علیہ السلام نے تیز نبیذ پینے سے انکار فرمایا

۴۰۔ حدثنا ابوامية البغدادي حدثنا ابونعيم ثنا عبدالسلام عن ليث عن عبدالملك بن اخي القعقاع بن شور عن ابن عمر قال شهدت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اتى بشراب فادناه الى فيه فقطب فرده فقال رجل يا رسول الله احرام هو فرد الشراب ثم دعا بما فصب عليه ذكر مرتين او ثلاثا ثم قال اذا اغتلمت

هذه الاسقية عليكم فاكسروا متونها بالماء۔ قلت و رواه السائی فی سننه بسندین بمعناه احدهما۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھا چنے کی چیز لائی گئی حضور نے جب اس کو دہن اقتدس کے قریب کیا تو آمیزش پائی اور رد فرمادیا اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے، ایسا دو یا تین مرتبہ کہا تو حضور نے پانی منگا کر اس میں ملا دیا اور فرمایا جب یہ مشروبات جوش ماریں تو اس کی تیزی کو پانی ملا کر نرم کر دو۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۲/۳۲۷، باب ما یحرم من النبیذ)

۴۱۔ اخبرنا زیاد بن ایوب ثنا هشیم اخبرنا العوام عن عبد الملك بن نافع قال قال ابن عمر والآخر اخبرنی زیاد بن ایوب عن ابی معویة ثنا ابو اسحاق الشیبانی عن عبد الملك الخ قال الطحاوی حدثنا وهب بن عثمان البغدادی ثنا ابو همام ثنی یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدة عن اسماعیل بن ابی خالد ثنا قرۃ العجلی ثنی عبد الملك ابن اخی القعقاع عن ابن عمر مثله (ای مثل السابق) قلت بهذا السند رواه ابن ابی شیبۃ فی مصنفه فقال حدثنا وکیع عن اسماعیل بن ابی خالد الخ بنحوه قال الطحاوی حدثنا محمد بن عمر وبن یونس ثنی اسباط بن محمد عن الشیبانی عن عبد الملك بن نافع قال سألت ابن عمر فقلت ان اهلنا ینبذون نبیذا فی سقاء لو انه کتہ لاخذ فی فقال ابن عمر انما البغی علی من اراده البغی شهدت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم عند هذا الرکن و اتاه رجل بقدرح من نبیذ ثم ذکر مثل حدیث ابی امیة غیر انه قال فاکسروها بالماء۔

عبد الملك بن نافع نے کہا کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا کہ ہمارے گھر والے مشک میں نبیذ بناتے ہیں اگر میں اس کو ڈٹ کر پی لیتا تو ضرور مجھے نشہ ہو جاتا تو ابن عمر نے فرمایا کہ باغی تو وہ ہے جو گناہ کا ابر لوہ کرے، میں اس رکن کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا، ایک شخص ایک نبیذ کا پیالہ لایا جب حضور نے اسے منہ کے قریب کیا تو آمیزش پا کر رد فرمادیا اور فرمایا کہ جب یہ جوش ماریں تو اکسیر پانی ملا کر نرم کر لو۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۱“

الفقه التسجیلی۔ (شرح معانی الآثار ۲/۳۲۷، باب ما یحرم من النبیذ)

حضور علیہ السلام نے ایک مرتبہ نبیذ میں آپ زرم ملا کر نوش فرمایا

۴۲۔ اخبرنا فہد بن محمد بن سعید ثنا یحییٰ بن الیمان عن سفین عن منصور



عن خالد بن سعد عن ابي مسعود رضى الله تعالى عنه قال عطش النبي صلى الله تعالى عليه وسلم حول الكعبة فاستسقى فأتى نبیذ من نبیذ السقاية فشمه فقطب فصب عليه من ماء زمزم ثم شرب فقال رجل احرام هو فقال لا۔ قلت و رواه النسائي بهذا السند نحوه فقال اخبرنا الحسن بن اسماعيل بن سليمان اخبرنا يحيى بن يمان الخ و رواه الدارقطني حدثنا احمد بن عبد الله الوكيل ثنا علي بن حرب نا يحيى بن اليمان الخ۔

ابن مسعود رضى الله تعالى عنه سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گزو کعبہ میں اس لگی پانی طلب فرمایا تو حوض کی نبیذ حاضر کی گئی، حضور نے اسے سو نگھا تو آمیزش معلوم ہوئی پھر اس میں زمزم ملا کر نوش فرمایا ایک شخص نے عرض کیا کیا وہ حرام ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ (مواف) (شرح معانی الآثار ۲/۳۲۷، باب ما یحرم من النبیذ)

تیز نبیذ پینے سے حضور علیہ السلام کا چہرہ انور متغیر ہو گیا

۳۳۔ رواه عبد الرزاق عن مجاهد مرسلًا قال عمده النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الى السقاية سقاية زمزم فشرب من النبیذ فشد وجهه ثم امر به فسكر بالماء ثم شربه فشد وجهه ثم امر به الثالثة فسكر بالماء ثم شرب۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاہ زمزم سے پینے کا قصد فرمایا لیکن نبیذ نوش فرما لیا تو چہرہ انور متغیر ہو گیا (کہ نبیذ شدید تیز تھی) اس میں پانی ملانے کا حکم فرمایا اس کے بعد نوش فرمایا پھر چہرہ متغیر ہو گیا پھر تیسری بار پانی ملانے کا حکم دیا اور نوش فرمایا۔ (مؤلف) (کنز العمال ۳۰۷/۵)

نبیذ اس قدر پینا جائز ہے جس سے نشہ نہ آئے

۳۴۔ قال الطحاوی حدثنا علی بن معبد ثنا یونس ثنا شریک عن ابي اسحاق عن ابي بردة عن ابي موسى عن ابيه رضى الله تعالى عنه قال بعثنى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انا و معاذا الى اليمن فقلنا يا رسول الله ان بها شرا بين يصنعان من البر و الشعر احدهما يقال له المزور و الاخر يقال له البتع فما نشرب فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اشربا و لاتسكرا۔

ابو موسیٰ کے والد نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اور معاذ کو یمن بھیجا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ وہاں پر دو مشروب ہیں ایک گیسوں کی اور دوسری بجز کی، ایک کو مزور

کہا جاتا ہے (مزر جو یا گیہوں کی شراب کو کہتے ہیں) اور دوسری کو بیج (بیج مطلق شراب یا عصارہ، کھجور کی تیز نبیذ کو کہتے ہیں) تو ہم نہ پیئیں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پیو لیکن مسکر نہ بنو یعنی اس قدر نہ پیو کہ نشہ آجائے اور مدہوش ہو جاؤ۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۲" الفقه التمجیلی۔ (شرح معانی الآثار ۲/۳۲۸، باب مایحرم من النبیذ)

نشہ والی چیز حرام ہے

۳۵۔ ذکر ابو موسیٰ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل مسکر حرام۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر وہ چیز جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

(مولف) (شرح معانی الآثار ۲/۳۲۶، باب مایحرم من النبیذ)

حرمت خمر سے پہلے لوگ باضابطہ شراب پیتے تھے

۳۶۔ حدثنا ابن مرزوق (بسندہ) عن شماس قال قال عبد اللہ (یعنی بن

مسعود) رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان القوم یجلسون علی الشراب وهو یحل لہم فما یزالون حتی یحرم علیہم۔

شماس سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ شراب پر بیٹھتے تھے جب شراب ان کے لئے حلال تھی یعنی حکم حرمت نازل نہیں ہوا تھا ایک مدت تک لوگ ایسا کرتے رہے یہاں تک کہ اب شراب ان پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی ہے۔ (مولف) (شرح

معانی الآثار ۲/۳۲۸، باب مایحرم من النبیذ)

نبیذ گوشت کے ضرر کو دفع کرتی ہے

۳۷۔ حدثنا محمد بن خزیمہ (بسندہ) عن علقمة بن قیس انه اکل مع عبد اللہ

بن مسعود خبز ولحما قال فاتینا بنیذ شدید نذتہ سیرین فی جرة خضراء فشربو ا منه

علقمة بن قیس نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ روٹی اور گوشت کھایا،

علقمة نے کہا کہ پھر سخت تیز نبیذ لائی گئی جس کو سیرین نے سبز گھڑے میں بتائی تھی پھر اس میں

سب نے نوش کیا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۳" الفقه التمجیلی۔ (شرح معانی

الآثار ۲/۳۲۸، باب مایحرم من النبیذ)

دور جاہلیت میں جن برتنوں میں شراب پیتے تھے شروع اسلام میں ان برتنوں کا استعمال ممنوع تھا

۳۸۔ حدثنا ابوبکر ثنا ابو احمد الزبیری، ثنا سفین عن علی بن بدیمہ عن قیس

بن حبر (حبر) قالت سألت ابن عباس عن الجمر الا خضر و الجمر الاحمر فقال ان اول من سأل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ذلك وفد عبد القیس فقال لا تشربوا فی الدباء و فی المزفت و فی النقیر و اشربوا فی الاسقیة فقالوا یا رسول اللہ فان اشتد فی الاسقیة قال صبروا علیہ من الماء وقال لهم فی الثالثة او الرابعة فاهریقوه۔

قیس بن حبر نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا اور سرخ گھڑے کے بارے میں پوچھا فرمایا سب سے پہلے جس نے اس کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا ہے وہ وفد عبد القیس ہے تو حضور نے فرمایا دباء (یعنی کھل کیا ہوا پکا کدو جو جگ کی طرح استعمال کیا جاتا تھا) اور مزفت (شراب پینے کا پیالہ) اور نقیر (درخت کی جڑ جسے کھل کر کے عرب والے شراب رکھتے تھے) میں نہ پیو بلکہ دیگر جاموں میں پیاکرو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ان جاموں میں بھی تیز ہو جائے تو فرمایا کہ اس میں پانی ملا دو اور تیسری یا چوتھی بار باصرار پوچھنے پر فرمایا کہ اسے بہا دینا۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۲/۳۲۸، باب ما یحرم من البیذ)

شراب، جوا، ڈھول اور ہر نشہ والی چیز کی حرمت پر ایک حدیث

۳۹۔ حدثنا محمد بن خزيمة ثنا عبد الله بن رجاء ثنا اسرائيل عن علي بن بزيمة عن قيس بن حبر عن ابن عباس مثل ذلك، قلت و رواه ابو داود في سننه حدثنا محمد بن بشار ثنا ابو احمد الى آخره سند او متنا نحوه و زاد ثم قال ان الله حرم علي او حرم الخمر و الميسر و الكوبة قال و كل مسكر حرام قال سفین فسألت علي بن بزيمة عن الكوبة قال الطبل۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے شراب، جوا، ڈھول اور ہر مسکر کو حرام فرمایا ہے۔ سفین نے علی بن بزيمة سے کوبہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ طبل ہے۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۲/۳۲۵، باب ما یحرم من البیذ)

نبیذ یا دیگر مشروب گاڑھا ہو جائے تو پانی ملایا جائے۔

۵۰۔ رواه عبد الرزاق عن ابی سعید قال كنا جلوسا عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال جاء کم وفد عبد القیس الحدیث بطوله و فیہ فان رابکم فاکسروه بالماء۔ آہ۔

ابو سعید نے کہا کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر حدیث میں وفد عبد القیس کے آنے اور برتنوں کے بارے میں سوال کرنے کا ذکر ہے اور اس میں یہ ہے کہ اگر تمہارے مشروبات گاڑھے ہو جائیں تو انہیں پانی ملا کر نرم کر لیا کرو۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۳" الفقہ النسخی

تیز نمیز پانی ملائے سے اگر درست ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ بہا دیا جائے

۵۱۔ حدثنا محمد بن خزيمة ثنا عثمان بن الهشيم بن الجهم المؤذن ثنا عوف بن ابي جميلة ثني ابوالقموص زيد بن علي عن احدى وفد القيس او يكون قيس بن النعمان فاني قد نسيت اسمه انهم سألوه صلى الله تعالى عليه وسلم عن الاشربة فقال لا تشربوا في الدباء ولا في النقيير و اشربوا في السقا الحلال الموكاء عليها فان اشتد منه فاكسروا بالماء فان اعياءكم فاهريقوه۔

زيد بن علی نے وفد عبد القیس کے کسی آدمی سے روایت کی (اور انہوں نے کہا کہ) ہو سکتا ہے وہ قیس بن نعمان ہو میں اس کا نام بھول گیا کہ وفد عبد القیس نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشروبات کے بارے میں پوچھا، حضور نے فرمایا کہ دباء اور نقیر میں نہ پیو، بلکہ ان حلال برتنوں میں پیو جن پر اعتماد ہو (کہ وہ پاک ہے یا نہیں) اور اگر مشروب تیز ہو جائے تو پانی ملا کر نرم کر لو اور اگر عاجز کر دے یعنی بار بار پانی ملائے کے بعد بھی وہ درست نہ ہو تو اسے بہا دو (مؤلف) (شرح معانی الآثار ۲/۳۲۸، باب ما یحرم من النبیذ)

کہیں کھانا کھائے تو نمیز کا سوال نہ کرے

۵۲۔ حدثنا ربيع المؤذن ثنا اسد بن موسى ثنا مسلم بن خالد ثني زيد بن اسلم عن سمی عن ابي صالح عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا دخل احدكم على اخيه المسلم فاطعمه طعاما فلياكل من طعامه ولا يسأل شرب النبیذ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنے مسلم بھائی کے پاس آئے اور وہ اسے کھانا کھلائے تو کھانا تناول کر لے اور نمیز پینے کو نہ مانگے۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۳" الفقہ النسخی۔ (شرح معانی الآثار

۲/۳۲۹، باب ما یحرم من النبیذ)

نمیز کی شدت و تیزی نشہ میں تبدیل ہونے سے پہلے پانی ملا یا جائے ورنہ فائدہ نہ ہوگا۔

۵۳۔ سنن نسائی شریف میں ہے اخبرنا سوید قال اخبرنا عبد اللہ عن السری بن یحییٰ حدثنی ابو حفص امام لنا و کان من اسنان الحسن عن ابی رافع ان عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه قال اذا خشيت من نبيذ شدته فاكسروه بالماء قال عبد الله من قل ان يشدد۔

یورافع سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب نمیز کی شدت و تیزی کا خوف ہو تو اس میں پانی ملا کر نرم کر دو۔ عبد اللہ نے کہا کہ یہ اس وقت ہے جب کہ نمیز تیز نہ ہو۔ ورنہ پانی ملا کر فائدہ نہ دے گا۔ (مولف) اسناد ۳۳۳، ۲، مما اعتلوا به حدیث عبد اللہ الخ

۵۴۔ اخبرنا زکریا بن یحییٰ (بسندہ) عن سعید بن المسیب يقول تلقت ثقیف عمر بشارب فدعا به فلما قربه الی فیہ کرهه فدعا به فکسره بالماء فقال هکذا فافعلوا قلت و رواه عبدالرزاق و البیهقی۔

سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پینے کے واسطے ترش سرکہ آیا جب انہوں نے اسے منہ کے قریب کیا تو مکروہ جانا بھر پانی منگایا اور اسے نرم کر دیا اور فرمایا کہ (جب سرکہ یا نمیز ترش و تیز ہو جائے تو) اسی طرح کیا کرو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ" ج ۱۰، ص ۶۲ "لفته السحیلی"۔ (اسناد ۳۳۳، ۲، مما اعتلوا به حدیث عبد اللہ الخ)

نمیز کے بارے میں عمر فاروق کا پیغام بعض عمال کے نام

۵۵۔ اسی میں ہے عن سوید بن غفلة قال كتب عمر بن الخطاب الى بعض عماله ان ارزق المسلمين من الطلاء ذهب ثلثاه و بقى ثلثه۔

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض عامل کو لکھا کہ مسلمانوں کا انگری شربت اس وقت جائز ہے جب کہ پکانے سے اس کے دو ثلث ختم ہو جائیں اور ایک ثلث باقی رہے۔ (مولف) (اسناد ۳۳۴، ۲، ذکر ما یحور شره من الطلاء و مالا یحور)

۵۶۔ رواه عبدالرزاق و ابو نعیم فی الطب عن ابی مجانة عن عامر بن عبد الله انه قال قرأت کتاب عمر بن الخطاب الی ابی موسیٰ اما بعد فانها قدمت علی غیر من الشام تحمل شرابا غلیظا اسود کطلاء الابل و انی سألتهم علی کم یطبخونه

فاخبرونی انہم یطبخونہ علی الثلثین ذهب ثلثاء الاخبشان ثلث بیغیہ و ثلث بربیعہ  
فمر من قبلہ یشربونہ۔ قلت و من هذا الطريق رواہ سعید بن منصور فی سننہ و فیہ  
کتب عمر الی عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

عامر بن عبد اللہ نے کہا کہ میں نے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکتوب پڑھا جو بزموں  
کے نام تھا اس میں لکھا تھا کہ میرے پاس شام پانچ بجے قافلہ آیا جو عظیم سیاہ اونٹ کے حملوں کی صورت  
میں شرب و پیہ میں سے ان لوگوں سے پوچھا کہ کتنی مقدار میں اسے پکاتے ہو؟ انہوں نے ایک ٹمٹا  
و دو ٹمٹا پکاتے ہیں کہ اس کے دو ٹمٹا جو غبیث ہیں چلے جائیں۔ ٹمٹا تو اس کی تیزلی و  
گناہ کا اور ٹمٹا اس کی بوکا۔ (اگر ایسا ہی ہے تو) آپ لوگوں کو حکم دیں کہ وہ اسے نوش نہ کریں۔  
(موف) (سنن ۲/۳۳۲، ذکر ما یجوز شربہ الخ)

۵۷۔ روى النسائی عن عبد الله بن يزيد الخطمي قال كتب الينا عمر بن  
الخطاب رضي الله تعالى عنه اما بعد فاطبخوا شرابكم حتى يذهب منه نصيب  
الشيطان فانه له اثنين و لكم واحد۔ قلت صححه الحافظ في الفتح و رواه سعيد بن  
منصور و البيهقي۔

عبد اللہ بن یزید خطمی نے کہا کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں لکھا کہ تم اپنی  
مشروب کو اس قدر پکاؤ کہ اس سے حصہ شیطان چلا جائے کہ اس کے دو حصے ہیں اور تمہارا ایک  
حصہ ہے۔ (موف) (سنن ۲/۳۳۲، ذکر ما یجوز شربہ الخ)  
جس شیر کو انگور کو اتا پکایا جائے کہ ایک ٹمٹا باقی رہے وہ جا کر ہے۔

۵۸۔ روى النسائی عن الشعبي قال كان علي رضي الله تعالى عنه يوزق الناس  
الطلاء يقع فيه الذباب و لا يستطيع ان يخرج منه۔  
شعبي نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو ایسا انگوری مشروب دیتے تھے جس  
میں کھٹی گرتی تو اس میں سے ٹکل نہیں نکلتی تھی۔ یعنی وہ خوب گاڑھا ہو جاتا تھا۔ (سنن ۲/۳۳۲، ذکر ما یجوز شربہ الخ)

۵۹۔ عن داود سألت سعیداً ما الشراب الذي احله عمر رضي الله تعالى عنه  
قال الذي يطبخ حتى يذهب ثلثه و يبقى ثلثه قلت و رواه ابن ابی شیبہ قال حدثنا  
عبد الرحيم بن سليمان عن داود بن ابی هند قال سألت سعید بن المسیب فذكره۔

داؤد نے کہا کہ میں نے سعید سے سوال کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کونا مشروب حلال فرمایا ہے سعید نے کہا کہ وہ مشروب جس کو اس قدر پکائیں کہ دو ٹلٹ ختم ہو جائے اور ایک ٹلٹ باقی رہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۵" الفقه السبع جیلی۔ (نسائی ۲/۳۳۳، ذکر مایجوز شربہ الخ)

۶۰۔ روى النسائي عن سعيد بن المسيب ان ابا الدرداء رضي الله تعالى عنه كان يشرب ماذهب ثلثاه وبقى ثلثه

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شراب نوش کرتے تھے جس کا دو تہائی حصہ چلا جاتا اور ایک ٹلٹ باقی رہتی تھی۔ (مولف) (نسائی ۲/۳۳۳، ذکر مایجوز شربہ من الطلاء وما لا يجوز)

۶۱۔ عن قيس بن ابي حازم عن ابي موسى الاشعري رضي الله تعالى عنه انه كان يشرب من الطلاء ذهب ثلثاه وبقى ثلثه۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیرہ انگور کا وہ مشروب نوش کرتے تھے جس کا دو تہائی حصہ پکانے سے ختم ہو جاتا اور ایک ٹلٹ باقی رہ جاتا۔ (مولف) (نسائی ۲/۳۳۳، ذکر مایجوز شربہ الخ)

۶۲۔ عن يعلى بن عطاء قال سمعت سعيد بن المسيب و سأله اعرابي عن شراب يطبخ على النصف فقال لا حتى يذهب ثلثاه و يبقى الثلث۔

سعید بن مسیب سے ایک اعرابی نے اس شراب کے بارے میں پوچھا جس کا نصف پکانے سے چلا جائے تو فرمایا کہ وہ حلال نہیں یہاں تک کہ اس کے دو ٹلٹ چلے جائیں اور ایک ٹلٹ باقی رہے۔ (مولف) (نسائی ۲/۳۳۳، ذکر مایجوز شربہ الخ)

۶۳۔ عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب قال اذا طبخ الطلاء على الثلث فلا بأس به۔

سعید بن مسیب نے کہا کہ جب شیرہ انگور کو پکا کر ایک ٹلٹ رکھا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مولف) (نسائی ۲/۳۳۳، ذکر مایجوز شربہ الخ)

۶۴۔ عن بشير بن المهاجر قال سألت الحسن عما يطبخ من العصير قال تطبخه حتى يذهب الثلثان و يبقى الثلث۔



بشیر بن مہاجر نے کہا کہ میں نے حسن سے پوچھا کہ عصارۃ انگور کو کتنا پکایا جائے فرمایا اسے اس قدر پکاؤ کہ اس کے دو ٹکٹ چلے جائیں اور ایک ٹکٹ باقی رہے۔ (مولف) (نسائی ۲/۳۳۳، ذکر مایجوز شربہ الخ)

شاخ انگور کے بارے میں حضرت نوح علیہ السلام سے شیطان لعین کی منازعت  
۶۵۔ عن انس بن سیرین قال سمعت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول  
ان نوحا علیہ الصلاة والسلام نازعه الشیطان فی عود الکرم فقال هذا لی وقال هذا  
لی فاصطاح علی ان لنوح ثلثها وللشیطان ثلثیها۔

انس بن سیرین نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ  
حضرت نوح علیہ الصلاة والسلام سے شیطان نے شاخ انگور (یعنی درخت انگور اور انگور) کے بارے  
میں منازعت کی کہ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا یہ میرے لئے ہے اور شیطان نے کہا یہ میرا  
ہے تو مصالحت اس بات پر ہوئی کہ نوح علیہ السلام کے لئے اس کا ایک ٹکٹ اور شیطان لعین کے  
لئے دو ٹکٹ۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۵" الفقہ التسجیلی۔ (نسائی ۲/۳۳۳، ذکر  
مایجوز شربہ الخ)

عصارۃ انگور پکانے کے بعد اگر ایک ٹکٹ رہے تو جائز ہے

۶۶۔ عن عبد الملك بن طفیل الجزری قال كتب الینا عمر بن عبد العزيز ان  
لا تشربوا من الطلاء حتی یذهب ثلثاه و یبقی ثلثه و کل مسکر حرام۔  
عبد الملك بن طفیل جزری نے کہا کہ عمر بن عبد العزيز رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہمیں لکھا کہ  
شیرۃ انگور نہ پیو جب تک اس کے دو ٹکٹ نہ چلے جائیں اور ایک ٹکٹ باقی رہے اور ہر مسکر و مفتر  
حرام ہے۔ (مولف) (نسائی ۲/۳۳۳، ذکر مایجوز شربہ الخ)

خمر مطلقاً حرام ہے

۶۷۔ منہ سیدنا الامام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے۔ ابو حنیفہ عن ابی عون عن  
عبد اللہ بن شداد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال حرمت الخمر بعینہا  
قلیلہا و کثیرہا و السکر من کل شراب۔ و فی بعض روایات المسند ابو حنیفہ عن  
ابی عون عن عبد اللہ بن شداد عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رواہ الحارثی من  
طریق محمد بن بشر عن الامام و فی اخری ابو حنیفہ عن عون بن ابی جحیفہ عن ابن

عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فذکرہ رواہ طلحة من طریق یحییٰ الیمانی و حماد ابن الامام عن الامام۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خمر حرام کی گئی ہے تھوڑی ہو یا بہت اور ہر شراب کا شکر۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۲۶، عقدہ نسخہ" (مسند امام اعظم مترجم، ص ۳۳۱) (مسند امام اعظم، ص ۲۰۲، کتاب الاطعمہ، اصح المطابع کھنڈ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نبیہ نوش فرمائی ہے

۶۸۔ ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم عن علقمہ قال رأیت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وهو یا کل طعاما ثم دعا بنیذ فشرب فقلت لعمرک تشرب النیذ و الامۃ تقتدی بک فقال ابن مسعود رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یشراب النیذ ولولا انی رأیتہ یشراب ما شربتہ۔

حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود کو دیکھا کہ آپ نے کھانا کھایا پھر نبیذ منگا کر پی، میں نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نبیذ پیتے ہیں اور امت آپ کی اقتدا کرتی ہے اس پر ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبیذ پیتے ہوئے دیکھا اگر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیتے ہوئے نہ دیکھتا تو نہ پیتا۔ (مولف) (مسند امام اعظم مترجم، ص ۳۲۹) (مسند امام اعظم، ص ۲۰۲، کتاب الاطعمہ، اصح المطابع کھنڈ)

نبیذ خریدنے کے بارے میں ایک روایت

۶۹۔ ابو حنیفہ عن حماد عن انس بن مالک انہ کان یبزل علی ابی بکر بن ابی موسیٰ الاشعری بواسطہ فبعث رسول الی السوق یشتری لہ النیذ من الخواہی۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ واسطہ میں ابو بکر بن ابی موسیٰ اشعری کے پاس اترے تو ایک قاصد کو بازار بھیجا کہ وہ ان کے لئے منے کی نبیذ خرید لائے۔ (مولف)

نبیذ کی حالت پر ایک حدیث

۷۰۔ ابو حنیفہ عن حماد قال کنت اتقی النیذ فدخلت علی ابراہیم فطعمت معہ فناولنی قد حافہ فیہ نبیذ فلما رأی اتقانی منہ حدثنی عن عامر بن عبد اللہ بن مسعود انہ کان ربما طعم عنده ثم دعا تنذ لہ بنیذہ لہ سیرین ام ولده فشرب وسقانی۔

حماد نے کہا کہ میں نبیذ سے پرہیز کرتا تھا جب ابراہیم کے پاس آیا اور ان کے ساتھ کھانا کھایا

تو انہوں نے نبیذ کا ایک پیالہ عطا کیا پھر جب انہوں نے نبیذ سے میرا اجتناب دیکھا تو مجھ سے حدیث بیان کی کہ عامر بن عبد اللہ بن مسعود کبھی کبھی ان کے پاس کھانا تناول کرتے تھے پھر نبیذ منگاتے جسے ان کی ام ولد سیرین ان کے لئے بناتی تھی اسے خور پیتے اور مجھے بھی پلاتے تھے۔  
(مواقف) "فتاویٰ رضویہ" ج ۱۰، ص ۱۶ "المنہج" نسخہ ۱۱

۷۱۔ شام کے مشروبات سے متعلق عمار بن یاسر کے نام حضرت عمر فاروق کا فرمان نامہ۔  
۱۔ ابو سعید عن حماد عن ابراہیم انہ قال کتب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رھو عامل لہ علی الکوفة اما بعد فانہ انتہی الی شراب من الشام من عصیر العنب و قد طبخ و هو عصیر قبل ان یغلی حتی ذهب ثلثاه و بقی ثلثہ فذهب شیطانہ و بقی حلوه و حلالہ فھو شہ بطلاء الابل فمر بہ من قبلک فیتوسعوا بہ شرابہم۔

ابراہیم سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عامل کو فہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لکھا کہ ملک شام سے عصارہ انگور کی پکائی ہوئی شراب میرے پاس آئی ہے۔ اور جوش دینے سے قبل تو وہ شیرہ ہی ہے اسے پکایا جائے تاکہ اس کے دو ٹمٹ چلے جائیں اور ایک ٹمٹ باقی رہے کہ اس کا شیطان یعنی اس کی خباثت چلی جائے اور اس کی شیرینی اور حلت باقی رہے تو وہ طلاء ابل کے مشابہ ہو جائے گی پھر انہیں اجازت دو کہ وہ لوگ اپنی مشروبات میں وسعت سمجھ لیں۔ (مواقف) (کنز العمال ۵/ ۲۹۳)

۷۲۔ روی عبد الرزاق حدثنا معمر عن عاصم عن الشعبي قال کتب عمر بن الخطاب الی عمار بن یاسر اما بعد فانہ جأتنا اشربة من قبل الشام کأنھا طلاء الابل قد طبخ حتی ذهب ثلثاه الذی فیہ خبث الشیطان و جنودہ و بقی ثلثہ فاصطنعہ و أمر من قبلک ان یصطنعہ۔

شعبي سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لکھا کہ ہمارے پاس ملک شام سے کچھ مشروبات آئی ہیں گویا کہ وہ طلاء ابل ہیں تو اسے پکایا جائے تاکہ اس کے دو حصے چلے جائیں جو شیطان اور اس کے چیلے کی خباثت ہیں اور ایک ٹمٹ باقی رہے، تم بھی اسی طرح بناؤ اور لوگوں کو حکم دو کہ وہ بھی بنائیں۔ (مواقف) (کنز العمال ۵/ ۲۹۱)

حبان اسدی کے نام عمر فاروق کا ایک اور پیغام

۷۳۔ رواہ الخطیب فی تلخیص المتشابه عن الشعبي عن حبان الاسدی قال

اتانا کتاب عمر فذکرہ بلفظ ذہب شرہ و بقی خیرہ فاشربوہ۔

جہان اسدی نے کہا کہ ہمارے پاس امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکتوب گرامی آیا جس میں یہ مذکور تھا کہ جب شراب کی برائی چلی جائے اور اس کی اچھائی باقی رہے تو اسے پیو۔ (مولف)

جس نبیذ سے نشہ آجائے وہ حرام ہے

۷۴۔ ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم انه قال (سأل) فی الرجل یسرب النبیذ حتی یسکر قال القحح الآخر الذی سکر منه هو الحرام۔

حماد سے مروی ہے کہ ابراہیم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو نبیذ پی کر مدہوش ہو جائے تو فرمایا کہ وہ آخری پیالہ حرام ہے جسے پی کر یہ مدہوش ہوا ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۷۔ الفقہ التسخیلی

گاڑھے مشروب کے بارے میں پانچ حدیثیں

۷۵۔ عقود الجواهر میں ہے فی مصنف ابن ابی شیبہ حدثنا علی بن مسہر عن سعید بن ابی عروبہ عن قتادہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابا عبیدہ و معاذ بن جبل و ابا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کانوا یسربون من الطلاء ما ذہب ثلثاء و بقی ثلثہ۔ قلت و رواہ ایضاً ابو مسلم الکجی و سعید بن منصور فی سننہ کما فی العمدہ۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو عبیدہ و معاذ بن جبل اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وہ خوب گاڑھا مشروب نوش فرماتے تھے جس کے دو ٹکڑے چلے جاتے اور ایک ٹکڑا باقی رہتا۔ (مولف)

۷۶۔ قال ابوبکر حدثنا و کعب عن الاعمش عن میمون ہو ابن مہران عن ام الدرداء قالت کنت اطبخ لابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ الطلاء ما ذہب ثلثاء و بقی ثلثہ۔

ام درداء نے کہا کہ میں ابو درداء کے لئے وہ طلاء پکاتی تھی جس کے دو حصے چلے جاتے اور ایک حصہ باقی رہتا۔ (مولف)

۷۷۔ حدثنا ابن فضیل عن عطاء بن السائب عن ابی عبدالرحمن قال کان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرزقنا الطلاء فقلت له ما ہیأۃ قال الا سود و یاخذ احدنا باصبعہ۔

عطاء بن سائب ابو عبد الرحمن سے راوی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں طلاء دیتے تھے میں نے ان سے کہا کہ اس کی شکل کیا ہوتی ابو عبد الرحمن نے فرمایا کہ کالا اور ہم میں سے ہر ایک اسکو انگلی سے لیتا تھا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۷۔" الفقہ التسجیلی

۷۸۔ حدثنا وکیع عن سعید بن اوس عن انس بن سیرین قال قال کان انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سقیم البطن فامرنی ان اطبخ له طلاء حتی ذهب ثلثاه و بقی ثلثه فکان یشرب منه الشرابة علی اثر الطعام۔

انس بن سیرین نے کہا کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیٹ کے مریض تھے تو مجھے حکم دیا کہ میں عصارۂ انگور کو اس طرح پکاؤں کہ اس کے دو ٹکٹ چلے جائیں اور ایک ٹکٹ باقی رہے پھر انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھانا تناول کرنے کے بعد اس میں سے ایک ایک گھونٹ لیتے تھے۔ (مولف)

۷۹۔ حدثنا ابن نمیر ثنا اسماعیل عن مغیرة عن شریح ان خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یشرب الطلاء بالشام۔  
شریح سے مروی ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام میں طلاء یعنی گاڑھا مشروب پیتے تھے۔ (مولف)

نیز سے جب شدت و تیزی کی بو آئے تو اس میں پانی ملا کر نرم اور درست کر لیا جائے۔  
۸۰۔ سنن دارقطنی میں ہے حدثنا محمد بن احمد بن ہارون نا احمد بن عمر بن یشرنا جدی ابراہیم بن قرۃ نا القاسم بن بہرام ثنا عمر و بن دینار عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال مر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی قوم بالمدينة قالوا یا رسول اللہ ان عندنا شرابا لنا افلا نسقیك منه قال بلی فاتی بقعب او قدح غلیظ فیہ نیذ فلما اخذه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قربہ الی فیہ فقطب قال فدعا الذی جاءہ فقال خذہ فاهرقہ فلما ان ذهب بہ قالوا یا رسول اللہ هذا شرابنا ان کان حراما لم نشربہ فدعا بہ فاخذہ ثم دعا بماء فصب علیہ ثم شرب و سقی و قال اذ کان ہکذا فاصنعوا بہ ہکذا۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ کی ایک قوم کے پاس تشریف لے گئے قوم نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے پاس شراب ہے کیا ہم

آپ کو اس میں سے نہ پائیں حضور نے فرمایا کیوں نہیں پھر ایک غلیظ پیالہ لایا گیا جس میں نمینہ تھی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالہ لے کر وہ بن اقدس کے قریب کیا تو اس میں آمیزش معلوم ہوئی رہ گئی تے کہا کہ حضور نے اس کو بٹایا جو پیالہ لایا تھا اور فرمایا کہ اسے نو اور بہادو وہ سے چھانسی چاہتا تھا کہ لوگوں کے عرش کیا یا رسول اللہ یہ ہماری شہادت ہے اگر حرام ہے تو ہم نہیں پئیں گے پھر حضور نے اس سے پیالہ لے لیا اور پانی منگا کر اس میں دیا اور حضور نے خود پیالہ پیا وہ سب سے بھی پیو اور فرمایا کہ جب مشروب اس طرح ہو جائے تو ایسا کرو۔ مٹی جب بودا ریاتیز ہو جائے تو اس میں پانی ملا کر است و درست کر لو۔ (مؤلف) ”قدوی رضویہ ج ۱ ص ۶۹۰“

نمیت سے جسے شر آئے وہ لائق تعذیر اور مستحق حد ہے

۸۱۔ اس میں ہے عن و کعب عن شریک عن فراس عن الشعبي ان رجلا شرب من ادواء علی بصفین فسکر فضر به الحد۔  
شععی سے روایت ہے کہ صفین میں ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برتن سے (نمینہ) پی لیا تو مدہوش ہو گیا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے حد لگائی۔ (مؤلف)

۸۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے حدثنا عبد الرحمن بن سليمان عن مجالد عن الشعبي عن علی بن حواء و قال فضر به ثمانین۔  
شععی نے حضرت علی سے منسل حدیث مذکور روایت کی اور کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے اسی کوڑے لگائے۔ (مؤلف)  
حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نصف مطبوخ شیرہ انگور پینے والے کو ستر حد سمجھتے تھے۔

۸۳۔ کامل ابن عدی میں ہے حدثنا ابو العلاء الکوفی بمصر ثنا محمد بن الصباح الدولابی بانصر المجدر قال كنت شاهدا حين دخل شريك و معه ابوامية الذي رفع الي المهدى ان شريكا حدثه عن الاعمش عن سالم عن ثوبان رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال استقيموا القريش ما استقاموا لكم فاذا زاغوا عن الحق فضعوا سيوفكم على عواتقكم فقال المهدى انت حدثت بهذا قال لا قال

ابوامیہ علی المشی الی بیت اللہ تعالیٰ و کل مالی صدقة ان لم اکن سمعته منه قال شریک علی مثل ذلك الذی علیہ ان کنت حدثه فکان المهدی رضی فقال ابوامیہ یا امیر المومنین عدک ادهی العرب انما عنی الذی علی من الثیاب قال صدق احلف کما حلف فقال قد حدثه فقال ویل شارب الخمر یعنی الاعمش و کان بشرب المصنف نو علمت موضع قبره لاحرقته وقال شریک لم یکن یهودیا و کان رجلا صالحا الخ۔

حدیث بیان کن شریک۔ نے اعمش سے یہ سام سے یہ بیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش کے لئے سیدھے رہو جب تک وہ تمہارے لئے سیدھے رہیں جب وہ حق سے ہمک جائیں تو تم گردنوں پر توار رکھو مہدی نے کہا کہ کیا تم نے یہ حدیث بیان کی۔ شریک نے کہا کہ نہیں، ابوامیہ نے بیت اللہ کی طرف چند قدم چل کر کہا کہ میرا سارا مال و متاع صدقہ ہے اگر میں نے ان سے یہ نہیں سنا ہے، شریک نے کہا کہ مجھ پر بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ اس پر ہے اگر میں نے اسے بیان کیا ہے تو مہدی راضی سا ہو گیا ابوامیہ نے کہا اے امیر المومنین آپ کا خادم عرب کا ہوشیار و عقلمند آدمی ہے اس نے تو میرے پڑے مراد لئے ہیں امیر المومنین نے فرمایا کہ سچ کہا اس نے ویسی قسم کھائی جیسی اس نے کھائی تو اس نے کہا کہ میں نے اسے بیان کیا ہے پھر کہا کہ خرابی ہو شرابی کی یعنی اعمش کی کہ وہ نصف مطبوخ شراب پیتا ہے اگر میں اس کی قبر کو جان لیتا کہ کہاں ہے تو اسے جلادیتا اور شریک نے کہا کہ وہ کوئی یہودی نہیں تھا بلکہ ایک نیک آدمی تھا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۸"۔ الفقہ التسخیلی۔

طلاء کا تہائی حصہ جائز ہے

۸۲۔ صحیح بخاری شریف میں ہے راوی عمر و ابو عبیدہ و معاذ بن جبل شرب

الطلاء علی الثلث و شرب البراء و ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما علی النصف۔

حضرت عمر فاروق و ابو عبیدہ و معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم طلاء کا تہائی حصہ پینا جائز

سمجھتے تھے اور حضرت براء و ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نصف مطبوخ پیا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ

رضویہ، ص ۱۰، ص ۶۹"۔ الفقہ التسخیلی۔ (بخاری ۸۳۸، باب الباق و من بھی عن کل مسکو الخ)

نشر حرام ہے

۸۳۔ الطحاوی عن علقمة سألت ابن مسعود عن قول رسول اللہ صلی اللہ



تعالیٰ علیہ وسلم فی السكر قال الشربة الاخيرة۔

علقہ نے کہا کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سکر کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ وہ آخری گھونٹ حرام ہے۔ جس سے نشہ آجائے۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۷۶" "لفقہ التسخیلی۔ (شرح معانی الآثار ۱/ ۳۲۸، باب ما یحرم من النید)

خمر بجمیع اجزائہ حرام ہے اور دیگر مشروب اس وقت حرام ہے جب کہ اس میں نشہ ہو۔

۸۶۔ روى العقيلي من طريق عبد الرحمن بن بشر بن عثمان عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الاشربة عام حجة الوداع فقال حرم الله الخمر بعينها و السكر من كل شراب۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع کے موقع پر مشروبات کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عین شراب حرام فرمائی ہے اور ہر مشروب کے نشہ کو۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۹"۔ الفقہ التسخیلی۔

۸۷۔ واخرجه مطولا من طريق محمد بن الفرات الكوفي عن ابی اسحق البيهقي وفيه انه صلى الله تعالى عليه وسلم اتى بقعب من نبيذ فذاقه فقطب و رده فقام اليه رجل من آل حاطب فقال يا رسول الله اشرب اهل مكة قال فصب عليه الماء ثم شرب فقال حرمت الخمر بعينها و السكر من كل شراب۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں نبیذ کا ایک پیالہ آیا جب اس کو چکھا تو آمیزش پا کر اسے رد فرمادیا آل حاطب کے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ اہل مکہ کی شراب ہے؟ راوی نے کہا کہ پھر اس میں پانی ملا کر حضور نے نوش فرمایا اور فرمایا کہ عین خمر خود حرام ہوئی ہے اور ہر مشروب کا نشہ حرام ہوا ہے۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۹"۔

الفقه التسخيلي

وقد اخرج الكلام من دون القصة اعني حرمت الخمر بعينها الخ ابو القاسم الطبراني في معجمه الكبير عن سعيد بن المسيب عن ابن عباس عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وتقدم بوجهين مرسل و متصل من مسند الامام عن ابن شداد و عن

ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فكانت اثنی عشر حديثاً منها الصحيح و منها الحسن و جل بقيتها ليس فيها ما يسقطها عن درجة الاعتبار و حيز الانجبار و الحسن و لو لغيره كاف للاحتجاج فكيف وقد وجد لذاته و نشير الى بعض تفاصيل ما هنا حديث. ابن عمر اعلاه النسائي بعبد الملك بن نافع قال ليس بالمشهور و لا يحتج بحديثه **اقول**۔ فلم يقل لا يكتب، وقال في التقريب مجهول و كذا قاله ابو حاتم و البيهقي قال الامام البدر بعد نقل كلامها قلت ذكره ابن حبان في الثقات من التابعين اه **اقول**۔ قد روى هذا الحديث عنه العوام عند النسائي و الليث عند الطحاوي و ابواسحاق الشيباني عندهما و قره العجلي عند الطحاوي و ابن ابي شيبة فارتفعت جهالة العين و لم يذكر بجرح قط البتة فغايتة ان كان مستور الاسيما و هو من القرون المشهود لها بالخير التابعين و المستور مقبول عندنا و الجمهور كما بيناه في الهاد الكاف في حكم الضعاف فالحديث لا ينزل ان شاء الله عن درجة الحسن۔ حديث ابي مسعود اعلاه يحيى بن يمان قال لا يحتج بحديثه لسوء حفظه وكثرة خطائه۔ **اقول** يحيى من رجال مسلم و الاربعة قال الحافظ صدوق مابدين خطي كثير و قد تغيراه و قد تابعه اليسع بن اسمعيل عن زيد بن الحباب عن سفين قال ابن الجوزي و اليسع ضعيف۔ **قلت** قال في الميزان ضعفه الدار قطني اه و هو كما ترى جرح مجرد **حديث** ابن عباس من طريق القاسم بن بهرام قال ابن الجوزي تفرد به قال ابن حبان لا يجوز الاحتجاج به بحال اه۔ **قلت** فانما منع الاحتجاج وهذا اوها هن فيما اعلم۔ **حديث** الحارث عن علي اعلاه فجرحه بعبد الرحمن بن بشر قال مجهول في الرواية و النسب و حديثه غير محفوظ و انما يروى هذا عن ابن عباس من قوله اه و قال الذي لا يعرف و الخبر منكر اه اما الطريق المطول فاوهن واوهى فيه ابن الفرات كذبه احمد و ابوبكر بن ابي شيبة وقال خ منكر الحديث ثم مداره على الحارث و فيه ما يجهل **حديث** ابن عباس المذكور آخر **اقول**۔ لعل المحفوظ موقوف هكذا رواه الحفاظ عن ابن عباس قوله كما ستسمع انشاء الله تعالى نعم ان ثبت الرفع بطريق جيد فلك ان تقول زيادة ثقة فتقبل و يعضده مرسل عبدالله بن شداد المار۔ **حديث** زيد الشهيد لم اقف على اول سنده فالله تعالى اعلم اما زيد عن آياته الكرام

فمن اصح الاسانيد **حديث** ابى هريرة **اقول** فيه مسلم بن خالد شيخ الامام الشافعى وثقة ابن حبان و ابن معين وقال مرة ضعيف وقال ابن عدى حسن الحديث وقال خ منكر الحديث و جملة القول فيه كما فى التقريب فقيه صدوق كثير الاهام. **قلت** و العامة كالبخارى و ابن المدينى و ابى حاتم و ابى داود و الناجى على تضعيفه و مع ذلك فليس ممن يسقط **حديث** ابى موسى **اقول** فيه شريك ولا عليك من شريك الرجل من رجال مسلم و الاربعة و البخارى فى التعاليق وقد وثقه يحيى بن معين قال النسائى ليس به بأس وقال الذهبى فى تذكرة الحفاظ كان شريك حسن الحديث اماما فقيها و محدثا مكثرا ليس فى الاتقان كعماد بن زيد الخ و فى تهذيب التهذيب قال العجلى كوفى ثقة و كان حسن الحديث قال عبدالرحمن و سألت ابى عن شريك و ابى الاحوص ايهما احب اليك قال شريك وقد كان له اغاليط وقال ابن عدى الغالب على حديثه الصحة و قال ابن سعد كان ثقة مامونا كثير الحديث و كان يغلط و قال ابو داود ثقة يخطئ عن الاعمش و قال ابراهيم الحربى كان ثقة و قال معوية بن صالح سألت احمد بن حنبل عنه فقال كان عاقلا صدوقا محدثا شديداً على اهل الرب و البدع الح لاسيما و روايته ههنا عن ابى اسحق وقد قال الامام احمد بن حنبل شريك ابى اسحق اثبت من زيرو اسرائيل و زكريا قال وسمع منه قديما و قال يحيى بن معين شريك ابى اسحق احب الينا من اسرائيل و لا معجز فى السند سوى هذا غير ان الفضيل بن مرزوق يرويه عن ابى اسحق و فيه قال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم اشربا ولا تشربا مسكرا تابعه عبدالله بن رجاء عن اسرائيل عن ابى اسحق او عن شريك عنه على اختلاف النسخ رواهما الطحاوى و اخرجه البخارى فى المغازى من طريق سعيد بن ابى بردة عن ابيه عن ابى موسى و فيه قال صلى الله تعالى عليه وسلم كل مسكر حرام و احضره النسائى و اخرج كذلك من طريق طلحة الاياحى و اخرى من جهة الشيبانى كليهما عن ابى بردة و اخرج من طريق اسرائيل عن اسرائيل عن ابى اسحق عن ابى بردة و فيه قال صلى الله تعالى عليه وسلم اشرب ولا تشرب مسكرا و من طريق ابى بكر بن ابى موسى عن ابيه و فيه قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا تشرب مسكرا فانى حرمت كل مسكر وقد علمت ان

لاتنافى بين هذه وبين رواية شربا و لا تسكرا فان المسكر هو المسكر بالفعل كما ان القاتل هو القاتل بالفعل لا من يقدر عليه و يصح منه فاذا توافقت الآثار و لاتضاد كما سمعت من كلام الامام الطحاوى **حديث** القيسى **اقول** هذا حديث حسن رجاله كلهم ثقات قل فى السيزان اما محمد بن حريمة شيخ الطحاوى فمشهور ثقة اه و نص فى التقریب فى بقية الرجال انهم ثقات غير ان قل فى ضمن المذهب من رجال البخارى ثقة تعیر فصار ثلاثن اه وقد تن المحقق على الاختلاف فى ثبات الشهيد من الفتح ان لاحد من المحتفظ ان لم يعلم متى احدث منه لم يزل بحديث عن الحسن **حديث** قيس بن حير عن ابن عباس **اقول** حديث حسن صحيح لا معمر فيه اصلاً رجاله كلهم ثقات احلاء **حديث** ابن مسعود من اصح الاحاديث واجلها مروى بسلسلة الذهب كما ترى والله الحمد.

**الثانى** الآثار فى الباب عن امير المؤمنين قد تواترت و لم تقدر المحصور على ردها فعدلوا الى التاويل و ادعاء الرجوع اما التاويل فاسند النسائي عن ابن المبارك ما تقدم من قوله من قبل ان يشتد و اسند عن عتبة بن فرقد قال كان السيد الذى يشربه عمر بن الخطاب قد خلل **اقول** من نظر الآثار التى اتت عن امير المؤمنين كالشمس تبين ان لامساع لهدين التاويلين فيها اصلا و ان لم تكن فيها جلائل تصريحات الاشتداد لكان حسبك ما فى المؤطا من قول عبادة رضى الله تعالى عنه احللتها والله فإى مساع كان لهذا لو كان لم يشتد او تخلل و اما ادعاء الرجوع فقال النسائي مما يدل على صحة هذا حديث السائب فذكر ما اسند مالك عن ابن شهاب عن السائب بن يزيد ان عمر بن الخطاب خرج عليهم فقال انى وجدت من فلان ربح شراب فزعم انه شراب الطلاء و انا سئل عما شرب فان كان مسكرا حلدته فجلده عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه الحد تاما اه و رواه ايضا الشافعى و عبد الرزاق و ابن وهب و ابن جرير و الطحاوى و البيهقى و تبعه الزرقانى فى شرح المؤطا فقال تحت حديث محمود بن نبيد المار عن المؤطا كان عمر اجتهد فى ذاك تلك المرة ثم رجع عنه فحد فى شرب الطلاء كما مر اه **اقول** رحم الله ابا عبد الرحمن كان مذهب امير المؤمنين تحليل الخليل و الحد فى الكثير اما سمعت

ابن ہونہ بن حوالب السعیدی اما شربہ من قربتک انما حلد ناک لسكرک فان جلد فی السكر ہایز الدلیل علی حرمة القلیل ولیت شعری منی رجع وقد شربہ فی طعنتہ النبی نقل ہذا الی الفراء یس الغنی کما تقدم من حدیث عمرو بن مہیون۔

**نہض** حدث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حرمت الخمر بعینھا و السكر من کل شراب اخرجہ نسائی فقال اخبرنا ابوبکر بن علی اخبرنا القواریری عن عبدالوارث قال سمعت ابن شبرمة یذکرہ عن عبداللہ بن شداد بن الہناد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال حرمت الخمر قلیبھا و کثیرھا والسكر من کل شراب وهو کما ترى سند نظیف نفیس ابوبکر هو احمد بن علی بن سعید ثقة حافظ والقواریری عیداللہ بن عمر بن میسرہ ثقة ثبت من رجال الثمیین و عبدالوارث هو ابن سعید بن ذکوان ثقة ثبت من رجال الستة و ابن شبرمة هو عبداللہ ابو شبرمة ثقة فقیہ من رجال مسلم و عبداللہ بن شداد ثقة فقیہ جلیل من رجال الستة ولد علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و مثله او انظف واجود ماقدما من سند الامام الطحاوی فہو ابن سلیم بن یحییٰ ثقة و ابونعیم هو الفصل بن الدکین ثقة ثبت من رجال الستة من كبار شيوخ خ بینہ الحافظ ابوبکر بن ابی خیثمہ اذ روى حدیث فی ثاجہ ثاجہ حدثنا ابونعیم الفصل بن دکین ثنا مسعر عن ابی عون عن سیاتی و مسعر من لایجہل ثقة ثبت فاضل فقیہ من رجال الستة و ابوعون هو محمد بن عیداللہ الثقفی ثقة من رجال الستة الا ابن ماجہ و عبداللہ عبداللہ بیدان ابا عبدالرحمن حاول ان یحدثہ فاتی بوجہین

**احد** ان ابن ابی شبرمة لم یسمعه عن عبداللہ بن شداد اخبرنا ابوبکر بن علی ثنا لسیرج بن یونس ثنا ہشیم عن ابن شبرمة قال حدثنی الثقة عن عبداللہ بن شداد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال حرمت الخمر بعینھا قلیبھا و کثیرھا و السكر من کل شراب **اه** اقول الحمد لله قد علم الثقة اخرج البزار فی مسنده حدثنا محمد بن حرب ثنا ابوسفین الحمیری ثنا ہشیم عن ابن شبرمة عن عمار الدہمی عن عبداللہ بن شداد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فذکرہ قال و قد رواہ ابوعون عن عبداللہ بن شداد و رواہ عن ابی عون مسعر و الثوری و شریک

لا يعلم رواه عن ابن شبرمة عن عمار الذهبي عن ابن شداد عن ابن عباس الا هشيم  
 ، لا عن هشيم الا ابوسفين و لم يكن هذا الحديث الا عند محمد بن حرب و كان  
 واسطيا ثقة اه **قُلْتُ** و ابوسفين انحميري هو سعيد بن يحيى صدوق وسط من  
 رجال البخاري قال الحافظ المنذري في الترغيب ثقة مشهور اه و قد قال الذهبي في  
 الميزان في بيان مجاهيل الاسم اعني تعيين من ابهم اسمه عبدالله بن شبرمة عن الثقة  
 في الحمر جاء مبنا انه عم روالذهبي اه و عمار هو ابن متوبة ابو معوية الكوفي  
 صدوق من رجال الستة الا البخاري قال الذهبي و ثقته احمد و ابن معين و ابو حاتم و  
 الناس و ما علمت احدا تكلم فيه الا العقيلي فتعلق عليه بما سأل ابو بكر بن عياش  
 اسمعت عن سعيد بن جبير قال لا قال فادهب اه **قُلْتُ** و اعيان توثيق الائمة و انه  
 شيخ شعبة و السفياني و لا عليك من دندنة العقيلي فقد احد يلين ذاك الجبل الشامخ  
 على بن المديني الذي قال فيه البخاري ما استصغرت نفسه الا عنده و قد اورد الامام  
 موسى الكاظم في الضعفاء فحسننا الله و لاحول و لا قوة الا بالله و بالجملة ان كان  
 ابن شبرمة يرسله تارة و يبههم اخرى و يبين مرة فتبين العدل فكان ماذا ثم احد  
 ابو عبد الرحمن يلين هذا بهشيم قال وهشيم بن بشير يدلس و ليس في حديثه ذكر  
 السماع من ابن شبرمة **اقول** هشيم ثقة ثبت من رجال الستة و قد ثبت سماعه هذا  
 الحديث عن ابن شبرمة اخرج ابوبكر بن ابي خيثمة قال حدثنا ايوب عن يزيد بن  
 هارون عن قيس ثنا ابي ثنا هشيم اخبرني ابن شبرمة عن عبدالله بن شداد عن ابن  
 عباس قال حرمت الخمر بعينها قليلها و كثيرها و السكر من كل شراب و قد علمت  
 من كلام الزرار ان عامة الحفاظ انما روه عن ابن شبرمة عن ابن شداد و لم يدخل  
 بهما رجلا الا هشيم حيث عنعن ووافق الجماعة حيث نص على سماع نفسه من  
 ابن شبرمة و سماع ابن شبرمة من ابن شداد صحيح فاذا كان الاولى بالطرح  
 كونه بواسطة انه لم يثبت بسند يثبت

**و ثانياً** ان خالفه ابو عون اخبرنا محمد بن عبدالله بن الحكم ثنا محمد  
 (يعني غندرا) ح و اخبرنا الحسين بن منصور ثنا احمد بن حنبل ثنا محمد بن جعفر  
 بن شعبة عن مسعر عن ابي عون عن عبدالله بن شداد عن ابن عباس رضي الله تعالى

عنهما قال حرمت الخمر بعينها قائلها و كثيرها و السكر من كل شراب لم يذكر ابن  
الحكم قليلها و كثيرها اخبرنا النعمان بن منصور ثنا احمد بن حنبل ثنا ابراهيم بن  
ابي العباس ثنا شريك عن عباس بن سريع عن ابي عون عن عبدالله بن شداد عن ابن  
عباس قال حرمت الخمر قليلها و كثيرها و ما سكر من كل شراب قال  
ابو عبد الرحمن و هذا اولي بالصواب من حديث ابن شبرمة. **اقول** رحم الله هؤلاء  
المحدثين لو ان قدمنا رواية الامام العبد العادل الفاضل شريك الذي كان يخطئ  
كثيرا و قد تغير و لم يحتج البخاري و لا مسلم في شيء من الاصول و قال يحيى بن  
سعيد ضعيف جدا و قال ابن المشي ما رأيت و لا عبد الرحمن حدثا عن شريك شيئا و  
قال عبد الجبار بن محمد قلت ليحيى بن سعيد زعموا ان شريكا انما خلط بآخره قال  
ما زال مخلطا و عن ابن المبارك قال ليس حديث شريك بشيء و قال الجوز جاني سبي  
الحفظ مضطرب الحديث مائل و قال ابراهيم بن سعيد الجوهري اخطأ شريك في  
اربعمائة حديث و روى معوية بن صالح عن ابي معين صدوق ثقة الا انه اذا خالف  
غيره احب البنا منه و قال مرة ثقة الا انه يغلط و لا تيقن و قال الدار قطني ليس  
شريك بالقوى فيما ينفرد به و قال ابو احمد الحاكم ليس بالمتين و كذلك قلت انت  
مرة يا ابا عبد الرحمن انه ليس بالقوى و قال الدردري كان صدوقا الا انه سبى الحفاظ  
كثير الوهم مضطرب الحديث كما في تهذيب التهذيب على رواية ابن شبرمة ذاك  
الامام الشهير الثقة الفقيه المحتج به في صحيح مسلم وثقه احمد و ابو حاتم فضل  
عن حديث الامام الاجل الثقة الثبت مسعر لكانوا قاموا باشد الانكار ثم الرجل  
مدلس قال عبد الحق الاشيلي كان يدلس و قال ابن القطان كان مشهور بالتدليس  
وقد عنعن فمالكم تنقمون عنعه هشيم ذاك الجبل الشامخ ثم تعودون تحتجون بعنة  
شريك و اما شعبة فقد تفرد به من بين الجماعة و نقص عليك الامر في ذلك روى  
هذا الحديث عن ابن عباس سعيد بن المسيب و عون بن ابي جحيفة و عكرمة و  
عبد الله بن شداد اما الاولان فروى عنهما الرفع الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم  
كما تقدم و اما عكرمة و قال الطبري في تهذيب الآثار. حدثنا محمد بن موسى ثنا  
عبد الله بن عيسى ثنا داود بن ابي هند عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله تعالى



عنهما قال حرم الله الخمر بعينها والسكر من كل شراب و اما ابن شداد فروى عنه ابو عون و عمار الذهبى و ابو شبرمة على الوجوه التى علمت و عياش العامرى عند ابى بكر بن ابى خيثمة قال حدثنا محمد بن الصباح البزار اخبرنا شريك عن عياش العامرى عن عبدالله بن شداد عن ابن عباس قال حرمت الخمر بعينها والسكر من كل شراب و قال و عياش العامرى هو عياش بن عمر قلت ثقة من رجال مسلم و سليمان الشيبانى و عنه شعبة عند ابن ابى خيثمة ايضا و بلغه الى ام المؤمنين ميمونة حيث قال حدثنا على الجعد اخبرنا شعبة عن سليمان الشيبانى عن عبدالله بن شداد عن عبدالله بن عباس عن خالته ميمونة بنت الحارث رضى الله تعالى عنهم و رواه عن ابى عون الامام الاعظم و سفين الثورى و مسعر بن كدام و عبدالله بن عباس و قد وقعت روايتهم جميعا فى مسند الامام وشريك و ابوسلمة عند البزار و رواه عن مسعر ابونعيم الفضل بن دكين عند الطحاوى و ابن ابى خيثمة و من طريقه القاسم بن اصبح فقال حدثنا احمد بن زهير يعنى ابابكر بن ابى خيثمة ثنا ابونعيم الفضل بن دكين عن مسعر عن ابى عون عن عبدالله بن شداد عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما قال حرمت الخمر بعينها القليل منها والكثير و السكر من كل شراب قال البدر محمود العبى فى البناية قال ابن حزم صحيح قال و تابعه ابانعيم جعفر بن عون فرواه عن مسعر كذلك الخ و كذا تابعه قال ابن حزم صحيح خلاه بن يحيى عند ابى نعيم فى الحلية و سفين الثورى و شعبة و سفين و ابراهيم ابن اعينة رفعه عن مسعر فقال عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم كما فى الحلية و بالجملة هؤلاء اربعة عن ابن عباس منهم ابن شداد و عنه خمسة منهم ابو عون و عنه ستة منهم مسعر عنه سبعة منهم شعبة لم يذكر احد منهم و السكر بزيادة الميم الا شعبة قال ابونعيم تفرد به شعبة عن مسعر فقال و السكر من كل شراب اه فرواية الجماعة هى الا حق بالقبول ان فرض التافى و ابن التافى فان السكر من كل شراب او ما اسكر من كل شراب يحتمل القدر السكر من كل شراب احتمالا جليا واضحا فكيف يقضى بالمحتمل على المتعين و بالله التوفيق و به ثبت و لله الحمد ان اباعون لم يحالف اباشبرمة و انما تحالف شعبة عن مسعر سائر الحملة من مسعر و عن ابى بكر بن

شداد و عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهم و العجب من الامام ابن الهمام كيف تبع النسائي على هذا الكلام و زعم ان لفظ السكر تصحيف و ما الثوفيق الا بالله الخير اللطيف و الحمد لله رب العلمين

**الرابع** حديث الطحاوى عن علقمة سألت ابن مسعود عن قول رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فى السكر قال الشربة الاخيرة رواه الدار قطنى فى سننه عن عمار بن مطر ثنا جرير بن عبد الحميد عن الحجاج عن حماد عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله فى قوله صلى الله تعالى عليه وسلم كل مسكر حرام قال هى الشربة التى اسكرتك ثم اسند عن عمار بن مطر ثنا شريك عن ابى حمزة عن ابراهيم قوله صلى الله تعالى عليه وسلم كل مسكر حرام قال هى الشربة التى اسكرتك قال هذا اصح من الاول و لم يسنده غير الحجاج و اختلف عنه و عمار بن مطر ضعيف و حجاج ضعيف و انما هو من قول ابراهيم النخعي ثم اخرج عن ابن المبارك انه ذكر له حديث ابن مسعود كل مسكر حرام هى الشربة اسكرتك فقال حديث باطل اه و تبعه المحققون فى الفتح. **اقول** سند الطحاوى حدثنا ابن ابى داود ثنا نعيم وغيره انا حجاج عن حماد الخ و ليس فيه عمار كما ترى و الحجاج هو ابن ارطاة من رجال مسلم و الاربعة وهو وان كان من شيوخ شعبة و شعبة من قد علم فى شدة ورعه و احتياظه و قد كان يقول اكتبوا عن حجاج ابن ارطاة و ابن اسحق فانهما حافظان و قد اتى عليه غير واحد منهم النورى و ابو حاتم بيد انه كثير التدليس قال الذهبى اكثر مانقم عليه التدليس و قال ابو حاتم يدلس عن ضعفاء فالحديث و ان لم يصح عن ابن مسعود رضى الله تعالى عنه كما قاله عبد الله لكنه قد صح عن ابراهيم كما قدمنا عن مسند الامام الاعظم عن حماد عنه فما كان ينبغى لابي عبد الرحمن ان يقول ليس كما يقول دعون لانفهم بتحريمهم آخر الشربة و تحليلهم ماتقدمها اماما تعلق به قائلا لا خلاف بين العلم ان المسكر بكلية الا يحدث على الشربة الآخرة دون الاولى و الثانية بعدها **اقول** رأيت اذا كان لايسكر المسك و العنبر و الزعفران و اشباهها الا اذا بلغ عشر حبات، مثلا فاذا تناول رجل حبة فهل تناول الحرام فان قلت نعم فقد اعظمت القول و ان قلت لا قلنا فان تناول اخرى حتى بلغ تسعا فلا بد ان تقول فى

الكل بالحل قلنا فاجبرنا اذا تناول العاشرة فسکر فان قلت الآن ایضا حل فقد اعظمت القول و ان قلت حرم فقد قضيت على نفسك و لاشك ان السکر انما اتى للمجوع لكن الحرمة انما هي للاكلة الاخيرة دون الاولى و التي تليها هي تسع و من عرف ان المعلوم و هي الحرمة المعنوية بالسکر المعلوم بالعيشة انما يتحقق عند تحقق الجزء الاخير من اجزاء العنة عرف المراد و لم نذهب به الاوهام و بهذا التقرير و لله الحمد تبين انهماق ما نسمع به الشوکانی فی سبل الاوطار ناقلا عن الظری مانصه یقول لهم ای لایستأرعی الله تعالی عنهم حرورنا عن الشربة التي يعقبها السکر اهي التي اسکرت صاحبها دون ماتقدمها ام اسکرت باجتماعها مع ماتقدم و اخذت کل شربة بحظها من الاسکار فان قالوا حدث له السکر الشربة الآخرة التي وجد خبل العقل عقبها قيل لهم وهل هذه التي احدثت له ذلك الا كعض ماتقدم من الشرابات قبلها فی انها لو انفردت دون ما قبلها كانت غیر مسکرة وحدها و انها انما اسکرت باجتماعها واجتماع عملها فحدث عن جميعها السکر اه فان التقرير بهذا فيره جار فی الحجة العاشرة من المسک و نظرائه و الوهم انما نشاء من عدم الفرق بين الجزء الاخير و بين سائر العلل الناقصة المتقدمة عليه و كذا استبان بحمد الله انخساف مازوق به الشوکانی تحت حديث کيل شراب اسکر فهو حرام بقوله ان الشراب اسم جنس فتقضى ان يرجع التحريم الى الجنس كله كما يقال هذا الطعام مشبع الماء مر و يريد به الجنس و كل جزء منه يفعل ذلك الفعل فاللقمة تشبع العصفور و ما هو اكبر منها يشبع ما هو اكبر من العصفور و كذلك جنس الماء يروى الحيوان على هذا الحد فكذلك النيد. أقول نعم وقع التحريم على الجنس مقيدا بصفة الاسکار فاذا اسکر حرم والا لا و انما انشدك الله و الانصاف اذا قيل لك انهاك عن كل طعام اشبع هل يفهم منه الهی عن الاكل مطلقا و لو لقمة او لقمة اصغر ماتكون ما هذه الامكابة الاترى ان الاجماع ماض على تحريم كل ضار كالسموم والطين وغير ذلك ثم لم ينطق هذا لحكم الا الى قدر يضرك اياك لا ما يفرو لو ذبابا او نملة وقد اخرج احمد و ابو داود و عن ام سلمة رضى الله تعالى عنها قالت نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن كل مسکر و منکر

و معلوم ان من الادوية ماذا اكثر منه اورث التفتير و التخدير ثم لم يرجع التخدير  
 الى ذلك القدر الكثير و لو كان الامر كما زعمت لوجب القول بحرمة المسك و  
 امثاله مطلقا و كل ذلك خلاف الاجماع هذا ثم اتفقت المراجعة الى البنابة فرأيت  
 الامام البدر محمود ارحمه الله تعالى اتى ههنا بكلام حسن نقلا عن الامام تاج  
 الشريعة زاد فيه من النظائر فاجبت ابراده قال روح روحه الحرام هو المسكر و  
 اطلاقه على ماتقدم مجاز و على القدح الاخير حقيقة وهو مراد فلا يكون المجاز  
 مراد اوقد قال تاج الشريعة المسكر مايتصل به السكر بمنزلة المتخم من الطعام  
 وهو مايتصل به التخم فان تناول الطعام بقدر مايعديه حلال و ما يتخم وهو الاكل  
 فوق الشبع حرام ثم المحرم منها هو المتخم و ان كان لا يكون ذلك متخما الا  
 باعتبار ماتقدمه من الاكلات و كذلك في الشراب وقد قال ابو يوسف رحمه الله  
 ذلك مثل دم في ثوب مادام قليلا فلا بأس بالصلاة فيه فاذا اكثر لم يحل و مثل رجل  
 ينفق على نفسه و اهله من كسبه فلا بأس بذلك فاذا اسرف في النفقة لم يصلح له  
 ذلك و لا ينبغي و كذلك النبيذ لا بأس ان يشربه على طعامه و لاخير في السكر منه  
 لانه اسراف و اظهر من ذلك ان الضمان يضاف الى واضع المن الاخير في السفينة  
 وان لم يحصل الفرق بدون ماتقدم من الامناء و هذا لانه لا يوجد التلف حكما بما  
 تقدم من الامناء وانما وجد ذلك بفعل فاعل مختار فاضيف الفرق للمن الاخير كذا  
 هنا اضيف السكر الى القدح الاخير الذي يحصل به السكر حقيقة لاماتقدم من  
 الاقداح اه ثم ان البيهقي في المعرفة اراد ان رد على حديث الحجاج بوجه آخر فذكر  
 ما رواه ابن المبارك عن الحسن بن عمر و الفقيمي عن فضيل بن عمر و عن ابراهيم  
 قال كانوا يقولون اذا سكر لم يحل له ان يعود فيه ابدا قلت و اسنده النسائي من  
 طريق ابن ابي زائدة عن الحسن بن عمر بالسند قال كانوا يرون ان من شرب شرابا  
 فسكر منه لم يصلح ان يعود فيه قال البيهقي فكيف يكون عند ابراهيم قول ابن  
 مسعود هكذا يعني ما رواه الحجاج ثم يخالفه قال فدل على بطلان ما رواه الحجاج  
 بن ارطاة اه اقول لانكر ان حديث الحجاج لا يصلح للحجاج لكن في الرد بهذا  
 الوجه خفاء لا يخفى فان القول و ان لم يصلح عن عبدالله قد صح عن ابراهيم فاذا لم

يمنعه هذا عن قول نفسه فكيف يمنع ان يكون عنده عن عبدالله مثله اما  
ابوعبدالرحمن فجعل هذا خلافا عن ابراهيم اذا قال ذكر الاختلاف على ابراهيم بن  
النبيذ فروى هذا ثم قال اخبرنا سويد اخبرنا عبدالله عن ابي عوانة عن ابي مسكين  
قال سألت ابراهيم قلت انا ناخذ دردى الخمر اوى الطلاء فنظفه ثم نقع فيه الزبيب  
ثلثا ثم نصيفه ثم ندعه حتى يبلغ فنشربه قال يكرهه فرعم ان في هذين خلاف ما ثبت  
عن ابراهيم من تحليل القليل **اقول** و لا متمسك له في شيء منهما فان معنى الاول  
على ما نرى والله تعالى اعلم ان من استخفه الشيطان في شراب فلم يصبر على قليله  
حتى اكثر فاسكر لا ينفي له ان يعود فيه كيلا يستجره العدو اخرى فيكون معناه على  
وزان قول النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا يلدع المؤمن من جحر مرتين اويكون  
المعنى لا يعود الى ما اسكر فقد علمه بالتجربة و ذلك ان من ظن في شراب انه  
لا يسكره منه ثلث كؤوس مثلا فشرب فسكر لم يحل له العود الى الثالثة ابدا واما الاثر  
الآخر فانما الكراهة فيه لاجل دردى الخمر و الطلاء بالاشتراك يطلق على معان بينها  
العلامة الشربلا لى في غنية ذوى الاحكام منها العصير العنبى الذى ذهب اقل من  
ثلاثيه و هو البازق و الذى ذهب نصفه و هو المصنف و الذى ذهب ثلثاه و هو المثلث  
و الذى ذهب ثلثه و هو البازق قال و سمي بالطلاء كل ما طبخ من عصير العنب  
مطلقا و الكل غير المثلث حرام كثيره و قليله نجس نجاسة غليظة كالخمر عندنا  
و عند الجمهور خلافا للامام الشافعى و الاوزاعى و بعض الظاهرية و المعتزلة و الله  
تعالى اعلم

**الخامس** قال النسائي حدثنا عبيد الله بن سعيد عن ابي اسامة قال سمعت ابن  
المبارك يقول ما وجدت الرخصة فى المسكر عن احد صحيحا الا عن ابراهيم **اقول**  
رحم الله الامام الجليل و نفعا ببركاته فى الدنيا و الآخرة بل قد صح عن  
امير المؤمنين عمر و قد مر حديث مالك عن داؤد بن الحصين من رجال الستة قال  
الحافظ ثقة الا فى عكرمة عن واقد بن عمر و ثقة من رجال شيخ عن محمود بن محمد  
صحابى صغير و فيه قول عبادة حللتها و الله و فيه ادعى الزرقانى ان كان عمر اجتهده  
فى ذلك تلك المرة ثم رجع عنه كما تقدم حديث ابي حنيفة عن ابي اسحق المسعودى

ثقة من رجال الستة و لم يكن ابو حنیفة لیذهب الیه بعد ما اختلط فیاخذ عنه کما نص  
 علیه المحقق حیث اطلق و ذکرناه فی منیر العین عن عمرو بن میمون مخضرم  
 مشهور ثقة عابد نزل الکوفة من رجال الستة و به و بما تقدم من رواية ابن ابی شبة  
 عن ابی الاحوص عن ابی اسحق عن عمرو بن میمون ابو الاحوص هو سلام بن سلیم  
 ثقة المصیصی من رجال الستة تائید الحدیثان الماران للطحاوی عن عمر و أحدهما  
 حدثنا ابوبکر ثنا ابوداؤد ثنا زهیر بن معویة عن ابی اسحق عن عمر بن میمون  
 رجالهم حمیة ثقات اجلاء ابوبکر هو بکار بن قتیبة و ابوداؤد هو الطیالسی ثقة  
 حافظ من رجال مسلم و الاربعة اهل الستة فقد کفی عنه خ فی تفسیر المدثر حیث  
 قال فی سد حدیث مرفوع حدثنی محمد بن بشار ثنا عبدالرحمن بن مهدی و غیره  
 قالا حدثنا حرب بن شداد الخ غیره هو ابوداؤد کما بینہ ابونعیم فی مستخرجہ و  
 زهیر ثقة ثبت من رجال الستة و روح بن الفرج شیخ الطحاوی هو القطان المصری  
 ثقة و ثقة فی تهذیب التهذیب و عمرو بن خالد شیخ روح و تلمیذ زهیر هو الحرانی  
 الخزاعی ثقة من رجال البخاری فیموافقة الامام و متابعة سلام زال ما کان ینحشی من  
 سماع زهیر عن ابی اسحق اخیر او حدیث ابی حنیفة عن حماد عن ابراهیم ان عمر  
 اتی باعرابی صحیح علی اصولنا فان الجمهور علی قبول المراسیل و لاسیما مراسیل  
 ابراهیم فقد قال الامام احمد مراسلات سعید بن المسیب اضح المرسلات و  
 مراسلات ابراهیم النخعی لا بأس بها ذکره فی التدریب و قد اخرج ابن عدی عن  
 یحیی بن معین قال مراسیل ابراهیم صحیحة الاحدیث تاجر البحرین و حدیث  
 القهقهة قال فی نصب الراية اما حدیث القهقهة فقد عرف و اما حدیث تاجر البحرین  
 فرواه ابن ابی شبة فی مصنفه ثنا و کیع ثنا الاعمش عن ابراهیم قال جاء رجل فقال یا  
 رسول الله انی رجل تاجر اختلف الی البحرین فامرہ ان یصلی رکعتین یعنی القصص اه  
 و کذا حدیث کتاب عمر المروی فی المسند بالسند و حدیث الطحاوی حدثنا  
 فهدثنا عمر بن حفص ثنا ابی ثنا الاعمش ثنی ابراهیم عن همام بن الحارث عن عمر  
 انه کان فی سفر الحدیث عمر بن حفص ثقة من رجال الشیخین و ابوه حفص بن  
 ثبات ثقة من رجال الستة و ابراهیم هو النخعی و همام النخعی ثقة من رجال الستة و

حديثه حدثنا فهد ثنا عمر بن حفص ثنا ابي عن الاعمش ثنى حبيب بن ابي ثابت عن نافع عن ابن عمر قال اتى بنبذ الحديث رجاله كلهم ثقات حبيب ثقة امام جليل من رجال الستة و قد سمع ابن عمرو ابن عباس رضى الله تعالى عنهم قاله البخارى . قلت وهو من اقران نافع ليس بين موتھما الا سنة او ستان فلو دلّس لامكنه ان يقول عن ابن عمر لكن اوضح و بين فرحمه الله تعالى و حديثه حدثنا ابن ابي داود ثنا ابو صالح ثنى الليث ثنا عقيل عن ابن شهاب اخبرنى معاذ بن عبدالرحمن بن عثمان التيمى ان اباہ عبدالرحمن بن عثمان قال صحبت عمر الحديث ابن ابي داود هو ابراهيم ثقة صح له الطحاوى فى رفع اليدين و عبدالرحمن بن عثمان صحابى و البقية كلهم ثقات مشهورون من رجال البخارى فان الصحيح انه خرج فى الصحيح لعبد الله بن صالح ابي صالح كاتب الليث قاله المنذرى فى الترغيب و الذهبى فى الميزان و حديث النسائى اخبرنا زكريا بن يحيى ثنا عبدالاعلى ثنا سفين عن يحيى بن سعيد سمع سعيد بن المسيب يقول تلقت ثقيف الخ زكريا ثقة حافظ و البقية ثقات مشاهير من رجال الستة و حديثه اخبرنا محمد بن عبدالاعلى ثنا المعتمر سمعت منصورا عن ابراهيم عن نباتة عن سويد بن غفلة الخ محمد ثقة نباتة مقبول و البقية كلهم ثقات مشهورون من رجال الستة و بالطريق رواه عبدالرزاق عن منصور و حديثه اخبرنا سويد اخبرنا عبدالله عن هشام عن ابن سيرين ان عبدالله بن يزيد الخطمى قال الخ هم كماترى كلهم ائمة اجلاء ثقات اثبات مشهورون من رجال الستة غير سويد بن نصر فمن رجال الترمذى و النسائى ثقة معروف رواية الامام الجليل عبدالله بن مبارك وهو المراد بعبدالله وهشام هو الدستوائى و عبدالله بن يزيد صحابى و قد منا ان الحافظ صححه فى الفتح و حديثه اخبرنا محمد بن المشى ثنا ابن ابي عدى عن داود سالت سعيد الخ ابن ابي عدى محمد بن ابراهيم و داود هو ابن ابي هندو سعيد هو ابن المسيب و السند كله ثقات من رجال الستة الا داود فلمن عدا البخارى فهذه اكثر من عشرة احاديث صحاح عن امير المؤمنين رضى الله تعالى عنه و كذا صح عن ابن مسعود و عن ابنه عامر ابي عبيدة و عن علقمة و عن حماد فان ابا حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن علقمة عن عبدالله ان لم يلق مالكا عن



نافع عن ابن عمر فلا ينزل عنه و لا عن شئ مما قيل اصح الاسايد عندنا و عند كل من نور الله بصيرته بنور الانصاف و عن ابن عباس كما علمت مرتصحيحه عن ابن حزم و كذا عن عتبة بن فرقد السلمى و كذلك صحت الآثار و حسنت فى الطلاء مثلثا او مصنفًا او غيره عن انس بن مالك حديثه الاول عن الوليد بن سريع الكوفى صدوق و الثانى عند النسائى قال اخبرنا اسحق بن ابراهيم ثنا و كيع ثنا سعد بن اوس عن انس بن سيرين رجاله كلهم ثقات مشهورون من رجال الستة الاسعد او سعد ان كان هو العيسى الكوفى كما يظن من رواية و كيع ثقة و ثقة العجلي و يحيى و ابو حاتم و ذكره ابنا حبان و شاهين فى الثقات قال الحافظ لم يصب الأزدى فى تضعيفه و ان كان هو العدوى البصرى كما يفهم من تهذيب التهذيب فصدوق لا ينزل حديثه عن درجة الحسن و ثقة ابن حبان و غيره و الثالث عند ابن ابى شيبة عن و كيع بعين هذا السند و عن ابن سيرين عند النسائى اخبرنا سويد اخبرنا عبد الله عن هارون بن ابراهيم عن ابن سيرين قال بع الخ هذا كما ترى سند صحيح هارون ثقة و عن على امير المؤمنين كرم الله تعالى وجهه حديثه عند النسائى اخبرنا سويد اخبرنا عبد الله عن جرير عن مغيرة عن الشعبي قال كان على يرزق الخ رجاله كلهم ثقات و كلهم ما خلا سويدا من رجال الستة جرير هو ابن عبد الحميد صاحب منصور و مغيرة هو ابن مقسم كوفيان بيان و شاهدة عند ابن ابى شيبة بسند جيد اما حديث ضربه الحد من سكر من اداوته فطريق الدار قطبى فيه حسن شريك من قد علمت و فراس من رجال الستة و ثقة احمد و يحيى و النسائى قال القطان ما نكرت من حديثه الا حديث الاستبراء و به يعتضد طريق ابى بكر فيه مجالدتكلم فيه الناس و قال الحافظ ليس بالقوى و قد خرج له مسلم و الاربعة و عن ابى الدرداء و عن امه حديثه عند النسائى اخبرنا زكريا بن يحيى ثنا عبد الاعلى ثنا حماد بن سلمة عن داود عن سعيد بن المسيب هذا سند صحيح نظيف زكريا هو خياط السنة سكن دمشق و عبد الاعلى هو ابن مسهر ابو مسهر الدمشقى و حماد من لا يجهل و داود هو ابن ابى هند كلهم ثقات جلة مشاهير و حديثهما عند ابى بكر و السند كما رأيت من اجل الاسايد ميمون بن مهران ثقة فقيه و عن ابى موسى الاشعري رواه النسائى بطريق

سويد عن عبد الله عن هشيم اخبرنا اسماعيل بن ابي خالد عن قيس بن ابي حازم عن  
 ابي موسى هؤلاء كلهم من اكابر الائمة الثقات الاثبات كما لا يخفى و عن سعيد بن  
 المسيب بالطريق عن سفين عن يعلى بن عطاء يعلى ثقة من رجال مسلم و قال اخبرنا  
 احمد بن خالد عن معن ثنا معوية بن صالح عن يحيى بن سعيد احمد بغدادى ثقة معن  
 الثقات و يحيى المدنى كلاهما ثقة ثبت من رجال الستة و معوية صدوق من رجال  
 الخمسة و عن الحسن البصرى بالطريق عن بشير بن المهاجر مختلف فيه و ثقته ابن  
 معين وغيره و قال النسائى ليس به بأس و اخرج له مسلم و الاربعة و قال ابوحاتم  
 لا يحتج به **قلت** و قول احمد منكر الحديث ربما لا يكون للحرج كما بيناه فى غير  
 هذا الكتاب فادن حديثه فى عداد الحسن و عن عمر بن عبدالعزيز بالطريق عن  
 محمد بن اسد بن فضال الجوزى مقبول و عن ابي عبيدة و عن معاذ بن جبل - "فأما  
 ما رواه محمد بن اسد بن فضال عن محمد بن اسد بن فضال عن محمد بن اسد بن فضال عن محمد بن اسد بن فضال"

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد دہم

اللہ کا واسطہ دیکر مانگنا باعث لعنت ہے مگر یہ کہ اگر کوئی سائل اللہ کا واسطہ دیکر مانگے تو اسے  
رد کرنا نہیں چاہیے۔

۸۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ملعون من سأل بوجه الله ،  
ملعون من سئل بوجه الله ثم منع سائله ما لم يسئل هجرا۔

ملعون ہے جو اللہ کا واسطہ دے کر کچھ مانگے اور ملعون ہے جس سے خدا کا واسطہ دے کر مانگا  
جائے پھر اس سائل کو نہ دے جب کہ اس نے کوئی بجا سوال نہ کیا ہو۔ رواہ الطبرانی فی المعجم  
الكبير عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ صحیح۔ (کنز العمال، ۶/۳۱۵)

۸۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سئل بالله فاعطی کتب له سبعون حسنة  
جس سے خدا کا واسطہ دے کر کچھ مانگا جائے اور وہ دیدے تو اس کے لئے ستر نیکیاں نکھر  
جائیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند صحیح۔

۹۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سألکم بالله فاعطوه و ان شتم فدعوه۔  
یعنی جو تم سے خدا کا واسطہ دے کر مانگے اسے دو اور اگر نہ دینا چاہو تو اس کا بھی اختیار ہے۔  
رواہ الامام الحکیم الترمذی فی النوادر عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (الترغیب و  
الترہیب ۱/۶۰۱، ترہیب السائل ان یسأل الخ)

خدا کا واسطہ دے کر صرف جنت مانگی جائے

۹۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یسئل بوجه الله الا الجنة۔  
اللہ کے واسطے سے سوا جنت کے کچھ نہ مانگا جائے۔ رواہ ابو داؤد و الضیاء عن حابر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۹۱“ (کنز العمال ۶/۳۱۶)

ثلث مال کی وصیت کے ثبوت پر ایک حدیث

۹۲۔ قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الله تصدق علیکم بثلاث اموالکم

فی آخر اعمارکم او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے تمائی مال کو تمہاری آخر عمر میں صدقہ فرمایا ہے۔ یعنی آدمی اپنی جائداد سے تمائی مال کی وصیت کسی غیر وارث کے لئے کر سکتا ہے اگر تمائی سے زیادہ مال میں وصیت کرے تو یہ وصیت بے رضائے ورثہ اند نہیں ہوگی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۹۳"

# تعارف

الشرعية البهية في تحديد الوصية  
(وصیت کی تعریف و تعیین کا خوشگوار بیان)

یہ رسالہ مسائل وصیت پر مشتمل ہے اور اس کے مندرجات کا انحصار یہ ہے کہ  
اس میں وصیت کی تعریف کی گئی ہے اور ان مسائل فقہ سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ وصیت  
بثمن مال میں جاری و نافذ العمل ہوتی ہے، ثمن مال میں وصیت کرنے سے کوئی وارث  
نہیں سکتا لیکن تنائی سے زیادہ مال میں اگر وصیت کرے تو انہیں منع کرنے کا اختیار رہتا ہے۔  
نیز اس میں اس کی بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ وصیت کب نافذ ہوتی ہے اور کب نافذ  
نہیں ہوتی۔

غرضیکہ اس رسالے میں وصیت سے متعلق نادرونیاب اور محققانہ اباحت ہیں اور اس میں  
صرف ایک حدیث پاک ہے۔

## حدیث

### الشرعية البهية في تحديد الوصية

وارث کے لئے وصیت نہیں مگر جب کہ ورثہ اس کو جائز رکھیں تو نافذ ہے حدیث میں ہے۔

۹۳۔ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم الا لا وصية لوارث الا ان

يجيزها الورثة۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سن لو کسی وارث کے لئے وصیت

نہیں ہے مگر یہ کہ ورثہ اس کی اجازت دیدیں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۱۳۸،

الشرعية البهية“

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد دہم

مومن کی تکلیف دور کرنا تکلیف قیامت سے نجات کا باعث ہے حدیث میں ہے۔

۹۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من فرج عن مسلم کربة فرج اللہ

عنه کربته یوم القیمة۔ (رواہ شیحان و یوزؤد عن ابن عمر)

جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ اس سے روز قیامت اس کی مصیبت دور

فرمائے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۱۷۳“ (ایوداؤد ۲/۷۰، باب السواخا)

اولاد کے مال کا زیادہ مستحق والد ہے حدیث میں ہے

۹۵۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الاب احق بمال ولده اذا احتاج الیه

بالمعروف۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دستور کے مطابق بھلائی کے ساتھ والد

اولاد کے مال کا زیادہ مستحق ہے جب کہ والد کو مال کی حاجت ہو۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۱۸۰“

میراث و عصبہ کے مسائل و احکام پر تین حدیثیں

۹۶۔ روی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل علی سعد یعودہ فقال یا

رسول اللہ ان لی مالا و لا یورثنی الا ابنتی۔ (رواہ البخاری)

حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سعد کی عیادت کو تشریف لائے سعد نے

عرض کی یا رسول اللہ میرے پاس کچھ مال ہیں اور میری دختر کے سوا کوئی وارث نہیں ہے۔ یعنی

حضرت سعد نے سارا مال اپنی دختر کو دے دیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار نہیں

فرمایا۔ (مواف) (بخاری ۲/۹۹، باب میراث البنات)

۹۷۔ روی ان امراة اتت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت یا رسول

اللہ انی تصدقت علی امی بجاریة فماتت امی و بقیة الجاریة فقال وجب اجرک

ارجعت الیک فی المیراث۔ (رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ و سعید بن منصور فی سننہ)



ایک عورت نے بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی بیہ کی تھی، میری ماں مر گئی اور لونڈی زندہ ہے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں ثواب تو مل چکا ہے۔ اب وہ میراث میں تمہاری طرف واپس آگئی ہے۔ (مولف) (کنز العمال ۷/۱۷۹)

۹۸۔ ابن جریر نے تہذیب الآثار میں بریرہ بن الخصیبؓ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لك اجرک وردھا علیک المیراث (یعنی جب ایک عورت نے خدمت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میری ماں کو میں نے ایک لونڈی دی تھی میری ماں مر گئی ہے اب کنیز کا کیا کروں؟ تو) حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں تو ثواب مل چکا اور اب استحقاق میراث نے تمہیں واپس لوٹا دی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۷۲۷"

تمانی سے زیادہ مال میں وصیت جائز نہیں

۹۹۔ لما دخل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی سعد بن ابی وقاص یعودہ قال سعد اما انہ لا یرثنی الا ابنة لی افارصی بجمع مالی قال لا فارصی بنصفہ قال لا الحدیث الی ان قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الثلث خیر و الثلث کثیر۔

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سعد بن ابی وقاص کی عیادت کو تشریف لے گئے سعد نے عرض کی میری بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے، کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کردوں حضور نے فرمایا نہیں سعد نے عرض کی تو نصف مال کی وصیت کرتا ہوں فرمایا نہیں، یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثلث بہتر ہے اور ثلث بہت زیادہ ہے۔ (مولف) (بخاری ۲/۹۹۷، باب میراث البنات)

ملاعنہ عورت اپنی اولاد کی وارث ہے

۱۰۰۔ فی حدیث عمر و بن شعیب عن ابیہ عن جدہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورث الملاعنة الی جمیع المال عن ولدہا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ملاعنہ عورت کو اس کے لڑکے کے تمام مال کی وارث قرار دیدیا۔ (مولف)

۱۰۱۔ فی حدیث وثیل بن الاسقع انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال تحرر

المرأة میراث لقیطها و عتیقها و الابن الذی لو عنت به۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت اپنے لقیط (اٹھائے ہوئے نو مولود بچہ کہ جس کے ماں باپ کا علم نہیں) کی اور اپنے آزاد کردہ غلام کی اور اپنے ولد حرام کی کل میراث لے لے گی۔ یعنی ان صورتوں میں وہ ہی تنہا وارث ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۲۳۸“

اصحاب فرائض سے متعلق سات احادیث مبارکہ

۱۰۲۔ امام سفین توری کتاب الفرائض و عبد الرزاق مصنف اور سعید بن منصور سنن میں عامر شعبی سے راوی قال کان علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ یرد علی ذی سهم سهمہ الا الزوج و المرأة۔

یعنی حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ زن و شو کے سوا بقیہ سب اصحاب فرائض پر بقیہ ترکہ رد فرماتے تھے۔ (مولف) (کنز العمال ۳۱/۱۱)

۱۰۳۔ سعید بن منصور و بیہقی انہیں سے راوی ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال فی ابن الملاعنة ترك اخاه و امه لامه الثلث و لاخته السدس و مابقی فهو رد علیہما بحساب ماورثا۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے اس ولد الزنا کے بارے میں جس نے ایک بھائی اور ماں کو چھوڑا فرمایا کہ ماں کے لئے ثلث اور بھائی کے لئے سدس ہے اور جو باقی بچا وہ بحساب مذکورہ دونوں پر رد ہوگا۔ (مولف) (کنز العمال ۷۸/۱۱)

۱۰۴۔ امام اجل طحطاوی سوید بن غقلہ سے راوی ان رجلا مات و ترك ابنته و امرأة و مولاة قال سوید انی جالس عند علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ اذ جاءته مثل هذه القصة فاعطی ابنته النصف و امراته الثمن ثم رد مابقی علی ابنته و لم يعط المولی شیئاً۔

ایک آدمی ایک بیٹی ایک بیوی اور اپنی معصومہ چھوڑ کر مرا، سوید نے کہا کہ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور بیٹھے تھے کہ ایک ایسا ہی مقدمہ آیا تو حضرت علی نے بیٹی کو نصف اور بیوی کو ثمن دیا پھر جو بچا بیٹی پر رد کر دیا اور معصومہ کو کچھ نہیں دیا۔ (مولف)

۱۰۵۔ بیہقی نے اسے مختصر روایت کیا کان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ يعطی الابنة النصف و المرأة الثمن و یرد مابقی علی الابنة۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹی کو نصف اور بیوی کو ثمن دیتے اور جو بچتا بیٹی پر رد فرما دیتے تھے۔ (مولف) (کنز العمال ۱۱/۴۱)

۱۰۶۔ سعید بن منصور نے امام شعبی سے روایت کی انہ قیل نہ ان ابا عبیدہ ورث اختا المال کله فقال الشعبي من هو خير من ابي عبیدہ قد فعل ذلك کان عبد اللہ بن مسعود يفعل ذلك۔

امام شعبی سے کہ گیا کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہن کو پورے مال کی وارث قرار دیا تو امام شعبی نے کہا کہ ابو عبیدہ سے بہتر بزرگ تھے انہوں نے بھی ایسا کیا ہے، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (مولف)

۱۰۷۔ سنن بیہقی میں ہے عن جریر عن المغيرة عن اصحابه في قول زيد بن ثابت و علي بن ابي طالب و عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنهم اذا ترك المتوفى اياه و لم يترك احدا غيره فله المال۔

زید بن ثابت اور علی بن ابی طالب اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قول میں ہے کہ جب متوفی باپ چھوڑے اور باپ کے سوا کوئی نہ ہو تو کل مال باپ ہی کا ہے۔ (مولف) (کنز العمال ۱۱/۴۰)

۱۰۸۔ عبد الرزاق نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی انہ قضی فی ام واخ من ام لاخته السدس و ما بقی لانه۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ماں اور اختیانی بھائی کے لئے فیصلہ کیا کہ بھائی کے لئے سدس اور ماں بقی ماں کے لئے ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۲۳۸" (کنز العمال ۱۱/۳۸)

# تعارف

المقصد النافع فی عصبۃ الصنف الرابع

(عصبہ کی چوتھی قسم کا بیان)

۵۔ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ کو آٹھ سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا جس کا حاصل یہ کہ عصبہ کی چوتھی قسم کا ماخذ کیا ہے؟

اور عصبیات نسبی کا غیر موجود ہونا ممکن ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ عصبہ کی قسم چہارم کا ماخذ کلام اللہ بھی ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی، پھر بطور شواہد چند آیات و احادیث پیش کی گئی ہیں۔

عصبہ کی چاروں قسمیں یہ ہیں۔

فروع میت    اصول میت    میت کے باپ کے فروع    میت کے دادا کے فروع

اس کے بعد فرمایا کہ

عصبیات نسبی کا غیر موجود ہونا ہرگز ناممکن نہیں بلکہ بارہا واقع ہوا اور خود زمانہ رسالت میں ہوا اور اب واقع ہے اور عادۃ واقع ہوتا رہے گا، پھر اس کی چند مثالیں تحریر کی ہیں کہ جن میں عصبہ کا موجود و متصور ہونا ممکن ہے۔

۱۔ مجوس و ہنود اور نصاریٰ و یسود و غیر ہم کفار میں سے اگر ایک شخص مسلمان ہوا اور اس کے باقی رشتہ دار اپنے کفر پر ہیں تو ان میں اس کا عصبہ نسبی کوئی نہیں۔

۲۔ ایک کافرہ حاملہ مسلمان ہوئی اور ایام اسلام میں بچہ پیدا ہوا یا اس کے چھوٹے بچے جو زمانہ کفر ہی میں پیدا ہوئے تھے تو ان بچوں کا کوئی قریب نسبی عصبہ نہیں کہ بچے ماں کے تابع ہو کر مسلمان قرار پائے۔

۳۔ ولد الزنا کا کوئی عصبہ نسبی نہیں۔

۴۔ زن و شوگر لعان کریں تو بچہ بے عصبہ نسبی رہ جائے گا۔

۵۔ ایک بچہ سڑک پر پڑا ہوا ملا اس کی پرورش کی گئی تو اس کا عصبہ نسبی کوئی نہیں۔

اور اخیر میں فرماتے ہیں کہ

اس کے علاوہ اور دیگر صورتیں بھی ممکن ہیں اور ان میں بعض صورتیں علم عدم کی ہیں جیسے ولد زنا و لعان، اور بعض صورتیں علم عدم کی جیسے لقیطہ اور مقصود اس سے بھی حاصل کہ توریث بے علم ناممکن ہے۔ اور اس محققانہ رسالے میں تنقیح مسائل کے لئے جو حدیثیں بطور استدلال پیش کی گئی ہیں وہ کل گیارہ ہیں۔

## احادیث

### المقصد النافع فی عصوبة الصنف الرابع

میراث و ولایت اور عصبیات و اولی الارحام سے متعلق چند احادیث کریمہ

۱۰۹۔ عبد بن حمید و ابن جریر اپنی تفسیر میں قتادہ سے راوی ان ابا بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال فی خطبة الا ان الایة التي ختم بها سورة الانفال انزلها فی اولی الارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب اللہ ماجرت به الرحم من العصبه هذا مختصر بے شک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ سن لو بے شک وہ آیہ کریمہ کہ جس پر ختم ہوئی سورۃ انفال اسے اللہ نے ذوی الارحام کے بارے میں نازل فرمایا ہے ان میں بعض اولیٰ ہیں بعض سے اللہ کی کتاب میں۔ (مولف)

۱۱۰۔ احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحقوا الفرائض باهلها فما بقى فهو لاولی رجل ذکر

اہل فرائض کو ان کے حصے دے دو پھر جو بچے وہ قریب تر مرد کے لئے ہے۔ (مولف)

(بخاری ۲/۷۹۷ باب میراث الولد من ابیه وامه)

۱۱۱۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من الاوانا اولیٰ به فی الدنيا والاخرة فافروا ان شتم النبی اولیٰ بالمومنین من انفسهم فایما مومن مات وترك ما لا فلورثته وعصبه من كانوا ومن ترك دینا اوضیاعا فلیاتنی فانا مولاه والحديث عند الشيخین و احمد والنسائی وابن ماجه وغيرهم عنه بنحوه

کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ میں دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ اس کا والی نہ ہوں تمہارے جی میں آئے تو یہ آیہ کریمہ پڑھو کہ نبی زیادہ والی ہے مسلمانوں کا انکی جانوں سے تو جو مسلمان مرے اور ترک چھوڑے تو وہ اس کے ورثہ اور عصبہ میں جو بھی ہوں اور جو اپنے اوپر کوئی دین یا بیکس بے زر

وارث چھوڑے وہ میری پناہ میں آئے کہ اس کا مولیٰ میں ہوں۔ (مولف) مسلم ۳۶/۲ کتاب الفرائض)  
 ۱۱۲۔ احمد و ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ بیہقی بسند صحیح بطریق عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ  
 امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 فرماتے ہیں ما احترز (احرز) الولد او الوالد فهو لعصبہ من کان۔

جو مال لڑکا یا باپ چھوڑے وہ عصبہ کے لئے ہے خواہ کوئی ہو۔ (مولف) (ابو داؤد ۲۰۴/۲ باب فی الولاء)

۱۱۳۔ عبد الرزاق اپنی مصنف میں ابراہیم نخعی سے راوی امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کل نسب توصل علیہ فی الاسلام فهو وارث موروث۔  
 اسلام میں نسب جہاں جا کر ملے موجب وراثت ہے۔ (مولف) (کنز العمال ۱۱/۲۳)

۱۱۴۔ سنن بیہقی میں ہے عن جریر عن المغيرة عن اصحابه قال کان علی رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ اصحابہ اذا لم یجدوا ذاسهم اعطوا القرابة وما قرب او بعد اذا کان  
 رحماً فله المال اذا لم یوجد غیرہ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اصحاب کو فرمایا کرتے تھے کہ جب ذی سہم نہ ملے تو  
 رشتہ دار پاس کا ہو یا دور کا سب مال اسی کا ہے جب کہ کوئی اور نہ ہو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱۰،  
 ص ۳۸۱ المقصد لنافع"

۱۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یورث المسلم الکافر ولا الکافر  
 المسلم۔ رواہ الشیخان عن اسامة بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

مسلمان کافر کا وارث نہیں اور نہ کافر مسلمان کا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۳۸۲  
 المقصد لنافع" (بخاری ۲۰۰۱ باب لا یورث المسلم الکافر الخ)

۱۱۶۔ عبد الرزاق اپنی مصنف میں اور ابن جریر و بیہقی ضحاک بن قیس سے راوی انہ کان  
 طاعون بالشام فكانت القبيلة تموت باسرها حتی تورثها القبيلة الاخری۔ الحدیث  
 یعنی زمانہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ملک شام میں طاعون واقع ہوتا  
 کہ سارا قبیلہ مر جاتا یہاں تک کہ دوسرا قبیلہ اس کا وارث ہوتا "فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۳۸۵ المقصد  
 لنافع" (کنز العمال ۱۱/۱۷)

۱۱۷۔ سنن ابی داؤد و جامع ترمذی میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے ان



مولی النبی (للنبی) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مات وترك شیئاً ولم یدع ولدا ولا حمیماً فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعطوا میراثہ من اهل قریتہ

(ابو داؤد ۲۴۰۲، ترمذی ۳۰۲، بیہقی میراث دوی لا رحمہ)

۱۱۸۔ مسند الفردوس میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ان ورد ان مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقع من عذق نخلة فمات فاتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمیراثہ فقال انظروا له ذا قرابة قالوا ماله ذو قرابة قال فانظروا هم شہر یا له فاعطوہ بمیراثہ یعنی بلدیالہ۔

ان دونوں کا حاصل یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک غلام آزاد شدہ نے انتقال فرمایا ان کے نہ اولاد تھی نہ کوئی قرابت دار، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا ترکہ ان کے ایک ہم وطن کو عطا فرمادیا۔ علماء فرماتے ہیں یہ عطا فرمانا بطور تصدق تھا نہ بطور توریث اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذریعہ ولائے عتاقہ وارث نہ ہوئے کہ انبیاء کرام نہ کسی کے وارث ہوں نہ کوئی ان کا وارث ہو، علیکم الصلوٰۃ والسلام۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۳۸۳ المقصد التاسع“

علم فرائض کو حدیث میں نصف علم کہا گیا ہے کہ اور یہی علم سب سے پہلے امت سے اٹھایا

ائے گا

۱۱۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تعلموا الفرائض وعلومہ (ہا)

الناس فانه نصف العلم وهو ينسبى وهو اول علم (شی) ينزع من امتی  
فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کہ وہ نصف علم ہے اور وہ بھولا جاتا ہے اور پہلا علم ہے جو میری امت سے نکل جائے گا۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ”فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۳۸۷ المقصد التاسع“ (ابن ماجہ ۹۹۱ باب الحث علی تعلیم الفرائض)

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد دہم

وارث کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے وارث کے لئے وصیت نافذ نہیں ہوگی

۱۲۰۔ حدیث میں ہے ان الله اعطى كل ذی حقہ الا الوصیۃ لوارث الا ان

یشاء الورثة

بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق عطا فرمایا سن لو ورثہ کی مرضی کی بغیر کسی

وارث کے لئے وصیت نہیں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۳۳۸“ (ابوداؤد ۲/۳۹۶)

باب ماجاء فی الوصیۃ للوارث

کسی بھی کام میں غور و فکر کرنے اور عجلت نہ کرنے کی حدیث میں تاکید آئی ہے

۱۲۱۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من استعجل اخطاء

جو جلدی کرتا ہے خطا میں پڑتا ہے (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۴۷۵“

میراث و عصبہ کے متعلق تین حدیثیں

۱۲۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں العمریٰ میراث اہلہا رواہ

مسلم عن جابر

عمری اس کے مالک کی میراث ہے۔ عمری وہ مکان یا زمین جس کو زندگی بھر کے لئے دے

دیا جائے۔ (مولف) (مسلم ۲/۳۸۸ باب العمریٰ)

۱۲۳۔ دوسری روایت میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم العمریٰ لمن وہبت له

عمری اس کے لئے ہے جس کو ہبہ کیا جائے (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۳۸۱“ (مسلم

۲/۳۸۸ باب العمریٰ)

۱۲۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اجعلوا الاخوات من البنات عصبۃ

یعنی بہنوں کو بیٹیوں کے ہمراہ عصبہ بنالو۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۳۹۱“

# تعارف

## فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم

مسائل کلامیہ و فقہیہ کے جزئیات و فوائد کا عظیم ذخیرہ ”فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم“ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مختلف الانواع معلومات و تحقیقات کی ہر روزگار مثال و نظیر ہے۔ اس جلد میں کسی متعینہ ابواب و فصول پر مستقل طور سے بحث تو نہیں کی گئی ہے البتہ مسائل عقائد و کلام اور دیگر مختلف و متفرقات وغیرہ مستقل عناوین و مباحث پر جس انداز حکیمانہ سے معلومات افزا بحث کی گئی ہے وہ امام احمد رضا کے دانش و ہنیش اور ان کی فکر و آگہی کا ثبوت مسلسل اور نقش دوام ہے۔

ان میں سے کچھ مسائل و مباحث یہ ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب، علم غیب، سرکار کے آباء کرام کا اسلام، مسئلہ حاضر و ناظر، امتناع نظیر، فضائل عیسیٰ علیہ السلام، فضائل صدیق و فاروق، فضائل سادات و اہل بیت اطہر، نسب، فضائل صحابہ، بارہ خلفاء کا بیان، حیات انبیاء، فضائل غوث اعظم، فضیلت امام اعظم ابو حنیفہ، تعظیم صحابہ، مشاہیرات صحابہ میں کلام نہ کرنا، عقائد، ایمان، کفر، اللہ تعالیٰ کا کسی مکان میں نہ ہونے کی بحث، فضیلت حسنین کریمین، فضیلت مومن، نماز، قرأت، حج، طواف، احوال ارواح، احوال قیامت، احوال جنت و دوزخ، احوال قبر، حشر و نشر، مسئلہ شفاعت، خروج دجال، تصرفات اولیاء، استمداد بالغیر، ایصال ثواب، زیارت قبور، میلاد و قیام، انگوٹھے چومنا، فضائل درود، احوال شیاطین و جن، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، تقلید ائمہ، اختلاف ائمہ کی بحث، حلت و حرمت، رد بد مذہبیاں، تاریخ وہابیہ، خیانت و بد عہدی، تاریخ و سیر، گیارہویں شریف کا جواز، اعراس اولیاء کا ثبوت، سماع موتی، مسئلہ تعزیر، تقدیر و تدبیر، منطق جدید، عقول عشرہ، وغیرہ۔

اس کے علاوہ سینکڑوں مسائل ایسے ہیں جنہیں کسی عنوان سے منسوب و مقید کرنا ذرا دشوار

و مشکل ہے۔

مذکورہ مضامین و مباحث پر مشتمل پیش نظر جلد میں ۱۸۵ مسائل علمیہ کی تحقیقات بالغہ ہیں۔ اور اس جلد میں تحقیقی و علمی اور نہایت وسیع و گرانقدر ۹ مستقل رسائل شامل ہیں۔ ان میں سے آٹھ رسائل سے احادیث کا استخراج عمل میں آیا ہے ان کا تعارف و تذکرہ ان کے اصلی مقام پر قلم بند کیا جائے گا۔

اور جس رسالہ سے کوئی حدیث نہیں لی گئی ہے وہ یہ ہے۔

السهم الشهابی علی خداع الوہابی۔ (وہابی کے فریب کا پردہ فاش)

اس رسالہ میں ایک غیر مقلد مصنف کی کتاب کے کچھ اقتباسات کے متعلق سوال کیا گیا ہے کہ اس نے یہ لکھا ہے کہ

حنفی اور غیر مقلد کا اختلاف صرف فروعات میں ہے ورنہ اصول دین میں دونوں متفق و متحد

ہیں و غیر ذلك من الهفوات،

امام احمد رضا بریلوی نے اس منصفانہ رسالہ میں دلائل و براہین سے یہ ثابت کیا ہے کہ احناف کا غیر مقلدین سے اختلاف فروعی نہیں بلکہ بکثرت اصول دین و عقائد میں دونوں کا اختلاف شدید ہے، وہ مصنف غیر مقلد ہے حنفیہ کا بد خواہ اور مکار ہے، لا دین ہے گمراہ و گمراہ گر ہے۔

پھر امام احمد رضا نے اسی کی بعض کتاب سے ۵۰ مسائل میں غلطیوں کی نشاندہی کی ہے اور تاکید فرمائی ہے کہ ایسی کتاب کا بچہ یا جوان کسی کو پڑھنا پڑھانا پڑھنے کی ترغیب دینا ناجائز و حرام اور گناہ پر معاونت ہے۔

لور یہ رسالہ ۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

اور مسائل مختلفہ و مشتمل پر مملو و مشتمل یہ جلد جمہازی سائز کے ۳۴۳ صفحات پر مبسوط ہے اور اس میں مع جملہ رسائل و مسائل کے ۱۸۱ حدیثیں حوالہ قرطاس و قلم ہیں۔

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد یازدہم

عبادت و تقویٰ کے لئے علم ضروری ہے

۱۔ حدیث شریف میں ہے المتعبد بغیر فقہ کالحمار فی الطاحون۔

بے علم کے عابد بننے والا ایسا ہے جیسے چکی میں گدھا کہ است کرے اور اسے کچھ حاصل نہیں۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن وائلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۲“ (کنز العمال ۸۰/۱۰)

اولاد فاطمہ پر تنقید سے چشم پوشی کرنی چاہئے کہ اہل بیت کا کوئی فعل ناپسندیدہ تو ہو سکتا ہے مگر ذات ناپسندیدہ نہیں حدیث میں ہے۔

۲۔ اخرج ابوسعید فی شرف النبوة انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال یا فاطمة ان اللہ یغضب و یرضی لرضاک فمن اذی احد امن ولدها فقد تعرض لهذا الخطر العظیم لانه اغضبها ومن احبهم فقد تعرض لرضاها۔

امام ابوسعید نے کتاب شرف النبوة میں یہ روایت نقل کی، اے فاطمہ تیری ناراضی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور تیری رضا سے خدا راضی ہوتا ہے تو جو ان کی اولاد میں سے کسی کو اذیت دے تو اس نے بڑی خطرناک بات مول لی کیونکہ ان کی اذیت حضرت فاطمہ کو ضرور دکھ پہنچائے گی، اور جس نے ان سے محبت کی تو جناب زہرا کی رضا مندی کا حقدار ہوا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۷“ (کنز العمال ۹۶/۱۳)

بلاشبہ ہر ولی کعبہ معظمہ سے افضل ہے

۳۔ سنن ابن ماجہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ کعبہ معظمہ کا طواف کرتے اور فرماتے ما اظیک و اظیب ربک ما اعظمک و ما اعظم حرمتک و الذی نفس محمد بیدہ لحرمة المؤمن اعظم عند اللہ حرمة منک۔

اے کعبہ تو کتنا پاکیزہ ہے اور تیری خوشبو کتنی پاکیزہ ہے، تو کیسا عظیم ہے اور تیری حرمت کتنی بڑی ہے قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسلمان کی حرمت تیری حرمت سے بہت زیادہ ہے۔ (مولف) ”فتویٰ رضویہ،

ج ۱۱، ص ۳۰“ (ابن ماجہ ۲/۲۹۰، باب حرمة دم المؤمن و ماله)

مذہب حنبلی اسلام کا راجع ہے

۴۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جعلتک ربع الاسلام۔

ہم نے تمہیں اسلام کا چہارم کیا۔ ”فتویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۳۳“

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر صحابہ کرام سے ہیں ان کے فضائل و مناقب پر چند حدیثیں۔

۵۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اسلم الناس و آمن عمر و بن العاص۔  
بہت لوگ وہ ہیں کہ اسلام لائے مگر عمرو بن عاص ان میں ہیں جو ایمان لائے۔ رواہ الترمذی عن عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ترمذی ۲/۲۲۲، مناقب عمرو بن العاص)  
۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عمرو و بن العاص من صالح قریش۔

عمرو بن عاص صالحین قریش سے ہیں۔ رواہ الامام احمد فی مسنده عن سیدنا طلحة بن عبید اللہ احد العشرة المبشرة رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (مسند احمد ۱/۲۶۰)  
۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نعم اهل البيت عبد اللہ و ابو عبد اللہ و ام عبد اللہ۔

بہت اچھے گھر والے ہیں عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور عبد اللہ کا باپ اور اس کی ماں۔ رواہ البغوی و ابویعلی عن طلحة رضی اللہ تعالیٰ عنہ و اخرجه ابن سعد فی الطبقات بسند عن ابن ابی ملیکة و زاد یعنی عبد اللہ بن عمرو بن العاص۔ (کنز العمال ۱۲/۳۰۰)

۸۔ ایک بار اہل مدینہ طیبہ کو کچھ ایسا خوف سا پیدا ہوا کہ متفرق ہو گئے سالم مولیٰ ابی حذیفہ اور عمرو بن العاص دونوں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہما تلوار لے کر مسجد شریف میں حاضر رہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور اس میں ارشاد کیا الا یكون فزعکم الی

اللہ ورسولہ الا فعلتم کما فعل ہذان الرجلان المومنان۔

کیوں نہ ہوا کہ تم خوف میں اللہ ورسول کی طرف التجالاتے تم نے ایسا کیوں نہ کیا جیسا ان

دونوں ایمان والے مردوں نے کیا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۳۰“

اپنے آپ کو ذلت پر پیش کرنا منع ہے

۹۔ حدیث میں ہے من اعطی الدنیا من نفسه طائعا غیر مکرہ فلیس منا۔

جو بغیر اکراہ کے بخوشی کسی کو اپنی طرف سے رزق چیز دے بطور عطیہ وہ ہمارے گروہ سے

نہیں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۳۰“

انسانی دانائی و سمجھ کے مدارج و مراتب مختلف ہیں

۱۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رب سامع اوعی من مبلغ۔

بہت سے سننے والے (حدیث کے) پہنچانے والے سے زیادہ محفوظ رکھنے والے ہوتے

ہیں۔ (مولف)

۱۱۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب حامل فقہ الی من هو افقہ منہ۔

بہت سے حاملان فقہ یعنی دینی معلومات رکھنے والے ایسے ہوتے ہیں کہ اپنی معلومات اپنے

سے زیادہ دینی سمجھ بوجھ رکھنے والے کو پہنچاتے ہیں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۳۳“۔ (ابن

ماجد اول، ص ۲۱، باب من بلغ علما)

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سب عیال حقیقی دنیاوی جسمانی زندہ ہیں

۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الانبیاء احياء يصلون فی قبورہم۔

انبیاء سب زندہ ہیں اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص

۳۵“۔ (شرح الصدور، ص ۱۶۹)

امور مباحہ وشرعیہ کے لئے سفر کرنا جائز و درست ہے اس حدیث میں اگرچہ صرف تین

مقامات کا بیان ہے مگر دوسرے مقام پر سفر کرنے کے جانے کی ممانعت نہیں ہے

۱۳۔ حدیث لاتشدوا الرحال الا الی ثلثة مساجد۔

یعنی کسی مسجد کی زیارت کے لئے کجاوے نہ کیو یعنی سفر اختیار نہ کرو۔ جز تین مساجد، مسجد

حرام و مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۵۳“ (نسائی ۱۱۳،

لاتشد الرحال الیہ من المساجد)



بارہ خلفاء بادشاہ اور والیان ملک ہوں گے ان کا زمانہ اچھا ہو گا ان کے والی ملک ہونے پر  
اجماع امت ہو گا وہ سب دین حق پر عمل کریں گے

۱۲۔ صحیح مسلم میں ہے لایزال امر الناس ما ضیا ما ولہم اثنی عشر رجلا کلہم من  
قریش۔

لوگوں کی امارت کا معاملہ برابر جاری رہے گا ان کے والی بارہ مرد ہوں گے جو سب کے  
سب قریش قبیلہ کے ہوں گے۔ (مولف) (مسلم ۲/۱۱۹، کتاب الامارۃ)

۱۵۔ مسند امام احمد و بزار و صحیح متدرک میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ  
حسن ہے انہ سئل کم یملک هذه الامۃ من خلیفۃ فقال سألنا عنہا رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم اثنا عشر کعدة نقباء بنی اسرائیل۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال ہوا کہ اس امت کے خلفاء کتنے ہوں گے  
فرمایا کہ ہم نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تھا (ارشاد فرمایا تھا  
کہ) بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے مثل بارہ ہوں گے۔ (مولف) (مسند احمد ۱/۶۵)

۱۶۔ صحیح مسلم میں ہے لایزال الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفۃ کلہم من قریش۔  
دین اسلام بارہ خلیفہ ہونے تک برابر معزز رہے گا وہ خلفاء سب قبیلہ قریش سے ہوں  
گے۔ (مولف) (مسلم ۲/۱۱۹، کتاب الامارۃ)

۱۷۔ بزار و طبرانی ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی لایزال امر امتی صالحا۔  
میری امت کی امارت ہمیشہ صلاح والی رہے گی۔ (مولف)

۱۸۔ سنن ابی داؤد میں ہے لایزال هذا الدین قائما حتی یکون علیکم اثنا عشر  
خلیفۃ کلہم تجتمع علیہ الامۃ۔

یہ دین برابر قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلفاء ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک پر  
پوری امت کا اتفاق رہے گا۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/۵۸۸، اول کتاب المہدی)

بارہ خلفاء میں سے دو اہل بیت سے ہوں گے  
۱۹۔ استاذ امام بخاری و مسلم مسدو کی مسند کبیر میں ابوالجلد سے ہے انہ لا تہلک هذه الامۃ  
حتی یکون منها اثنا عشر خلیفۃ کلہم یعمل بالہدی و دین الحق منہم رجلا من  
اہل بیت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہ امت ہلاک نہیں ہوگی یہاں تک کہ ان میں بارہ خلفاء ہوں گے سب کے سب ہدایت اور دین حق پر عمل کریں گے ان میں سے دو آدمی اہل بیت کرام سے ہوں گے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۵۸"

درود پاک پڑھنے کے فوائد

۲۰۔ حدیث میں ہے کہ من صلی علی واحد صلی اللہ علیہ عشاء۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجے گا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۶۷" (الترغیب والترہیب ۲/۴۹۴ الترغیب فی اکثار الصلوۃ الخ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیشک دافع البلاء اور حاجت روا ہیں اس کے ثبوت میں تین حدیث

۲۱۔ بیہقی و الاکل النہوۃ اور ابوسعید شرف المصطفیٰ میں راوی خفاف بن نضلہ نے حاضر بارگاہ ہو کر عرض کی حتی وردت الی المدینۃ جاہدا کسی اراک فتفرح الکربات۔ میں کوشش کرتا ہوا مدینہ میں حاضر ہوا کہ زیارت اقدس سے مشرف ہوں تو حضور میری سب مشکلیں کھول دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی عرض پسند کی اور تعریف فرمائی۔

۲۲۔ مخ الممدوح امام ابن سید الناس میں ہے حرب بن ریطہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی

لقد بعث الله النبي محمدا

بحق و برهان الهد يكشف الكربا

خدا کی قسم اللہ عزوجل نے اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق اور قطعی دلیل ہدایت کے ساتھ ایسا بھیجا کہ حضور دافع بلا فرماتے ہیں۔

۲۳۔ عمر بن شیبہ بطریق عامر شعبی راوی اسود بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی۔

انت الرسول الذي يرجى فواضله عند القحوظ اذا ما اخطأ المطر

یا رسول اللہ حضور وہ رسول ہیں جن کے فضل کی امید کی جاتی ہے قحط کے وقت جب مینہ خطا کرے

حضور دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو دافع البلاء فرمایا۔

۲۴۔ ابن شاذان عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازے پر فرمایا ۔

یا حمزة یا کاشف الکربات یا ذاب عن وجه رسول اللہ

اے حمزہ اے دفع بلا اے حمزہ اے چہرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دشمنوں کے دفع کرنے والے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۸۱“

تعظیم و تکریم کے لئے قیام کے جواز پر تین حدیثیں

۲۵۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکریم حضرت بتول زہرا کے لئے قیام فرماتے اور حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تعظیم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے قیام کرتیں۔

۲۶۔ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کرام کو ان کے لئے قیام کا حکم فرمایا۔ (بخاری ۵۹۱۲، باب مرجع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الاحزاب الخ)

۲۷۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجاہدین اور سے اٹھتے قمنا قیاما حتی نراہ دخل بعض بیوت ازواجه

ہم سب کھڑے ہو جاتے اور کھڑے رہتے جب تک کہ حضور حجرات شریفہ میں سے کسی میں تشریف نہ لے جاتے۔ (بعض حدیث میں قیام کی ممانعت وارد ہوئی ہے تو وہ ممانعت قیام اعام سے ہے کہ ان کا بادشاہ تخت پر بیٹھا ہوتا اور درباری تصویر بنے ہوئے سامنے کھڑے رہتے لہذا ایسے ہی قیام کی ممانعت ہے نہ کہ مطلق قیام کی نفی مراد۔ مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۹۲۔“

حسن و حسین جو انان جنت کے سردار ہیں

۲۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرداری حضرات سبطین کریمین کو حفظ تعظیم

کے لئے جو انان اہل جنت سے خاص فرمایا الحسن و الحسين سید شباب اہل الجنة۔

کہ خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو شامل نہ ہو اور متعدد صحیح حدیثوں میں اسی کے تتمہ میں فرمایا ابوہما خیر منہما۔

حسن و حسین جو انان اہل جنت کے سردار ہیں اور ان کا باپ ان سے افضل ہے۔ رواہ ابن ماجہ و الحاکم عن ابن عمر و الطبرانی فی الکبیر عن قرۃ بن ابیاس بسند حسن و عن مالک بن الحویرث و الحاکم و صححہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ”فتاویٰ

رضویہ، ج ۱۱، ص ۹۳“ (ترمذی ۲/۲۱۷، مناقب ابی محمد الحسن و الحسنین)

حضرت امیر معویہ کیلئے حضور علیہ السلام نے دعا فرمائی

۲۹۔ حضرت امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجلہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے ہیں۔

صحیح ترمذی شریف میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی

اللہم اجعلہ ہادیا مہدیا و اہدی بہ۔

الہی اسے راہ نما راہ یاب کر اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت دے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۹۵“ (ترمذی ۲/۲۲۴، مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

صحابہ پر طعن و تشنیع یا ان کے آپسی مشاجرات پر تنقید و انگشت نمائی جائز نہیں

۳۰۔ امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن عساکر کی حدیث ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تکنون لاصحابی زلۃ یغفرہا اللہ لہم لسانبتہم معی

ثم یأتی قوم بعدہم یکبہم اللہ علی مناخرہم فی النار۔

میرے اصحاب سے لغزش ہوگی جسے اللہ عزوجل معاف فرمائے گا اس سابقہ کے سبب جو

ان کو میری بارگاہ میں ہے پھر ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ انہیں اللہ تعالیٰ ان کے منہ کے بل

جہنم میں اوندھا کرے گا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۹۶“ (کنز العمال ۱۲/۱۵۵)

زیارت قبور سنت ہے

۳۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الا فزوروا فانہا ترہدکم فی

الدنیا و تذکرکم فی الآخرة۔

سن لو قبور کی زیارت کرو کہ وہ تمہیں دنیا میں بے رغبت کرے گی اور آخرت یاد دلائے گی۔

”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۹۷“ (ابن ماجہ اول، ص ۱۱۳، باب ماجاء فی زیارة القبور)

صحابہ پر طعن جائز نہیں

۳۲۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا ذکر اصحابی فامسکوا۔

جب میرے صحابہ کا ذکر آئے تو زبان روکو۔ (مشاجرات صحابہ میں مداخلت حرام ہے چہ

جائیکہ ان کے آپسی معاملات کے باعث ان پر طعن و تشنیع۔ مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۰۳“

(کنز العمال ۱/۱۵۹)

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت و سیادت پر ایک حدیث

۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام حسن کو گود میں لے کر فرمایا تھا ان ابنی

هذا سد لعل الله ان يصلح به بين فئتين عظيمتين من المسلمين۔

بیشک میرا یہ بیٹا سید ہے، میں امید کرتا ہوں کہ اللہ اس کے سبب سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے گا۔ (امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت سپرد فرمائی اور اس سے صلح و بندش جنگ مقصود تھی اور یہ صلح و تفویض خلافت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے بموجب اللہ و رسول کی پسند سے ہوئی۔ مؤلف) (بخاری ۵۳۰، مناقب الحسن و الحسين)

عوام مومنین بعض مذاکرہ سے عند اللہ محبوب ہیں

۳۴۔ حدیث میں ہے رب العزت جل و علا فرماتا ہے عبدی المومن احب الی من

بعض ملا تکتی۔

میرا مسلمان بندہ مجھے میرے بعض فرشتوں سے زیادہ پیارا ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص

۱۰۵“ (کنز العمال ۱۲۹)

ذکر الہی کے وقت بندہ رب کا جلیس وہم نشیں ہوتا ہے

۳۵۔ حدیث قدسی میں ہے رب عزوجل فرماتا ہے انا جلیس من ذکرنی۔

میں اپنے یاد کرنے والوں کا ہم نشیں ہوں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۱۸“۔ (کنز العمال

۳۸۷)

امت کے نیک اعمال سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں

۳۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من فرح بنا فرحنا بہ۔

جو ہماری خوشی کرتا ہے ہم اس سے خوش ہوتے ہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۲۸“

کو کھانا حرام ہے

۳۷۔ سنن ابن ماجہ شریف میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ فرمایا من یا کل

الغراب وقد سماہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاسقا واللہ ماہر من الطیبات۔

کو کون کھائے گا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو ان کا نام فاسق رکھا ہے خدا کی قسم

وہ پاک چیزوں سے نہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۱“ (ابن ماجہ ۲۳۱/۲، باب الغراب)

انسانی کمال یہ ہے کہ وہ صفت تقویٰ سے متصف ہو

۳۸۔ حدیث میں ہے لو ان اولکم و آخرکم و انکم و حنکم کانوا علی اتقی

قلب رجل واحد منكم۔

یعنی کاش تم میں کا سب سے اگلا شخص اور سب سے پچھلا اور سب انسان و جنات، بڑے سے بڑے متقی قلب والے شخص کی صفت پر ہو جاتے۔ (مولف) (کنز العمال ۲۰/۳۴۳)

جنت و دوزخ کے مکالمے پر ایک حدیث

۳۹۔ حدیث میں ہے تحاجت الجنة والنار فقالت النار اوثرت بالمتكبرين

وقالت الجنة فما لي لا يدخلني الا ضعفاء الناس . الحديث۔

جنت و دوزخ نے حجت کی تو دوزخ نے کہا کہ میں نے تکبر و جبر کرنے والے کو روند دیا، اور جنت نے کہا کہ اس لئے مجھ میں کمزور لوگ ہی داخل ہوں گے۔ یعنی عاجزی و انکساری کرنے والے مسلمان۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۰۰“ (مسلم ۲/۸۲، باب جہنم)

روز قیامت شان محبوبی کا اظہار ہو گا کہ تمام مخلوق خدا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرے گی

۳۰۔ حدیث صحیح مسلم ہے یرغب الی فیہ الخلق حتی خلیل اللہ ابراہیم۔

مخلوق الہی میری طرف رغبت کرتی ہے یہاں تک کہ اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۰۵“ (مسند احمد ۶/۱۵۱)

# تعارف

اسماع الاربعین فی شفاعۃ سید المحبوبین

(چالیس احادیث شفاعت)

۳۰۵ھ میں سوال پیش کیا گیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شفیع ہونا کس حدیث سے ثابت ہے؟

اس کے آغاز جواب میں امام احمد رضا بریلوی نہایت پر جلال انداز میں فرماتے ہیں کہ سبحان اللہ ایسے سوال سن کر کتنا تعجب آتا ہے کہ مسلمان و مدعیان سنت، اور ایسے واضح عقائد میں تشکیک کی آفت،

یہ بھی قرب قیامت کی ایک علامت ہے، احادیث شفاعت بھی ایسی چیز ہیں جو کسی طرح چھپ سکیں؟ بیسیوں صحابہ، صد ہا تابعین، ہزار ہا محدثین ان کے راوی، حدیث کی ہر گونہ کتابیں صحاح، سنن، مسانید، معاجم، جوامع اور مصنفات ان سے مالا مال ہیں، اور اہل سنت کا ہر تنفس یہاں تک کہ زناں و اطفال بلکہ دہقانی جمال بھی اس عقیدے سے آگاہ و خبردار ہے، اور خدا کا دیدار محمد کی شفاعت ایک ایک کی زبان پر جاری ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے نہ صرف احادیث شریفہ بلکہ آیات قرانیہ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شفیع ہونا، اور شفاعت فرمانا ثابت و اخذ فرمایا ہے۔

اور اس رسالہ مبارکہ میں اگرچہ چالیس حدیثوں کا حوالہ ہے مگر مکررات کو چھوڑ کر صرف ۱۹ حدیثیں شامل تحریر ہیں۔



## احادیث

اسماع الاربعین فی شفاعۃ سید المحبوبین

شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے شفیع المذنبین ہونے سے متعلق ۱۹ احادیث جلیلہ۔

۳۱۔ صحیح بخاری شریف میں ہے حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرش کی گنی مقام محمود کیا چیز ہے؟ فرمایا: هو الشفاعۃ۔  
وہ شفاعت ہے۔ (مسند احمد ۳/۲۵۳)

۳۲۔ دیلمی مسند الفردوس میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی جب آیت کریمہ ولسوف یعطیک ربک فترضی اتری حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذن لا ارضی و واحد من امتی فی النار۔  
یعنی جب اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی کر دینے کا وعدہ فرماتا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہا۔ اللہم صل وسلم وبارک علیہ۔

۳۳۔ طبرانی اوسط اور بزار مسند میں اس جناب مولیٰ المسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اشفع لامتی حتی ینادی بنی ربی ارضیت یا محمد فاقول ای رب رضیت۔

میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب پکارے گا اے محمد تو راضی ہوا؟  
میں عرض کروں گا اے رب میرے میں راضی ہوا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۴“ اسماع الاربعین۔

۳۴۔ شفاعت کبریٰ کی حدیثیں جن میں صاف صریح ارشاد ہوا کہ عرصات محشر میں وہ طویل دن ہو گا کہ کانٹے نہ کٹے، اور سروں پر آفتاب اور دوزخ نزدیک، اس دن سورج میں دس برس کامل کی گرمی جمع کریں گے اور سروں سے کچھ ہی فاصلہ پر لا کر رکھیں گے، پیاس کی وہ شدت کہ خدا نہ دکھائے، گرمی وہ قیامت کی کہ اللہ بچائے بانسوں پسینہ زمین میں جذب ہو کر اوپر چڑھے گا یہاں تک کہ گلے گلے سے بھی اونچا ہو گا، جہاز چھوڑیں تو بنے لگیں، لوگ اس میں غوطے کھائیں

مے گھبرا گھبرا کر دل حلق تک آجائیں گے لوگ ان عظیم آفتوں میں جان سے تنگ آکر شفیع کی تلاش میں جا بجا پھریں گے، آدم و نوح خلیل و کلیم و مسیح علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر جواب صاف سنیں گے سب انبیاء فرمائیں گے ہمارا یہ مرتبہ نہیں، ہم اس لائق نہیں، ہم سے یہ کام نہ نکلے گا۔ نفسی نفسی تم اور کسی کے پاس جاؤ یہاں تک کہ سب کے بعد حضور پر نور خاتم النبیین سید الاولین والآخرین شفیع المذنبین رحمۃ اللہ منین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا لہا انا لہا فرمائیں گے یعنی میں ہوں شفاعت کے لئے، پھر آپ رب کریم جل جلالہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سجدہ کریں گے ان کا رب تبارک و تعالیٰ ارشاد فرمائے گا یا محمد ارفع راسک و قل تسمع و سل تعطہ و اشفع تشفع۔ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا ہو گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہے یہی مقام محمود ہو گا۔ جہاں تمام اولین و آخرین میں حضور کی تعریف و حمد و ثنا کا غل پڑ جائے گا اور موافق و مخالف سب پر کھل جائے گا بارگاہ الہی میں جو وسالت ہمارے آقا کی ہے کسی کی نہیں اور ملک عظیم جل جلالہ کے یہاں جو عظمت ہمارے مولیٰ کے لئے ہے کسی کے لئے نہیں۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۵" اسماع الاربعین۔ (بخاری ۲/۱۱۸۸)۔ کلام لرب یوم

القیمة الخ) (الترغیب و الترہیب، ۴، ۳۳۵-۳۳۷، فصل فی الشفاعۃ و یرس)

گنہگار ان امت کی حضور شفاعت فرمائیں گے

۴۵۔ امام احمد بسند صحیح اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور ابن ماجہ حضرت ابو موسیٰ اشعری سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خیرت بین الشفاعۃ و بین ان یدخل شطر امتی الجنة فاخترت الشفاعۃ لانہا اعم و اکفی ترونها للمومنین المتقین لا ولكنها للمذنبین الخطائین۔ علیہ۔ والحمد لله رب العالمین۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو شفاعت لو یا کہ تمہاری آدمی امت جنت میں جائے میں نے شفاعت لی کہ وہ زیادہ تمام اور زیادہ کام آنے والی ہے۔ کیا تم بہ سمجھ لئے ہو کہ میری شفاعت پاکیزہ مسلمان کے لئے ہے نہیں بلکہ ان گناہگاروں کے لئے ہے جو گناہوں میں آلودہ سر اور سخت کار ہیں۔ (ابن ماجہ ۲/۳۲۹، باب ذکر الشفاعۃ) (الترغیب و الترہیب، ۴، ۳۳۷-۳۳۸)

۴۲/۳۳۷، فصل فی الشفاعۃ، غیر ہا)

۳۶۔ ابن عدی حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور شفیع اللہ نبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شفاعتی للہالکین من امتی۔

میری شفاعت میرے ان امتیوں کے لئے ہے جنہیں گناہوں نے ہلاک کر ڈالا۔ حق ہے اے شفیع میرے۔ میں قربان تیرے۔ صلی اللہ علیک۔ (کنز العمال ۱۸/۳۵)

۳۷۔ ابو داؤد و ترمذی و ابن حبان و حاکم و بیہقی باقادہ تصحیح حضرت انس بن مالک۔ اور ترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان و حاکم حضرت جابر بن عبد اللہ اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبد اللہ بن عباس۔ اور خطیب بغدادی حضرت عبد اللہ بن عمر فاروق و حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور شفیع اللہ نبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شفاعتی لاهل الکبائر من امتی۔

میری شفاعت میری امت میں ان کے لئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیک و سلم و الحمد لله رب العالمین۔ (ترمذی ۷۰/۲، باب ما جاء فی الشفاعۃ باب منہ)

۳۸۔ ابو بکر احمد بن علی بغدادی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع اللہ نبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شفاعتی لاهل الذنوب من امتی،

میری شفاعت میرے گنہگار امتیوں کے لئے ہے۔ ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی و ان زنی و ان سرق اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو۔ فرمایا و ان زنی و ان سرق علی رغم انف ابی الدرداء اگرچہ زانی ہو، اگرچہ چور ہو، برخلاف خواہش ابو درداء کے۔ (کنز العمال ۱۸/۴۳)

حضور علیہ السلام بے حساب لوگوں کی شفاعت فرمائیں گے

۳۹۔ طبرانی و بیہقی حضرت بریدہ اور طبرانی معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع اللہ نبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انی لا شفیع یوم القیمۃ لا کثر مما علی وجہ الارض من شجر و حجر و مدر۔

یعنی روئے زمین پر جتنے پیڑ پتھر ڈھیلے ہیں میں قیامت میں ان سب سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت فرماؤں گا۔ (کنز العمال ۱۸/۴۳)

خلوص دل سے کلمہ پڑھنے والے کو حضور کی شفاعت پہنچے گی

۵۰۔ بخاری مسلم حاکم بیہقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شفاعتی لمن شہد الا الہ الا اللہ مخلصا یرصدق لسانہ قلبہ۔

میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لئے ہے جو بچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہو۔ (مسند احمد ۳/۳۲۳)

۵۱۔ احمد طبرانی و بزار حضرت معاذ بن جبل و حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع اللہ نبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انہا اوسع لهم ہی لمن مات و لا یشرک باللہ شیئاً۔

شفاعت میں امت کے لئے زیادہ وسعت ہے کہ وہ ہر شخص کے واسطے ہے جس کا خاتمہ ایمان پر ہو

۵۲۔ طبرانی معجم اوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ حضور شفیع اللہ نبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتی جہنم فاضرب بابها فیفتح لی فادخلها فاحمد اللہ محامداً ما حمده احد قبلی مثله و لا یحمده احد بعدی مثله ثم اخرج منها من قال لا الہ الا اللہ مخلصاً

میں جہنم کا دروازہ کھلوا کر تشریف لے جاؤں گا وہاں خدا کی تعریفیں کروں گا ایسی کہ نہ مجھ سے پہلے کسی نے کیں، نہ میرے بعد کوئی کرے۔ پھر دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال لوں گا جس نے خالص دل سے ”لا الہ الا اللہ“ کہا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۷۱۳، اسماع الاربعین“۔  
روز قیامت انبیاء کرام علیہم السلام سونے کے منبر پر جلوہ فگن ہوں گے۔

۵۳۔ حاکم بافادۃ تصحیح اور طبرانی و بیہقی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور شفیع اللہ نبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یوضع للانبیاء منابر من ذهب فیجلسون علیہا و یقی منبری و لم یجلس لا زال اقیم خشبة ان ادخل الجنة و یقی امتی بعدی فاقول یا رب امتی امتی فیقول اللہ یا محمد و ماترید ان اصنع بامتك، فاقول یا رب عجل حسابهم فما ازال حتی اعطی و قد بعثت بهم الی النار و حتی ان مالکا خازن النار یقول یا محمد ماترکت لغضب ربک فی امتک من بقیة۔

انبیاء کے لئے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی رہے گا کہ میں اس پر جلوں نہ فرماؤں گا بلکہ اپنے رب کے حضور سر و قد کھڑا ہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت میرے بعد رہ جائے۔ پھر عرض کروں گا اے رب میرے میری امت میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد تیری کیا مرضی ہے میں تیری

امت کے ساتھ کیا کروں؟ عرض کروں گا اے رب میرے ان کا حساب بلند فرمادے پس میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے رہائی کی چٹھیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالک داروغہ دوزخ عرض کرے گا۔ اے محمد آپ نے اپنی امت میں رب کا غضب نام کونہ چھوڑا۔ انھم صل و باریک علیہ و الحمد لله رب العلمین۔ (کنز العمال ۵۸/۱۸) (الترغیب و الترہیب ۴/۲۲۶، فصل فی الشفاعۃ و غیرہا)

حضور کو وہ فضیلت عطا کی گئی ہے جو دوسرے نبی کو حاصل نہیں

۵۴۔ بخاری و مسلم و نسائی حضرت جابر بن عبد اللہ اور احمد بسد حسن اور بخاری تاریخ میں اور بزار، طبرانی و بیہقی، ابو نعیم حضرت عبد اللہ بن عباس اور احمد بسد حسن و بزار بسد جید و دارمی و ابن شیبہ و ابو یعلیٰ و ابو نعیم و بیہقی حضرت ابو ذر اور طبرانی معجم اوسط میں بسد حضرت ابو سعید خدری، اور کبیر میں حضرت سائب بن یزید اور احمد باسناد حسن اور ابن شیبہ و طبرانی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی و اللفظ لجابر قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اعطیت ما لم یعطھن احد قبلی الی قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اعطیت الشفاعۃ۔

ان چھ حدیثوں میں یہ بیان ہوا ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں شفیع مقرر کر دیا گیا اور شفاعت خاص مجھی کو عطا ہوگی میرے سوا کسی نبی کو یہ منصب نہ ملا۔ (بخاری ۶۲/۱، مات فی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعلت لی الارض النخ)

جناب باری تعالیٰ سے ہر نبی کو ایک مخصوص دعا عطا ہوتی ہے

۵۵۔ ابن عباس و ابو سعید و ابو موسیٰ سے انہیں حدیثوں میں وہ مضمون بھی ہے جو احمد و بخاری و مسلم نے انس اور شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لكل نبی دعوة قد دعا به فی امتہ و استحیب له (و هذا اللفظ لاس و لفظ ابی سعید) لیس من نبی الا وقد اعطی دعوة فتعجلھا (ولفظ ابن عباس) لم یبق نبی الا اعطی له (و رجعنا الی لفظ انس و الفاظ الباقین کمثلہ معنی) قال و انی اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی یوم القیمۃ (زاد ابو موسیٰ) جعلتھا لمن مات من امتی لا یشرک باللہ شیاً۔

یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی۔ اگرچہ ہزاروں دعائیں قبول ہوتی ہیں مگر ایک دعا انہیں

خاص جناب باری تبارک و تعالیٰ سے ملتی ہے کہ جو چاہو مانگ لو۔ بے شک دیا جائے گا تمام انبیاء آدم سے عیسیٰ تک علیہم الصلوٰۃ والسلام سب اپنی اپنی وہ دعا دنیا میں کر چکے ہیں۔ اور میں نے آخرت کے لئے اٹھار کھی۔ وہ میری شفاعت ہے میری امت کے لئے۔ قیامت کے دن میں نے اسے اپنی ساری امت کے لئے رکھا ہے جو ایمان پر دنیا سے اٹھی۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۸، اسد الخ لاریعین“۔ (مسلم ۱۱۳۱، باب اثبات الشفاعة الخ) (بخاری ۲/۱۱۳، باب فی المثبة و الارادة الخ)

حضور علیہ السلام نے روز قیامت شفاعت امت کیلئے ایک دعا محفوظ رکھی

۵۶۔ صحیح مسلم میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے تین سوال عطا فرمائے میں نے دوبار تو دنیا میں عرض کر لی اللھم اغفر لامتی اللھم اغفر لامتی۔

الہی میری امت کی مغفرت فرما الہی میری امت کی مغفرت فرما و آخرت الثالثة لیوم یرغب الی فیہ الخلق حتی ابراہیم

اور تیسری عرض اس دنیا کے لئے اٹھار کھی جس میں تمام مخلوق الہی میری طرف نیاز مند ہوگی یہاں تک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ و صل و سلم و باریک علیہ۔ (مسند احمد ۱۵۱/۶)

۵۷۔ بیہقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسری اپنے رب سے عرض کی تو نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو یہ یہ فضائل بخشے رب عز مجدہ نے فرمایا اعطینک خیرا من ذالک (الی قولہ) خبأت شفاعتک و لم اخبأها لنبی غیرک۔

میں نے تجھے عطا فرمایا وہ ان سب سے میں نے تیرے لئے شفاعت چھپا رکھی ہے اور تیرے سوا کوئی۔ (مسند احمد ۱۶۰/۳)

روز قیامت حضور علیہ السلام نبیوں کے پیشوا اور صاحب شفاعت ہوں گے

۵۸۔ ابی شیبہ و ترمذی بافادہ تحسین و تصحیح اور ابن ماجہ و حاکم بحکم تصحیح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں و اذا کان یوم القیمة کنت امام النبیین و خطیبہم و صاحب شفاعتہم غیر فخر۔

قیامت کے دن میں انبیاء کا پیشوا اور ان کا خطیب اور ان کا شفاعت والا ہوں گا اور یہ کچھ فخر

کی راہ سے نہیں فرمایا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۹، اسماع ذریعین۔“ (ترمذی ۲/۲۰۲، باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باب)

جو حضور کی شفاعت پر ایمان نہ رکھے وہ مستحق شفاعت نہ ہوگا

۵۹۔ ابن مع حضرت زید بن ارقم وغیرہ چودہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی

حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شفاعتی یوم القیمة فمن لم یؤمن بها لم یکن من اهلها۔

میری شفاعت روز قیامت حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے گا اس کے قابل نہ ہوگا۔ ”فتاویٰ

رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۴۰، اسماع الاربعین (کنز العمال ۱۸/۴۳)

# تعارف

غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی و الصدیق  
(صدیق و علی کی امامت کے بارے میں انتہائی تحقیق)

دو سوالوں پر مشتمل ایک استفتاء آیا جس کا پہلا سوال یہ ہے کہ  
رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت رحلت یا کسی اور وقت میں اپنے بعد اپنا  
جانشین کس کو مقرر کیا؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے اس رسالے میں سب سے پہلے  
جانشینی و نیابت کی دو قسمیں کی ہیں۔

اول، جزئی مقید، کہ امام کسی خاص کام یا خاص مقام پر عارضی طور پر کسی خاص وقت کے  
لئے دوسرے کو اپنا نائب کرے جیسے بادشاہ کا لڑائی میں کسی کو سردار بنا کر بھیجتا یا کسی ضلع کی حکومت  
دینا وغیرہ، ایسی نیابت حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارہا واقع ہوئی ہے جیسے بعض  
غزوات میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور بعض میں حضرت اسامہ بن زید رضی  
اللہ تعالیٰ عنہما کو سپہ سالار بنا کر بھیجا۔

دوم، کلی مطلق، کہ حیات مختلف سے جمع نہیں ہو سکتی یعنی امام کا اپنے بعد کسی کے لئے  
امامت کبریٰ کی وصیت فرمانا۔

نام کی صراحت کے ساتھ اس قسم کا صریح اعلان حضور اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
کسی کے واسطے نہ فرمایا اور نہ صحابہ کرام ضرور پیش کرتے اور قریش و انصار میں دربارہ خلافت  
مباحثے و مشاورے نہ ہوتے۔

الحاصل مذکورہ دونوں قسموں کی تعریف و تمثیل اور توضیح و تصریح سے ظاہر ہوا  
کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نیابت و جانشینی کے لئے کسی کو نامزد و متعین  
نہیں فرمایا۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے متعدد احادیث مبارکہ سے اس کی تائید و تصویب کی ہے



اور دوسرا سوال یہ ہے کہ

کیا خلفائے ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل ہیں؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں تحریر کیا ہے کہ

اہل سنت و جماعت کا اجماع ہے کہ مرسلین ملائکہ اور رسل و انبیاء بشر صلوات اللہ تعالیٰ و تسلیماۃ علیہم کے بعد خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تمام مخلوق الہی سے بہتر و افضل ہیں، تمام امم عالم اولین و آخرین میں کوئی شخص ان کی بزرگی و عظمت اور عزت و جہالت کو نہیں پہنچتا۔

پھر ان میں باہم ترتیب اس طرح ہے کہ سب سے افضل صدیق اکبر پھر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اس کے بعد آیات قرآنیہ و احادیث کثیرہ پیش کر کے اہل سنت و جماعت کے اس مذہب کی تائید و توثیق کی گئی ہے۔ اور ۱۳ صفحے کے اس جلیل القدر متصفانہ رسالے میں ۲۴ حدیثیں زینت دلیل و شامل جواب ہیں۔

# احادیث

## غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی و الصدیق

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حین حیات اقدس کسی کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں فرمایا اس مضمون پر ۱۵ روایتیں

۶۰۔ امیر المؤمنین امام الاثنین اسد اللہ الغائب علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے باسانید صحیحہ تو یہ ثابت کہ جب ان سے عرض کی گئی استخلف علیا ہم پر کسی کو خلیفہ کر دیجئے فرمایا لا ولكن كما ترككم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

میں کسی کو خلیفہ نہ کروں گا بلکہ یوں ہی چھوڑ دوں گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھوڑ گئے تھے۔ احرارہ الامام احمد بسند حسن و البزار بسند قوی و الدار قطنی وغیرہم۔ (کنز العمال ۱۵/۱۶۹) (مسند احمد ۱/۲۵۲)

۶۱۔ بزار کی روایت میں بسند صحیح ہے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا ما استخلف رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فاستخلف عليكم۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہ کیا کہ میں کروں

۶۲۔ دار قطنی کی روایت میں ہے ارشاد فرمایا دخلنا على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقلنا يا رسول الله استخلف علينا قال لا ان يعلم الله فيكم خير ابول عليكم خيركم قال على رضي الله تعالى عنه نعلم الله فينا خيرا فولى علينا ابابكر۔

ہم نے خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ہم پر کسی کو خلیفہ فرما دیجئے۔ ارشاد ہوا نہ۔ اگر اللہ تعالیٰ تم میں بھلائی چائے گا تو جو تم میں سب میں بہتر ہے اسے تم پر والی فرمادے گا۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا رب العزت بھل و علانے ہم میں بھلائی جانی پس ابو بکر کو ہمارا والی فرمایا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (کنز العمال ۱۵/۱۶۹)

۶۳۔ امام اسحاق بن راہویہ و دار قطنی و ابن عساکر وغیرہم بطرق عدیدہ و اسانید کثیرہ

راوی۔ دو شخصوں نے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ان کے زمانہ خلافت میں دربارہ خلافت استفسار کیا۔ اعهد عہدہ الیک النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام رأی رائتہ۔

کیا یہ کوئی عہد و قرارداد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ہے یا آپ کی رائے ہے فرمایا بل رأی رائتہ۔ بلکہ ہماری رائے ہے۔ اما ان یکون عندی عہد من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عہدہ الی فی ذلک فلا واللہ لئن کنت۔ رہا یہ کہ اس باب میں میرے لئے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی عہد و قرارداد فرمادیا ہو سو خدا کی قسم ایسا نہیں، اگر سب سے پہلے میں نے حضور کی تصدیق کی تو میں سب سے پہلے حضور پر افترا کرنے والا نہ ہوں گا۔ و لون کان عندی منہ عہد فی ذلک ماترکت احابنی تمیم بن مرہ و عمر بن الخطاب یثوبان علی منبرہ و لقا تلثہما بیدی و لو لم اجد الا بردتی ہذہ۔

اور اگر اس بات میں حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس کوئی عہد ہوتا تو میں ابو بکر و عمر کو منبر اطہر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جست نہ کرنے دیتا۔ اور بیشک اپنے ہاتھ سے ان سے قتال کرتا اگرچہ اپنی اس چادر کے سوا کوئی ساتھی نہ پاتا۔ و لکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یقتل قتلا و لم یمت فجاءة مکث فی مرضہ ایاما و لیالی یاتہ المودن یوذنہ بالصلاة فیامر ابابکر فیصلی بالناس و هو یری مکانی ثم یاتہ المودن فیؤذن بالصلاة فیامر ابابکر فیصلی بالناس و هو یری مکانی۔ و لقد اردت امرأة من نسائه تصرفہ عن ابی بکر فابی و غضب و قال انتن صواحب یوسف مروا ابابکر فلیصل بالناس۔

بات یہ ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ کچھ قتل نہ ہوئے نہ یکا یک انتقال فرمایا بلکہ کئی دن رات حضور کو مرض میں گزرے مودن آتا نماز کی اطلاع دیتا حضور ابو بکر کو امامت کا حکم فرماتے حالانکہ میں حضور کے پیش نظر موجود، پھر مودن آتا اطلاع دیتا حضور ابو بکر کو ہی امامت دیتے حالانکہ میں کہیں غائب نہ تھا۔ اور خدا کی قسم ازواج مطہرات سے ایک بی بی نے اس معاملہ کو ابو بکر سے پھیرنا چاہا تھا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ مانا اور غضب کیا اور فرمایا تم وہی یوسف والیاں ہو، ابو بکر کو حکم دو کہ امامت کرے، فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نظرنا فی امورنا فاخترنا لدنیا نامن رصیہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم لدیننا و كانت الصلاة عظم الاسلام و قوام الدین فبايعنا ابابکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و كان لذلك اهلا لم يختلف علیہ منا اثنان۔

پس جب کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا ہم نے اپنے کاموں میں نظر کی تو اپنی دنیا یعنی خلافت کے لئے اسے پسند کر لیا جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے دین یعنی نماز کے لئے پسند فرمایا تھا کہ نماز تو اسلام کی بزرگی اور دین کی درستی تھی لہذا ہم نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کی اور وہ اس کے لائق تھے ہم میں کسی نے اس بارہ میں اختلاف نہ کیا۔ یہ سب کچھ ارشاد کر کے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الازلی نے فرمایا۔

فادیت الی ابی بکر حقہ و عرفت له طاعته و غزوت معہ فی جنودہ و کنت اخذ اذا اعطانی و اغزو اذا اغزانی و اضرب بین یدیه الحدود بسوطی۔

پس میں نے ابو بکر کو ان کا حق دیا اور ان کی اطاعت لازم جانی اور ان کے ساتھ ہو کر ان کے لشکروں میں جہاد کیا، جب وہ مجھے بیت المال سے کچھ دیتے میں لے لیتا اور جب مجھے لڑائی پر بھیجتے میں جاتا اور ان کے سامنے تازیانہ سے حد لگاتا۔ (الصواعق المحرقة، ص ۷۷) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۲، عینہ لتحقیق“

پھر بعینہ یہی مضمون امیر المومنین فاروق اعظم و امیر المومنین عثمان غنی کی نسبت ارشاد فرمایا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ہاں البتہ ارشادات جلیلہ واضحہ بارہا فرمائے، مثلاً ایک بار ارشاد ہوا۔

۶۴۔ میں نے خواب دیکھا کہ ایک کنوئیں پر ہوں اس پر ایک ڈول ہے میں اس سے پانی بھرتا رہا جب تک اللہ نے چاہا پھر ابو بکر نے ڈول لیا دو ایک بار کھینچا، پھر وہ ڈول ایک پل ہو گیا جسے چرسہ کہتے ہیں اسے عمر نے لیا تو میں نے کسی سردار زبردست کو اس کام میں ان کے مثل نہ دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگوں کو سیراب کر دیا کہ پانی پی پی کر اپنی فرود گاہ کو واپس ہوئے، رواہ الشیخان عن ابی ہریرۃ و عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۳، عینہ لتحقیق“ (بخاری ۱/ ۵۱۷، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو کنت متخذ الخ)

۶۵۔ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں۔ میں نے بارہا بکثرت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہوا میں اور ابو بکر و عمر، کیا میں نے اور ابو بکر و عمر نے، چلا میں اور ابو بکر و عمر۔ رواہ الشیخان عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (بخاری ۱/ ۵۱۹، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو کنت متخذ الخ)

۶۶۔ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج کی رات ایک مرد صالح (یعنی خود حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے خواب دیکھا کہ ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق ہیں، اور عمر ابو بکر سے اور عثمان عمر سے، جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب ہم خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اٹھے آپس میں تذکرہ ہوا کہ وہ مرد صالح تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور بعض کا بعض سے تعلق و امر کا والی ہونا جس کے ساتھ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں۔ رواہ عنہ ابو داؤد و الترمذی۔ (ابو داؤد ۲۷۲۷، ۶۳، باب فی الحلفاء)

۶۷۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ مجھے بنی مطلق نے خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھیجا کہ حضور سے دریافت کروں، حضور کے بعد ہم اپنے اموال زکوٰۃ کس کے پاس بھیجیں؟ فرمایا ابو بکر کے پاس، عرض کی اگر انہیں کوئی حادثہ پیش آئے تو کسے دیں؟ فرمایا عمر کو، عرض کی جب ان کا بھی واقعہ ہو؟ فرمایا عثمان کو۔ رواہ عنہ فی المستدرک و قال صحیح۔

۶۸۔ ایک بی بی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور کچھ سوال کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ پھر حاضر ہو، انہوں نے عرض کی، آؤں اور حضور کو نہ پاؤں، فرمایا مجھے نہ پائے تو ابو بکر کے پاس آنا، رواہ الشیخان عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم ۲۷۳۲، ۲، باب من فضائل ابی بکر الصدیق الخ)

۶۹۔ یونہی ایک مرد سے ارشاد فرماتا مروی کہ میرا نہ ہوں تو ابو بکر کے پاس آنا، عرض کی جب انہیں نہ پاؤں؟ تو فرمایا عمر کے پاس۔ عرض کی جب وہ نہ ملیں؟ فرمایا تو عثمان کے پاس۔

الخرجه ابو نعیم فی الحلیۃ والطبرانی عن سهل ابن ابی حشمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۴۴، عیدہ لتحقین“

۷۰۔ ایک شخص سے کچھ اونٹ قرضوں میں خریدے یہ واپس جاتا تھا کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ملے حال پوچھا اس نے بیان کیا، فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پھر حاضر ہو اور عرض کر، اگر حضور کو کچھ حادثہ پیش آئے تو میری قیمت کون ادا کرے گا؟ فرمایا ابو بکر پھر دریافت کر لیا اور جو ابو بکر کو کچھ حادثہ پیش آئے تو کون دے گا، فرمایا عمر، پھر دریافت کر لیا، انہیں بھی کچھ حادثہ درپیش ہو فرمایا یحک اذا مات عمر فان استطعت ان تموت فمت۔

بائے نادان جب عمر مر جائے تو اگر مر سکے تو مر جانا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن

عصمة بن مالك رضى الله تعالى عنه و حسبه الامام جلال الدين السيوطى۔

۷۱۔ انہیں ارشادات جلیلہ سے ہے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایام مرض وفات اقدس میں صدیق اکبر رضى اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی جگہ امامت مسلمین پر قائم کرنا، اور دوسرے کی امامت پر راضی نہ ہونا غضب فرمانا، جس سے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے استناد فرمایا کہ رضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لدیننا افلا نرضاه لدیاننا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں جن لیا ہمارے دین کی پیشوائی کو، کیا انہیں ہم پسند نہ کریں اپنی دنیا کی امامت کو؟

۷۲۔ اور نہایت روشن و صریح قریب نص و تصریح وہ ارشاد اقدس ہے کہ امام احمد و ترمذی نے باقائدہ تحسین اور ابن ماجہ و ابن حبان و حاکم نے باقائدہ تصحیح اور ابوالحسن رویانی نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضى اللہ تعالیٰ عنہما اور ترمذی و حاکم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضى اللہ تعالیٰ عنہ اور طبرانی نے حضرت ابودرداء رضى اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عدی نے کامل میں حضرت انس بن مالک رضى اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و اصحابہ بارک و سلم نے فرمایا۔ انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و فی لفظ اقتدوا بالذین من بعدی من اصحابی ابی بکر و عمر۔

میں نہیں جانتا میرا رہنا تم میں کب تک ہو لہذا تمہیں حکم فرماتا ہوں کہ میرے ان دو صحابیوں کی پیروی کرو جو میرے بعد ہوں گے ابو بکر و عمر رضى اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ترمذی ۲۰۷۲، مناقب ابی بکر الصديق باب) (الصواعق المحرقة، ص ۲۱)

۷۲۔ ایک بار آخر حیات اقدس میں نص صریح بھی فرمادینا چاہا تھا پھر خدا اور مسلمانوں کو چھوڑ کر حاجت نہ سمجھی، امام احمد و امام بخاری و امام مسلم ام المومنین صدیقہ محبوبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہما وسلم۔ سے راوی کہ وہ ارشاد فرماتی ہیں۔ قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ ادعی لی اباک و اخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن و یقول قائل انا اولیٰ و یابی اللہ و المومنون الا ابابکر۔

حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس مرض میں انتقال فرمانے کو ہیں اس میں مجھ سے فرمایا اپنے باپ اور بھائی کو بلا لے کہ میں ایک نوشتہ تحریر فرما دوں کہ مجھے خوف ہے۔ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے اور کوئی کہنے والا کہہ اٹھے کہ میں زیادہ مستحق ہوں اور اللہ نہ مانے گا اور

مسلمان نہ مانیں گے مگر ابو بکر کو۔ (مسلم ۲/۲۷۳، باب من فضائل ابی بکر الصدیق) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۵، غایۃ التحقیق“

۷۳۔ امام احمد کے ایک لفظ یہ ہیں کہ فرمایا۔ ادعی لی عبدالرحمن بن ابی بکر اکتب لابی بکر کتابا لا یختلف علیہ احد ثم قال دعیہ معاذ اللہ ان یختلف المؤمنون فی ابی بکر۔

عبدالرحمن بن ابی بکر کو بلا لو کہ میں ابو بکر کے لئے نوشتہ لکھ دوں کہ ان پر کوئی اختلاف نہ کرے پھر فرمایا رہنے دو خدا کی پناہ کہ مسلمان اختلاف کریں ابو بکر کے بارے میں۔ صلی اللہ تعالیٰ علی الحبيب و آلہ و صحبہ و بارک و سلم و اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علمہ احکم۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۶، غایۃ التحقیق“ (مسند احمد ۷/۱۵۳) (الصواعق المحرقة، ص ۲۲-۲۳)

اہل سنت کا اجماع ہے کہ مرسلین ملائکہ و رسل بشر کے بعد حضرات خلفائے اربعہ تمام مخلوق الہی سے افضل ہیں پھر ان میں سب سے افضل صدیق اکبر پھر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اس مضمون پر چند حدیثیں۔

۷۴۔ صحیح بخاری شریف میں سیدنا ابوبکر بن سیدنا امام محمد بن حنفیہ صاحبزادہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجوہہما سے مروی۔ قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ابوبکر قال قلت ثم من قال عمر۔

میں نے اپنے والد ماجد کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے عرض کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں میں بہتر کون ہیں، فرمایا ابو بکر، میں نے عرض کی پھر کون؟ فرمایا عمر، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (بخاری ۵۱۸، باب قول النبی لو کنت متخذ الخ)

۷۵۔ امام بخاری اپنی صحیح اور ابن ماجہ سنن میں بطریق عبداللہ بن سلمہ امیر المؤمنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی کہ فرماتے۔ خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر و خیر الناس بعد ابی بکر عمر۔

بہترین مردم بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ابو بکر ہیں اور بہترین مردم بعد ابو بکر عمر، رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ابن ماجہ ۱۱، باب فضل عمر)

۷۶۔ امام ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل بلخی کتاب السنۃ میں راوی۔ اخبرنا ابوبکر

بن مردویہ ثنا سلیمان بن احمد ثنا حسن بن المنصور الرمانی ثنا داؤد بن معاذ ثنا ابوسلمة العتکی عبد اللہ بن عبد الرحمن عن سعید بن ابی عروبة عن منصور بن المعتمر عن ابراہیم عن علقمة قال بلغ علیا ان اقواما یفضلونہ علی ابی بکر و عمر فصعد المنبر فحمد اللہ و اثنی علیہ ثم قال یا ایہا الناس انہ بلغنی ان اقواما یفضلوننی علی ابی بکر و عمر و لو کنت تقدمت فیہ لعاقبت فیہ فمن سمعته بعد هذا الیوم یقول هذا فهو مفتر علیہ حد المفتری ثم قال ان خیر هذه الامة بعد نبیہا ابوبکر ثم عمر ثم اللہ اعلم بالخیر بعد قال و فی المجلس الحسن بن علی فقال واللہ لو سمي الثالث لسمی عثمان۔

یعنی حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو خبر پہنچی کہ کچھ لوگ انہیں حضرات صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتاتے ہیں، یہ سن کر ممبر پر جلوہ فرما ہوئے، حمد و ثنائے الہی بجالائے پھر فرمایا، اے لوگو! مجھے خبر یہو پہنچی کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر و عمر سے افضل بتاتے ہیں، اس بارے میں اگر میں نے پہلے سے حکم سنا دیا ہوتا تو بے شک سزا دیتا، آج سے جسے ایسا کہتے سنوں گا وہ مفتری ہے اس پر مفتری کی حد یعنی اتنی کوڑے لازم ہیں پھر فرمایا۔ بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد افضل امت ابوبکر ہیں پھر عمر پھر خدا خوب جانتا ہے کہ ان کے بعد سب سے بہتر کون ہے۔ علقمہ فرماتے ہیں مجلس میں سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما تھے انہوں نے فرمایا خدا کی قسم اگر تیسرے کا نام لیتے تو عثمان کا نام لیتے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۴۸، غیۃ النحقیق“ (الصواعق المحرقة، ص ۶۰)

۷۷۔ امام دارقطنی ”سنن“ میں اور ابو عمرو بن عبد البر ”استیعاب“ میں حکم بن جمل سے راوی حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں لا اجد احد افضلنی علی ابی بکر و عمر الا جلدتہ حد المفتری۔

میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہتا ہے اسے مفتری کی حد لگاؤں گا۔ امام ذہبی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۷۸۔ سنن دارقطنی میں حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی اور امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے مقرب بارگاہ تھے۔



جناب امیر انہیں ”وہب الخیر“ فرمایا کرتے تھے، مروی۔ انہ کان یری ان علیا افضل الامة فسمع اقواما یخالفونه فحزن حزنا شديدا فقال له علی بعد ان اخذ يده و ادخله بيته ما احزنك يا ابا جحيفة فذكر له الخبر فقال الا اخبرك بخير الامة خيرها ابوبكر ثم عمر قال ابو جحيفة فاعطيت الله عهدا ان لا اکتتم هذا الحديث بعد ان شافهنی به علی ما بقیت۔

یعنی ان کے خیال میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ، تمام امت کے افضل تھے انہوں نے پہلے لوگوں کو اس کے خلاف کہتے سنا سخت رنج ہوا، حضرت مولیٰ ان کا ہاتھ پکڑ کر کاشانہ وایت میں لے گئے غم کی وجہ پوچھی، گزارش کی فرمایا کہ میں تمہیں نہ بتاؤں کہ امت میں سب سے بہتر کون ہے، ابوبکر ہیں پھر عمر حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے اللہ عزوجل سے عہد کیا کہ جب تک جیوں گا اس حدیث کو نہ چھپاؤں گا۔ بعد اس کے کہ خود حضرت مولیٰ نے بالمشافہ مجھ سے ایسا فرمایا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۹، عینہ شحبتین“

۷۹۔ امام احمد مستذی الیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ابو حازم سے راوی۔ قال جاء رجل الى علي بن الحسين رضي الله تعالى عنهما فقال ما كان منزلة ابي بكر و عمر من النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال منزلتهما الساعة وهما ضجيعاه۔

یعنی ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ابوبکر و عمر کا مرتبہ کیا تھا فرمایا جو مرتبہ ان کا اب ہے کہ حضور کے پہلو میں آرام کر رہے ہیں۔ (مسند احمد ۵/۲۰)

۸۰۔ دارقطنی حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ارشاد فرماتے۔ اجمع بنو

فاطمة رضي الله تعالى عنهم علي ان يقولوا في الشيخين احسن ما يكون من القول یعنی اولاد امجاد حضرت بتول زہرا صلی اللہ تعالیٰ علیہا السلام و علیہا السلام و علیہا السلام کا اجماع اتفاق ہے کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں وہ بات کہیں جو سب سے بہتر ہو۔ ظاہر ہے کہ سب سے بہتر بات اسی کے حق میں کہی جائے گی جو سب سے بہتر ہو۔

۸۱۔ امام ابن عساکر وغیرہ سالم بن ابی الجعد سے راوی۔ قلت لمحمد بن الحنفية هل كان ابوبكر اول القوم اسلا ما قال لا قلت فبم علا ابوبكر و سبق حتى لا يذکر احد غير ابي بكر قال لانه كان افضلهم اسلا ما حين اسلم حتى لحق بربه۔

یعنی میں نے امام محمد بن حنفیہ سے عرض کی کیا ابو بکر سب سے پہلے اسلام لائے تھے، فرمایا نہ، میں نے کہا پھر کیا بات ہے کہ ابو بکر سب سے بالار ہے اور پیشی لے گئے یہاں تک کہ لوگ ان کے سوا کسی کا ذکر ہی نہیں کرتے فرمایا یہ اس لئے کہ وہ اسلام میں سب سے افضل تھے جب سے اسلام لائے یہاں تک کہ اپنے رب عزوجل سے ملے۔

۸۲۔ امام ابوالحسن راقطنی، جندب اسدی سے راوی، کہا کہ امام محمد بن عبد اللہ محض بن حسن ثنی بن حسن مجتبیٰ بن علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجوہہم کے پاس کچھ اہل کوفہ و جزیرہ نے حاضر ہو کر، ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں سوال کیا، امام ممدوت نے میری طرف متانت ہو کر فرمایا۔ انظر الی اہل بلادک بسألونسی عن ابی بکر و عمر لہما افضل عندی من علی۔

اپنے شہر والوں کو دیکھو مجھ سے ابو بکر و عمر کے بارے میں سوال کرتے ہیں وہ دونوں میرے نزدیک بلاشبہ مولیٰ علی سے افضل ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما اجمعین۔ یہ امام اجل حضرت امام حسن مجتبیٰ کے پوتے اور حضرت امام حسن شہید کربلا کے نواسے ہیں۔ ان کا لقب مبارک ”نفس زکیہ“ ہے۔ ان کے والد حضرت عبد اللہ محض کہ سب میں پہلے حسنی حسینی دونوں شرف کے جامع ہوئے۔ لہذا محض کہلائے، اپنے زمانہ میں سردار بنی ہاشم تھے ان کے والد ماجد امام حسن ثنی اور والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ صغریٰ بنت امام حسین صلی اللہ تعالیٰ علیہم و علیہم و بارک و سلم ہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۵۰، غایۃ للتحقیق“

خارجیوں کی تبری کے بارے میں ایک روایت

۸۳۔ امام حافظ عمرو بن ابی شیبہ حضرت امام اجل سید زید شہید ابن امام علی سجاد زین العابدین ابن امام حسین سعید شہید صلوات تعالیٰ و تسلیما علیہم الکریم و علیہم سے روایت کرتے ہیں انطلقت الخوارج فبرأت ممن دون ابی بکر و عمر و لم یستطیعوا ان یقولوا فیہما شیئاً و انطلقتم فتغرتم فوق ذلک فبرأتہم منہما فمن بقی فواللہ ما بقی احد الا برئتم منہ۔

یعنی خارجیوں نے اٹھ کر ان سے تبری کی جو ابو بکر و عمر سے کم تھے (یعنی عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما) مگر ابو بکر و عمر کی شان میں کچھ کہنے کی گنجائش نہ پائی اور تم نے اے کو فیو! اوپر جست کی کہ ابو بکر و عمر سے تبری کی تو اب کون رہ گیا خدا کی قسم اب کوئی نہ رہا جس پر تم نے تہرانہ کیا ہو۔  
فائدہ: (اکثر صحابہ کو چھوڑ دینے، امامت شیخین اور مسح علی الخن سے انکار کرنے اور

حضرت امیر معویہ کی شان میں گستاخی کرنے والے کو رافضی کہتے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے طریقے سے پھرنے اور ان سے محارہ کرنے اور حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نازیبا کلمات کہنے والے کو خارجی کہتے ہیں۔ یعنی حضرت علی کی محبت میں افراط و زیادتیاں سبب رافضی ہے اور ان کی محبت میں تفریط و کمی سبب خروج۔ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام صحابہ عادل اور خیر امت ہیں اور ان کے آپسی مشاجرات میں کف لسان ضروری مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۵۱“ غایۃ التحقیق

۲۱ سوال ۱۳۱۵ھ کو سوال پیش ہوا کہ سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
 ماں باپ حضرت آدم علیہ السلام تک مومن و موحد تھے یا نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے اس محققانہ رسالے میں جو دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ پیش فرمائے ہیں وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ابوین کریمین کے ثبوت ایمان و اسلام پر روشن و تابناک آفتاب و ماہتاب ہیں، چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

سرور عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلہ نسب کریم میں جتنے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں وہ تو انبیاء ہی ہیں، ان کے سوا حضور کے جس قدر آباء و امہات، آدم و حوا علیہما الصلوٰۃ والسلام تک ہیں ان میں کوئی کافر و مشرک نہ تھا، کہ کافر کو پسندیدہ یا کریم یا پاک نہیں کہا جاتا، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء و امہات کی نسبت حدیثوں میں صراحت کی گئی ہے کہ وہ سب پسندیدہ بارگاہ الہی ہیں، آباء سب کرام ہیں، مائیں سب پاکیزہ ہیں۔ اور آیہ کریمہ و تقلبک فی الساجدین، کی بھی ایک تفسیر یہی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ایک ساجد (یعنی ایمان والا) سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا آیا، تو ثابت ہوا کہ حضور کے والدین حضرت آمنہ و حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اہل جنت ہیں کہ وہ تو ان بندوں میں ہیں جنہیں اللہ عز و جل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے چنا تھا سب سے قریب تر ہیں۔

پھر متعدد احادیث کریمہ ان کے ثبوت ایمان کے لئے پیش کی گئی ہیں اور ۵۳ ائمہ و علماء کے اقوال صادقہ سے بھی ان کا اسلام ثابت کیا گیا ہے۔

اور امام احمد رضا نے کچھ احادیث اسماء پیش کر کے جس حسین و لطیف انداز سے ایمان ابویں پر روشنی ڈالی ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نبی و رضاعی خاندان والوں کے ناموں کی خوبیاں بیان کی ہیں وہ یقیناً انہیں کے رشحات قلم کی نکتہ آفرینیاں اور گوہر فشانیاں ہیں۔

غرضیکہ اس جلیل القدر رسالے میں دس دلائل اور متعدد وجوہات سے ایمان ابوین کریمین ثابت کیا گیا ہے اور اخیر میں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کچھ اشعار نقل کئے گئے ہیں جو انہوں نے وقت وفات اپنے ابن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نظر کر کے کئے تھے تو ان اشعار سے بھی ان کا اسلام و ایمان ثابت ہوتا ہے، اور ان اشعار میں ان نشانیوں کی طرف بھی اشارہ ہے جو انہوں نے وقت ولادت حضور ملاحظہ کی تھیں جن میں حضور کی بشارت نبوت و رسالت موجود تھی، گویا کہ حضرت آمنہ نے ان اشعار میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کا اعتراف و اقرار کیا ہے۔ (یہ اشعار ترجمہ کے ساتھ اس رسالے میں شامل ہیں رہاں ملاحظہ کریں)

ثبوت ایمان ابوین کریمین میں یہ عظیم و جلیل رسالہ بڑے سائز کے ۱۸ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۴۱ حدیثیں ثبوت مسئلہ پر جلوہ ریز و نواںج ہیں۔

# احادیث

## شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام

سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماں باپ آدم علیہ السلام تک مومن و موحد تھے اور یہ کہ روئے زمین کبھی سات ایمان والوں سے خالی نہیں ہوئی اس مضمون پر چند حدیثیں۔

۸۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت فی القرن الذی کنت فیہ۔

میں ہر قرن و طبقہ میں تمام قرون بنی آدم کے بہتر سے بھیجا گیا یہاں تک کہ اس قرن میں ہوا جس میں پیدا ہوا۔ رواہ البخاری فی صحیحہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۵۰۳، باب صفة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

۸۵۔ امیر المومنین مولیٰ المسلمین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی حدیث میں ہے لم یزل علی وجہ الدھر سبعة مسلمون فصاعدا فلو لا ذلك هلکت الارض و من علیہا۔ روئے زمین پر ہر زمانے میں کم سے کم سات مسلمان ضرور رہے ہیں ایسا نہ ہوتا تو زمین و اہل زمین سب ہلاک ہو جاتے۔ اخرجہ عبدالرزاق و ابن المنذر بسند صحیح علی شرط الشیخین۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۵۳ "شمول الاسلام")

۸۶۔ حضرت عالم القرآن حبر الامۃ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث صحیحہ میں ہے ما خلعت الارض من بعد نوح من سبعة یدفع اللہ بہم عن اهل الارض۔ نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے بعد زمین کبھی سات بندگان خدا سے خالی نہ ہوئی جن کے سبب اللہ تعالیٰ اہل زمین سے عذاب دفع فرماتا ہے۔

۸۷۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الطیبة الطاہرة مصفی مہذباً لا تشعب شعبتان الا کنت فی خیر ہما۔

بیشہ اللہ تعالیٰ مجھے پاک ستھری پشتوں میں نقل فرماتا رہا۔ صاف ستھرا آراستہ، جب دو شاخیں پیدا ہوئیں میں ان میں بہتر شاخ میں تھا۔ (دلائل نبویہ، ص ۶۳)

۸۸۔ اور ایک انتظ میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم ازل انقل من اصلاب

الطاهرين الى ارحام الطاهرات۔

میں ہمیشہ پاک مردوں کی پشتوں سے پاک بی بیوں کے پیٹوں میں منتقل ہوتا رہا۔ رواہما

ابونعیم فی دلائل النبوة عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (دلائل النبوة، ص ۶۵)

۸۹۔ دوسری حدیث میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یزل اللہ ینقلنی من

الاصلاب الکریمۃ و الارحام الطاہرۃ حتی اخرجنی من بین ابوی۔

ہمیشہ اللہ عزوجل مجھے کرم والی پشتوں اور طہارت والے شکموں میں نقل فرماتا رہا یہاں تک

کہ مجھے میرے ماں باپ سے پیدا کیا۔ رواہ ابن عمر و العدنی فی مسندہ عنہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۵۵" شمول الاسلام۔ (شفاعتہ، ج ۱، ص ۳۸، فصل شرف نسبہ)

حضور علیہ السلام کی رضا امت کی مغفرت میں ہے

۹۰۔ حدیث بارگاہ عزت میں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و وجاہت و محبوبیت

کہ امت کے حق میں رب العزت جل و علانے فرمایا سنر ضیک فی امتک و لا نسؤک بہ۔

قریب ہے کہ ہم تجھے تیری امت کے باب میں راضی کر دیں گے اور تیرا دل برانہ کریں

گے۔ رواہ مسلم فی صحیحہ۔ (مسلم ۱۱۳۱، باب دعاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لامتہ الخ)

رشتہ ابوت کے سبب ابوطالب سے عذاب میں تخفیف کی جائے گی

۹۱۔ صحیح حدیث میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطالب کی نسبت فرمایا

وجدته فی غمرات من النار فاخرجته الی ضحضاح۔

میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا پایا تو کھینچ کر ٹخنوں تک کی آگ میں کر دیا۔ رواہ البخاری

و مسلم عن العباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (مسلم ۱۱۵۱، باب شفاعۃ النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابی طالب الخ)

۹۲۔ دوسری روایت میں فرمایا و لو لانا لکان فی الدرك الاسفل من النار۔

اگر میں نہ ہوتا تو ابوطالب جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتا۔ روایہ ایضا عنہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ۔ (مسلم ۱۱۵۱، باب شفاعۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابی طالب الخ)

۹۳۔ دوسری حدیث صحیح میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اھون اھل النار

عذابا ابوطالب۔

دو زخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب پر ہے۔ روایہ عن ابن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۵۶" شمول الاسلام۔ (مسلم ۱۱۵، باب شفاعۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابی طالب الخ)

۹۴۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عم الرجل صنو ابیه۔

آدمی کا چچا اس کے باپ کی بجائے ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی بسند حسن عن ابی ہریرۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن علی و الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (آثار العمال ۲۲/۵۷)

عورت کو میت کے ساتھ قبرستان جانا جائز نہیں

۹۵۔ حدیث میں ہے حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اولاد امجاد

حضرت عبدالمطلب سے ایک طیبہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آتے دیکھا جب پاس آئیں فرمایا ما اخرجک من بیتک۔

اپنے گھر سے باہر کہاں گئی تھیں عرض کی اتیت اہل هذا المیت فترحمتم علیہم و

عزیتہم بمیتہم یہ جو ایک موت ہو گئی تھی میں ان کے یہاں تعزیت و دعائے رحمت کرنے گئی تھی فرمایا لعلک بلغت معہم الکدی۔ شاید تو ان کے ساتھ قبرستان تک گئی عرض کی معاذ

اللہ ان اکون بلغتہا وقد سمعتک تذکرنی لک ماتذکر۔ خدا کی پناہ کہ میں وہاں تک جاتی

حالانکہ حضور سے سن چکی جو کچھ اس باب میں ارشاد ہوا تھا، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایا لو بلغتہا مارأیت الجنة حتی یراها جدایک۔ اگر تو ان کے ساتھ وہاں تک جاتی تو جنت

نہ دیکھتی جب تک عبدالمطلب نہ دیکھیں۔ رواہ ابوداؤد و النسائی و اللفظ له عن عبد اللہ بن

عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما اما ابوداؤد فتادب و کنی و قال فذکر تشدیداً

فی ذلک و اما ابو عبد الرحمن فادی و روی تبلیغ العلم و اداء الحدیث علی وجہہ۔ (اس

حدیث سے عبدالمطلب کا صاحب ایمان ہونا ثابت ہوتا ہے۔ مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۵۷"

شمول الاسلام (ابوداؤد ۲/۴۴۵، باب التعزیر)

کافر باپ داداؤں کے انتساب سے فخر کرنا حرام ہے

۹۶۔ صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من انتسب الی

تسعة اباء کفار یریدہم عزاً و کرامة کان عاشرہم فی النار۔



جو شخص عزت و کرامت چاہنے کو اپنی نوپشت کافر کا ذکر کرے کہ میں فلاں بن فلاں ابن فلاں کا بیٹا ہوں ان کا سوال جہنم میں یہ شخص ہو۔ رواہ الامام احمد عن ابی ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ "فتاویٰ رضویہ"، ج ۱۱، ص ۵۸ "شمون الاسلام"۔ (سند احمد ۵، ۱۲۲)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالمطلب پر فخر فرمایا اگر وہ غیر مومن و موحّد ہوتے تو حضور فخر نہ فرماتے کیونکہ کافر باپ دادا پر فخر و مباہات جائز نہیں۔

۹۷۔ روز حنین جب حسب ارادۃ الہیہ تھوڑی دیر کے لئے کھارنے غلبہ پایا معدودہ بندے رکاب رسالت میں باقی رہے اللہ غالب کے رسول غالب پر شان جدال طاری تھی ارشاد فرماتے ہیں

انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب

میں نبی ہوں پتھر جھوٹ نہیں، میں ہوں بیٹا عبدالمطلب کا۔ رواہ احمد و البخاری و مسلم و السنن عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۲، ۶۱۴ باب قول اللہ تعالیٰ و بود حبیب الحج)

۹۸۔ حضور قصد فرما رہے ہیں کہ تمنا ان ہزاروں کے مجمع پر حملہ فرمائیں حضرت عباس بن عبدالمطلب و حضرت ابوسفین بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما غلہ شریفہ کی لگام مضبوط کھینچے ہوئے ہیں کہ بڑھ نہ جائے اور حضور فرما رہے ہیں۔ انا النبی لا کذب۔ انا ابن عبدالمطلب۔

میں سچا نبی ہوں اللہ کا پیارا، میں ہوں عبدالمطلب کی آنکھ کا تارا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رواہ ابوبکر بن ابی شیبہ و ابونعیم عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ۱۲، ۳۹)

۹۹۔ امیر المومنین عمر لگام روکے ہیں اور حضرت عباس دپچی تھامے اور حضور فرما رہے ہیں قدماہا انا النبی لا کذب۔ انا ابن عبدالمطلب۔

اے بڑھنے دو میں ہوں نبی صریح حق پر، میں ہوں عبدالمطلب کا پسر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رواہ ابن عساکر عن مسعب بن ابی شیبہ عن ایہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۰۰۔ جب کافر نہایت قریب آگئے بغلہ طیبہ سے نزل اجلال فرمایا اس وقت بھی یہی فرماتے تھے۔ انا النبی لا کذب۔ انا ابن عبدالمطلب اللہم انصر نصرک۔

میں ہوں نبی برحق سچا میں ہوں عبدالمطلب کا بیٹا الہی اپنی مدد نازل فرما۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابن جریر عن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۰۱۔ اسی غزوہ کے رجز میں ارشاد فرمایا انا ابن العواتک من بنی سلیم۔

میں بنی سلیم سے ان چند خاتونوں کا بیٹا ہوں جن کا نام عاتکہ تھا۔ رواہ سعید بن منصور فی سننہ و الطبرانی فی الکبیر عن سبابة بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۰۲۔ ایک حدیث میں ہے بعض غزوات میں فرمایا انا النبی لا کذب۔ انا ابن عبدالمطلب۔ انا ابن العواتک من سلیم۔

میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں، میں ہوں عبدالمطلب کا بیٹا، میں ہوں ان بی بیوں کا بیٹا جن کا نام عاتکہ تھا۔ رواہ ابن عساکر عن قتادة۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۵۹“ شمول الاسلام۔ (کنز العمال ۳۹/۱۲)

مومن کی اولاد کافر ہو جائے تو اس کا نسب منقطع ہو جاتا ہے، حضور کا یہ فرمایا کہ ہم اپنا نسب جدا نہیں کرتے، بتا رہا ہے کہ سرکار کے آباء کرام مومن گزرے ہیں۔

۱۰۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نحن بنو النضر بن کنانة لا نقفوا امنا ولا نتنفی من ابینا۔

ہم نضر بن کنانہ کے بیٹے ہیں ہم اپنے باپ سے اپنا نسب جدا نہیں کرتے۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی و ابن سعد و الامام احمد و ابن ماجہ و الحارث و الباوردی و سمویہ و ابن قانع و الطبرانی فی الکبیر و ابونعیم و النضیا المقدسی فی المختارة عن الاشعث بن قیس الکندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

زید بن عمرو کے لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعائے مغفرت فرمائی اگر یہ صاحب ایمان نہ ہوتے تو ہرگز حضور وعانہ فرماتے۔

۱۰۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں غفر اللہ عزوجل لزید بن عمرو رحمہ فانہ مات علی دین ابراہیم۔

اللہ عزوجل نے زید بن عمرو کو بخش دیا اور ان پر رحم فرمایا کہ وہ دین ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام پر تھے۔ رواہ البزار و الطبرانی عن سعید بن زید بن عمرو بن فضیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنز العمال ۶۷/۱۳)

۱۰۵۔ اور ایک حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا رأیتہ فی الجنة یسحب ذیولاً۔

میں نے اسے جنت میں ناز کے ساتھ دامن کشاں دیکھا۔ رواہ ابن سعد والفاکھی عن عامر بن ربیعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اکیس پشت تک حضور علیہ السلام کا نسب نامہ

۱۰۶۔ بیہقی وابن عساکر کی حدیث میں بطریق مالک عن الزہری عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں و ہذہ رواۃ البیہقی انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن مدرکۃ بن الیاس بن نزار بن معد بن عدنان ما افترق الناس فرقتین الا جعلنی اللہ فی خیرہما فاخرجت من بین ابوی فلم یصیبنی شیء من عہد الجاہلیۃ و خرجت من نکاح و لم اخرج من سفاح من لدن آدم حتی انتہیت الی ابی و امی فانا خیر کم نفسا و خیر کم ابا، و فی لفظ فانا خیر کم نسبا و خیر کم ابا۔

میں: ہوں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عیسیٰ پشت تک نسب نامہ مبارک بیان کر کے فرمایا کبھی لوگ دو گروہ نہ ہوئے مگر یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بہتر گروہ میں کیا تو میں اپنے ماں باپ سے ایسا پیدا ہوا کہ زملہ جاہلیت کی کوئی بات نہ پہنچی اور میں خالص نکاح صحیح سے پیدا ہوا آدم سے لے کر اپنے والدین تک تو میرا نفس کریم سب سے افضل اور میرے باپ تم سب کے آباء سے بہتر۔ (اس حدیث میں ابویں کریمین کے ایمان کی صراحت موجود ہے۔ مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۱۱، ص ۱۶۰“ شمول الاسلام۔ (کنز العمال ۱۲/۳۸)

نبی کی بیویاں پار سائیں ہوتی ہیں

۱۰۷۔ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ایک بار خوف و خشیت کا غلبہ تھا گریہ وزاری فرما رہی تھیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی یا ام المومنین کیا آپ یہ گمان رکھتی ہیں کہ رب العزت جل وعلا نے جہنم کی ایک چنگاری کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جوڑا بنایا ام المومنین نے فرمایا فرجت عنی فوج اللہ عنک۔

تم نے میرا غم دور کیا اللہ تعالیٰ تمہارا غم دور کرے

۱۰۸۔ حضور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ ابی لی ان

اتزوج او ازوج الا من اهل الجنة۔

بیشک اللہ عزوجل نے میرے لئے نہ مانا کہ میں نکاح میں لانے یا نکاح میں دینے کا معاملہ کروں مگر اہل جنت ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۶۱“ شمول الاسلام

ایک حدیث شفاعت

۱۰۹۔ حدیث صحیح میں ہے جب حضور سید الشافعیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار شفاعت فرمائیں گے اور اہل ایمان کو اپنے کرم سے داخل جنان فرماتے جائیں گے اخیر میں صرف وہ لوگ رہیں گے جن کے پاس سوا توحید کے کوئی حستہ نہیں شفیع مشفیع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر سجدے میں گرین گے حکم ہوگا یا محمد ارفع رأسک و قل تسمع و سل تعطہ و اشفع تشفع۔

اے حبیب اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہوگی، سید الشافعیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کریں گے یا رب ائذن لی فیمن قال لا الہ الا اللہ۔ اے رب میرے مجھے ان کی بھی پروا نہ کی ویدے جنہوں نے صرف لا الہ الا اللہ کہا ہے، رب العزت عزوجل ارشاد فرمائے گا۔ لیس ذلک لك و لكن و عزتی و جلالی و کبریائی و عظمتی لاخر جن منها من قال لا الہ الا اللہ۔ یہ تمہارے لئے نہیں مگر مجھے اپنی عزت و جلال و کبریاء عظمت کی قسم میں ضرور ان سب کو مار سے نکال لوں گا۔ جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔ (یعنی موحدین کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا۔ مؤلف) رواہ الشیخان عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۶۲“ شمول الاسلام۔ (مسلم ۱۱۰/۱، باب اثبات الشفاعۃ و اخراج الخ) (بخاری ۲/۱۱۹، باب کلام الرب یوم القیمۃ الخ)

اگر جانب ادب میں آدمی خطا کرے تو یہ اس کے لئے گستاخی میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔

۱۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ادرؤ الحدود ما استطعتم ان الامام لان یخطی فی العفو خیر من ان یخطی فی العقوبۃ۔

جہاں تک بن پڑے حدود کو نالو کہ بیشک امام کا معافی میں خطا کرنا عقوبت میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و الترمذی و الحاکم و صححہ و البیہقی عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (ترمذی ۲۶۳۱، باب ماجاء فی در الحدود)

حضور علیہ السلام اچھے ناموں کو پسند فرماتے تھے

۱۱۱۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا بعثتم الی رجلا فابعثوه حسن

الوجه حسن الاسم۔

جب میری بارگاہ میں کوئی قاصد بھیجو تو اچھی صورت اچھے نام کا بھیجو۔ رواہ البزار فی مسنده و الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن علی الاصح۔ (کنز العمال، ۶/۲۳)

۱۱۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتبروا الارض باسمائها۔

زمین کو ان کے نام پر قیاس کرو۔ رواہ ابن عدی عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وهو حسن لشواہدہ۔ (کنز العمال ۱۱/۸۵)

۱۱۳۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يتفاؤل ولا يتطيرہ و کان يحب الاسم الحسن۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیک فال لیتے اور بد شگونئی نہ مانتے اور اچھے نام کو دو بہت رکھتے۔ رواہ الامام احمد و الطبرانی و البغوی فی شرح السنة۔ (مسند احمد ۱/۳۲۶)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برے ناموں کو بدل دیا ہے

۱۱۴۔ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا سمع بالاسم القبيح حوله الى ما هو احسن منه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کا برا نام سنتے اس سے بہتر بدلتے۔ رواہ الطبرانی بسند صحيح وهو عند ابن سعد عن عروة مرسلًا۔ (کنز العمال ۷/۸۶)

۱۱۵۔ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبيح۔

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برے ناموں کو بدل دیتے۔ رواہ الترمذی۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۶۳“ شمول الاسلام (ترمذی ۲/۱۱۱، باب ما جاء فی تغیر الاسماء)

اچھے اور برے ناموں کا اثر

۱۱۶۔ بریدہ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لا يتطير من شیء فاذا بعث عاملاً سأل عن اسمه فاذا اعجبه اسمه فرح به ورؤی بشر ذلك فی وجهه و ان کره اسمه رؤی کرامة ذلك فی وجهه و اذا دخل قرية سأل عن اسمها فان (فاذا) اعجبه اسمها فرح به (بها) و رؤی بشر ذلك فی وجهه و ان

کرہ اسمہا روی کراہۃ ذلک فی وجہہ۔

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز سے بد شکونی نہ لیتے جب کسی عمدے پر کسی کو مقرر فرماتے اس کا نام پوچھتے اگر پسند آتا خوش ہوتے اور اس کی خوشی چہرہ انور میں نظر آتی اور اگر ناپسند آتا ناگواری کا اثر چہرہ اقدس پر ظاہر ہوتا اور جب کسی شہر میں تشریف لے جاتے اس کا نام دریافت فرماتے اگر خوش آتا سرور ہوتے اور اس کا سرور روئے پر نور میں دکھائی دیتا اور اگر ناخوش آتا ناخوشی کا اثر روئے اطہر میں نظر آتا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رواہ ابوداؤد۔ (ابوداؤد: ۵۴۷۲، باب فی الطیۃ و النحط)

پسندیدہ نام

۱۱۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں احب اسمائکم الی اللہ عبد اللہ و عبد الرحمن۔

تمہارے ناموں میں سب سے زیادہ پیارے نام اللہ کو عبد اللہ و عبد الرحمن ہیں۔ رواہ مسلم و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ابوداؤد: ۶۷۶۲، باب فی تغیر الاسماء)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام کی وجہ تسمیہ

۱۱۸۔ حدیث میں حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وجہ تسمیہ یوں آئی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انما سماھا فاطمة لان اللہ تعالیٰ فطمھا و محبھا علی النار۔

اللہ عز و جل نے اس کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ اسے اور اس سے عقیدت رکھنے والوں کو نار دوزخ سے آزاد فرمایا۔ رواہ الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ”فتاویٰ رضویہ“، ج ۱۱، ص ۱۶۵، شمول الاسلام۔ (کنز العمال ۱۳/۹۳)

ابن عبد القیس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

۱۱۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن عبد القیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ان

فیک لخصلتین یحبہما اللہ و رسولہ الحلم و الاناة۔

تجھ میں دو خصالتیں ہیں خدا اور رسول کو پیاری و درگ اور بردباری۔ ”فتاویٰ رضویہ“، ج ۱۱، ص

۱۶۵، شمول الاسلام۔ (کنز العمال ۱۵/۲۵۵)

حلیہ سعدیہ اور حارث سعدی کی بارگاہ رسالت میں حاضری اور قریش کی ان سے شکایت پر ایک روایت۔

۱۲۰۔ حضرت حلیہ سعدیہ جب روز حنین حاضر بارگاہ ہوئی ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے قیام فرمایا اور اپنی چادر انور بچھایا۔ کما فی الاستیعاب عن عطاء بن یسار۔

ان کے شوہر جن کا شیر حضور نے نوش فرمایا، حارث سعدی یہ بھی شرف اسلام و صحبت سے مشرف ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدم بوسی کو حاضر ہوئے تھے راہ میں قریش نے کما اے حارث تم اپنے بیٹے کی تو سنو وہ کہتے ہیں مردے جنیں گے اور اللہ نے دو گھر جنت و نار بنا رکھے ہیں انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی کہ اے میرے بیٹے حضور کی قوم حضور کی شاکی ہیں فرمایا ہاں میں ایسا فرماتا ہوں اور اے میرے باپ جب وہ دن آئے گا تو میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر بتا دوں گا کہ دیکھو یہ وہی دن ہے یا نہیں جس کی میں خبر دیتا تھا یعنی روز قیامت، حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد اسلام اس ارشاد کو یاد کر کے کہا کرتے اگر میرے بیٹے میرا ہاتھ پکڑیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ نہ چھوڑیں گے جب تک مجھے جنت میں داخل نہ فرمائیں۔ رواہ یونس بن بکر۔

بہترین نام

۱۲۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اصدقھا حارث و ہمام۔

سب ناموں میں زیادہ سچے نام حارث و ہمام۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد و ابوداؤد والنسائی عن ابی الحیثمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۶۶" شمول اسلام۔ (ابوداؤد ۲/۶۷۶، باب فی تغیر الاسماء)

حضور علیہ السلام کی رضاعی ماں کے بارے میں ایک روایت

۱۲۲۔ جن خاتون نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا وہ اجلہ صحابیات سے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہن، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں فرماتے انت امی بعد امی۔ تم میری ماں کے بعد میری ماں ہو۔ راہ ہجرت میں انہیں پیاس لگی آسمان سے نورانی رسی میں ایک ڈول اتر اپنی کر سیراب ہوئیں پھر کبھی پیاس نہ معلوم ہوئی سخت گرمی میں روزے رکھتیں اور پیاس نہ ہوتی۔ رواہ ابن سعد عن عثمان بن القاسم۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۶۷" شمول اسلام۔

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وقت وفات حضور کی مدح سرائی میں چند اشعار۔

۱۲۳۔ امام ابو نعیم دلائل النبوة میں بطریق محمد بن شہاب الزہری ام سماء اسماء بنت ابی رحم وہ اپنی والدہ سے راوی میں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے وقت حاضر تھی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسمن بچے کوئی پانچ برس کی عمر شریف ان کے سرہانے تشریف فرما تھے حضرت خاتون نے اپنے ابن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نظر کی پھر کہا۔

بارك فيك الله من غلام يا ابن الذي من حومة الحمام  
نجابون الملك المنعم فودي غداة الضرب بالسهم  
بمائة من الابل السرام و ان صح ما بصرت في المنام  
فانت مبعوث الى الانام تبعث في الحل و في الحرام  
تبعث في التحقيق و الاسلام دين ابيك البر ابراهيم  
فالله انهاك عن الاصنام ان لا تواليها مع الاقوام  
اے ستھرے لڑکے اللہ تجھ میں برکت رکھے اے بیٹے ان کے جنہوں نے مرگ کے  
گمیرے سے نجات پائی، بڑے انعام والے بادشاہ اللہ عزوجل کی مدد سے جس صبح کو قرعہ ڈالا گیا سو  
بلند اونٹ ان کے فدیہ میں قربان کئے گئے اگر وہ ٹھیک اتراجو میں نے خواب دیکھا ہے تو تو سارے  
جہان کی طرف پیغمبر بنایا جائے گا۔ جو تیرے نکو کار باپ ابراہیم کا دین ہے، میں اللہ کی قسم دے کر  
تجھے بتوں سے منع کرتی ہوں کہ قوموں کے ساتھ ان کی دوستی نہ کرنا۔ اس کے بعد فرمایا کل حی  
میت و کل جدید بال و کل کبیر یفنی و انا مية و ذکرى باق و قد ترکت خیرا  
ورلدات طہرا۔

ہر زندے کو مرنے کو پرانا ہوتا ہے اور کوئی کیسا ہی بڑا ہو ایک دن فنا ہوتا ہے میں  
مرتی ہوں اور میرا ذکر خیر ہمیشہ رہے گا میں کیسی خیر عظیم چھوڑ چلی ہوں اور کیسا ستھرا پاکیزہ مجھ سے  
پیدا ہوا یہ کہا اور انتقال فرمایا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ ابنہا۔ الکریم و ذویہ و باریک و سلم۔  
”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۶۹“ شمول لاسلام

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی  
بشارت ہوئی حدیث پاک میں ہے۔

۱۲۴۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا



رأيتك في المنام ثلاث ليال يجي بك الملك في سرقة من حوير فقال لي هذه امرأتك فكشف عن وجهك الثوب فاذا انت هي فقلت ان يكن هذا من عند الله يمضه۔ رواه الشيخان عنها رضى الله تعالى عنها۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ میں نے تجھے تین راتیں مسلسل خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ نے ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر میرے حضور پیش کیا پھر فرشتے نے عرض کی کہ یہ آپ کی زوجہ مقدسہ ہے اور میں نے تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو وہ تم تھی میں نے کہا اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ایسا ضرور ہو گا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۷۰" شمول الاسلام (بخاری ۲/۱۰۳۸، بحریہ فی المنام)

# تعارف

التحییر بباب التدبیر

(مسئلہ تدبیر پر آراستہ و مزین اور متحقق کلام)

۲۰ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ میں سوال کیا گیا کہ یہ عقیدہ رکھنا کہ اچھایا برا کام جو کچھ بھی ہوتا ہے سب خدا کی تقدیر سے ہوتا ہے، اور تدبیرات بھی دنیا و عقبیٰ میں مستحسن و بہتر ہیں درست ہے یا نہیں؟ بخلاف اس کے جو تقدیر کا تو قائل ہو مگر تدبیر کا یکسر انکار کرے اس پر شرعاً کیا حکم ہے۔ اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے اس مسئلہ جلیلہ میں جو آیات و احادیث اور نصوص و جزئیات ذکر کئے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ

فی الواقع عالم میں جو کچھ ہوتا ہے سب اللہ جل جلالہ کی تقدیر سے ہے مگر تدبیر ہر گز معطل و بیکار نہیں، دنیا عالم اسباب ہے رب کریم نے اپنی حکمت بالغہ کے مطابق اس میں مسببات کو اسباب و وسائل سے مربوط کیا اور سنت الہیہ جاری ہوئی کہ سبب کے بعد مسبب پیدا ہو جس طرح تقدیر کو بھول کر تدبیر پر پھولنا کفار و مشرکین کی خصلت و عادت ہے، یو ہیں تدبیر کو محض عبث و بیکار اور فضول و مردود بتانا کسی کھلے گمراہ یا سچے مجنون و بیگانہ دین و مذہب کا کام ہے۔

اگر تدبیر مطلقاً مہمل و بیکار ہو تو دین و شرائع اور انزال کتب و ارسال رسل و انبیاء اور اتیان فرائض و اجتناب محرمات معاذ اللہ سب لغو و فضول اور عبث ٹھہریں، مگر ایسا ہر گز نہیں بلکہ تدبیر مستحسن و بہتر ہے۔

لور تدبیر کی بہت صورتیں مندوب و مسنون ہیں جیسے دعا کرنا اور مرض لاحق ہو تو دوا کرنا وغیرہ۔ اور بہت صورتیں فرض قطعی ہیں جیسے فرائض کا بجالانا محرمات سے بچنا وغیرہ۔

اسی طرح منجملہ تدابیر میں سے جان بچانے کی کل تدبیریں لور رزق حلال و معاش کی تلاش و جستجو جس میں اپنے لور متعلقین کے تن لور پیٹ کی پرورش ہو ضروری ہیں، لور احادیث سے ثابت ہے کہ تلاش حلال و فکر معاش لور تعاطی اسباب ہر گز منافی توکل و رضا نہیں بلکہ عین مرضی الہی ہے کہ آدمی تدبیر کرے لور تقدیر پر وثوق و اعتماد رکھے، اسی لئے ترک کسب معاش سے حدیث میں

ممانعت آئی ہے اور خود خالق تقدیر نے قرآن عظیم میں تلاش و تدبیر اور اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈنے کی ترغیب و ہدایت فرمائی ہے بلکہ اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو تدبیر بجائے خود ایک تقدیر ہے کہ کوئی تدبیر تقدیر سے باہر و خارج نہیں۔

ہاں یہ بیشک ممنوع و مذموم ہے کہ آدمی تقدیر پر اعتماد نہ رکھے اور ہمہ تن تدبیر میں مشغول و منہمک ہو جائے اور اس کی درستی میں نیک و بد اور حلال و حرام کا خیال نہ رکھے، اور تقدیر کو یکسر بھول لیا حق و درست نہ مان لیا تدبیر کو اصلاً مہمل و معطل جاننا ہر ایک معاذ اللہ گمراہی و ضلالت یا جنون و سفاہت ہے، اور جو تدبیر کا مطلقاً انکار کرے وہ بد مذہب و بد عقیدہ ہے اور اس پر توبہ فرض ہے۔

اس کے بعد امام احمد رضا اس رسالے کے اخیر میں فرماتے ہیں کہ۔

”باب تدبیر میں آیات و احادیث اتنی تھوڑی نہیں جنہیں کوئی حصر کر سکے، فقیر غفرلہ و عوئی کرتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگر محنت کی جائے تو دس ہزار سے زائد آیات و احادیث اس پر ہو سکتی ہیں مگر کیا حاجت کہ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔

جس مسئلہ کے تسلیم پر تمام جہاں کے کاروبار کا دار و مدار، اس میں زیادہ تطویل عبث و بیکار، اسی تحریر میں کہ فقیر نے پندرہ آیتیں اور ۳۵ حدیثیں جملہ پچاس نصوص ذکر کئے اور صدد ہا بلکہ ہزار ہا کے پتے دیئے، یہ کیا تھوڑے ہیں؟

انہیں سے ثابت کہ انکار تدبیر کس قدر اعلیٰ درجہ کی حماقت و خباثت ہے۔

مسئلہ تدبیر کی تحقیق و تفصیل پر مشتمل یہ رسالہ نافعہ ۱۵ صفحات پر مبسوط ہے اور مکررات کو چھوڑ کر اس میں ۲۲ حدیثیں رونق تحریر و شامل تحقیق ہیں۔

# احادیث

## التحییر بباب التذییر

اللہ سے دعائے مانگنے کی تاکید اور نہ مانگنے پر غضب رب کی وعید

۱۲۵۔ حدیث میں ہے من لم يدع الله غضب عليه۔

جو اللہ سے دعا نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرمائے گا۔ رواہ الاثمة فی المسند

وابوبکر بن ابی شیبہ و اللفظ له فی المصنف و البخاری فی الادب المفرد و الترمذی فی

الجامع و ابن ماجہ فی السنن و الحاکم فی المستدرک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ

عنه۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۷۵“ التحییر۔ (کنز العمال ۲/۳۲)

جس کے مقدر میں جو لکھا ہے اس کیلئے وہی راہ آسان ہو جاتی ہے اور اسی کے اسباب مہیا

ہو جاتے ہیں حدیث شریف میں ہے

۱۲۶۔ اخرج الاثمة احمد و البخاری و مسلم و غیرہم عن امیر المومنین علی

کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی جنازة فاخذ شیاً

فجعل ینکت به الارض فقال ما منکم من احد الا وقد کتب مقعده من النار و مقعده

من الجنة قالوا یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا و ندع العمل، زاد فی رواية فمن

کان من اهل السعادة فیسیر الی اهل السعادة و من کان من اهل الشقاء فیسیر

الی عمل اهل الشقاوة قال اعملوا فکل ميسر لما خلق له اما من کان من اهل

السعادة فیسیر لعمل اهل السعادة و اما من کان من اهل الشقاء فیسیر لعمل اهل

الشقاوة ثم قرأ فاما من اعطی و اتقى و صدق بالحسنى الایة۔

یعنی حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخی جنتی سب لکھے

ہوئے ہیں، صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ پھر ہم عمل کا ہے کو کریں ہاتھ پاؤں چھوڑ بیٹھیں کہ جو

سعید ہیں آپ ہی سعید ہوں گے اور جو شقی ہیں ناچار شقاوت پائیں گے فرمایا نہیں بلکہ عمل کئے جاؤ

کہ ہر ایک جس گھر کے لئے بنا ہے اسی کا راستہ اسے سہل کر دیتے ہیں سعید کو اعمال سعادت کا اور

شقی کو افعال شقیات کا پھر حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی فاما من اعطی الخ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۷۷" التحبیر۔ (بخاری ۲/۹۷۷، باب قوله و کان امر اللہ قدرا الخ) (مسلم ۲/۳۳۳، باب

کیفیتہ خلل الادمی الخ) (ترمذی ۲/۳۵۵، ابواب القدر باب ما جافی الشقاو السعادة)

دعا کی تاثیر کے بارے میں دو حدیثیں

۱۲۷۔ حدیث، لا یرد القضاء الا الدعاء۔

تقدیر کسی چیز سے نہیں ملتی مگر دعا سے یعنی قضا معلق۔ رواہ الترمذی و ابن ماجہ و

الحاکم بسند حسن عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ترغیب و الترہیب ۲/۳۸۲، الترغیب فی کثرة الدعاء)

۱۲۸۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یغنی حذر من قدر و الدعاء ینفع

مما نزل و مما لم یزل ان البلاء یزل فیتلقاه الدعاء فیعتلحان الی یوم القیمة۔

تقدیر کے آگے احتیاط کی کچھ نہیں چلتی اور دعا اس بلا سے جو اتر آئی اور جو ابھی نہیں اتری

دونوں سے نفع دیتی ہے اور بیشک بلا اترتی ہے دعا اس سے جا ملتی ہے دونوں قیامت تک کشتی بڑتی

رہتی ہیں۔ یعنی بلا کتنا ہی اترنا چاہے دعا اسے اترنے نہیں دیتی۔ رواہ الحاکم و البزار و الطبرانی

فی الاوسط عن ام المؤمنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال الحاکم صحیح الاسناد

کذا قال۔ (ترغیب و الترہیب ۲/۳۸۲، الترغیب فی کثرة الدعاء)

دعا کے ساتھ ساتھ بطور تدبیر دوا کرنے کی تاکید پر ایک حدیث

۱۲۹۔ ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تداءوا واء عباد اللہ فان اللہ یضع داء

الا و یضع له دواء غیر داء واحد الہرم۔

خدا کے بند دوا کرو کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہ رکھی جس کی دوا نہ بنائی ہو مگر ایک

مرض یعنی بڑھاپا۔ أخرجه احمد و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و ابن حبان و

الحاکم عن اسامة بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص

۱۷۸"۔ التحبیر۔ (کنز العمال ۲/۱۰) (مسند احمد ۵/۳۵۰)

رزق حلال اور تلاش معاش کی تاکید و ترغیب پر دو حدیثیں

۱۳۰۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں طلب کسب الحلال فریضة

بعد الفریضة۔

آدمی پر فرض کے بعد دوسرا فرض یہ ہے کہ کسب حلال کی تلاش کرے۔ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر و البیہقی فی شعب الایمان والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ۴/۴)

۱۳۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طلب الحلال واجب علی کل مسلم۔ طلب حلال ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اخرجہ الدیلمی بسند حسن عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ۴/۴)

صنعت و حرفت نور و ستکاری کے ذریعہ حلال روزی حاصل کرنے والے کی وقعت و عظمت پر چند احادیث

۱۳۲۔ مسند احمد و صحیح بخاری میں ہے حضور پر نور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما اکل احد طعاما قط خيرا من ان یاکل من عمل یدہ و ان نبی اللہ داؤد کان یاکل من عمل یدہ۔

کبھی کسی شخص نے کوئی کھانا اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر نہیں کھایا اور بیشک نبی اللہ داؤد علیہ الصلاۃ والسلام اپنی دست کاری کی اجرت سے کھاتے۔ و اخرجہ عن مقدم بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۷۹“ التحبیر۔ (بخاری ۲/۸۷۸، باب کسب الرجل و عمله یدہ)

۱۳۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اطیب ما اکلتم من کسبکم۔ سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا وہ ہے جو اپنی کمائی سے کھاؤ۔ اخرجہ البخاری فی التاریخ و الدارمی و ابو داؤد و الترمذی و النسائی عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا بسند صحیح۔ (نسائی ۲/۲۱۰، باب الحث علی الکسب) (کنز العمال ۴/۴)

۱۳۴۔ کسی نے عرض کی یا رسول اللہ ای الکسب الفضل۔ سب سے بہتر کسب کونسا ہے؟ فرمایا عمل الرجل یدہ و کل بیع مبرور۔

اپنے ہاتھ کی مزدوری اور مقبول تجارت کہ مفاسد شرعیہ سے خالی ہو۔ اخرجہ الطبرانی فی الاوسط و الکبیر بسند الثقات عن عبد اللہ بن عمرو و ہو فی الکبیر و احمد و البزار عن ابی بردہ بن خیبار و ایضا ہذان عن رافع بن خدیج و البیہقی عن سعید بن عمیر مرسل و الحاکم عنہ عن امیر المومنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ”فتاویٰ رضویہ“

ج ۱۱، ص ۱۷۹ التحبیر۔ (مسند احمد ۵/۱۳۲)

۱۳۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ يحب المؤمن المحترف۔

بیشک اللہ تعالیٰ مسلمان پیشہ ور کو دوست رکھتا ہے۔ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر و

البیہقی فی الشعب و سیدی محمد الترمذی فی النوادر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما۔ (کنز العمال ۱/۳)

۱۳۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من امسى کآلاً من عمل یدہ امسى

مغفوراً لہ۔

جسے مزدوری سے تھک کر شام آئے اس کی وہ شام مغفرت ہو۔ اخرجہ الطبرانی فی

الاوسط عن ام المومنین الصدیقة۔ و مثل ابی القاسم الاصبہانی عن ابن عباس و ابن

عساكر عنه و عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (کنز العمال ۳/۳)

۱۳۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طوبی لمن طاب کسبہ۔ الحدیث۔

پاک کمائی والے کے لئے جنت ہے۔ اخرجہ البخاری فی التاریخ و الطبرانی فی

الکبیر و البیہقی فی السنن و البغوی و الباوردی و ابن قانع و شاہین و منده کلہم عن

رکب المصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حدیث طویل قال ابن عبد البر حدیث حسن

قلت ای لغيرہ۔

حلال روزی جنت میں لے جائے گی

۱۳۸۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا حلوة خضرة من اکتسب

منہا مالا فی حلہ و انفقہ فی حقہ اصابہ اللہ علیہ و اورده جنتہ۔ الحدیث۔

دنیا دیکھنے میں ہری چمکنے میں میٹھی ہے یعنی بظاہر بہت خوشنما و خوش ذائقہ معلوم ہوتی ہے

جو اسے حلال وجہ سے کمائے اور حق جگہ پر اٹھائے اللہ تعالیٰ اسے ثواب دے اور اپنی جنت میں لے

جائے۔ اخرجہ البیہقی فی الشعب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قلت و المتن

عند الترمذی عن خولة بنت قیس امرأة سیدنا حمزة بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم

بلفظ ان هذا المال خضرة حلوة فمن اصابہ بحقہ بورك له فیہ۔ الحدیث قال الترمذی

حسن صحیح قلت و اصلہ عن خولة عند البخاری مختصراً۔ (کنز العمال ۳/۱۰۶) (ترمذی

۲/۶۲، باب ما جاء فی اخذ المال)

تلاش رزق کی صعوبتیں کفارہ سیات ہیں

۱۳۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان من الذنوب ذنوبا لا یکفرها الصلوٰۃ و

لا الصیام و لا الحج و لا العمرة یکفرها الهموم فی طلب المعیشتہ۔

کچھ گناہیں ایسے ہیں جن کا کفارہ نہ نماز ہو نہ روزے نہ حج نہ عمرہ، ان کا کفارہ وہ پریشانیاں ہوتی ہیں جو آدمی کو تلاش معاش کے حال میں پہنچتی ہیں۔ رواہ ابن عساکر و ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۸۰" لتحییر۔

اہل و عیال کیلئے رزق حلال کی تلاش و جستجو جہاد فی سبیل اللہ کے مترادف ہے  
۱۴۰۔ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے ایک شخص کو دیکھا کہ تیز و چست کسی کام کو جا رہا ہے عرض کی یا رسول اللہ کیا خوب ہوتا اگر اس کی یہ تیزی و چستی خدا کی راہ میں ہوتی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کان خرج یسعی علی نفسه یعفھا فھو فی سبیل اللہ و ان کان خرج یسعی علی ولده صغارا فھو فی سبیل اللہ و ان کان خرج یسعی علی ابزین شیخین کبیرین فھو فی سبیل اللہ و ان کان خرج یسعی ریا و مفاخرۃ فھو فی سبیل الشیطان۔

اگر یہ شخص اپنے لئے کمائی کو نکلا ہے کہ سوال وغیرہ کی ذلت سے بچے تو اس کی یہ کوشش اللہ کی راہ میں ہے اور اگر اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے خیال سے نکلا ہے جب بھی خدا کی راہ میں ہے اور اگر اپنے بوڑھے ماں باپ کے لئے نکلا ہے جب بھی خدا کی راہ میں ہے ہاں اگر ریا و تفاخر کے لئے نکلا ہے تو شیطان کی راہ میں ہے۔ اخرجہ الطبرانی عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رجالہ رجال الصحیح۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۸۱" لتحییر۔ (کنز العمال ۲/۴)

ترک کسب کی ممانعت و مذمت پر ایک حدیث

۱۴۱۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس بخیر کم من ترک دنیاہ

لاخرتہ و لا آخرتہ لدنیاء حتی یصیب منہما جمیعاً فان الدنیا بلاغ الی الاخرۃ و لا تمکونوا کلا علی الناس۔

تمہارا بہتر وہ نہیں ہے جو اپنی دنیا آخرت کے لئے چھوڑ دے اور نہ وہ جو اپنی آخرت دنیا کے لئے ترک کر دے بہتر وہ ہے جو دونوں سے حصہ لے کہ دنیا آخرت کا وسیلہ ہے اپنا بوجھ اوروں پر ڈال کر نہ بیٹھ رہو۔ رواہ ابن عساکر عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ،



ج ۱۱، ص ۱۸۱ التحبیر۔ (کنز العمال ۳/۱۳۸)

توکل علی اللہ سے متعلق ایک حدیث

۱۳۲۔ ایک صحابی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی اپنی لونٹنی یوہیں چھوڑ دوں اور خدا پر بھروسہ رکھوں یا اسے باندھوں اور خدا پر توکل کروں؟ ارشاد فرمایا قید و توکل۔ باندھ دے اور تکیہ خدا پر رکھ۔ بر توکل زانوے اشتریمد۔ اخرجہ البیہقی فی الشعب

بسند جید عن عمرو بن امیہ الضمری و الترمذی فی الجامع عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و اللفظ عنده اعقلها و توکل۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۸۲ تحبیر۔ (کنز العمال ۳/۲۱۰)

مرض لاحق ہونے پر دوا کرنا اگرچہ تدبیر ہے مگر وہ بھی حقیقتہً ایک تقدیر ہے حدیث میں ہے ۱۳۳۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی دوا تقدیر سے کیا نافع ہوگی فرمایا الدواء من القدر ینفع من یشأ بما شأ۔

دوا خود بھی تقدیر سے ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہے جس دوا سے چاہے نفع پہنچا دیتا ہے۔ رواہ ابن السنی فی الطب و الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و صدرہ عنہ عبد ابی نعیم و الطبرانی فی المعجم الکبیر۔ (کنز العمال ۲/۱۰)

۱۳۴۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بقصد شام وادی تبوک میں قریہ سرغ تک پہنچے سرداران لشکر ابو عبیدہ بن الجراح و خالد بن الولید و عمرو بن العاص و غیر ہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ملے اور خبر دی کہ شام میں وبا ہے امیر المومنین نے مہاجرین و انصار و غیر ہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلا کر مشورہ لیا اکثر کی رائے رجوع پر قرار پائی امیر المومنین نے بازگشت کی منادی فرمائی حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا افرادا من قدر اللہ کیا اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگنا؟ فرمایا لو غیرک قالها یا ابا عبیدہ نعم نفر من قدر اللہ الی قدر اللہ ارأیت لو کان لك ابل هبطت وادیا له عدوتان احدهما خصبة و الاخری جذبة الیس ان رعیت الخصبة رعیتها بقدر اللہ و ان رعیت الجذبة رعیتها بقدر اللہ

کاش اے ابو عبیدہ یہ بات تمہارے سوا کسی اور نے کہی ہوتی (یعنی تمہارے علم و فضل سے بعید تھی) ہاں ہم اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگتے ہیں بھلا بتاؤ تو اگر تمہارے کچھ اونٹ ہوں انہیں لے کر کسی وادی میں اترو جس کے دو کنارے ہوں ایک سرسبز دوسرا خشک تو کیا یہ بات نہیں ہے کہ تم شاداب میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے اور خشک میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے۔ اخرجہ

الائمة مالك و احمد و البخارى و مسلم و ابوداؤد و النسائى عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما۔ "فتاوى رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۸۳" التحبیر۔ (بخاری ۲/۸۵۳، باب ما یذکر فی الطاعون)

دنیا کی طلب میں حلال و حرام کا خیال رکھے حدیث میں ہے

۱۳۵۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اجملوا فی الدنیا فان

کلا میسر لما کتب له منها۔

دنیا کی طلب میں اچھی روش سے عدول نہ کرو کہ جس کے مقدر میں جتنی لکھی ہے ضرور

اس کے سامان میا پائے گا۔ رواہ ابن ماجة و الحاکم و الطبرانی فی الکبیر و البیہقی فی السنن و ابوالشیخ فی الثواب عن ابی حمید الساعدی رضى الله تعالى عنه باسناد صحیح و اللفظ للحاکم۔ (کنز العمال ۱۱/۴)

آدمی کے مرنے سے پہلے اس کا رزق اسے مل جاتا ہے اس لئے اس کی تلاش و جستجو میں نیک و بد کا خیال رکھے

۱۳۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا ایہا الناس اتقوا اللہ و اجملوا فی

الطلب فان نفسا لن تموت حتی تستوفی رزقها فان ابطأ منها فاتقوا اللہ و اجملوا فی الطلب خذوا ما حل و دعوا ما حرم۔

اے لوگوں اللہ سے ڈرو اور طلب رزق نیک طور پر کرو کہ کوئی جان دنیا سے نہ جائے گی جب تک اپنا رزق پورا نہ کر لے تو اگر روزی میں دیر دیکھو تو خدا سے ڈرو اور روش محمود پر چلو حلال کو لو اور حرام کو چھوڑو۔ رواہ ابن ماجة و اللفظ له و الحاکم و قال صحیح علی شرطہما و بسند آخر صحیح علی شرط مسلم و ابن حبان فی صحیحہ کلہم عن جابر بن عبد اللہ و بمعناہ عند ابی یعلیٰ بسند حسن عن ابی ہریرۃ رضى الله تعالى عنہم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۸۳" التحبیر۔ (کنز العمال ۱۱/۴)

۱۳۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان روح القدس نفث فی روعی ان

نفسا لن تموت حتی تستکمل اجلها و تستوعب رزقها فاتقوا اللہ و اجملوا فی الطلب و لا یحملن احدکم استبطاً الرزق ان یطلبہ بمعصیۃ اللہ فان اللہ تعالیٰ لا ینال ما عنده الا بطاعته۔

بیشک روح القدس جبریل نے میرے دل میں ڈالا کہ کوئی جان نہ مرے گی جب تک اپنی

عمر اور اپنا رزق پورا نہ کر لے تو خدا سے ڈرو اور نیک طریقے سے تلاش کرو اور خبردار رزق کی درنگی تم میں کسی کو اس پر نہ لائے کہ نافرمانی خدا سے اسے طلب کرے کہ اللہ کا فضل تو اس کی طاعت ہی سے ملتا ہے۔ انخرجه ابو نعیم فی الحلیۃ و اللفظ له عن ابی امامۃ الباہلی و البغوی فی شرح السنۃ و البیہقی فی الشعب و الحاکم فی المستدرک عن ابن مسعود و البزار عن حذیفۃ بن الیمان و نحوه للطبرانی فی الکبیر عن الحسن بن علی امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین غیر ان الطبرانی لم يذكر جبریل علیہ الصلاۃ و السلام۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۸۴“ تنحیر۔ (کنز العمال ۱۱/۴)

طلب رزق میں شریعت و عزت کا پاس رکھو کہ حدیث میں ہے

۱۴۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اطلبوا الحوائج بعزۃ الانفس فان الامور

تجری بالمقادیر۔

حاجتیں عزت نفس کے ساتھ طلب کرو کہ سب کام تقدیر پر چلتے ہیں۔ رواد تمام فی

فوائدہ و ابن عساکر فی تاریخہ عن عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ،

ج ۱۱، ص ۱۸۵“ تنحیر۔ (کنز العمال ۱۱/۶، ۳۲۵)

# تعارف

ثلج الصدر لايمان القدر

(مسئلہ تقدیر کا روح افزا بیان)

۲۸ محرم ۱۳۲۵ھ کو سوال ہوا کہ مشیت الہی کے بغیر جب کوئی امر منظور پذیر نہیں ہوتا تو

افعال عباد پر مواخذہ کیوں؟ جب کہ بندوں کے افعال کا بھی خالق وہی ہے۔

اس مسئلہ نافعہ میں امام احمد رضا نے جو نصوص قرآنیہ اور ارشادات و فرمودات نبویہ علی

صاحبہما التحیۃ والثناء پیش فرما کر جواب منقح و ماخوذ کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ

مسئلہ تقدیر میں عقیدہ اہل سنت و جماعت یہ ہے کہ انسان پتھر کی طرح مجبور محض ہے نہ

خود مختار، بلکہ ان دونوں کے بیچ میں ایک حالت ہے جس کی کنہ راز خدا و سر نہاں اور ایک نہایت عمیق دریا ہے۔

بلاشبہ بندہ کے افعال کا خالق بھی خدا ہی ہے اور بندہ بے ارادہ الہیہ کچھ نہیں کر سکتا یعنی

کوئی فعل انسان کے ارادے سے نہیں ہو سکتا بلکہ انسان کے ارادہ پر اللہ کے ارادہ و مشیت سے

ہوتا ہے۔ انسان نیکی کا ارادہ کرے اور اپنے اعضا و جوارح کو پھیرے تو اللہ تعالیٰ رحمت سے نیکی

پیدا کر دے گا، اور اگر یہ برے کا ارادہ کرے اور جوارح کو اس طرف پھیرے تو اللہ تعالیٰ اپنی

بے نیازی سے بدی کو موجود فرما دے گا لہذا بندہ اپنی بد اعمالیوں کے سبب مستحق سزا ہے اور

خوش اعمالیوں کی بناء پر مستحق ثواب و جزاء۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو عالم اسباب بنایا ہے اور ہر چیز

میں اپنی حکمت بالغہ کے مطابق مختلف حصہ رکھا ہے اور انسان کو انبیاء و مرسلین اور صحائف و

کتاب بھیج کر ہر بات کا حسن و قبح خوب بتا کر اپنی نعمت تمام و کمال فرمادی اور کسی عذر کی کوئی

جگہ باقی نہ چھوڑی۔

اس کے باوجود اگر انسان شامت نفس کا شکار ہو کر بد اعمالیوں میں مبتلا ہو جائے تو یہ اس کا

فعل ہے اگرچہ اس کا بھی خالق اللہ ہی ہے مگر مستحق سزا و عقاب وہی بندہ ہو گا اگرچہ یہ اس کی تقدیر کا نوشتہ ہے، کیونکہ کاتب تقدیر کے علم و خبر میں وہ ایسا کرنے والا تھا کاتب تقدیر میں لکھا گیا نہ کہ نوشتہ تقدیر کا پابند ہو کر اس نے ایسا کیا۔

الغرض امام احمد رضا نے تمثیلات کثیرہ و نظائر وافرہ سے اس مسئلہ کی وضاحت کی ہے اور جس نفیس و لطیف انداز میں تدبیر و تقدیر کی گتھی کو سلجھایا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے اور حضرت مصنف ہی کا حصہ مخصوصہ ہے۔ اور ۱۳ صفحے پر مشتمل اس واقع و گرانقدر رسالے میں چار حدیثیں بطور دلیل پیش کی گئی ہیں۔

# احادیث

## تلج الصدر لايمان القدر

بعثت انبیاء کا مقصد حجت الہیہ قائم کرنا ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ کون ہدایت قبول کرتا ہے اور کون ضلالت و گمراہی۔

۱۴۹۔ حدیث میں ہے ابن جریر عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما بعث اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام الی فرعون نوذی لن یفعل فلم افعل قال فناداه اثنا عشر ملکا من علماء الملئکة. امض لما امرت به فانا جہدنا ان نعلم فلم نعلمہ۔  
یعنی جب سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو مولیٰ عزوجل نے رسول کر کے فرعون کی طرف بھیجا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام چلے تو نداء ہوئی مگر اسے موسیٰ، فرعون ایمان نہ لائے گا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے دل میں کہا پھر میرے جانے سے کیا فائدہ ہے؟ اس پر بارہ علماء ملائکہ عظام علیہم الصلاۃ والسلام نے کہا اے موسیٰ آپ کو جہاں کا حکم ہے جائیے یہ وہ راز ہے کہ باوصف کوشش آج تک ہم پر بھی نہ کھلا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۹۳“ تلج الصدر

مسئلہ تقدیر پر بحث و تمحیص مع ہے کہ وہ ایک بحر عمیق ہے حدیث میں ہے  
۱۵۰۔ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں بطریق امام شافعی عن یحییٰ بن سلیم امام جعفر صادق سے وہ حضرت امام باقر وہ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار وہ امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی انہ خطب الناس یوما (فذكر خطبته ثم قال) فقام الیہ رجل ممن کان شہد معہ الجمل فقال یا امیر المومنین اخبرنا عن القدر فقال بحر عمیق فلا تلجہ قال یا امیر المومنین اخبرنا عن القدر قال سر اللہ فلا تتكلفہ قال یا امیر المومنین اخبرنا عن القدر قال اما اذا ابیت، فانه امر بین امرین لا جبر و لا تفویض، قال یا امیر المومنین ان فلانا یقول بالاستطاعة وهو حاضرک فقال علیؑ بہ فاقاموہ فلما راہ سل سیفہ قدر اربع اصابع فقال الاستطاعة تملکها مع اللہ او من دون اللہ و ایاک ان تقول احدهما فترتد فاضرب عنقک قال فما اقول یا امیر المومنین قال قل

املكها بالله الذی ان شاء ملكنيها.

یعنی ایک دن امیر المومنین خطبہ فرما رہے تھے ایک شخص نے کہ واقعہ جمل میں امیر المومنین کے ساتھ تھے کھڑے ہو کر عرض کی یا امیر المومنین ہمیں مسئلہ تقدیر سے خبر دیجئے فرمایا گمراہیہ اس میں قدم نہ رکھ، عرض کی یا امیر المومنین ہمیں خبر دیجئے فرمایا اللہ کا ارادہ ہے زبردستی اس کا بوجھ نہ اٹھا عرض کی یا امیر المومنین ہمیں خبر دیجئے فرمایا اگر نہیں مانتا تو ایک امر ہے دوامروں کے درمیان آدمی مجبور ہے نہ اختیار اسے سپرد ہے عرض کی یا امیر المومنین فلاں شخص کتا ہے کہ آدمی اپنی قدر سے کام کرتا ہے اور وہ حضور میں حاضر ہے مولیٰ علی نے فرمایا میرے سامنے لاؤ لوگوں نے اسے کھڑا کیا جب امیر المومنین نے اسے دیکھا تیغ مبارک چار انگل کے قدر نیام سے نکال لی اور فرمایا کام کی قدرت کا تو خدا کے ساتھ مالک ہے یا خدا سے جدا مالک ہے اور سنتا ہے خبردار ان دونوں میں سے کوئی بات نہ کہنا کہ کافر ہو جائے گا اور میں تیری گردن مار دوں گا اس نے کہا یا امیر المومنین پھر میں کیا کہوں فرمایا یوں کہہ کہ اس خدا کے دیئے سے اختیار رکھتا ہوں کہ اگر وہ چاہے تو مجھے اختیار دے بے اس کی مشیت کے مجھے کچھ اختیار نہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۹۶“

مشیت الہی اور نوشتہ تقدیر کے مطابق ہر چیز نظام پذیر ہوتی ہے حدیث میں ہے

۱۵۱۔ ابن ابی حاتم و اصمبہانی و الاکائی و خلّعی حضرت امام جعفر صادق وہ اپنے والد ماجد حضرت

امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں قال قيل لعلي بن ابي طالب ان ههنا رجلا يتكلم في المشيئة فقال يا عبد الله خلقك الله لما شاء قال فيمرضك اذا شاء او اذا شئت قال بل اذا شاء قال فيميتك اذا شاء او اذا شئت قال اذا شاء قال فيدخلك حيث شاء او حيث شئت قال حيث شاء قال والله لو قلت غير هذا لضربت الذي فيه عينك بالسيف ثم تلا على و ماتشاؤن الا ان يشاء الله هو اهل التقوى و اهل المغفرة۔

مولیٰ علی سے عرض کی گئی کہ یہاں ایک شخص مشیت میں گفتگو کرتا ہے مولیٰ علی نے اس سے فرمایا اے خدا کے بندے خدا نے تجھے اس لئے پیدا کیا جس لئے اس نے چاہا یا اس لئے جس لئے تو نے چاہا کہا جس لئے اس نے چاہا فرمایا تجھے جب وہ چاہے بیمار کرتا ہے یا جب تو چاہے کہا بلکہ جب وہ چاہے، فرمایا تجھے اس وقت وفات دے گا جب وہ چاہے یا جب تو چاہے کہا جب وہ چاہے فرمایا تو تجھے وہاں بھیجے گا جہاں وہ چاہے یا جہاں تو چاہے کہا جہاں وہ چاہے فرمایا خدا کی قسم تو اس کے سوا کچھ اور کتا

تو یہ جس میں تیری آنکھیں ہیں یعنی تیرا سر، تلوار سے مار دیتا، پھر مولیٰ علی نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی، اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ اللہ چاہے وہ تقویٰ کا مستحق اور گناہ عفو فرمانے والا ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۹۸“ تلج نصیر

مسئلہ تقدیر پر حضرت مولیٰ علی کی ایک سائل سے گفتگو

۱۵۲۔ ابن عساکر نے حارث ہمدانی سے روایت کی ایک شخص آکرامیر المومنین مولیٰ علی سے عرض کی یا امیر المومنین مجھے مسئلہ تقدیر سے خبر دیجئے فرمایا تاریک راستہ ہے اس میں نہ چل عرض کی یا امیر المومنین خبر دیجئے فرمایا اگر اسنہدر ہے اس میں قدم نہ رکھ عرض کی یا امیر المومنین مجھے خبر دیجئے فرمایا اللہ کاراز ہے تجھ پر پوشیدہ ہے اسے نہ کھول عرض کی یا امیر المومنین مجھے خبر دیجئے فرمایا ان الله خالقك كما شاء او كما شئت۔ اللہ نے تجھے جیسا اس نے چاہا بنایا جیسا تو نے چاہا عرض کی جیسا اس نے چاہا فرمایا فيستعملك كما شاء او كما شئت۔ تو تجھ سے کام دیا لے گا جیسا کہ وہ چاہے یا جیسا تو چاہے کہا جس طرح وہ چاہے فرمایا فيبعثك يوم القيمة كما شاء او كما شئت تجھے قیامت کے دن جس طرح وہ چاہے اٹھائے گا جس طرح تو چاہے کہا جس طرح وہ چاہے فرمایا ايها السائل تقول لاحول و لا قوة الا بمني۔ اے سائل تو کہتا ہے کہ نہ طاقت ہے نہ قوت ہے مگر کس کی ذات سے؟ کہا اللہ علیٰ عظیم کی ذات سے فرمایا تو اس کی تفسیر جانتا ہے، عرض کہ امیر المومنین کو جو علم اللہ نے دیا ہے اس سے مجھے تعلیم فرمائیں۔ فرمایا ان تفسیرها لا يقدر على طاعة الله و لا يكون قوة في معصية الله في الامرین جميعا الا بالله۔ اس کی تفسیر یہ ہے کہ طاعت کی طاقت نہ معصیت کی قوت دونوں اللہ ہی کے دیئے سے ہیں۔ پھر فرمایا ايها السائل الك مع الله مشية او دون الله مشية فان قلت ان لك دون الله مشية فقد اکتفیت بها عن مشية الله و ان زعمت ان لك فوق الله مشية فقد ادعيت مع الله شرکا في مشيته۔

اے سائل تجھے خدا کے ساتھ اپنے کام کا اختیار ہے یا بے خدا کے اگر تو کہے کہ بے خدا کے تجھے اختیار حاصل ہے تو تو نے ارادہ الہیہ کی کچھ حاجت نہ رکھی جو چاہے خود اپنے ارادے سے کر لے گا خدا چاہے یا نہ چاہے اور یہ سمجھے کہ خدا سے اوپر تجھے اختیار حاصل ہے تو تو نے اللہ کے ارادے میں اپنے شریک ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر فرمایا ايها السائل الله يشج و يداوى فمنه الداء و منه الدواء اعقلت عن الله امره۔



اے سائل بیشک اللہ زخم پہنچاتا ہے اور اللہ ہی دوا دیتا ہے تو اسی سے مرض ہے اور اسی سے دوا کیوں تو نے اب تو اللہ کا حکم سمجھ لیا، اس نے عرض کی ہاں حاضرین سے فرمایا الآن اسلم اخوکم فقوموا فصافحوہ۔ اب تمہارا یہ بھائی مسلمان ہوا کھڑے ہو اس سے مصافحہ کرو۔

پھر فرمایا لو ان رجلا عندی من القدریۃ لاخذت برقبته ثم ازال اجوئھا حتی اقطعھا فانھم یہود هذه الامۃ و نصاراھا و مجوسھا۔

اگر میرے پاس کوئی شخص ہو جو انسان کو اپنے افعال کا خالق جانتا اور تقدیر الہی سے وقوع طاعت و معصیت کا انکار کرتا ہو تو میں اس کی گردن پکڑ کر دو چتر ہوں گا یہاں تک کہ الگ کاٹ دوں، اس لئے کہ وہ اس امت کے یہودی و نصرانی و مجوسی ہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۹۸-۱۹۹“

شیخ الحداد

# تعارف

قوارع القہار علی المجسمۃ الفجار

(فرقہ مجسمہ پر خداوند قہار کی قیامتیں اور رب کی تنزیہات کا بیان)

۱۳۱۸ھ کا تصنیف کردہ یہ رسالہ قاہرہ دراصل مکمل جواب اور کامل رد ہے ایک بدعتی گمراہ نجدی کی اس تحریر کا کہ اس نے لکھا ہے ”الرحمن علی العرش استوی“ اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھایا چڑھایا ٹھہرا، ان تین معنی کے سوا اس آیت میں جو کوئی اور معنی کہے گا وہ بدعتی ہے“ اس پر اس نے چند کتابوں کے غلط حوالے بھی درج کئے ہیں۔

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اللہ عزوجل مکان و جہت اور جلوس و قعود وغیرہ تمام عوارض جسم و جسمانیات اور عیوب و نقائص سے پاک و منزہ ہے۔

پھر اس نجدی تحریر کا رد و ابطال کرتے ہوئے امام احمد رضا نے خدا کی تنزیہ سے متعلق مفصل و مدلل اور سیر حاصل کلام کیا ہے اور لکھا ہے کہ

تنزیہات باری تعالیٰ میں عقیدہ اہل سنت و جماعت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر عیب و نقصان، احتیاج، تشبہ و تعطیل، تغیر و تبدل، جسم و جسمانیات، شکل و صورت، حدود و طرف، جہت و مکان، طول و عرض و عمق، جلوس و قعود وغیرہ تمام عوارض جسم و جسمانیات سے پاک و منزہ اور مبرا ہے۔ اس کے بعد آیات مشابہات کے بارے میں عقیدہ حقہ اہل سنت کیا ہے اس کی توضیح و تشریح فرمائی کہ قرآن کی آیتیں دو قسم کی ہیں۔

۱:- **محکمات**، جن کے معنی صاف و صریح ہوں اور بے دقت سمجھ میں آئیں جیسے اللہ تعالیٰ کی پاکی و بے نیازی و بے مشکی کی آیتیں وغیرہ۔

۲:- **مشابہات**، جن کے معنی واضح المراد نہ ہوں بلکہ ان کے معنی میں دقت و اشکال ہوں، یا تو ان کے ظاہر الفاظ سے کچھ سمجھ میں نہیں آتا جیسے حروف مقطعات الم وغیرہ۔ یا اگر معنی سمجھ میں آئے تو وہ اللہ عزوجل پر محال و ممنوع ہو جیسے الرحمن علی العرش استوی

وید اللہ وغیرہا۔

لہذا جن آیات کے معنی سمجھ میں آئیں ان پر لور جن کے معنی و مراد سمجھ میں نہ آئیں ان پر بھی یہ ایمان و یقین رکھنا کہ ان سے اللہ تعالیٰ کی جو مراد ہے وہ حق و درست ہے۔

اور ان آیات کے غیر معلوم المراد معنی کی تلاش و تفتیش ناجائز و حرام ہے جو مقابلات میں سے ہیں، یہی عقیدہ اہلسنت و جماعت ہے۔

چونکہ اسی وہابی تحریر کی تردید و تفسیح میں ”بنام“ پانچہ ”سات عنوانات قائم کئے گئے ہیں اور ہر پانچہ کے تحت تردید کی ضربیں شمار کی گئی ہیں اس طرح ساتوں پانچوں میں ۲۵۰ ضربیں ہیں لہذا اس مناسبت سے رسالہ متذکرہ کا دوسرا نام ”ضرب قہاری“ بھی رکھا گیا ہے۔

یہ امام احمد رضا کا نرالا اور انوکھا انداز تردید ہے کہ عنوان ہی سے جلالت علمی اور تیور تحریر کا پتہ چل جاتا ہے یہ ان کے عقیدہ حقہ و راسخہ اور تصلب فی الدین کی واضح و بین دلیل ہے۔

اور یہ رسالہ حقہ جمادی سائز کے ۴۴ صفحات پر مبسوط و محیط ہے اور اس میں ۲۳ وہابی کش حدیثیں شریک تحریر ہیں۔

# احادیث

## قوارع القهار علی المجسمة الفجار

اللہ عزوجل مکان سے پاک ہے اور یہ کہ بندہ کہیں ہو اللہ عزوجل سے قرب و بعد میں یکساں ہے حدیث میں ہے

۱۵۳۔ امام بیہقی کتاب الاسماء والصفات میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طبقات آسمان پھر ان کے اوپر عرش پھر طبقات زمین کا بیان کر کے فرمایا والذی نفس محمد بیدہ لو انکم دلیتم احدکم بحبل الی السابعة لهبط علی اللہ تبارک و تعالیٰ ثم قراء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم هو الاول و الآخر و الظاهر و الباطن۔

قسم اس کی جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے اگر تم کسی کو رستی کے ذریعہ سے ساتویں زمین تک لٹکاؤ وہاں بھی وہ اللہ عزوجل ہی تک پہنچے گا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے اول و آخر و ظاہر باطن۔ (فی مسند احمد و جامع ترمذی ایضاً) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۳۸“ قوارع القهار (ترمذی ۱۶۵۸۲، سورة الحديد)

۱۵۴۔ حدیث۔ یقول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انت الظاهر فلیس فوقک شیء و انت الباطن فلیس دونک شیء و اذا لم یکن فوقه شیء و لا دونه شیء لم یکن فی مکان۔

یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب عزوجل سے عرض کرتے ہیں تو ہی ظاہر ہے تو کوئی تجھ سے اوپر نہیں اور تو ہی باطن ہے تو کوئی تیرے نیچے نہیں جب اللہ عزوجل سے نہ کوئی اوپر ہو نہ کوئی نیچے تو اللہ تعالیٰ کسی مکان میں نہ ہوا۔ یہ حدیث صحیح مسلم شریف و سنن ابی داؤد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ ورواہ البیہقی فی الاسم الاول و الآخر۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۳۹“ قوارع القہار۔ (ابوداؤد ۶۸۸۷۲، باب ما یقول عند النوم) (مسلم

اللہ تعالیٰ کے ازلی وابدی ہونے پر ایک حدیث  
۱۵۵۔ صحیح بخاری شریف میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کان اللہ تعالیٰ و لم یکن شیء غیرہ۔

اللہ تعالیٰ تھا اور اس کے سوا کچھ نہ تھا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۴۱“ قوارع الشہار۔ (بخاری  
۱/۳۵۳، کتاب بدء الخلق باب ما جاء من)

اللہ عزوجل سے جانب و طرف کی نفی عقیدہ حقہ ہے اس حدیث میں جنت کا ذکر بطور  
تقسیم ہے۔

۱۵۶۔ صحیح بخاری میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم فرماتے ہیں ان احدکم اذا كان في الصلاة فان الله وجهه فلا يتخمن احدكم  
قبل وجهه في الصلاة۔

جب تم میں کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہے تو ہرگز کوئی  
شخص نماز میں سامنے کو کھکار نہ ڈالے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۴۲“ قوارع الشہار (بخاری ۱/۵۸۸،  
باب حدث البزاق باليد من المسجد)

نزول و اجلال باری تعالیٰ اور دعائے شب کے قبول ہونے کا یقین

۱۵۷۔ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہ و ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ينزل ربنا كل ليلة الى السماء الدنيا حين يبقى  
ثلث الليل الآخر فيقول من يدعوني فاستجب له۔ الحديث۔

ہمارا رب عزوجل ہر رات تمہاری رات رہے اس آسمان زیریں تک نزول کرتا ہے اور ارشاد  
فرماتا ہے کوئی دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۴۳“ قوارع  
لفہار۔ (بخاری ۱/۵۳۳، باب الدعاء و الصلوة من آخر الليل)

فرضیت نماز اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مکان ترقی کا ذکر

۱۵۸۔ صحیح بخاری میں ہے فقال وهو مكانه يا رب خفف عنا فان امتي لا تستطيع هذا۔  
یعنی جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں اور حضور سدرہ سے  
واپس آئے آسمان ہفتم پر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تخفیف چاہنے کے لئے گزارش کی حضور

ممشورۃ جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام پھر عازم سدرہ ہوئے اور اپنے اسی مکان سابق پر پہنچ کر جہاں تک پہلے پہنچے تھے اپنے رب سے عرض کی الہی ہم سے تخفیف فرمادیا جائے کہ میری امت سے اتنی نہ ہو سکیں گی۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۴۴“ فوارع نقہار۔ (بخاری اول، ص ۵۱ باب کیف فرضت الصلوۃ الخ، ص ۵۴۸، باب نعرج۔)

اذن شفاعت کے بعد حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امت عاصی کی شفاعت فرمائیں گے۔

۱۵۹۔ صحیح بخاری حدیث شفاعت میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے فاستاذن علی ربی فی دارہ فیوذن لی علیہ۔

میں اپنے رب پر اذن طلب کروں گا اس کی حویلی میں تو مجھے اس کے پاس حاضر ہونے کا اذن ملے گا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۵۳“ فوارع نقہار۔ (بخاری ۱۱۰۸، باب قول اللہ وجوہ یومئذ۔ خیرۃ الخ۔)

جنت کے برتن اور جنت عدن میں دیدار رب عزوجل کا بیان

۱۶۰۔ صحیحین میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنتان من فضۃ آیتہما و ما فیہما و جنتان من ذہب آیتان و ما فیہما و ما بین القوم و بین ان ینظروا الی ربہم عزوجل الارداء الکبریاء علی وجہہ فی جنة عدن۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو جنتیں چاندی کی ہیں ان کے برتن اور جو کچھ ان میں ہیں سب چاندی کے ہیں، اور دو جنتیں سونے کی ہیں ان کے برتن اور جو کچھ ان میں ہیں سب سونے کے ہیں اور جنت عدن میں دیدار رب عزوجل کے اور ان لوگوں کے درمیان سوائے ردائے کبریا کے کوئی چیز حائل نہیں ہوگی۔ (مولف) (بخاری ۱۱۰۹، باب قول اللہ وجوہ یومئذ ناظرۃ الخ۔)

رب عزوجل کا دیدار حلقہ انبیاء و صدیقین اور حلقہ شہدا کے مابین منبر نور پر ہوگا

۱۶۱۔ بزار و ابن ابی الدنیا اور طبرانی بسند جید قوی اوسط میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث دیدار اہل جنت ہر روز جمعہ میں مرفوعاً راوی فاذا کان یوم الجمعة نزل تبارک و تعالیٰ من علیین علی کرسیہ ثم صف الکرمی بمنابر من نور و جاء النبیون حتی

يخلقوا عليها . الحديث .

جب جمعہ کا دن ہوتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) عین سے کرسی پر نزول فرماتا ہے پھر کرسی پر نور کے منبر ہوتے ہیں اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام حلقہ لگاتے ہیں یہاں تک کہ اللہ عزوجل ان پر تجلی فرماتا ہے۔ (مولف) (کنز العمال ۷/۳۶۲)

اللہ عزوجل سے مکان کی نفی عقیدہ اہلسنت ہے ان احادیث میں مکان و آسمان کا ذکر بطور تفہیم و تذکرہ ہے

۱۶۲۔ احمد و ابن ماجہ و حاکم و صحیح ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث قبض روح میں مرفوعاً راوی فلا يزال يقال لها ذلك حتى تنتهي الى السماء التي فيها الله تبارك و تعالیٰ۔

برابر اس (یعنی روح) سے یہ کہا جاتا رہے گا یہاں تک کہ اس آسمان میں پہنچ جائیگی جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ یعنی اس کی تجلی ہے۔ (مولف)

۱۶۳۔ مسلم و ابو داؤد و نسائی معویہ بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث جاریہ میں راوی قال لها اين الله قالت في السماء قال انت رسول الله قال اعتقها فانها مومنة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جاریہ سے فرمایا کہ اللہ عزوجل یعنی اس کا نور یا اس کی تجلی تیرے عقیدہ میں کہاں ہے؟ بولی آسمان میں فرمایا میں کون ہوں عرض کی آپ اللہ کے رسول ہیں حضور نے فرمایا اے آزاد کردہ کہ وہ ایمان والی ہے۔ (مولف) (مسلم ۱/۲۰۳، باب تحریر الکلام فی الصلوٰۃ)

۱۶۴۔ ابو داؤد و ترمذی بافادہ تصحیح عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ارحموا من في الارض يرحمكم من في السماء۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم زمین والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔ یعنی جس کی حکومت و قدرت آسمان تک میں ہے۔ (مولف) (ترمذی ۲/۱۴، باب ماجاء فی رحمة الناس)

بیوی کا شوہر کو ناراض رکھنا رب کی ناراضی کا سبب ہے

۱۶۵۔ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم والذي نفسي بيده ما من رجل يدعو امرأته الى فراشها فتأبى عليه الا كان الذي في السماء ساخطا عليها حتى يرضى عنها۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی عورت کو اپنے پچھونے میں بلائے اور عورت انکار کرے تو اس سے وہ ناراض ہوتا ہے جس کی حکومت آسمان میں جاری ہے یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ یہاں تک کہ شوہر اس سے راضی ہو جائے۔ یعنی بلا وجہ شرعی شوہر کو ناراض رکھنے میں اللہ عز و جل کی ناراضی ہے۔ (مولف) (مسلم ۱۴۳۲، بحار، تہذیب، منہ عبد من فرش روحہ)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صبر و رضا پر ایک حدیث

۱۶۶۔ ابو یعلیٰ و بزار و ابو نعیم بسند حسن ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما القی ابراهیم فی النار قال اللہم انت فی السماء واحد و انی فی الارض واحد عبدک۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آگ میں ڈالا گیا تو عرض کی الہی تو آسمان میں تھا ایک معبود ہے اور میں زمین میں تھا تیرا ایک بندہ ہوں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۵۳، "فروع فقہیہ" (کنز العمال، ۱۲/۱۰۹)

لا الہ الا اللہ کی عظمت و جلالت یہ ہے کہ وہ کونین سے زیادہ معظم ہے حدیث میں ہے۔ ۱۶۷۔ ابو یعلیٰ و حکیم و حاکم و سعید بن منصور و ابن حبان اور بیہقی کتاب الاسماء میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً راوی اللہ عز و جل نے فرمایا یا موسیٰ لو ان السموات السبع و عامرہن غیری و الارضین السبع فی کفہ و لا الہ الا اللہ فی کفہ مالت بہم لا الہ الا اللہ۔

اے موسیٰ اگر ساتوں آسمان و زمین اور میرے علاوہ ان کے باشندے ترازو کے ایک پلڑے میں ہوں اور لا الہ الا اللہ ایک پلڑے میں تو لا الہ الا اللہ والا پلڑا جھک جائے گا۔ (مولف)

بندے کی دعا اللہ تبارک و تعالیٰ سنتا ہے کہ وہ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے ۱۶۸۔ بخاری میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا ایہا الناس اربعوا علی انفسکم فانکم لاتدعون اصم و لا غائباً انکم تدعون سمیعاً قریباً و هو معکم۔

اے لوگو اپنے نفس پر نرمی کرو کیونکہ تم کسی بہرے اور غائب سے دعا نہیں کر رہے ہو بلکہ تم تو اس رب کریم سے دعا کر رہے ہو جو سنتا ہے قریب ہے۔ اور وہ تمہارے ساتھ ہے (مولف)



۱۶۹۔ اسی حدیث کی ایک روایت میں ہے ان الذین تدعون اقرب الی احدکم من

عنق راحلتہ۔

یعنی جس سے تم دعا کرتے ہو وہ تمہاری سواری کی گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔ (مولف)

حالت سجدہ میں کثرت دعا کے حکم میں ایک حدیث

۱۷۰۔ مسلم و ابوداؤد و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم فرماتے ہیں اقرب ما یكون العبد من ربه وهو ساجد فاکثروا الدعاء۔

سب سے زیادہ قرب بندے کو اپنے رب سے حالت سجود میں ہوتا ہے تو اس میں دعا کی

کثرت کرو۔ (مولف) (مسلم ۱/۱۹۱، باب ما یقول فی رکوع و السجود)

بندے کے ذکر و دعا کے وقت اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے

۱۷۱۔ ویلمی ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے

ہیں قال اللہ تعالیٰ انا خلفک و امامک و عن یمینک و عن شمالک یا موسیٰ انا جلیس

عبدی حین یدکرنی و انا معہ اذا دعانی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تیرے آگے پیچھے، دائیں اور بائیں ہوں، اے موسیٰ میں اپنے

بندے کا ہمیشہ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھ سے

دعا کرے۔ (مولف) (کنز العمال ۱/۳۸۸)

اللہ تعالیٰ بندے سے ویسا ہی معاملہ فرماتا ہے جیسا وہ اس سے گمان رکھتا ہے

۱۷۲۔ بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرماتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے انا عند ظن عبدی بی و انا معہ اذا ذکرنی۔

میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوتا ہوں جو مجھ سے رکھے اور میں اس کے ساتھ ہوں

جب وہ میرا ذکر کرے۔ (مولف) (کنز العمال ۳/۸۱)

۱۷۳۔ مستدرک میں بروایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے حدیث قدسی ہے عبدی انا عند ظنک بی و انا معک اذا ذکرتنی۔

اے میرے بندے میں تیرے گمان کے پاس ہوں جو تجھے مجھ سے ہو اور میں تیرے ساتھ

ہوں جب تو میرا ذکر کرے۔ (مولف) (کنز العمال ۳/۸۰)

خدا کی بارگاہ میں بندے کی سجدہ ریزی پر ایک حدیث

۴۷۱۔ سعید بن منصور ابو عمارہ سے مرفوعاً راوی الساجد یسجد علی قدمی اللہ تعالیٰ۔  
سجدہ کرنے والا اللہ کے قدموں پر سجدہ کرتا ہے۔ جو اس کی شان کے لائق ہے۔ (مولف)

”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۵۵“ فوراً فقہر

مقرب بارگاہ خاہر و باطن میں ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اس کے متعلق ایک حدیث

۵۷۱۔ طبرانی کبیر میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی اجد نفس الزحمن عن ھینا و اشار الی الیمن

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا بیشک میں زحمن کی

خوشبویراں سے پاتا ہوں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۵۶“ فوراً فقہر

# تعارف

مقامع الحدید علی خد المنطق الحدید  
 (”منطق جدید“ کے رخسار پر لوہے کا گرز اس کی تردید کا بیان)

رجب ۱۴۰۳ھ میں ایک کتاب منطق مسمیٰ ”المنطق الحدید لناطق النالہ الحدید“ جس میں قدم اشیاء، عقول عشرہ اور دیگر مزعومات و مزخرفات فلاسفہ مذکور و مسطور ہیں اس کے کچھ اقتباسات کے متعلق سوال کیا گیا اور سائل نے ان اقتباسات کو آٹھ اقوال پر منقسم کر کے ان کے مندرجات پر حکم شرعی طلب کیا (یہاں ان اقوال کی نقل طوالت سے خالی نہیں کیونکہ وہ اصل کتاب میں موجود ہیں اس لئے وہاں ملاحظہ ہوں)

امام احمد رضا بریلوی نے دلائل نقلیہ و عقلیہ اور متعدد طرق و وجوہات سے اس منطقی اور اس کی ”منطق جدید“ اور اس کے خرافات و ہذیانات غرضیکہ وہ تمام مندرجات و مشتملات جو کسی بھی اعتبار سے دائرہ شریعت و اسلام میں شامل و داخل نہیں، کا جس فاضلانہ و محققانہ انداز سے رد بیان کیا ہے وہ ان کی جلالت علمیہ اور شان تجدید کا واضح و بین ثبوت ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ

”فی الواقع عامہ اقوال مذکورہ سخت شنیع و فظیح ہیں اور شرع مطہر میں ان کے قائل کا حکم نہایت شدید و وجیع ہے“

سائل کے پیش کردہ تمام اقوال شنیعہ کا الگ الگ مدلل و مفصل جواب باصواب رقم کرنے کے بعد ”حکم اخیر“ کے تحت فرماتے ہیں کہ

اقوال مذکورہ بعض حرام و گناہ اور بعض بدعت و ضلالت اور اکثر و بیشتر خاص کلمات کفر ہیں۔ اور اخیر میں اس کتاب مذکور کے نام پر بحث کرتے ہوئے اسے بارہ وجوہات سے غلط و باطل قرار دیا ہے

اور خاتمہ کتاب میں چند تنبیہات کے ذریعہ علمائے ماس خصوصاً علم منطق کے طلبہ کو آگاہ و خبردار کیا ہے کہ علوم نقلیہ کا حصول علوم عقلیہ سے بہتر و احسن ہے بلکہ علوم دینیہ کی تحصیل مقصود بالذات ہے۔

تحقیقات ایقہ پر مشتمل یہ رسالہ ۷۷ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۴ حدیثیں شامل جواب ہیں۔

# احادیث

## مقام الحدید علی خد المنطق الحدید

وقت ضرورت اہل بدعت و ہوا کی تردید اہم فرائض سے ہے

۱۷۶۔ فی حدیث عند الخطیب وغیرہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اذا ظهرت الفتن او قال البدع و سب اصحابی فلیظہر العالم علمہ فممن لم یفعل ذلك فعليه لعنة الله و الملكة و الناس اجمعین لا یقبل الله منه صرفا و لا عدلا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب فتنے یا بدعتیں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو گالی دی جائے تو عالم دین کو چاہئے کہ وہ اپنا علم ظاہر کرے یعنی لوگوں کو شریعت بتائے، پھر جو ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ اور فرشتے اور تمام لوگوں کی لعنت اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۷۶" مقام الحدید

اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات میں غور و فکر سے ممانعت کے بارے میں دو حدیثیں

۱۷۷۔ اخرج الطبرانی فی الاوسط و ابن عدی و البیہقی وغیرہم عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تفکروا فی الآء اللہ و لا تفکروا فی اللہ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ کی نعمتوں میں غور و فکر کرو اور ذات باری میں غور نہ کرو۔ (مولف) (کنز العمال ۳/۶۵)

۱۷۸۔ و اخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تفکروا فی خلق اللہ و لا تفکروا فی کل شی و لا تفکروا فی ذات اللہ فان بین السماء السابعة الی کرسیہ سبعة آلاف نور و هو فوق ذلك۔ و اخرج ایضا عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلّفظ الحلیۃ و زاد فتهلکوا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خلق خدا میں فکر کرو اور ہر چیز میں فکر نہ کرو۔ اور نہ ذات باری میں فکر کرو کیونکہ ساتویں آسمان اور کرسی کے درمیان سات ہزار نور ہیں اور وہ اس کے اوپر ہے۔ جو اس کی شان کے

لائق ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۸۹“ مقامع الحدید

دوسری قوم سے تشبہ کی ممانعت پر ایک حدیث

۱۷۹۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من تشبه بقوم فهو منهم۔

جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے۔ اخرجہ احمد و ابوداؤد

ابویعلیٰ و الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر باسناد حسن و علقہ خ و اخرجہ الطبرانی فی

الاوسط بسند حسن عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۹۳“ مقدّمہ

تحذید۔ (ابوداؤد ۲/۵۵۹، باب فی لبس الشہرة)

# تعارف

اطائب الصیب علی ارض الطیب  
(امام احمد رضا کی مولوی طیب مکی سے مراسلت)

یہ رسالہ دراصل امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند مکتوبات گرامی کا مجموعہ ہے جو ایک غیر مقلد مولوی طیب مکی کی طرف سے آئے ہوئے خطوط کے جوابات کی شکل میں لکھے گئے تھے۔ مولوی طیب مکی پر نپسلی مدرسہ عالیہ رام پور نے سب سے پہلے خط امام احمد رضا کی بارگاہ علم و ادب میں ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ کو لکھا جس میں انہوں نے امام احمد رضا سے یہ پوچھا کہ تقلید اگر فرض قطعی ہے تو اس کی کونسی قسم فرض قطعی ہے وغیرہ۔

اس کے جواب میں امام احمد رضا نے ۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۱۹ھ میں اس کے خط کا جواب دیا اور نہایت تفصیل سے مسئلہ تقلید کو واضح و آشکار کیا اور دلائل و براہین سے تقلید کا فرض قطعی ہونا ثابت کیا۔

پھر جواب الجواب کے طور پر مولوی طیب مکی صاحب نے لکھا کہ ”مسئلہ تقلید واضح ہو اور حق بات قبول کی گئی“ لیکن ساتھ ساتھ تصرفات اولیاء کا مسئلہ بھی چھیڑ دیا۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے مسلسل دو خط لکھے ایک ۲ شعبان ۱۳۱۹ھ کو اور دوسرا ۵ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ کو لیکن مولوی طیب صاحب خاموش تماشائی بنے رہے گویا کہ امام احمد رضا کے سوالات ان پر پہاڑ سے زیادہ وزنی و گراں تھے مگر جب انہوں نے امام احمد رضا کے دو خطوط کے جواب میں اپنا تیسرا خط لکھا تو تمذیب و تمدن اور علم و اخلاق کے دائرے سے ہٹ کر بالکل عامیانہ و غیر شائستہ طرز اختیار کیا۔

پھر اس کے جواب میں امام احمد رضا نے اتمام حجت کے لئے مسلسل تین خطوط ارسال کئے، مگر مکتوب الیہ کا باب ہدایت چونکہ مسدود ہو چکا تھا اس لئے اس نے اس کے بعد پھر کوئی جواب نہیں دیا اور امام موصوف علیہ الرحمہ سے مراسلت بند کر دی۔ یہ تمام مکتوبات و مراسلات عربی زبان میں ہوئے تھے مگر افادہ عام کے لئے ان کا اردو ترجمہ بھی رسالہ مذکورہ میں مطبوع ہے۔

مجموعہ مراسلت و مسئلہ تقلید پر مشتمل یہ رسالہ ۳۳ صفحات پر مبسوط ہے اور اس میں صرف ایک حدیث پاک آئی ہے۔

## حدیث

### اطائب الصیب علی ارض الطیب

کسی بات کے نہ جاننے سے سوال کر کے معلومات کرنا چاہئے کہ حدیث میں ہے۔

۱۸۰۔ هذا سيدنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الا سئلوا ان لم يعلموا

فانما شفاء العی السؤال۔

سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہ پوچھا جب خود نہ جانتے تھے کہ عجز کا علاج تو سوال ہی ہے۔ یعنی جمالت عذر نہیں ہے کہ سوال کرنے کی تاکید قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ“ ج ۱۱، ص ۳۱۵ اطائب الصیب“ (مشکوٰۃ ۱/ ۵۵، باب الخیمہ

المفصل الثانی)

# تعارف

## فتاویٰ رضویہ جلد دوازدہم

حقائق و معلومات عامہ سے مملو و مشحون مسائل شرعیہ کا نابغہ روزگار مجموعہ ”فتاویٰ رضویہ جلد دوازدہم“ اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علوم متعددہ و فنون عدیدہ پر دسترس و مہارت تلمذ اور جامعیت کاملہ کی باطن و واضح تصویر ہے۔

اس جلد میں کسی عنوان مسلسل یا ابواب مرتبہ پر کلام نہیں کیا گیا ہے البتہ جن مسائل و مباحث پر بطور مستقل گفتگو و بحث کی گئی ہے ان کے عنوانات و شبہ سرخیال یہ ہیں۔

تاریخ، تفسیر، تجوید، رسم القرآن، فوائد فقہیہ، دینیات، تصوف و سلوک، اوراد و وظائف، فوائد حدیثیہ، شرح کلام علماء، تشریح افلاک، علم توقیت، اقتصادیات و معاشیات، علم عروض، زبان و بیان، طبعیات، علم الحیوان، تشریح الابدان، اور نجوم و کواکب وغیرہ۔

اس کے علاوہ جن مسائل و مضامین پر ضمناً بحث کی گئی ہے وہ یہ ہیں۔

فصلیۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضور کی ولادت مبارکہ، حقیقت محمدیہ اور جلوہ محمدیہ کی تشریح، مسئلہ شفاعت، معراج، ندائے یار سول اللہ، حیات انبیاء، اسماء باری تعالیٰ، فضائل قرآن، علم غیب، نسب، فضیلت سادات و اہل بیت اطہار، فضیلت فاطمہ، مناقب امام اعظم، فضائل و کرامات غوثیہ، یا شیخ عبدالقادر جیلانی کہنے کا جواز، ناد علی کے فوائد، استمداد بالغیر کا جواز، بیعت و ارشاد، فضیلت العلم و العلماء، سماع موتی، زیارت قبور للنساء، خطبہ، بیان اسماء، بارہ خلفاء کی حقیقت، حقوق زوجین، رویت ہلال، رد و ابطال، رد و بد مذہبوں، سجدہ تحیت، تحریم، سکون زمین و آسمان کا بیان، میلاد و قیام، ایصال ثواب، اور نماز و روزہ وغیرہ۔

مذکورہ عنوانات و مباحث کے علاوہ دیگر کثیر مسائل فقہ پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے اس طرح اس جلد میں کل ۲۶۴ سوالات کے تحقیقی جوابات شامل ہیں۔

لہذا اس جلد میں تحقیقات عالیہ پر مشتمل ۸۰ واقع و گرانقدر مسائل بھی شامل ہیں ان میں سے ہر ایک اپنے موضوع و بحث پر نہایت اہم اور معلومات افزا ہے۔



ان میں سے ایک رسالہ مسکٰی ”سبل الاصفیاء فی حکم الذبح للاولیاء“ فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم میں طبع ہو چکا ہے مگر شعبہ نشر و اشاعت کی بے توجہی سے زیر نظر جلد میں بھی شریک اشاعت ہو گیا ہے۔

اور میں نے پانچ رسائل سے احادیث کا استخراج کیا ہے جن کا تعاف و تبصرہ ان کے اپنے مقام پر تحریر کیا جائے گا۔ اور ان میں سے دور سالوں میں حدیث کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ یہ ہیں۔

۱:- الصمصام عنی مشکک فی آیۃ علوم الارحام۔ (علوم الارحام کی آیات سے ازالہ

تشکیک کا بیان)

اس رسالہ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اگر کوئی کسی آلہ دور بین وغیرہ کے ذریعہ سے ماں کے پیٹ میں موجود بچہ کے مذکورہ موٹ ہونے کا پتہ لگائے تو یہ نص قرآن کے ہرگز خلاف و منافی نہ ہوگا، کیونکہ جن آیات میں ”رحم مادر میں کیا ہے“ یا ”کل کیا ہوگا“ اور ”کون کہاں مرے گا“ وغیرہ علوم خمسہ کا ذکر ہے ان سے عالم الغیب اللہ تعالیٰ کے علوم ذاتیہ مراد ہیں اس لئے اگر کوئی شخص کسی آلہ یا دیگر ذرائع سے شکم مادر میں مخفی بچہ کے نزدیک ہونے کا پتہ لگائے تو یہ اسی ذات کریم کا عطا کردہ علم عظمیٰ کا کمال ہوگا۔

ہاں اگر کوئی ذاتی طور پر ادعائے علم غیب کرے تو وہ یقیناً کافر و مشرک اور گمراہ و بددین ہوگا۔ پھر امام احمد رضا نے اس رسالے میں اسی بحث کی تکمیل و تنظیم کیلئے علم کی آٹھ قسم کی ہیں، ان میں سے سات قسموں کا تعلق علوم الہیہ ذاتیہ سے ہے، ان میں کوئی اس کا ہمسرہ و شریک نہیں ہو سکتا۔

اور آٹھویں قسم میں وہ علم عام کا بیان ہے جو مخلوق و غیر مخلوق سب کو شامل ہے، اسی علم عام یا کسی آلہ و مشین کی بدولت صرف ذکور و انوث کا جان لینا علم ارحام کے تمام و کمال مضمرات کو شامل نہیں کہ اس جنین کے جو مختلف احوال و عوارض یعنی اس کے جسم پر کتنے بال ہیں ہر بال کے طول و عرض و عمق کیا ہیں، اس کے جسم میں کتنے رگ و ریشے وغیرہ ہیں انہیں سوائے خالق مطلق کے کوئی نہیں بتا سکتا الا بتعلیمہ۔

غرضیکہ امام احمد رضا نے اس رسالے میں نو ایجاد چیزوں پر فخر اور گھمنڈ کرنے والوں کے غرور و تکبر کو خاک میں ملا دیا ہے اور انہیں یکسر عاجز و ناکارہ ثابت کیا ہے کہ اس آلہ سے چیونٹی کے پیٹ میں کیا ہے لگا کر بتا دیا چیونٹی سے اور جو چھوٹا جانور ہے اس کا حال بتاؤ ہرگز نہ بتا سکو گے تو

معلوم ہوا کہ انسان بس وہی عاجز و محتاج ہے۔

اور امام احمد رضا نے اس رسالے میں نصاریٰ کی خود ساختہ مذہبی کتاب بائبل و انجیل سے کچھ ایسے حوالے پیش کئے ہیں جن سے ان کا بے عقل و سفیہ ہونا واضح ہوتا ہے، یعنی ان حوالوں کے پیش کرنے کا مقصد و منشا صرف یہ ہے کہ وہ علوم الہیہ سے برابر و ہمسری کا دعویٰ کر رہے ہیں جنہیں خود اپنی بے عقلی و سفاہت کا احساس نہیں کہ وہ ایک اور تین میں فرق نہیں جانتے اور ایک خدا کو تین مانتے ہیں وغیرہ ذلک من الخرافات و اللغوبات۔

مسئلہ علوم ارحام اور مدعی کے بطلان دعویٰ کی تحقیق و تفصیل پر مشتمل یہ رسالہ ۱۴ صفحات پر محیط ہے۔

۲:- طرد الافاعی عن حمی ہاد رفع الرفاعی۔ (غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

افضلیت کا بیان)

بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ حضرت سیدنا احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند اولیاء کرام کے ہمراہ مدینہ منورہ میں بیعت کی ہے، لہذا سید احمد کبیر رفاعی، غوث اعظم و سنگیر سے افضل ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالہ میں اسی بات کا جواب دیا ہے کہ اولیاء اللہ میں سے کسی کو اپنی طرف سے دوسرے پر فوقیت و برتری دینی نہیں چاہئے اور یہ کہ حضرت سیدنا احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکابر اولیاء و اعظم محبوبان خدا سے ہیں مگر جو عظمت و بزرگی محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہے وہ معاصرین و متاخرین میں کسی اور کو حاصل نہیں ہوئی وہ قطب الاقطاب ہیں اور غوثیت کبریٰ کے مقام رفیع پر فائز ہیں۔

پھر امام احمد رضا نے ”بہجة الاسرار“ کی گیارہ مستند عبارتوں اور دیگر گیارہ اقوال ائمہ و علماء سے ثابت کیا ہے کہ غوث پاک قطب الاقطاب ہیں، ان کا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے وہ بے مثل و بے مثال سلطان الاولیاء ہیں وہ صاحب کرامات کثیرہ ہیں۔

الغرض فضائل و مناقب اور کرامات غوثیت مآب پر مشتمل یہ رسالہ جلیلہ ۲۳ صفحات پر مبسوط ہے۔

مسائل شکی کا یہ عظیم و جلیل تحقیقی مجموعہ فتاویٰ جہازی سائز کے ۳۰۰ صفحات پر پھیلا ہوا

ہے اور اس میں مع جملہ مسائل و مسائل کے کل ۷۶ حدیثیں شریک بحث ہیں۔

# تعارف

نطق الہلال بارخ ولاد الحبيب و الوصال  
(حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت طیبہ اور وصال اقدس کی  
صحیح تاریخ کا بیان)

ح ۱۳۱ھ کا تصنیف کردہ یہ رسالہ مقدمہ دو فصلوں پر مشتمل ہے، فصل اول میں چھ سوالوں پر مشتمل ایک استفتاء کا جواب ہے۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالہ میں ہر ایک سوال کا موقع جواب تحریر کیا ہے۔ اقوال مختلفہ واردہ کے اظہار کے بعد قول رائج و معتمد علیہ کی تصریح فرمائی ہے۔ ذیل میں بالترتیب سوال و جواب اس طرح ہیں۔

۱:- سوال، استقرار نطفہ مذکیہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس ماہ اور کس تاریخ میں ہوا؟

جواب، بعض یکم رجب کہتے ہیں اور بعض دسویں محرم، اور صحیح یہ ہے کہ ماہ حج کی بارہویں تاریخ کو نطفہ مطہرہ قرار پایا۔

۲:- سوال، دن کیا تھا؟

جواب، کہا گیا ہے کہ روز دو شنبہ تھا اور صبح یہ ہے کہ شب جمعہ تھی۔

۳:- سوال، مدت حمل شریف کس قدر تھی؟

جواب، دس ونو اور سات و چھ مہینے سب کچھ کہا گیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ مدت حمل شریف نو مہینے ہے۔

۴:- سوال، ولادت شریفہ کا دن کیا ہے؟

جواب، ولادت طیبہ بالا تفاق روز دو شنبہ کو ہوئی۔

۵:- سوال، مہینہ کیا تھا؟

**جواب،** رجب، صفر، ربیع الاخر، محرم اور رمضان سب کچھ کہا گیا ہے اور صحیح و مشہور اور قول جمہور ربیع الاول شریف ہے اور تاریخ ولادت مبارکہ میں بھی اقوال بہت مختلف ہیں یعنی ۲-۸-۱۰-۱۲-۱۷-۱۸-۲۲۔ یہ سات اقوال ہیں مگر مشہور و معتبر بارہویں ربیع الاول شریف ہے۔ مکہ معظمہ میں ہمیشہ اسی تاریخ میں مکان مولد اقدس کی زیارت کرتے ہیں اور خاص اس مکان جنت نشان میں اسی تاریخ کو مجلس میلاد منعقد ہوتی ہے۔

۶:- سوال، شمسی تاریخ کیا تھی؟

**جواب،** ولادت اقدس ہجرت مقدسہ سے ۵۳ برس پہلے ہے، یعنی ۲۰ اپریل ۵۷۱ء میں۔

اور فصل دوم، میں صرف یہ ایک سوال ہے کہ

وصال شریف کی تاریخ کیا ہے؟

**جواب،** قول مشہور و معتمد جمہور بارہویں ربیع الاول شریف ہے۔

لیکن امام احمد رضا نے علم توقیت و علم ہیئت سے اس بات کی تحقیق فرمائی ہے کہ وصال اقدس ۱۳ ربیع الاول بروز دو شنبہ مطابق ۸ جون ۶۳۲ء کو ہوا۔

امام احمد رضا بریلوی نے اپنے مذکورہ تمام جوابات کو احادیث مبارکہ اور اقوال ائمہ و علماء سے مؤید و موثق و محقق کیا ہے اور نو صفحے پر مبسوط اس رسالہ جلیلہ میں ۵ حدیثیں باعث ازدیاد زینت ہیں۔

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد دوازدہم

مرتد کی سزا قتل ہے

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من بدل دینہ فاقتلوه۔ رواہ احمد و

الستة الا مسلما عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کرو۔ (ترمذی ۱۰۷۰، بیہقی ۲۰۷، حنفی ۱۰۷۰)

انبیاء کرام علیہم السلام کے آپس میں رشتے سے متعلق ایک حدیث

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الانبیاء بنو علالت۔

تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام آپس میں علاقائی بھائی ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۱۲۷

۲۲" (بخاری ۱۸۹۴، باب قول اللہ عزوجل واذکر فی الكتاب مریم الخ)

ثعلبہ بن ابی حاطب نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو اس کی مذمت میں یہ آیت اتری جس کا

بیان ان دونوں حدیثوں میں ہے

۸۔ تفسیر امام ابن جریر میں ہے حدثنی محمد بن کبیر حدثنی ابی حدثنی عمی

حدثنی ابی عن ابیہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رجلا یقال له ثعلبہ بن ابی

حاطب اخلف اللہ ما وعدہ فقص اللہ تعالیٰ شانہ فی القرآن ومنہم من عاهد اللہ الی

قوله یکذبون۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ ایک آدمی کو ثعلبہ بن ابی حاطب کہا جاتا

اس نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کر کے اس کا خلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا قصہ قرآن عظیم میں اس

طرح بیان فرمایا کہ اور ان میں کوئی وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے

دے گا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ہم ضرور بھلے آدمی ہو جائیں گے۔ (مولف) "فتاویٰ

رضویہ ج ۱۲، ص ۳۳"

۹۔ تفسیر ابن جریر و ثعلبی وغیرہم حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

فانزل الله فيه من عاهد الله و عند رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم رجل من اقارب ثعلبة فسمع ذلك فخرج حتى اتاه فقال و يحك يا ثعلبة قد انزل الله فيك كذا و كذا فخرج ثعلبة حتى اتى النبی صلى الله تعالى عليه وسلم فسأله ان يقبل صدقته فقال ان الله منعني ان اقبل منك صدقتك ثم اتى ابا بكر حين استخلف فقال اقبل صدقتي فقال لم يقبلها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و انا اقبلها فلما ولى عمر اتاه فقال يا امير المؤمنين اقبل صدقتي فقال لم يقبلها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و لا ابوبكر و لا انا اقبلها ثم ولى عثمان فاتاه فسأله فقال لم يقبلها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و لا ابوبكر و لا عمر رضى الله تعالى عنهما و انا لا اقبلها فلم يقبلها منه و هلك ثعلبة فى خلافة عثمان رضى الله تعالى عنه۔ اہ مختصر۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ثعلبہ کے بارے میں آیت نازل فرمائی و منہم من عاهد اللہ الخ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ثعلبہ کے رشتہ دار کا ایک آدمی تھا اس نے جب یہ آیت سنی تو ثعلبہ کے پاس آکر کہا کہ تمہارے لئے خرابی ہے اے ثعلبہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تیرے بارے میں ایسی ایسی آیت نازل فرمائی ہے تو ثعلبہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں آکر صدقہ قبول کرنے کی درخواست کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا صدقہ قبول کرنے سے اللہ تعالیٰ نے ممانعت کر دی ہے۔ ثعلبہ پھر وہی صدقہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں لایا اور کہا کہ میرا صدقہ قبول کیجئے حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیری زکوٰۃ قبول نہ فرمائی اور میں قبول کر لوں ہر گز نہ ہوگا، پھر خلافت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر لایا عرض کی امیر المؤمنین میرا صدقہ قبول کر لیجئے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابو بکر صدیق قبول نہ فرمائیں اور میں لے لوں یہ کبھی نہ ہوگا، پھر خلافت ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لایا پھر قبول کرنے کی گزارش کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صدیق و فاروق نے قبول نہ فرمائی میں بھی نہ لوں گا، پھر ثعلبہ انہیں کی خلافت میں ہلاک ہو گیا۔ (مؤلف) "فتویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۳۳"

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی رسول یا نبی نہیں آئے

۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اولیٰ بعیسیٰ بن مریم فی الدنیا

و الاخرة ليس بيني و بينه نبى۔

دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ عیسیٰ بن مریم کا ولی میں ہوں میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ رواہ احمد و الشیخان و ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۴۸۹۱، باب قول اللہ عز و جل و ذکر فی لکتاب مریم الخ)

دعائے ابراہیم اور نوید عیسیٰ

۱۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا دعوة ابراهيم و كان آخر من بشرى عيسى بن مريم۔

۔ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں اور سب میں پچھلے میری بشارت دینے والے عیسیٰ تھے علیہم الصلاۃ و السلام۔ رواہ الطیالسی و ابن عساکر و غیرہما عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۷۳“ (کنز العمال ۴۱/۲)

# تعارف

اقامة القيامة على طاعن القيام لنبي تهامة  
(میلاد و قیام کا تحقیقی و تفصیلی بیان)

۱۲۹۸ھ کو سوال ہوا کہ مجلس میلاد میں وقت ذکر ولادت حضور خیر الائمہ علیہ افضل الصلاۃ والسلام قیام کرنا کیا ہے؟

بعض لوگ اس قیام سے انکار کرتے اور اسے بدعت سیئہ کہتے ہیں۔  
اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے سو سے زائد ائمہ و علماء کی تحقیق و تصدیق سے روشن و ظاہر کیا کہ

ذکر ولادت شریف کے وقت قیام مستحب و مستحسن ہے کہ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت طیبہ پر مسرت و شادمانی اور حضور کی تعظیم و تکریم کا اظہار ہے اور اہل اسلام میں یہ مشہور و معروف ہے بلکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت عرب و مصر و شام و روم و اندلس اور تمام بلاد اسلام میں اس کے استحباب و استحسان پر اجماع و اتفاق کئے ہوئے ہے۔  
اور اسے بدعت سیئہ و ناجائز نہ کہے گا مگر بدعتی اور تعظیم نبی کا منکر، ہاں یہ بدعت ضرور ہے مگر بدعت حسنہ ہے۔

پھر امام احمد رضا نے بدعت کے ہمہ اقسام پر روشنی ڈالی ہے اور متعدد امثال و نظائر سے واضح کیا ہے کہ ہر بدعت، سیئہ نہیں ہوتی بلکہ بعض مستحبہ و مباحہ اور بعض واجبہ بھی ہوتی ہے۔  
الحاصل مجالس میلاد منعقد کرنا اور احوال ولادت و معجزات اور حلیہ شریفہ و غیرہ کا ذکر کرنا اور اس کے سننے یا سنانے کو حاضر ہونا اور مکان آراستہ و مزین کرنا، گلاب و خوشبو چھڑکنا اور دن یا وقت مقرر کرنا، کھانا کھلانا، شیرینی وغیرہ تقسیم کرنا، آیات قرآنیہ پڑھنا اور ذکر ولادت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت اظہار تعظیم و احترام کے لئے قیام کرنا سب بلاشبہ مستحب و جائز ہے۔

امام احمد رضا نے اس رسالہ جلیلہ کو دو مقام پر منقسم کیا ہے۔



**مقام اول :-** میں عبارت ائمہ و علماء سے میلاد و قیام کا استحباب و جواز ثابت کیا گیا ہے۔

**مقام دوم :-** میں قواعد شرعیہ کی روشنی میں جواز قیام کا استدلال اور ۱۴ انکاتی تجاویز پیش کی گئی ہیں، جن سے مسئلہ میلاد و قیام اور دیگر مسائل نزاعیہ واضح و آشکار ہو گئے ہیں۔

چنانچہ امام احمد رضا اختتام رسالہ میں تحریر کرتے ہیں کہ

فتیر اپنے رب کریم کے فضل عمیم سے امید رکھتا ہے کہ یہ فتویٰ نہ صرف قیام ہی میں بیان کافی و برہان شافی ہو بلکہ بحول اللہ تعالیٰ اکثر مسائل نزاعیہ میں قول فیصل پر مشعل ہدایت ہو جائے۔

اور یہ اہم فتویٰ گیارہ علمائے بدایوں و رامپور کی تصدیقات و توثیقات سے بھی آراستہ و مزین ہے۔ مسئلہ میلاد و قیام کی تحقیق و توضیح پر مشتمل یہ رسالہ جہازی سائز کے ۳۹ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۱۴ حدیثیں شریک مضمون و بحث ہیں۔

# احادیث

## اقامة القيامة على طاعن القيام لنبي تهامة

امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے فضائل میں سے ایک فضیلت

۱۲۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوتی۔

”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۶۳“ اقامة للقيامة۔ (کنز العمال ۱۳/۷۱۳)

عامہ مومنین و مسلمین کے نیک عمل کی پیروی کرنے میں حرج نہیں

۱۳۔ روی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً وموقوفاً ماراه المسلمون

حسناً فهو عند الله حسن۔

اہل اسلام جس چیز کو نیک جانیں وہ خدا کے نزدیک بھی نیک ہے۔ (الاشباه والنظائر، ص ۱۳۹)

انسان کی تعظیم و تکریم کے بارے میں ایک حدیث

۱۴۔ قوله عليه الصلاة والسلام خالقوا الناس باخلاقهم۔ رواه الحاكم وقال

صحيح على شرط الشيخين۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں سے ان کی عادتوں کے موافق

برتاؤ کرو۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۶۶“ اقامة للقيامة۔ (کنز العمال ۱۰/۳۱۰) (کیسے سعادتمند بنیں، ص

۴۲۱، آداب سماع)

سوا اعظم کا اتباع کرو ورنہ بہکنے کا اندیشہ ہے

۱۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما یا کل الذئب القاصیہ۔

بھیریا اسی بکری کو کھاتا ہے جو گلہ سے دور ہوتی ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۷۲“

اقامة القيامة۔

حلال و حرام اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا بیان کتابوں اور پیغمبروں کے ذریعہ

۱۶۔ نصر کتاب الحجۃ میں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای قال اللہ

عزوجل خلقکم وهو اعلم فبضعکم فبعث الیکم رسول من انفسکم و انزل علیکم کتابا وحدلکم فیہ حدود امرکم ان لاتعتدوها و فرض فرائض امرکم ان تتبعوها و حرم حرمت نہاکم ان تنتھوها و ترک اشياء لم يدعها نسباً فلا تکلفوها و انما ترکھا رحمة لکم۔

بیشک اللہ عزوجل نے تمہیں پیدا کیا اور وہ تمہاری ناتوانی جانتا تھا تو تم میں تمہیں میں سے ایک رسول بھیجا اور تم پر ایک کتاب اتاری اور اس میں تمہارے لئے کچھ حدیں باندھیں اور تمہیں حکم دیا کہ ان سے نہ بڑھو اور کچھ فرض کئے اور تمہیں حکم کیا ان کی پیروی کرو اور کچھ چیزیں حرام فرمائیں اور تمہیں ان کی بے حرمتی سے منع فرمایا اور کچھ چیزیں اس نے چھوڑ دیں کہ بھول کر نہ چھوڑیں ان میں تکلف نہ کرو اور اس نے تم پر رحمت ہی کے لئے انہیں چھوڑیں ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۷۵، اقامة القيامة“

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بعد زکوٰۃ و صدقات صدیق و فاروق اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس لانے کا حکم دیا

۷۔ اخرج الحاكم و صححه عن انس رضي الله تعالى عنه قال بعثني بنو المصطلق الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقالوا سل برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الى من ندفع صدقاتنا بعدك فقال الى ابي بكر قال فان حدث حدث فالى من فقال الى عمر قالوا فان حدث بعمر حدث فقال لي الى عثمان قالوا فان حدث بعثمان حدث فتباليكم الدهر فتبا۔ آه من خسر۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے بنی مصطلق نے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا کہ حضور سے پوچھوں، حضور کے بعد ہم اپنے اموال کی زکوٰۃ کسے دیں فرمایا ابو بکر کو عرض کی اگر ابو بکر کو کوئی حادثہ پیش آئے فرمایا عمر کو عرض کی اگر عمر کو کوئی حادثہ پیش آئے فرمایا عثمان کو عرض کی اگر عثمان کو کوئی حادثہ منہ دکھائے فرمایا اگر عثمان کا بھی واقعہ ہو تو فرمایا خرابی ہو تمہارے لئے ہمیشہ پھر خرابی ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۸۰“ اقامة القيامة۔ (کنز العمال، ۱۵/۸۵)

۱۸۔ اخرج ابو نعیم فی الحلیة و الطبرانی عن سهل بن ابی حشمة رضي الله تعالى عنه فی حدیث طویل قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اتی ابی بکر اجله

و عمر اجله و عثمان اجله فان استطعت ان تموت فمت۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب انتقال کریں ابو بکر و عمر عثمان تو اگر تجھ سے ہو سکے کہ مر جائے تو مر جانا

۱۹۔ اخرج الطبرانی فی الکبیر عن عصمة بن مالك رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و يحك اذا مات عسر فان استطعت ان تموت فمت۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ پر انفسوس جب عمر مر جائیں تو اگر ہو سکے تو مر جانا۔ حسنہ الامام جلال الدین و فی الحدیث قصہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۸۱“  
اقامة القيامة

بدعت حسنہ کے ذکر پر مشتمل دو حدیثیں

۲۰۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی نسبت ارشاد فرماتے ہیں  
نعمت هذه البدعة۔

کیا اچھی بدعت ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۸۲“

۲۱۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز چاشت کی نسبت فرماتے ہیں انہا لبدعة  
و نعمت البدعة و انہا لمن احسن ما احدث الناس۔

بیشک وہ بدعت ہے اور کیا ہی عمدہ بدعت ہے اور بیشک وہ ان بہتر چیزوں میں سے ہے جو لوگوں نے نئی نکالیں۔

قیام رمضان سے متعلق ایک حدیث

۲۲۔ سیدنا ابوامامہ بابلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں احدثتم قیام رمضان فدونوا  
علی ما فعلتم و لاتتركوا۔

تم لوگوں نے قیام رمضان نیا نکالا تو اب جو نکالا ہے تو ہمیشہ کئے جاؤ اور کبھی نہ چھوڑنا۔  
مستحب مستحب ہے

۲۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مسجد میں ایک شخص کو سبویہ کہتے سن کر اپنے

غلام سے فرمایا اخرج بنا من عند هذا المبتدع۔

نکل چل ہمارے ساتھ اس بدعتی کے پاس سے۔ (ابن عمر کی ممانعت مصلحت وقت پر

منحصر ہے ورنہ یہ بدعت حسنہ ہے۔ (مولف)

بسم اللہ نماز میں بلند آواز سے پڑھنا منع ہے

۲۴۔ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو نماز میں بسم اللہ

بآواز پڑھتے سنا فرمایا ای بنی محدث ایاک و الحدث

اے میرے بیٹے یہ نوپید بات ہے بچ نئی باتوں سے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۸۳“

وعدہ شہداء

تدوین قرآن کے بارے میں ایک حدیث جلیل

۲۵۔ صحیح بخاری شریف میں ہے عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ارسل

الی ابوبکر مقتل اهل الیمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال ابوبکر ان عمر اتانی

فقال ان القتل قد استحر يوم الیمامة بقراء القرآن و انی اخشى ان استحر القتل

بالقراء بالمواطن فیذهب کثیرا من القرآن و انی اری ان تامر بجمع القرآن قلت لعمر

کیف تفعل شیاً لم یفعله رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال عمر هذا و اللہ

خیر فلم یزل عمر یراجعنی حتی شرح اللہ صدری لذلك و رأیت فی ذلك الذی رأی

عمر قال زید قال ابوبکر انک رجل شاب عاقل لانتهمک وقد کنت تکتب الوحی

لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتبع القرآن و اجمعه فواللہ لو کلفونی نقل

جبل من الجبال ما کان اثقل علی مما امرنی به من جمع القرآن قال قلت کیف

تفعلون شیاً لم یفعله رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال هو واللہ خیر فلم یزل

ابوبکر یراجعنی حتی شرح اللہ صدری للذی شرح له صدر ابی بکر و عمر فتبعت

القرآن اجمعه. الحدیث۔

جب جنگ یمامہ میں بہت صحابہ حاملان قرآن شہید ہوئے امیر المومنین فاروق اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی یمامہ

میں بہت حفاظ قرآن شہید ہوئے اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر حاملان قرآن تیزی سے شہید ہوتے

گئے تو قرآن کا ایک بڑا حصہ ختم ہو جائے گا۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن مجید کے جمع کرنے

اور ایک جگہ لکھنے کا حکم دیں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے تو یہ کام کیا ہی نہیں تم کیونکر کرو گے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگرچہ

حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا مگر خدا کی قسم کام تو خیر ہے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس معاملہ میں مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ نے میرا سینہ اس امر کیلئے کھول دیا اور میری رائے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے سے موافق ہو گئی، پھر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تو جوان و عقل مند مرد ہے ہم تم پر کذب یا نسیان کی تہمت نہیں لگا سکتے اور بیشک تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وحی لکھا کرتے تھے تو تم قرآن تلاش کر کے جمع کرو، زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بخدا اگر مجھے ایک پہاڑ کو دوسرے پہاڑ سے جدا کرنے کی تکلیف دیتے تو جمع قرآن سے زیادہ مجھ پر گراں نہ ہوتا، پھر انہیں وہی شبہ گزرا اور عرض کی بھلا آپ ایسی بات کیونکر کرتے ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کی صدیق اکبر نے وہی جواب دیا کہ خدا کی قسم بات تو بھلائی کی ہے پھر دونوں صاحبوں میں بحث ہوتی رہی یہاں تک کہ ان کی رائے بھی شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رائے کے ساتھ موافق ہوئی اور انہوں نے قرآن عظیم جمع کیا۔ (تدوین قرآن بھی بدعت حسنہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں قرآن کی تدوین نہ ہوئی۔ مؤلف) "فتاویٰ رضویہ"، ج ۱۲، ص ۸۳ "قوت القیامہ" (بخاری،

۲/۷۴۵، باب جمع القرآن)

# تعارف

انوار الانتباه فی حل نداء یا رسول اللہ

(ندائے یا رسول اللہ کے جواز کا بیان)

سوال ۳۰۵ کو سوال پیش کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکلمہ یا ندا کرنا یعنی الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وغیرہ کہنا جائز ہے نہیں؟  
اس کے جواب میں امام احمد رضا نے حدیث و آثار اور متعدد اقوال علماء عظام سے یہ ثابت کیا ہے کہ

کلمات مذکورہ اور حرف یا کے ذریعہ سے ندا کرنا بیشک حلال و جائز ہیں اور جو انہیں ناجائز و حرام بتائے وہ گمراہ و گمراہ گر ہے۔

اس کے بعد ناد علی اور یا شیخ عبد القادر اور دیگر اولیاء کرام کی تعلیمات و معمولات بالخصوص التحیات کے ذریعہ ندا کرنے کا ثبوت و جواز فراہم کیا گیا ہے۔

اور اس مسئلہ کی توضیح و تشریح میں امام احمد رضا نے جو اقوال سلف و خلف جمع فرمائے ہیں وہ ان کی وسعت مطالعہ اور قوت استحضار و استدلال پر شاہد عدل ہیں۔

پھر رسالے کے اخیر میں فرماتے ہیں کہ فقیر غفرلہ بتوفیق اللہ عزوجل اس مسئلے میں ایک کتاب مبسوط لکھ سکتا ہے مگر منصف کے لئے اسی قدر وافی، اور خدا ہدایت دے تو ایک حرف کافی۔

مسئلہ استمداد و استعانت بالغیر کے ثبوت میں یہ رسالہ ۱۴ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں ۳ حدیثیں شریک جواب ہیں۔

## احادیث

انوار الانتباه فی حل نداء یا رسول اللہ

استمداد بالغیر اور ندائے یار رسول اللہ کے جواز و ثبوت میں تین حدیثیں

۲۶۔ حدیث صحیح جسے امام نسائی و امام ترمذی و ابن ماجہ و حاکم و بیہقی و امام الائمہ ابن خزیمہ و

امام ابوالقاسم طبرانی نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ترمذی نے حسن غریب صحیح اور طبرانی و بیہقی نے صحیح اور حاکم نے بر شرط بخاری و مسلم جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نمازیوں کے اللھم انی اسئلك و اتوجه اليك بنبيك محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بك الی ربی فی حاجتی هذه لتقضى لی اللھم فشفعه فی۔

الہی میں تجھ سے مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں بوسیلہ تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ مہربانی کے نبی ہیں یار رسول اللہ میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا ہو الہی ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۰۰“ انوار الانتباه۔ (ترمذی ۲/۹۸، باب ماجاء فی جامع الدعوات۔ باب منه)

حضور انیس بیس سال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعاء کرنے پر ایک نابینا کی حیرت انگیز شفا یابی اور حضرت عثمان غنی کی بارگاہ سے ایک شخص کی حاجت روائی

۲۷۔ امام طبرانی کی معجم میں یوں ہے ان رجلا كان یختلف الی عثمان بن عفان

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حاجة له و كان عثمان لا یلتفت الیه و لا ینظر فی حاجته فلقی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فشکی ذلك الیه فقال له عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت المیضاء فتوضاً ثم آیت المسجد فصل فیہ رکعتین ثم قل اللھم انی اسئلك و اتوجه اليك بنبينا نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بك الی ربی فیقضى حاجتی و تذکر حاجتك و روح الی حتی اروح معك فانطلق الرجل فصنع ما قال له ثم اتی باب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجاءه البواب حتی اخذه بيده فادخله علی



عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاجلسہ معہ علی الطنفسۃ و قال حاجتک فذكر حاجته فقضاها ثم قال ما ذكرت حاجتک حتی كانت هذه الساعة و قال ما كان لك من حاجة فاتنا ثم الرجل خرج من عنده فلقى عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال له جزاك الله خيرا ما كان ينظر فی حاجتی و لا يلتفت الى حتی كلمته فی فقال عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ و الله ما كلمته و لكن شهدت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و اتاه رجل ضریر فشكا اليه ذهاب بصره فقال له النبی صلى الله تعالى عليه وسلم أیت المیضاة فتوضا ثم صل ركعتین ثم ادع بهذه الدعوات فقال عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوالله ماتفرقنا و طال بنا الحديث حتی دخل علينا الرجل كأنه لم یکن به ضرر قط۔

یعنی ایک حاجت مند اپنی حاجت کے لئے امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آتا جاتا امیر المومنین نہ اس کی طرف التفات کرتے نہ اس کی حاجت پر نظر فرماتے اس نے عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی شکایت کی انہوں نے فرمایا وضو کر کے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر دعا مانگ الہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے توجہ کرتا ہوں یا رسول اللہ میں حضور کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائے اور اپنی حاجت ذکر کر پھر شام کو میرے پاس آنا کہ میں بھی تیرے ساتھ چلوں، حاجت مند نے (کہ وہ بھی صحابی یا لا اقل کبار تابعین سے تھے) یوہیں کیا، پھر آستان خلافت پر حاضر ہوئے، دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر امیر المومنین کے حضور لے گیا، امیر المومنین نے اپنے ساتھ مند پر بٹھالیا مطلب پوچھا عرض کیا فوراً روا فرمایا اور ارشاد کیا اتنے دنوں میں اس وقت تم نے اپنا مطلب بیان کیا پھر فرمایا جو حاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا کرو، یہ صاحب وہاں سے نکل کر عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے اور کہا اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے، امیر المومنین میری حاجت پر نظر اور میری طرف توجہ نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ نے ان سے میری سفارش کی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں نے تو تمہارے معاملہ میں امیر المومنین سے کچھ بھی نہ کہا مگر ہوا یہ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور بینائی کی شکایت کی حضور نے یونہی اس سے ارشاد فرمایا کہ وضو کر کے دو رکعت پڑھے پھر یہ دعا

کرے خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا گویا کبھی اندھا نہ تھا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۰۰“ انوار الانتباه (کتاب الادب المفرد امام بخاری ۲۵۰)

حضور کو پکارنے سے پاؤں کھل گیا

۲۸۔ امام بخاری کتاب الادب المفرد میں اور امام ابن السنی و امام ابن بشکوال روایت کرتے ہیں ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خدرت رجله فقيل له اذكر احب الناس اليك فصاح يا محمداه فانتشرت۔

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سو گیا کسی نے کہا انہیں یاد کیجئے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں حضرت نے باواز بلند کہا یا محمد اہ فور پاؤں کھل گیا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۰۱۔ انوار الانتباه“ (عمل اليوم و الليلة، ص ۷۷)

## احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد دوازدہم

قرأت قرآن سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنے کی تاکید پر دو حدیثیں

۲۹۔ شرح علامہ ابن قاصح میں ہے قول ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرأت علی

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت اعوذ باللہ السميع العليم من الشیطن

الرجیم فقال لی یا ابن ام عبد اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

حضور تلاوت کی تو اعوذ باللہ السميع العليم من الشیطن الرجیم کہا تو مجھ سے آپ نے فرمایا

اے ام عبد کے لڑکے صرف اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم کہو۔

۳۰۔ وروی نافع عن جبیر بن مطعم عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه كان يقول قبل القراءة اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ و

کلا الحدیثین ضعیف۔

اور نافع نے جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم تلاوت سے قبل اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھتے تھے۔ اور یہ دونوں

حدیثیں ضعیف ہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۲۱“

حضرت آدم علیہ السلام کا پتلا ساٹھ گز کا بنایا گیا

۳۱۔ حدیث میں ہے ان اللہ خلق آدم علی صورته طولہ ستون ذراعا۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم کو ان کی کامل صورت پر بنایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا۔

بدھ کے دن کے بارے میں ایک روایت

۳۲۔ حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من شیء بداء یوم

الاربعاء الا تم۔

جو چیز بدھ کے دن شروع کی جاتی ہے وہ اتمام کو پہنچتی ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۶۰“

کسی وارث کو میراث سے محروم کرنے کی وعید پر دو حدیثیں

۳۳۔ ویلیبی نے مسند الفردوس میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی من زوی

میراثا عن وارثه زوی اللہ عنہ میراثہ من الجنة۔

جو اپنے وارث کی میراث سمیٹے تو اللہ جنت سے اس کی میراث سمیٹ لے گا۔ ”فتاویٰ رضویہ،

ج ۱۲، ص ۱۶۱“

۳۴۔ قال علیہ افضل الصلاة و السلام من قطع میراثا فرضہ اللہ قطع اللہ

میراثہ من الجنة۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حصہ کو قطع کرتا

ہے اللہ تعالیٰ اس کا حصہ جنت سے قطع کر دے گا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۶۲“ (کنز العمال ۱۱/۵)

زمین و آسمان کے عدم حرکت سے متعلق دو حدیثیں

۳۵۔ سعید بن منصور اپنی سنن اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر اپنی تفاسیر میں

شقیق سے راوی قال قبل لابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کعبا یقول ان السماء

تدور فی قطبة مثل قطبة الرحا فی عمود علی منکب ملک قال کذب کعب ان اللہ

یمسک السموات و الارض ان تزولا و کفی بها زوالا ان تدورا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا گیا کہ حضرت کعب کا کہنا ہے کہ آسمان

چکی کے پاٹ کی طرح ایک کیل میں جو ایک فرشتہ کے کندھے پر ہے گھوم رہا ہے، آپ نے فرمایا

کعب غلط کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے آسمان و زمین کے ٹٹنے سے روک رکھا ہے اور

حرکت کے لئے ٹٹنا ضروری۔

۳۶۔ عبد بن حمید قتادہ سے راوی ان کعبا یقول ان السماء تدور علی نصب مثل

دسمب الرحا فقال حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کذب کعب ان اللہ

یمسک السموات و الارض ان تزولا۔

حضرت کعب احبار فرماتے تھے کہ آسمان چکی کی طرح کیلے پر گھوم رہا ہے، حذیفہ بن الیمان

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ غلط کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے آسمان و زمین کو ٹٹنے

سے روک رکھا ہے۔

ان دونوں حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ حضرت افتخار الصحابہ بعد الخلفاء الاربعہ سیدنا عبد اللہ

بن مسعود صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم

سے عرض کی گئی، کعب کہتے ہیں آسمان گھومتا ہے، دونوں صاحبوں نے کہا کعب غلط کہتے ہیں، اور

وہی آیت کریمہ اس کے رد میں تلاوت فرمائی۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۶۹“

## حدیث

### رسالہ تدبیر فلاح و نجات و اصلاح

امت مرحومہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گی جو اس سے روگردانی کرے گا وہ ذلیل و رسوا ہو جائے گا  
 ۳۷۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تنزال طائفة من امتی ظاہرین  
 علی الحق لایضرہم من خذلہم ولا من خالفہم حتی باتی امر اللہ وہم علی ذلک۔  
 میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ خدا کے حکم پر قائم رہے گا انہیں نقصان نہ پہنچائے گا جو انہیں  
 چھوڑے گا یا ان کا خلاف کرے گا یہاں تک کہ خدا کا وعدہ آئے گا اس حال میں کہ وہ اسی پر رہیں  
 گے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۷۶۔ تدبیر فلاح و نجات“ (مسلم ۲/۱۴۳، باب قولہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم لا تنزال طائفة الخ)

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد دوازدہم

دو حدیثوں سے زلزلہ اور اس کے اسباب و علل کا ثبوت

۳۸۔ عبد الرزاق و فریابی و سعید بن منصور اپنی اپنی سنن اور عبد بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر و ابن مردویہ و ابن ابی حاتم اپنی تفاسیر اور ابوالشیخ کتاب العظمتہ اور حاکم بافادۃ الصحیح مستدرک اور بیہقی کتاب الاسماء اور خطیب تاریخ بغداد اور ضیاء مقدسی صحیح مختارہ میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال ان اول شیء خلق الله القلم و کان عرشه على الماء فارتفع بخار الماء ففتقت منه السموات ثم خلق النون فسطت الارض عليه و الارض على ظهر النون فاضطرب النون فما دامت الارض فاثبتت بالجبال۔

اللہ عز و جل نے ان مخلوقات میں سب سے پہلے قلم پیدا کیا اور اس سے قیامت تک کے تمام مقادیر لکھوائے اور عرش الہی پانی پر تھا پانی کے بخارات اٹھے ان سے آسمان جدا جدا بنائے گئے پھر مولیٰ عز و جل نے مچھلی پیدا کی اس پر زمین بچھائی زمین پشت ماہی پر ہے مچھلی تڑپتی زمین جھونکے لینے لگی اس پر پہاڑ جما کر بوجھل کر دی گئی۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۹۰“

۳۹۔ امام ابو بکر بن ابی الدنیا کتاب العقوبات اور ابوالشیخ کتاب العظمتہ میں حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال خلق الله جبلا يقال له ق محيط بالعالم و عروقه الى الصخرة التي عليها الارض فاذا اراد الله ان يزلزل قرية امر بذلك الجبل فحرك العرق الذي يلي تلك القرية فيزلزلها و يحركها فمن ثم تحرك القرية دون القرية۔

اللہ عز و جل نے ایک پہاڑ پیدا کیا جس کا نام قاف ہے وہ تمام زمین کو محیط ہے اور اس کے ریشے اس چٹان تک پھیلے ہوئے ہیں جس پر زمین ہے جب کسی جگہ اللہ عز و جل زلزلہ لانا چاہتا ہے اس پہاڑ کو حکم دیتا ہے وہ اپنے اس جگہ کے متصل ریشے کو لرزش و جنبش دیتا ہے یہی باعث ہے کہ زلزلہ ایک بستی میں آتا ہے دوسری میں نہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۹۱“

قلب انسان، اقلیم بدن کا سلطان ہے اس کے بگڑنے سے پورا وجود تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

۴۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الا ان فی الجسد مضغة اذا

صلحت صلح الجسد كله و اذا فسدت فسد الجسد كله الا وهی القلب۔

سنتے ہو بدن میں ایک پارہ گوشت ہے کہ وہ ٹھیک ہے تو سارا بدن ٹھیک رہتا ہے اور وہ بگڑ

جائے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے سنتے ہو وہ دل ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۹۳“ (ابن ماجہ ۲/۲۹۶،

۔۔ یوقوف عند نسبت)

جھوٹ و فریب سے اپنی برتری ثابت کرنے والے کے متعلق ایک حدیث

۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں المتشعب بما لم يعط كلابس

ثوبی زور۔

نعمت نیافتہ کا اظہار کرنے والا اسی طرح ہے۔ جو سر سے پاؤں تک جھوٹ کا جامہ پہنے ہوئے

ہے۔ رواہ الشیخان عن اسماء و مسلم عن الصدیقة بنتی الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۰۲“ (مسلم ۲/۲۰۶، باب النہی عن التزویر فی اللباس الخ)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت پر چند حدیثیں

۴۲۔ حدیث میں ہے انما سمیت فاطمة لان الله تعالى حرمها و ذریعتها علی النار۔

ان کا فاطمہ اس لئے نام ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کی تمام ذریت کو نار پر حرام فرما دیا۔

رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ۱۳/۹۴)

۴۳۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

فرمایا ان الله غير معذبك و لا احد من ولدك او كما قال صلى الله تعالى عليه وسلم۔

اے فاطمہ اللہ نہ تجھے عذاب کرے گانہ تیری اولاد میں کسی کو۔ (کنز العمال ۱۳/۹۶)

۴۴۔ حدیث میں ہے فاطمة بضعة منی۔

فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔ (مسلم ۲/۲۹۰، باب من فضائل فاطمة)

۴۵۔ حدیث۔ کل بنی اب یتمون الی عصبتهم و ایہم الا بنی فاطمة فانا ابوہم۔

سب کی اولادیں اپنے باپ کی طرف نسبت کی جاتی ہیں سو اولاد فاطمہ کے کہ میں ان کا

باپ ہوں۔ (یعنی اولاد فاطمہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو کر سید و

سادات کہلاتی ہیں) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۰۷“ (کنز العمال ۱۳/۱۰۱)



باعث تخلیق کائنات ہی خلق اول ہیں حدیث شریف میں ہے

۳۶۔ عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یا جابر ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نیک من نورہ۔

اے جابر بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام عالم سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا۔  
”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۰۸“

بیعت رضوان اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر ایک حدیث جلیل ۳۷۔ (امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت رضوان میں شریک نہیں تھے کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں مکہ کے حالات کا جائزہ لینے کیلئے قریش مکہ کے پاس بھیجا تھا۔ بیعت رضوان سے غائب رہنے کی وجہ حدیث پاک میں یہ ہے کہ) صحیح بخاری شریف میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے و اما تغیبہ عن بیعة الرضوان فلو کان احد اعز بطن مكة من عثمان لبعثه (مکانہ) فبعث رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عثمان و كانت بيعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان الى مكة فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بيده اليمنى هذه يد عثمان ف ضرب بها على يده و قال هذه لعثمان۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیعت رضوان سے غائب رہنے کی وجہ یہ ہے کہ اگر مکہ میں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ کوئی اور عزیز ہوتا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عثمان کی بجائے ان کو بھیجتے اس لئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا اور حضرت عثمان کے مکہ جانے کے بعد بیعت رضوان ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ کو فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے پھر اسے اپنے دوسرے دست مبارک پر مار کر ان کی طرف سے بیعت فرمائی اور فرمایا یہ عثمان کی بیعت ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۵۳“ (بخاری ۵۲۳، باب مناقب عثمان بن عفان)

اللہ کے علم میں جو سید ہیں ان سے کسی گناہ پر مواخذہ نہ ہو گا حدیث میں ہے

۳۸۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان فاطمة احصت فرجها فحرمها الله و ذريتها على النار۔ رواه البزار و ابو يعلى و الطبرانی فی الكبير و الحاکم و



صح و تمام فی فوائدہ کلہم عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بیشک فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی حرمت نگاہ رکھی تو اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اور اس کی تمام ذریت کو آتش دوزخ پر حرام فرمادیا۔ (مولف) (کنز العمال ۱۳/۹۳)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عارضہ نسواں سے منزہ ہیں

۴۹۔ حدیث میں آیا ہے ان ابنتی فاطمة حوراء آدمية لم تحض و لم تطمث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری صاحبزادی فاطمہ آدمیوں میں حور ہے کہ نجاستوں کے عارضے جو عورت کو ہوتے ہیں ان سے پاک و منزہ ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۱۶"۔ (کنز العمال ۱۳/۹۳)

زیارت قبور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ حضور شہداء کی زیارت کو ہر سال آتے تھے

۵۰۔ تفسیر کبیر ج ۵، ص ۲۹۵، عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه کان یاتی قبور الشہداء راس کل حول فیقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار و الخلفاء الاربعة ہکذا کان یفعلون رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال قبور شہدا پر تشریف لاتے اور فرماتے تھے سلام علیکم الایۃ یعنی تم پر سلام ہو تمہارے صبر کرنے پر تو آخرت کا گھر کیا ہی اچھا گھر ہے اور خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۲۳"

سوا دا عظم اور اولی الامر کی اطاعت و فرمانبرداری سے متعلق چند احادیث

۵۱۔ صحیح مسلم میں ہے من فارق الجماعة شبرا فمات ميتة الجاهلية۔

جو جماعت سے ایک بالشت بھر جدا ہو وہ جاہلیت کی موت مرے۔ (مولف) (مسلم ۲/۱۲۸)

باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين الخ

۵۲۔ صحیح مسلم میں ہے سیکون هنات و هنات فمن اراد ان یفرق امر هذه الامة

و ہی جمیع فاضربوہ بالسيف کائنا من کان۔

عنقریب مصیبتیں ہی مصیبتیں ہوں گی جو اس امت کے معاملہ کو درہم برہم کرنا چاہے اور وہ مجتمع

ہو تو اسے تلوار سے مار دو کوئی ہو۔ (مولف) (مسلم ۲/۱۲۸، باب حکم من فرق امر المسلمين الخ)

۵۳۔ صحیح مسلم میں ہے من اتاکم و امرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق

عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوہ۔

جب تمہارا معاملہ ایک آدمی پر مجتمع ہو اور کوئی جماعت کو منتشر کرنا چاہے تو اسے قتل

کرو۔ (مولف) (مسلم ۲/۱۲۸، باب حکم من فرق امر المسلمین)

۵۴۔ حدیث، ان امر علیکم عبد مجدع یقرکم بکتاب اللہ فاسمعوا لہ واطیعوا۔

اگر تم پر کوئی ایسا، بھیدی ناک والا غلام بھی امیر بنا دیا جائے جو تمہیں کتاب اللہ پر قائم رکھے

تو اسے قبول کرو اور اس کی اطاعت کرو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۵۷" (ترمذی ۱/۳۰۰،

باب ما جاء فی طاعة الامم) (ابن ماجہ ۲/۲۱۱، باب طاعة الامم)

قریش کی امارت و اطاعت پر ایک حدیث

۵۵۔ حاکم صحیح مستدرک اور بیہقی سنن میں امیر المومنین مولیٰ علی سے راوی الانمة من

قریش وان امرت علیکم قریش عبدا جشیما مجدعا فاسمعوا واطیعوا

خلفاء قریش سے ہوں گے اور قریش تم پر کسی چھٹی ناک والے حبشی غلام کو امیر بنا دیں تو

قبول کرو اور اطاعت کرو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۵۸" (کنز العمال ۱۳/۲۰)

سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور خاتم المرسلین حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں

۵۶۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسند امام احمد میں ہے قلت یا رسول اللہ ای

الانبياء کان اول قال آدم قلت یا رسول اللہ ونبی کان قال نعم نبی مکلم۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ سب سے پہلے

نبی کون ہوئے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام میں نے عرض کی کہ حضرت آدم علیہ السلام نبی بھی

تھے فرمایا ہاں نبی مکلم۔ (مولف) (مسند احمد ۶/۲۲۶)

۵۷۔ نو اور الاصول تصنیف امام حکیم الامتہ ترمذی ان سے مرفوعاً یوں ہے اول الرسل

آدم و آخرهم محمد علیہ وعلیہم وافضل الصلاة والسلام

سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۶۳" (کنز العمال ۱۲/۱۰۶)

ذکر اللہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۵۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تعرف الی اللہ فی الرخا يعرفک

فی الشدة

یعنی آرام کی حالت میں تم خدا کو یاد کرو وہ تجھے سختی میں یاد کرے گا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ

ج ۱۲، ص ۲۹۱“ (کنز العمال ۲/۳۸)

صحابہ سے محبت و عداوت حضور سے محبت و عداوت کے مترادف ہے

۵۹۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نسبت فرمایا من احبہم فحبی احبہم ومن

ابغضہم فبغضی ابغضہم

جس نے میری محبت کے سبب میرے صحابہ سے محبت کی تو میں اسے محبوب رکھتا ہوں اور

جس نے میرے بغض کے باعث میرے صحابہ سے عداوت کی تو میں اسے مبغوض رکھتا ہوں۔

(مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۹۳“

حضور علیہ السلام نے امام باقر کو سلام کہا اور صراحۃً بشارت دی

۶۰۔ امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بشارت بضریح نام گرامی صحیح حدیث میں ہے، جابر

بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا ذکر

فرمایا کہ ان سے ہمارا سلام کہنا سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلب علم کے لئے سیدنا جابر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے انہوں نے ان کی غایت تکریم کی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم یسلم علیکم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کو سلام فرماتے ہیں۔

”فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۱۹“

و نیاداری لوگوں میں اس درجہ بڑھ جائے گی جیسا کہ

۶۱۔ حدیث کا ارشاد ہے کہ وہ زمانہ آنے والا ہے کہ دین کا کام بھی بے روپیہ کے نہ چلے گا۔

(غالباً وہ یہی زمانہ ہے جس میں ہم ہیں۔ مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۱۳۳“

کلمہ گو جنت میں جائے گا

(حدیث میں ہے کہ جس وقت حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس

نے صدق دل سے لا الہ الا اللہ کہلاو جنت میں داخل ہوگا تو اس وقت)

۶۲۔ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ

لوگوں کو چھوڑ دیجئے کہ عمل کریں فرمایا چھوڑ دو۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۱۶۵“ (مسلم ۱/۳۶ باب الدلیل

علی ان من مات الخ)

ابو بکر و عمر کی افضلیت مطلقہ پر ایک حدیث جلیل

(حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ حدیث میں ہے)

۶۳۔ ابوبکر و عمر خیر الاولین والاخرین وخیر اهل السموات و اهل

الارضین الا الانبیاء والمرسلین لاتخبرہما یا علی۔

ابو بکر و عمر سب انگلوں پچھلوں سے افضل ہیں اور تمام آسمان والوں اور سب زمین والوں سے

بہتر ہیں سوا انبیاء و مرسلین کے اے علی تم ان دونوں کو اس کی خبر نہ دیتا۔

فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سرور دو جہاں اے مرتضیٰ عقیق و عمر کو خبر نہ ہو

”فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۶۸“ (ترمذی ۲۰۷۲، منصف بی بکر، تصدق) (کنز العمال ج ۱۲، ص ۱۷۰-۱۷۲)

حسین کریمین کی ولادت اور ان کے اسماء سے متعلق ایک روایت

۶۴۔ حدیث میں ہے سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پر حضور اقدس صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا رونی ابنی ماذا سمیتوہ

مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا، مولیٰ علی نے عرض کی حرب فرمایا نہیں بلکہ وہ

حسن ہے، پھر سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پر تشریف لے گئے اور فرمایا مجھے میرا

بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا۔ مولیٰ علی نے عرض کی حرب فرمایا نہیں بلکہ وہ حسین ہے، پھر امام

محسن کی ولادت پر وہی فرمایا مولیٰ علی نے وہی عرض کی فرمایا نہیں بلکہ وہ محسن ہے پھر فرمایا میں نے

اپنے ان بیٹوں کے نام دلوں علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹوں پر رکھے۔ شبیر مشیر حسن حسین

محسن ان سے ہم وزن و ہم معنی ہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۷۱“ (کنز العمال ج ۱۶، ص ۲۷۲)

## تعارف

نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان  
(آسمان و زمین کے ساکن و غیر متحرک ہونے پر قرآنی آیات)

۱۴ جمادی الاول ۱۴۲۹ھ کو سوال پیش ہوا کہ زمین و آسمان کے متحرک یا ساکن ہونے میں شرعی نظریہ کیا ہے؟ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ زمین و آسمان دونوں متحرک ہیں اور گھومتے ہیں۔

اس کے جواب میں امام احمد رضا نے اس بے مثال رسالے میں قرآن و حدیث اور اقوال صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جو مفصل و مدلل اور جامع کلام کیا ہے اس کا ماحصل کچھ اس طرح ہے۔

اسلامی نظریہ یہ ہے کہ زمین و آسمان دونوں ساکن ہیں البتہ سورج متحرک ہے اور کواکب و ستارے چل رہے ہیں۔ اس لئے مسلمان پر فرض ہے کہ سائنس کے نظریہ مذکورہ بالا پر ایمان نہ لائیں۔

سائنس کا نظریہ حرکت زمین ۱۵۳۰ء کے بعد فروغ پانا شروع ہوا جب کہ کوپرنیکس نے حرکت زمین کی بدعت ضالہ کا احیاء کیا جو دو ہزار برس سے مردہ بے گور و کفن پڑی ہوئی تھی ورنہ اس سے پہلے یہود و نصاریٰ حرکت آسمان اور سکون زمین کے قائل تھے۔

مگر امام احمد رضا نے ان تمام نظریات باطلہ کا جس شان سے رد و ابطال کیا ہے وہ بڑے سے بڑے مفکر اور سائنسدان کے لئے باعث حیرت و استعجاب ہے، اور امام احمد رضا کے استدلال کے سامنے سائنسدانوں کی دلیلیں تار عنکبوت کی مانند نظر آتی ہیں۔

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

یورپ والوں کو طریقہ استدلال ہرگز نہیں آتا انہیں اثبات دعویٰ کی تمیز نہیں، ان کو دلیل و علت کی تفریق معلوم نہیں، ان کے اوہام و خیالات جن کو بنام دلیل پیش کرتے ہیں وہ دراصل علتیں ہوتی ہیں۔

مزید براں امام احمد رضا نے آیات و نصوص اور اجماع امت کے حوالوں سے یہی ثابت کیا کہ زمین و آسمان نہ کسی محور و محاط پر حرکت کرتے ہیں نہ کسی دائرہ میں یعنی زمین کی حرکت محوری و مداری دونوں باطل ہیں۔

اور اس رسالے کے اخیر میں ہدایت و نصیحت کے آئینے میں امام احمد رضا اپنا نظریہ حمایت اسلام اس طرح پیش کرتے ہیں کہ

جتنے اسلامی مسائل سے اسے خلاف ہے ان سب میں مسئلہ اسلامی کو روشن کیا جائے، سائنس کے دلائل کو مردود و پامال کر دیا جائے جا بجا سائنس ہی کے اقوال سے اسلامی مسئلہ کا اثبات ہو۔

اور اس کے علاوہ حرکت زمین کے خلاف امام احمد رضا نے اور بہت کچھ لکھا ہے جس سے ان کے انقلاب آفریں شخصیت ہونے کا اندازہ ہوتا ہے۔

زمین و آسمان کے عدم حرکت میں دلائل قاہرہ و براہین ناطقہ پر مشتمل یہ محققانہ رسالہ جہازی سائز کے ۷۱ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۱۲ حدیثیں سائنسی نظریہ حرکت زمین و آسمان کے رد و ابطال میں بطور استدلال پیش کی گئی ہیں۔

# احادیث

## نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان

چار صحابہ کرام علم قرآن میں مہارت تامہ رکھتے تھے حضور نے دوسروں کو ان کے پاس قرآن سیکھنے اور پڑھنے کی تاکید فرمائی حدیث میں ہے کہ

۶۵۔ استقروا القرآن من اربعة من عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الحدیث۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن چار شخصوں سے پڑھو از انجملہ ایک حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (دوسرے حضرات سالم مولیٰ ابی حذیفہ والی بن کعب اور معاذ بن جبل ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ مولف) یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں بروایت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ (بخاری ۵۳۱/۱ مناقب عبد اللہ بن مسعود)

حضرت عبد اللہ بن مسعود کی فضیلت پر ایک روایت

۶۶۔ جامع ترمذی شریف کی حدیث ہے ما حدثکم ابن مسعود فصدقہ

ابن مسعود جو بات تم سے بیان کریں اس کی تصدیق کرو۔ (مولف)

حضرت حذیفہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۶۷۔ حدیث، ما حدثکم حذیفہ فصدقہ

حذیفہ تم سے جو بات بیان کریں اس کی تصدیق کر۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۷۶

نزول آیات فرقان“ (ترمذی ۲۲۱/۲ مناقب حذیفہ بن الیمان)

جوامع الکلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی نسبت فرمایا کہ

۶۸۔ حدیث میں ہے لا فنی الا علی لا سيف الا ذوالفقار

یعنی جو ان نہیں مگر حضرت علی تلوار نہیں مگر ذوالفقار (مولف)

مرض و قرض سے متعلق حضور کا ارشاد گرامی

۶۹۔ حدیث میں ہے لا وجع الا وجع العين ولا هم الا هم الدين



درد نہیں مگر آنکھ کا درد اور پریشانی نہیں مگر قرض کی پریشانی۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۷۷

نزول آیات فرقان“

اوقات نماز کی تعیین سے متعلق دو حدیثیں

۷۰۔ ابن جریر نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اتانی جبریل لدلوك الشمس حين زالتا فصلی بی الظهر  
جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے میرے پاس زوال شمس کے وقت آکر ظہر  
پڑھائی۔ (مؤلف)

۷۱۔ نیز ابوہریرہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم یصلی الظهر اذا زالت الشمس ثم تلا اقم الصلوۃ لدلوك الشمس۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد نماز ادا فرماتے تھے پھر راوی نے یہ  
آیت کریمہ تلاوت فرمائی اقم الصلوۃ لدلوك الشمس

یعنی سورج ڈھلنے کے وقت نماز قائم کرو۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۸۴ نزول

آیات فرقان“

غروب کے بعد سورج کہاں رہتا ہے اس کے متعلق ایک روایت

۷۲۔ حدیث صحیح بخاری ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال النبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم لا بی ذرحین غربت الشمس اقدری این تذهب قلت اللہ ورسولہ اعلم قال  
فانہا تذهب حتی تسجد تحت العرش فتستأذن فیوذن بها (لہا) ویؤذک ان  
تسجد فلا یستقبل منها وتستأذن فلا یؤذن لہا یقال لہا ارجعی من حیث جنت فتطلع  
من مغربہا فذلک قولہ تعالیٰ والشمس تجری لمستقر لہا ذالک تقدیر العزیز العلیم۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کیا تم کو معلوم ہے کہ  
جب سورج غروب ہو جاتا ہے تو کہاں جاتا ہے عرض کی اللہ اور رسول زیادہ جانتے ہیں حضور اقدس  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ عرش کے نیچے جا کر سجدہ کرتا ہے اور اجازت طلب کرتا ہے  
پھر اسے اجازت ملتی ہے (تو طلوع ہوتا ہے) لیکن عنقریب سجدہ کرے گا تو قبول نہیں ہوگا اور  
اجازت مانگے گا تو اجازت نہیں ملے گی اس سے کہا جائے گا کہ واپس جا جہاں سے آیا ہے وہ پھر  
مغرب سے طلوع ہوگا یہی ہے اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان کہ اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے



یہ حکم ہے زبردست علم والے کا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۸۶ نزول آیات فرقان" (بخاری ۱/ ۳۵۳ باب صفة الشمس والقمر بحسبان)

آفتاب کے طلوع و غروب کے بارے میں ایک روایت

۷۳۔ حدیث میں ہے لكل حد مطلع

ہر حد کے لئے مطلع ہے۔ یعنی اس مقام معین سے ادھر ادھر زائل نہ ہوگا۔ "فتاویٰ رضویہ

ج ۱۲، ص ۲۸۷ نزول آیات فرقان" (کنز العمال ۲۱/ ۸۷)

اسلام کا نظریہ یہ ہے کہ زمین و آسمان دونوں ساکن ہیں اس کے بارے میں تین حدیثیں

۷۴۔ ابن جریر بسند صحیح برجال صحیح بخاری و مسلم حدثنا ابن بشار ثنا عبد الرحمن ثنا سفین عن الاعمش عن ابی وائل قال جاء رجل الى ابی عبد الله رضى الله تعالى عنه فقال من اين جئت قال من الشام فقال من لقيت قال لقيت كعبا فقال ما حدثك كعب قال حدثني ان السموات تدار على منكب ملك فقال صدقته او كذبت قال ما صدقته ولا كذبت قال لوددت انك افدت من رحلتك اليه براحتك ارحلها كذب كعب ان الله يقول ان الله يمسك السموات والارض ان تزولا ولن زالتا ان امسكهما من احد من بعده زاد غير ابن جرير وكفى بها زوالا ان تدورا

ایک صاحب حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حاضر ہوئے فرمایا کہاں سے آئے عرض کی شام سے فرمایا وہاں کس سے ملے عرض کی کعب سے فرمایا کعب نے تم سے کیا بات کی عرض کی یہ کہا کہ آسمان ایک فرشتے کے شانے پر گھومتے ہیں۔ فرمایا تم نے اس میں کعب کی تصدیق کی یا تکذیب عرض کی کچھ نہیں (یعنی جس طرح حکم ہے کہ جب تک اپنی کتاب کریم کا حکم نہ معلوم ہوا اہل کتاب کی باتوں کو نہ سچ جانو نہ جھوٹ) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کاش تم اپنا اونٹ اور اس کا کجاوہ سب اپنے اس سفر سے چھٹکارے کو دے دیتے کعب نے جھوٹ کہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ سرکنے نہ پائیں اور اگر وہ ہٹیں تو اللہ کے سوا انہیں کون تھامے گھومنا ان کے سرک جانے کو بہت ہے۔

۷۵۔ نیز محمد طبری بسند صحیح بر اصول حنفیہ برجال بخاری و مسلم حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ کے استاذ الامام اجل ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کی حدیثا جریر عن مغیرة عن ابراہیم

قال ذهب جندب البجلي الى كعب الاحبار ثم رجع فقال له عبد الله حدثنا ما حدثك فقال حدثني ان السماء في قطب كقطب الرحا قال عبد الله لوددت انك افتديت رحلتك بمثل راحلتك ثم قال ماتنكب اليهودية في قلب عبد فكادت ان تفارقه ثم قال ان الله يمسك السموات والارض ان تزولا وكفى بهازوالا ان تدورا

جندب بجلی کعب احبار کے پاس جا کر واپس آئے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہو کعب نے تم سے کیا کہا عرض کی یہ کہا کہ آسمان چکی کی طرح ایک کیلی میں ہے، حضرت عبد اللہ نے فرمایا مجھے تمنا ہوئی کہ تم اپنے ناقہ کے برابر مال دے کر اس سفر سے چھٹ گئے ہوتے، یہودیت کی خراش جس دل میں لگتی ہے پھر مشکل ہی سے چھوٹتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ نہ سرکیں ان کے سرکنے کو گھومنا ہی کافی ہے۔

۷۶۔ عبد بن حمید نے قتادہ شاگرد حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ان کعبا

يقول ان السماء تدرو على نصب مثل نصب الرحا فقال حذيفة بن اليمان رضي الله تعالى عنهما كذب كعب ان الله يمسك السموات والارض ان تزولا

کعب کہا کرتے کہ آسمان ایک کیلی پر دورہ کرتا ہے جیسے چکی کی کیلی اس پر حذیفہ الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کعب نے جھوٹ کہا بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ جنبش نہ کریں۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۸۲ نزول آیات فرقان“

# احادیث بضمن ابواب باب الایمان

صفحہ نمبر	حدیث نمبر
۱۰۴	۳۴۸
۱۳۵	۳۴۹
۱۳۵	۳۵۰
۱۳۵	۳۵۱
۱۳۵	۳۵۲
۲۰۱	۶۰۱
۲۰۵	۶۱۵
۲۱۹	۶۳۱
۲۲۰	۶۳۸
۳۳۸	۶۲

## باب الاعمال بالنیات

۶۲	۱۸۳
----	-----

## باب الصلوة

- ۶۲۳ نہی عن الصلاة حين تشرق الشمس و حين تستوى و حين تتدلى للغروب
- ۶۲۲ نہی رسول اللہ عن البتراء
- ۱۵۸ فرضیت نماز کے سلسلے میں ہے فقال وهو مكانه يا رب خفف عنا فان امتی لا تستطيع هذا
- ۲۰ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی نسبت ارشاد فرماتے ہیں نعمت هذه البدعة
- ۲۱ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز چاشت کی نسبت فرماتے ہیں انها لبدعة و نعمت البدعة وانها لمن احسن ما احدث الناس۔
- ۲۲ ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں احدثتم قيام رمضان فدوموا على ما فعلتم و تتركوا
- ۲۳ سیدنا عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو نماز میں بسم اللہ پاؤں پڑھتے سنا فرمایا ای بنی محدث ایاک والحدث
- ۷۰ اتانی جبریل لدلوك الشمس حين زالتا فصلی بی الظهر
- ۷۱ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی الظهر اذا زالت الشمس ثم تلا اقم الصلاة لدلوك الشمس۔

## باب السترة

- ۶۲۵ اذا صلی احدکم الى غیر السترة فانه یقطع صلاته الحمار و الخنزیر و الیہودی و المجوسی و المراءة و یجزئ عنه اذا مروا بین یدیه علی قدفة بحجر
- ۶۲۶ و للطحاوی یکفیک اذا کانوا منک قدر رمية
- ۶۲۷ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یرض راحلته فیصلی الیها
- ۶۸۱ التسبیح لرجال و التصفیق للنساء

## باب الجمعة

- ۴۴۴ خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعة فیہ خلق آدم۔ ۲۶۰  
الحديث
- ۴۴۵ ان یوم الجمعة سید الايام و اعظمها عند الله تعالى فیہ خمس  
خلال خلق الله فیہ آدم
- ۴۵۱ من تخطی رقاب الناس یوم الجمعة اتخذ جسرا الی جهنم ۲۶۲

## باب التعوذ

- ۲۹ قول ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنہ قراءت علی رسول الله صلی  
الله تعالیٰ علیہ وسلم فقلت اعوذ بالله السميع لعليم من الشیطن  
الرحیم فقال لی یا ابن ام عبد اعوذ بالله من الشیطن الرحیم
- ۳۰ عن جابر بن مطعم عن ابيه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم  
انه كان یقول قبل القراءة اعوذ بالله من الشیطن الرحیم

## باب المسجد

- ۸۶ رمضان کی ایک شب کو امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں  
تشریف لائے تو دیکھا کہ پوری مسجد کریم روشنی سے منور و مجلی ہو گئی  
ہے تو انہوں نے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا کی اور کہا  
نورت مساجدنا نور الله قبرك یا ابن الخطاب
- ۱۳ لا تشدو الرجال الا الی ثلثة مساجد ۳۳۶

## باب تحريم سجود التحية

- ۶۳۹ رأیت لو مررت بقبری اکت تسجد له قال فلا تفعل ۲۲۰
- ۶۹۹ جأت امرأة الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم فقالت یا  
رسول الله انخبرنی ما حق الزوج علی الزوجة قال لو كان ینبغی  
لبشر ان یسجد لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجها اذ دخل  
علیها لما فضله الله علیها هذا لفظ البزار و الحاکم و البیهقی و  
عند الترمذی المرفوع منه بلفظ لو کنت أمرا احدا ان یسجد  
لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

- ۷۰۰ دحل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حائض فجاء بعیر فسجد له فقلو  
 هذه بهيمة لاتعقل سجدت لك و نحن نعقل فنحن احق ان نسجدلك  
 فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یصلح لبشر ان یسجد لبشر لو صلح  
 لامرت المرأة ان تسجد لزوجها لعله من الحق علیها
- ۷۰۱ كن اهل بیت من الانصار لهم حمل یسنون علیه و انه  
 استصعب علیهم (فذكر القصة الی قوله) فلما نظر الحمل الی  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرسا جدا بین یدیه  
 فقال له اصحابه یا رسول اللہ هذه بهيمة لاتعقل تسجد لك و  
 نحن نعقل فنحن احق ان نسجد لك قال لا یصلح لبشر ان  
 یسجد لبشر و لو صلح ان یسجد بشر لبشر لامرت المرأة ان  
 تسجد لزوجها من عظم حقه علیها
- ۷۰۲ دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حائطا للانصار و معه  
 ابوبکر و عمر فی رجال من الانصار و فی الحائط غنم  
 فسجدان له فقال ابوبکر یا رسول اللہ کنا نحن احق  
 بالسجود لك من هذه الغنم قال انه لا ینبغی فی امتی ان  
 یسجد احد لاحد و لو کان ینبغی ان یسجد احد لاحد  
 لامرت المرأة ان تسجد لزوجها
- ۷۰۳ بینما نحن قعود مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ اتاه  
 آت فقال یا رسول اللہ ناضح آل فلان قد ابق علیهم فنهض  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فذكر القصة و فیہ  
 سجود البعیر له صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) قال فقال اصحابه  
 یا رسول اللہ بهيمة من البهائم تسجد لك لتعظیم حقلک فنحن  
 احق ان نسجدلك قال لالو کنت أمرا احدا من امتی ان یسجد  
 بعضهم لبعض لامرت النساء ان یسجدن لازواجهن
- ۷۰۴ خرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوما فجاء بعیر  
 یرغو حتی سجد له فقال المسلمون نحن احق ان نسجد للنبی  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لو کنت أمرا احدا ان یسجد  
 لغير اللہ تعالیٰ لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

- ۷۰۵ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان في نفر من المهاجرين والانصار فجاء بعير فسجدله فقال اصحابه يا رسول الله تسجد لك البهائم والشجر فتحن احق ان تسجد لك فقال اعبدوا اربكم واکرموا احاكم ولو كنت امرا احدا ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها
- ۷۰۶ اشترى انسان من نبي سلمة حملا ينضج عليه فدخله في مريد فجرد كما يحمل فلم يقدر احدا ان يدخل عليه الا حبطه فجاء رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فذكر له ذلك فقال افتحوا عنه فقالوا انا نحشى عيبك يا رسول الله قال افتحوا عنه ففتحوا فلما رآه الحمل حرما جدا فسبح القوم وقالوا يا رسول الله كنا احق بالسجود من هذه البهيمة قال لو يسعى لشئ من الخلق ان يسجد لشئ دون الله ليسعى للمرأة ان تسجد لزوجها
- ۷۰۷ ابو نعيم غيلان بن سلمة ثقفى رضى الله تعالى عنه عن راوى قال خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في بعض اسفار فرأينا منه عجبا من ذلك انا مضينا فترانا متزلا فجاء رجل فقال يا نبي الله انه كان لى حائط فيه عيشى وعيش عيالى ولى فيه ناضحان فاعتلما على فمناغى النفسهما وحائطى وما فيه لا يقدر احد ان يدنو منهما فنهض نبي الله صلى الله تعالى عليه وسلم باصحابه حتى تى الحائط فقال بصاحبه افتح فقال يا نبي الله امرهما اعظم من ذلك قال افتح فلما حرك لياب قبرا لهما جنبه كحفيف الريح فلما انفرج الباب ونظرا لى نبي الله صلى الله تعالى عليه وسلم بركائهم سجدا فاحد نبي الله صلى الله تعالى عليه وسلم براسهما ثم دفعهما لى صاحبهما فقال استعملهما واحسن علفهما فقال القوم يا نبي الله تسجد لك البهائم فانا لله عندنا بك احسن حين هدانا الله من الضلالة واستفدناك من المهالك فلا تاذن لنا في السجود لك فقال لى نبي الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان السجود ليس لى الا لى الذى لا يموت ، لو تى امر احد من هذه الامة بالسجود لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

۲۳۵ ان رجلا من الانصار كان له فحلان فاغتلما فادخلهما حائطاً  
فسد عليهما الباب ثم جاء رسول الله صلى الله تعالى عليه  
وسلم فارادان يدعوله والنبي صلى الله تعالى عليه وسلم قاعد  
معه نفر من الانصار (فساق الحديث وفيه) فقال افتح ففتح فادا  
احدا لفحلين قريبا من باب فلما رأى رسول الله صلى الله  
تعالى عليه وسلم سجدة له فسجد رأسه وامكنه منه ثم مضى الى  
اقصى الحائط الى النخل الآخر فلما رأه وقع له ساجد فشد  
رأسه وامكنه منه وقال دعيت فالتهم لا يعصيانك وفيه قوله  
صلى الله تعالى عليه وسلم لا أمر احدا ان يسجد لاحد  
ولو امرت احدا ان يسجد لاحد امرت المرأة ان تسجد لروحها

۲۳۶ قال خرجت مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في سفر (فذكر  
معهذين لي ان قال) ثم سرور ورسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
بيتا كأنهم علينا انظروا تظنونا فاد جعل ورحنى ذكرا بين سمطين  
خر ساجد (ثم ساق الحديث لي ان قال) قال المسلمون عند ذلك يا  
رسول الله نحن احق بالسجود لك من بعبادته قال لا ينبغي لشئ ان  
يسجد لشئ ولو كان ذلك كان لساء لازوا جهن

۲۳۷ جاء اعرابي الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال يا رسول الله قد  
امسكت فارنى شيا ازددبه يقينا فقال ما الذى تريد قال ادع تلك الشجرة  
ان تأتيك قال اذهب فادعها فتاه لا عرسى فقال احببى رسول الله صلى  
الله تعالى عليه وسلم فمالت عنى جانب من جوانبها فقطعت عروقها  
ثم مالت عنى الجانب الآخر فقطعت عروقها حتى اتت النبي صلى الله  
تعالى عليه وسلم فقلت اسلام عيتك يا رسول الله فقال الاعرابى  
حسى حسى فقال لها النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ارجعى  
فرجعت فجلست عنى عروقها وفروعها فقال الاعرابى ائذن لى يا  
رسول الله ان اقبل رأسك ورجليت ففعل ثم قال ائذن لى ان اسجد لك  
قال لا يسجد احد لاحد ولو امرت احد ان يسجد لاحد لا امرت المرأة  
ان تسجد لروحها لعظم حقه عيبه ولعظم لفتنه قال ان اذن لى ان  
اسجد لك قال لا تسجد لى ولا يسجد احد لاحد من الحق ورو كنت  
امر احد بذلك لا امرت المرأة ان تسجد لروحها لعظم حقه



- ۷۱۱ لما قدم معبد من لشمه سجد بنى صلى الله تعالى عليه وسلم قال ۲۳۷  
 ما هذا يا معاذ قال اتيت لشمه فوقفتمهم يسجدون لا ساقفتهم  
 ونظارتهم فوردت في نفسي ان افعل ذلك بك فقل رسول الله  
 صلى الله تعالى عليه وسلم فلا تفعلوا فاني لو كنت امرا احد ان  
 يسجد لغير الله تعالى لامرت المرأة ان تسجد لزوجها
- ۷۱۲ حاكم صحيح مستدرک میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۲۳۸  
 راوی کہ اے اللہ تعالیٰ فراموشی سے سجدوں لا ساقفتهم  
 ورهبانهم وراى اليهود يسجدون لاجبارهم ورهبانهم  
 فقال لاى شئ تفعلون هذا قالوا هذا تحية الانبياء قلت  
 فنحن احق ان نصنع نبينا فقال نى الله صلى الله تعالى  
 عليه وسلم انهم كذبوا على انبيائهم كما حرفوا كتابهم  
 لو امرت احدا ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد  
 لزوجها من عظم حقه عليها
- ۷۱۳ انه لما رجع من اليمن قال يا رسول الله رأيت رجلا باليمن ۲۳۸  
 يسجد، بعضهم لبعض افلا نسجدلك قال لو كنت امرا بشر  
 يسجد لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجها
- ۷۱۴ يهني قيس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال اتيت الحيرة ۲۳۹  
 فرأيتهم يسجدون لمرزبان لهم فقلت رسول الله صلى الله  
 تعالى عليه وسلم احق ان يسجد له قال فاتيت النبی صلى الله  
 تعالى عليه وسلم فقلت انى اتيت الحيرة فرأيتهم يسجدون  
 لمرزبان لهم فانت يا رسول الله احق ان نسجدلك قال رأيت  
 لو مررت بقبرى اکت تسجد له قلت لا قال فلا تفعلوا لو كنت  
 امرا احدا ان يسجد لاحد لامرت النساء ان يسجدن  
 لازواجهن لما جعل الله لهم عليهن من الحق
- ۷۱۵ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو كنت امرا احدا ان ۲۳۹  
 يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

- ۷۱۶ مدارک شریف میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرنا چاہا حضور نے فرمایا لا ینبغی لمخلوق ان یسجد لاحد الا للہ تعالیٰ
- ۷۱۷ داخل الحقائق علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماد ان یسجد لہ فقال لہ علی اسجد لہ ولا تسجد لی
- ۷۱۸ قال رحمٰن یا رسول اللہ الرحمٰن منا یلقی احادہ صدیقہ ایحیی لہ قل لا
- امام طحاوی کے تختہ یہ ہیں انہم قالوا یا رسول اللہ ایحیی بعضنا لبعض اذا التقینا قال لا
- ۷۱۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تصلوا الی القبور ولا تجلسوا علیہا
- ۷۲۰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لاتصلوا الی قبر و لاتصلوا علی قبر
- ۷۲۱ نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الصلاة الی القبور
- ۷۲۲ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الا لا یصلی احد الی احد و لا الی قبر
- ۷۲۳ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رأی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و انا اصلی الی قبر فقال القبر امامک فہانی و فی رواية للوکیم قال لی القبر لاتصل الیہ و فی رواية الفضل بن دکین فناداہ عمر القبر القبر فتقدم و صلی و جاز القبر
- ۷۲۴ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فی مرضہ الدی لم یقم منہ لعن اللہ الیہود و النصارى اتخذوا قبور انبیائہم مساجد قالت و لولا ذلک لا یرز قبرہ غیر انہ خشی ان یتحد مسجدا و فی رواية لہم عنہا عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوائتک شرار الخلق عند اللہ عزوجل یوم القیمة

- ۷۲۵ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل اللہ الیہود و  
النصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد
- ۷۲۶ ام المومنین و عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی قال لما  
نزلت برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طفق يطرح  
حصىة له على وجهه فدا عنه كشفها عن وجهه فقال وهو  
كذلك لعنة الله على اليهود و النصارى اتخذوا قبور انبيائهم  
مساجد يحذر من صنعوا
- ۷۲۷ بزار منہ میں امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی قال لی  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مرضه الذی مات فیہ  
اذن للناس على فاذنت للناس علیه فقال لعن الله قوما اتخذوا  
قبور انبيائهم مساجدا ثم اغمى عليه فلما افاق قال يا على اذن  
للناس فاذنت لهم فقال لعن الله قوما اتخذوا قبور انبيائهم  
مساجدا ثلثا فی مرض موته
- ۷۲۸ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فی مرضه الذی  
مات فیہ ادخلوا علی اصحابی فدخلوا علیه وهو متقنع ببرد  
معافری فكشف القناع ثم قال لعن الله اليهود و النصارى  
اتخذوا قبور انبيائهم مساجد
- ۷۲۹ ان من شرار الناس من تدركهم الساعة وهم احياء و من يتخذ  
القبور مساجد
- ۷۳۰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من شرار الناس من  
يتخذ القبور مساجد
- ۷۳۱ کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال سمعت النبی صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبل ان يموت بخمس وهو يقول الا ان  
من كان قبلكم كانوا يتخذون قبور انبيائهم و صالحهم  
مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجدا نى انها کم عن ذلك
- ۷۳۲ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اللہم لاتجعل قبری  
و ثنائی عن اللہ قوما اتخذوا قبور انبيائهم مساجد

- ۴۳۳ اشتد غضب الله تعالى على قوم اتخذوا قبور انبيائهم مساجد ۲۵۴
- ۴۳۴ كانت بنو اسرائيل اتخذوا قبور انبيائهم مساجد فلعنهم الله تعالى ۲۵۴
- ۴۳۵ ان رجلا قال يا رسول الله نسلم عليك كما يسلم بعضا على بعض افلا نسجد لك قال لا ولكن اكرموا نبيكم و اعرفوا الحق لاهله فانه لا يسعي ان يسجد لاحد من دون الله تعالى فانزل الله تعالى ما كان لبشر الى قوله بعد اذا تم مسلمون ۲۵۶

### باب التسليم

- ۱۷۵ حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت انس سے فرمایا یا بنی ادا دخلت علی اهلك فسلم يكون بركة عليك و علی اهل بيتك ۲۰
- ۱۷۶ اذا دخلتم بيوتكم فسلموا علی اهلها فان الشيطان اذا سلم احدكم لم يدخل بيته ۲۰
- ۱۷۷ كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا دخل بيته بداء بالسواك۔ (یہ مسواک اپنے اہل پاک پر سلام فرمانے کیلئے تھی) ۲۱
- ۱۷۸ فجعل يمر علی نسائه فسلم علی کل واحدة منهن سلام علیکم کیف انتم یا اهل البيت ۲۱
- ۱۷۹ فی رواية، فخرج رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و اتبعته فجعل حجر نسائه يسلم عليهن ۲۱
- ۵۱۲ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مر فی المسجد يوما و عصبه من النساء فعود فالوی بيده ۱۶۵
- ۶۲۰ عبد الله بن عمر کی خدمت میں کسی نے ایک شخص کا سلام پہنچایا فرمایا لا تقرأه منی السلام فانی سمعت انه احدث ۲۱۳
- ۶۹۳ من سلم صاحب بدعة او لقيه بالبشر او استقبله بما يسره فقد استخف بما انزل علی محمد ۲۳۵

## باب المصافحة والمعانقة

- ۱۳ قدم زيد بن حارثة المدينة و رسول الله صلى الله تعالى عليه ۹  
وسلم في بيتي ففرع الباب فقام اليه رسول الله صلى الله تعالى  
عليه وسلم عريانا يجر ثوبه و الله ما رأيت قبه و لا بعده فاعتنقه  
وقبه۔
- ۱۴ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم تلقى جعفر بن ابى طالب ۹  
فالتزمه وقبه بين عييه
- ۱۵ عن امرأة يقال لها بهية عن ايها قالت استاذن الى النبي صلى ۹  
الله تعالى عليه وسلم فدخل بينه وبين قميصه فجعل يقبل و  
يشرم ثم قال يا نبي الله ما نشئ الذي لا يحل معه قال الماء
- ۱۶ عن هالة بن ابى هالة انه دخل على النبي صلى الله تعالى عليه ۹  
وسلم وهو راقد فاستيقظ فضم هالة الى صدره و قال هالة  
هالة هالة
- ۱۷ دخل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و اصحابه غديرا ۱۰  
فقال يسبح كل رجل الى صاحبه فسبح كل رجل منهم الى  
صاحبه حتى بقى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و  
ابوبكر فسبح رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الى ابى  
بكر حتى اعتنقه فقال لو كنت متخذنا خليلا لا اتخذت ابابكر  
خليلا و لكنه صاحبي۔
- ۱۸ ان حسنا و حسينا استقبلا الى رسول الله فضمهما اليه ۱۰
- ۵۱ عن تميم الدارى، انه قال سئلت رسول الله صلى الله تعالى ۲۰  
عليه وسلم عن المعانقة فقال تحية الامم و صالح ودهم و ان  
اول من عانق خليل الله ابراهيم

- ۵۲ خراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بفناء بیت فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقال ادع الحسن بن علی فحبسته شیاً فظننت انها تلسه سخایا او تغسله فحاء یشتد و فی عنقه السخای فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیذه هكذا فقال الحسن بیذه هكذا حتی اعتنق کلوا احد منهما صاحبه فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللهم انی احبه فاحبه و احب من یحبه۔
- ۵۳ کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاخذ بیدی فیقعدنی علی فخذہ و یقعد الحسن علی فخذہ الاخری و یضمنا ثم یقول رب انی ارحهما فارحمهما۔
- ۵۴ عن ابن عباس، ضمنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی صدره فقال اللهم علمه الكتاب۔
- ۵۵ ان حسنا و حسينا استبقا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فضمهما الیه
- ۵۶ سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای ذر بیتک احب الیک قال الحسن و الحسين و کان یقول لفاطمة ادعی لی ابنی فیضمهما (ویضمهما) الیه۔
- ۵۷ عن اسید بن حضیر، بینما هو یحدث القوم و کان فیہ مزاح بیننا یضحکهم فطعنه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی خاصرته بعود فقال اصبرنی قال اصطبر قال ان علیک قمیصا و لیس علی قمیص فرفع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قمیصه فاحتصنه و جعل یقبل کشحہ قال انما اردت هذا یا رسول اللہ۔
- ۵۸ عن ابی ذر، ما لقینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا صافحنی و بعث الی ذات یوم و لم اکن فی اهلی فلما جئت اخبرت فاتینہ و هو علی سریر فالتزمنی فكانت تلک اجود و اجود

- ۵۹ عن عائشة، قالت ما رأيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم التزم عليا و قبله وهو يقول بابي الوحيد الشهيد۔
- ۶۰ عن جابر بن عبد الله، قال كنا عند النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال يطلع عليكم رحل لم يخلق الله بعدى احدا خيرا منه لا افضل و له شفاعه مثل شفاعه النبيين فما برحنا حتى طلع ابوبكر فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقبله و التزمه۔
- ۶۱ عن ابن عباس، قال رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم واقفا مع علي بن ابي طالب اذ اقبل ابوبكر فصافحه النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و عانقه و قبل فاه فقال علي اتقبل فابي بكر فقال صلى الله تعالى عليه وسلم يا ابا الحسن منزلة ابي بكر عندي كمنزلتي عند ربي۔
- ۶۲ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابتدائے اسلام میں اظہار اسلام اور کفار سے ضرب و قتال فرماتا (الی ان قال) حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دار ارقم میں تشریف فرماتے اپنی ماں سے خدمت اقدس میں لے چلنے کی درخواست کی حتی اذا هدأت الرجل و سکن الناس خرجنا به بتکئی علیہا حتی ادخلناه علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالت فانکب علیہ فقبله و انکب علیہ المسلمون ورق له رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم رقة شديدة۔ الحديث۔
- ۶۳ سعد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم المنبر ثم قال ابن عثمان بن عفان فوثب و قال ها انا يا رسول الله فقال ادن مني فدنا منه فضمه الى صدره و قبل بين عينيه۔
- ۶۴ عن جابر بن عبد الله، قال بينما نحن مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في نفر من المهاجرين منهم ابوبكر و عمر و عثمان و علي و طلحة و الزبير و عبدالرحمن بن عوف و سعد بن ابي وقاص فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ينهض كل رجل الى كفوه و نهض النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و سلم الى عثمان فاعنقه و قال انت و لي في الدنيا و الاخرة۔

- ۶۵ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عنق عثمان بن عفان  
و قال قد عانقت اخي عثمان فمن كان له فليعانقه۔
- ۶۶ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول زہرا سے فرمایا  
عورت کے حق میں سب سے بہتر کیا ہے عرض نہ کہ نامحرم شخص  
اسے نہ دیکھے حضور نے گلے سے لگایا اور فرمایا دریہ بعضہا من بعض۔
- ۱۴۱ حدیث اس قال بنحی له (عند المصافحة) قال لا۔
- ۱۹۹ تصافحوا یدہب العل عنکم۔
- ۵۰
- ۶۶

### باب فی سماع الاموات

- ۵۶۰ وقالت (عائشة) فی حدیثہما اعنی امیر المومنین و ابنہ عبد اللہ  
ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فی نسی بدر والذی  
نفسی یدہ ما اتم باسمع لما اقول منهم، انما قال صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم انہم لیعلمون الآن ما کنت اقول لہم حق وقد  
قال اللہ انک لا تسمع الموتی۔ (ہذہ طریقۃ معروفۃ لعائشۃ)

### باب زیارۃ القبور

- ۳۱ الا فرور وھا فانھا ترہدکم فی الدنیا و تذکرکم فی الآخرۃ
- ۹۵ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اولاد امجاد  
حضرت عبدالمطلب سے ایک طیبہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آتے  
دیکھا جب پاس آئیں فرمایا ما اخرجک من بیتک، عرض کی ایت  
اہل ہذا المیت فترحمت علیہم و عزیتہم بمعیتہم، فرمایا لعلک  
بلغت معہم الکدی، عرض کی معاذ اللہ ان اكون بلغتها و قد  
سمعتک تذکرنی لک ما تذکر، فرمایا لو بلغتها ما رأیت الجنة  
حتى یراھا جد ابيک۔
- ۵۰ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان یأتی قبورا  
الشہداء راس کل حول فیقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم  
عقبی الدار و الخلفاء الاربعۃ ہکذا یفعلون۔
- ۳۳۶



## باب ماجاء فی ثواب من اصاب بولده

- ۳۵۵ ما مسلم يموت له ثلثة لم يبلغوا الحنث الا ادخله الله الجنة  
بفضل ارحمه اياهم
- ۳۵۶ ما من مسلم يموت له ثلثة من ولد لم يبلغوا الحنث الا تلقوه  
من ابواب الجنة من ايها شاء دخل۔
- ۳۵۷ ايك بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان فرمائی  
صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ و اثنان یا رسول اللہ، فرمایا و  
اثنان عرض کی او واحد، فرمایا او واحد، پھر فرمایا والذي نفسی  
بيده ان السقط ليجرره امه بسرره الى الجنة اذا احتسبته۔
- ۳۵۸ اذا مات ولد العبد قال الله لملائكة قبضتم ولد عبدی فيقولون  
نعم فيقول قبضتم ثمرة فؤاده فيقولون نعم فيقول ماذا قال  
عبدی فيقولون حمدك و استرجع فيقول ابنو العبدی بيتا فی  
الجنة و سموه بيت الحمد۔

## باب النوحة

- ۱۷۴ بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المرثی
- ۳۵۹ لا تؤذوا امواتکم بعویل
- ۳۶۰ اثنان هما فی الناس کفر الطعن فی النسب و النياحة علی  
المیت
- ۳۶۱ صوتان ملعونان فی الدنیا و الآخرة مزمار عند نعمة و رنة عند  
مصيبة
- ۳۶۲ النائحة اذا لم تنب قبل موتها تقام يوم القيامة و علیها سربال من  
قطران و درع من حرب۔
- ۳۶۳ و فی رواية، قطع الله لها ثيابا من قطران و درعا من لهب النار

- ۳۶۳ ان هذه النواتج يجعلن يوم القيمة صفين في جهنم صف عن  
يمينهم و صف عن يسارهم فينبحن على اهل النار كما تنبح  
الكلاب۔
- ۳۶۵ اما برئ ممن حق و صلق۔ (سلق) و خرق۔
- ۳۶۶ الا تسمعون ۔ الله لا يعذب بدمع العين و لا يحزن القلب و  
لكن يعذب بهذا و اشار الى لسانه او يرحم و ان الميت ليعذب  
ببكاء اهله عليه۔
- ۵۵۷ قالت (عائشة) في حديث امير المؤمنين عمر عن النبي صلى  
الله تعالى عليه وسلم ان الميت ليعذب ببعض بكاء اهله عليه،  
يرحم الله عمر لا والله ما حديث رسول الله صلى الله تعالى  
عليه وسلم ان الميت ليعذب ببكاء اهله و لكن ان الله تعالى  
يزيد الكافر عذابا ببكاء اهله عليه و قالت حسبكم القرآن لا تزر  
وازره و زر اخرى۔ (هذه طريقة معروفة لعائشة)۔
- ۵۵۸ و قالت يغفر الله لابي عبد الرحمن تريد ابن عمر فانه ايضا روى  
الحديث كايه اما انه لم يكذب و لكنه نسي امام رسول الله  
صلى الله تعالى عليه وسلم على يهودية يكي عليها فقال انهم  
ليكون عليها وانها لتعذب في قبرها۔ (هذه ايضا)
- ۵۵۹ و في لفظ أم والله ما تحدثون هذا الحديث عن الكاذبين و  
لكن السمع يخطى و ان لم يكن في القرآن ما يشفيكم ان لا  
تزر وازرة و زر اخرى ولكن رسول الله صلى الله تعالى عليه  
وسلم قال ان الله عز وجل ليزيد الكافر عذابا ببعض بكاء اهله  
عليه (هذه ايضا)

### باب الزكوة

- ۸ ان رجلا يقال له ثعبان بن ابي حاطب اخلف الله ما وعده فقص  
الله تعالى شأنه في القرآن و منهم من عاهد الله الى قوله  
يكذبون۔

فانزل الله فيه من عاهد الله و عند رسول الله صلى الله تعالى عليه ۴۱۴  
وسلم رحل من اقارب ثعلبة فسمع ذلك فخرج حتى اتاه فقال و  
يحك يا ثعلبة قد انزل الله فيك كذا و كذا فخرج ثعلبة حتى اتى  
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فسأله ان يقبل صدقته فقال ان  
الله منعى ان اقبل منك صدقتك ثم اتى ابوبكر حين استخلف  
فقد قبل صدقتي فقال لم يقبلها رسول الله صلى الله تعالى عليه  
وسلم و ان اقبلها فلما ولى حمز اتاه فقال يا امير المؤمنين اقبل  
صدقتي فقال لم يقبلها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و  
لا ابوبكر و لا انا اقبلها ثم ولى عثمان فاته فسأله فقال لم يقبلها  
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و لا ابوبكر و لا عمر  
رضى الله تعالى عنهما و انا لا اقبلها فلنك يقبلها منه و هنك ثعلبة  
فى خلافة عثمان رضى الله تعالى عنه۔

- ۴۲۰ ۱۷ عن انس قال بعثنى ابو المصطلق الى رسول الله صلى الله  
تعالى عليه وسلم فقالوا سل رسول الله صلى الله تعالى عليه  
وسلم الى من يدفع صدقاتنا بعدك فقال الى ابى بكر قال فان  
حدث فالى من قال الى عمر قالوا فان حدث بعمر حدث فقال  
لى الى عثمان قالوا فان حدث بعثمان حدث فتبا لكم الدهر فتبا۔  
۴۲۰ ۱۸ فى حديث طويل قال صلى الله تعالى عليه وسلم ذاتى على ابى  
بكر حبه و عمر حبه و عثمان حبه و استطعت ان تموت فموت۔  
۴۲۱ ۱۹ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و يحك اذا مات  
عمر فان استطعت ان تموت فموت۔

### باب الصدقة

- ۸ ۱۲ اليد العليا خير من اليد السفلى و اليد العليا هى المنفعة و اليد  
السفلى هى السائلة۔  
۱۲ ۲۴ من تصدق بعدل تمرة من كسب طيب و لا يقبل الله الا لطيب  
فان الله يقبلها الا بيمينه

- ۲۵ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يكسب عبد مالا حراما فيتصدق به فيقبل منه ولا ينفق منه فيبارك له فيه و لا يتركه خلف ظهره الا كان زاد على النار ان الله لا يمحو الشئ بالشئ و لكن يمحو الشئ ان الخبيث لا يمحو الخبيث۔
- ۲۶ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يغبطن جامع المال من غير حنه او قال من غير حقه فانه ان تصدق به لم يقبل منه و ما بقى كان زاده الى النار۔
- ۲۸ لا تحقرن من المعروف شيئا و لو ان تلقى احاك بوجه طليق
- ۲۹ يا نساء المعلمات لا تحقرن جارة لجارتها و لو فرسن شاة
- ۳۸ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من جمع مالا حراما ثم تصدق به لم يكن له فيه اجر و كان اصره عليه۔
- ۳۰۷ زانية اور چور کو صدقہ دینے کے بارے میں حدیث میں ہے، اللہم لك الحمد على زانية اللہم لك الحمد على سارق۔
- ۳۲۷ ان الصدقة و سنة الرحم يزيد الله بهما في العمر و يدفع بهما ميتة السوء و يدفع بهما المكروه و المحذور۔
- ۳۵۷ کچھ مختارہ گوں کو دیکھ کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعد نماز خطبہ فرمایا، تصدق رجل من دينار، من درهمه من ثوبه من صاع بره من صاع تمره حتى قال ولو بشق تمره۔ یہ دیکھ کر رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ انور خوشی کے باعث چمکنے لگا اور ارشاد فرمایا من سن فی الاسلام سنة حسنة فله اجرها و اجر من عمل بها بعده من غیر ان ينقص من اجورهم شئ۔
- ۵۲۰ ان الصدقة يتغى بها وجهه الله تعالى و الهدية يتغى بها وجه الرسول و قضاء الحاجة۔

### باب الهدية

- ۱۸۶ ان كسرى اهدى للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم بغلة فركبها بحبل من شعر ثم اردفني حنقه۔

- ۱۸۷ بادشاہ فدک نے چار اونٹنیاں پر بار نذر کیس قبول فرمائیں اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخش دیں۔ ۶۳
- ۱۸۸ یوہن قیصر روم وغیرہ سلاطین کفار کے ہدایا قبول فرمائے۔ اہدیٰ کسریٰ لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقبل منه و اہدیٰ قیصر فقبل منه و اهدت له الملوك فقبل منها۔ ۶۳
- ۱۸۹ قتیلہ بنت عبد العزیٰ بن سعد اپنی بیٹی حضرت سیدتنا اسماء بنت ابی بکر صدیق کے پاس آئی اور کچھ گوشت کے زندہ جانور پنیر، گھی ہدیہ لائی بنت الصدیق نے نہ ہدیہ لیا نہ مال کو گھر میں آنے دیا کہ تو کافر ہے۔ ام المؤمنین نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آیت اتری لا ینھکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہدیہ اور گھر میں آنے دو۔ ۶۳
- ۱۹۰ عیاض نے پیش از اسلام کوئی ہدیہ یا ناقہ نذر کیا فرمایا تو مسلمان ہے؟ عرض کی نہ فرمایا انی نہیت عن زبد المشرکین۔ ۶۳
- ۱۹۱ ملاعب الاسنہ نے کچھ ہدیہ نذر کیا فرمایا اسلام لا انکار کیا فرمایا انی لا اقبل ہدیہ مشرک ۶۳
- ۱۹۲ انا لا یقبل شیاً من المشرکین ۶۳
- ۱۹۳ الہدیۃ تذهب بالسمع و القلب و البصر ۶۳
- ۱۹۴ الہدیۃ تعور عین الحکیم ۶۵
- ۱۹۸ تہادوا تحابوا ۶۵
- ۲۰۰ تہادوا تردادوا حبا۔ ۶۶
- ۹ من اعطی الدنۃ من نفسه طائعاً غیر مکروہ فلیس منا ۳۳۶
- باب الحج**
- ۳۵۹ جو مال حرام لے کر حج کو جاتا ہے جب لیک کتا ہے ہاتف غیب سے جواب دیتا ہے لا لیک و لا سعدیک و حجک مردود علیک حتی ترد ما فی بدیک۔ ۱۳۸

## باب فضيلة المدينة

۱۲۴	من سمى المدينة يثرب فليستغفر الله هي طابة هي طابة	۴۶
۱۲۵	يقولون يثرب و هي المدينة	۴۶
۱۲۶	ان الله تعالى سمى المدينة طابة	۴۷

## باب الصوم

۶۰۶	لئن عشت الى قابل لامومن التاسع	۲۰۳
۶۷۰	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز جاں افروز دوشنبہ کو روزہ شکر کیلئے خاص فرماتے اور اس کی وجہ یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ فیہ ولدت و فیہ انزل علی۔	۲۲۶

## باب الدين يسر

۶۱	حدیث کا ارشاد ہے کہ وہ زمانہ آنے والا ہے کہ دین کا کام بھی بے روپیہ کے نہ چلے گا۔	۴۳۸
----	---	-----

## باب احياء السنة

۳۳۷	ليس منا من عمل بسنة غيرنا	۱۰۱
۳۳۹	من لم يعمل بسنتي فليس مني	۱۰۲
۳۴۰	من رغب عن سنتي فليس مني	۱۰۲
۳۴۱	من خالف سنتي فليس مني	۱۰۲
۳۴۲	من اخذ بسنتي فهو مني و من رغب عن سنتي فليس مني	۱۰۲
۳۴۳	ان لكل عمل شرة و لكل شرة فترة فمن كانت فترة الى سنتي فقد اهتدى و من كانت الى غير ذلك فقد هلك	۱۰۲

۵۲۳	اربع من سنن المرسلين الختان و التبطين و النكاح و السواك	۱۶۸
-----	---	-----

## باب الضلالة والبدعة

۱۰۵	لو ان صاحب بدعة مكذبا لقدر قتل مظلوما صابرا محتسبا بين الركن و المقام لم ينظر الله في شيء من امر حتى يدخله جهنم	۴۰
۴۱۳	نعن الله من آوى محدثا۔	۱۳۳

- ۶۰۰ من سن فی الاسلام ستہ سیئۃ فعلیہ وزرہا ووزر من عمل بہا  
الی یوم القیمۃ من دون ان بنقص من اوزارہم شیاً
- ۶۴۷ حدیث میں مجوس کی نسبت فرمایا سنوا بہم سنۃ اہل الکتاب غیر  
ناکحی سائہم و لا آکلی ذبائحہم۔
- ۱۷۶ ادا ظہرت الفتن او قال البدع و سب اصحابی فنیظہر العالم  
عنہ فمن لم یفعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ و الممشکۃ و الناس  
احمعیۃ لا یقبل اللہ منہ صرفاً و لا عدلاً۔
- ۱۷۹ من تشبہ بشیء فهو منہم
- ۱۲ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ
- ۱۳ ما راہ المسلمون حسناً فهو عند اللہ حسن

### باب الدین

- ۱۰۶ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ادا ان دینا ینوی  
قضاء ہ اداہ اللہ عنہ یوم القیمۃ
- ۱۰۷ من تداین بدين و فی نفسہ وفاء ہ ثم مات تجاوز اللہ عنہ و  
ارضی غریمہ بما شاء
- ۱۰۸ ان اللہ تعالیٰ مع الدائن حتی یقضی دینہ ما لم یکن دینہ فیما  
یکرہ اللہ۔
- ۱۰۹ رب العزت جل و علا روز قیامت مدیون سے پوچھے گا تو نے کاہے میں  
یہ دین لیا اور لوگوں کا حق ضائع کیا عرض کرے گا اے رب میرے تو  
جانتا ہے کہ میرے اپنے کھانے پینے پہننے ضائع کر دینے کے سبب وہ  
دین نہ رہ گیا بلکہ اتنی علی اما حرق و اما سرق و اما وضیعة۔  
مولیٰ عزوجل فرمائے صدق عبدی فانا احق من قضی عنک۔ پھر  
مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ کوئی چیز منگا کر اس کے پلہ میزان میں رکھ دے گا کہ  
نیکیاں برائیوں پر غالب آجائے گی اور وہ بندہ رحمت الہی کے فضل  
سے داخل جنت ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لی الواحد یحل  
عرضہ

- ۲۷۰ مطل الغنی ظلم ۲  
۲۷۰ آية المنافق ثلاث اذا حدث كذب و اذا وعد اخلف و اذا اؤتمن خان ۳  
۳۴۲ حدیث میں ہے لا و جع الا و جع العین و لا هم الا هم الدین ۶۹

### باب الميراث

- ۳۱۸ قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تصدق علیکم  
بثلث اموالکم فی آخر اعمارکم ۹۲  
۳۲۱ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا لا وصیة لوارث الا ان  
یحیزها الورثة ۹۳  
۳۲۲ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الاب احق بمال ولده اذا  
احتاج الیه بالمعروف ۹۵  
۳۲۲ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی سعد یعودہ فقال یا  
رسول اللہ ان لی مالا و لا یرثنی الا ابنتی۔ ۹۶  
۳۲۲ ان امرأة اتت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت یا  
رسول اللہ انی تصدقت علی امی بجارية فماتت امی و بقیة  
الجارية فقال وجب اجرک ارجعت الیک فی المیراث ۹۷  
۳۲۳ فی رواية فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لک اجرک و ردها  
علیک المیراث ۹۸  
۳۲۳ لما دخل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی سعد بن ابی وقاص  
یعودہ قال سعد ما انه لا یرثنی الا ابنة لی افأوصی بجمیع مالی  
قال لا فأوصی بنصفه قال لا، الحدیث الی ان قال صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم الثلث خیر و الثلث کثیر۔ ۹۹  
۳۲۳ فی حدیث عمر و بن شعیب عن ابیه عن جدہ انه صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم ورث الملاعنة الی جمیع المال عن ولدها۔ ۱۰۰



- ۱۰۱ فی حدیث واثلة بن الاسقع انه صلى الله تعالى عليه وسلم قال ۳۲۳  
تحرز المراءة ميراث لقيطها وعتيقها والابن الذي لو عنت به۔
- ۱۰۲ كان على كرم الله تعالى وجهه يرد على ذي سهم سهمه الا ۳۲۴  
الزوج و المراءة۔
- ۱۰۳ ان عليا رضي الله تعالى عنه قال في ابن الملاعة ترك اخاه و امه ۳۲۴  
لامه الثلث و ل اخيه السدس و ما بقى فهو رد عليهما بحساب  
ما ورثا۔
- ۱۰۴ ان رجلا مات و ترك ابنته و امراءة و مولاة قال سويد اني ۳۲۴  
جالس عند على كرم الله تعالى وجهه اذ جاءت مثل هذه القصة  
فاعطى ابنته النصف و امراءة ته الثمن ثم رد ما بقى على ابنته و  
لم يعط المولى شيئا۔
- ۱۰۵ كان على رضي الله تعالى عنه يعطى الابنة النصف و المراءة ۳۲۴  
الثمن و يرد ما بقى على الابنة۔
- ۱۰۶ و في رواية للشعبي انه قيل له ان ابا عبيدة ورث اختا المال كله ۳۲۵  
فقال الشعبي من هو خير من ابي عبيدة قد فعل ذلك كان  
عبدالله بن مسعود يفعل ذلك۔
- ۱۰۷ عن المغيرة عن اصحابه في قول زيد بن ثابت و على بن ابي ۳۲۵  
طالب و عبدالله بن مسعود رضي الله تعالى عنهم اذا ترك  
المتوفى اباه و لم يترك احدا غيره فله المال۔
- ۱۰۸ عن ابن مسعود انه قضى في ام و اخ من ام ل اخيه السدس و ما ۳۲۵  
بقى لامه۔
- ۱۰۹ ان ابا بكر الصديق رضي الله تعالى عنه قال في خطبة الا ان الاية ۳۲۸  
التي ختم بها سورة الانفال انزلها في اولي الارحام بعض اولي  
بعض في كتاب الله ما حرت به الرحم من العصبه، هذا  
مختصر۔

- ۳۲۸ الحقوا الفرائض باهلها فما بقى فهو لاولى رجل ذكر ۱۱۰
- ۳۲۸ ما من الا وانا اولى به فى الدنيا و الاخرة فاقروا ان شئتم النبى  
اولى بالمؤمنين من انفسهم فايما مومن مات و ترك مالا فلو  
رثته و عصبه من كانوا و من ترك دنيا اوضياعا فليأتنى  
فانامولاد۔ ۱۱۱
- ۳۲۹ ما احترز الولد او الوالد فهو لعصبه من كان۔ ۱۱۲
- ۳۲۹ فاروق اعظم رضى الله تعالى عنه فرماتے ہیں كل نسب توصل  
عليه فى الاسلام فهو وارث موروث۔ ۱۱۳
- ۳۲۹ عن المغيرة عن اصحابه قال كان على رضى الله تعالى عنه  
اصحابه اذا لم يجدوا ذاسهم اعطوا القرابة و ما قرب او بعد اذا  
كان رحما فله المال اذا لم يوجد غيره۔ ۱۱۴
- ۳۲۹ لا يرث المسلم الكافر و لا الكافر المسلم ۱۱۵
- ۳۲۹ انه (اى عمر) كان طاعون بالشام فكانت القبيلة تموت باسرها  
حتى ترثها القبيلة الاخرى۔ ۱۱۶
- ۳۲۹ ان مولى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم مات و ترك شيئا و لم  
يدع ولدا ولا حميما فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه  
وسلم اعطوا ميراثه من اهل قريته۔ ۱۱۷
- ۳۳۰ ان وردان مولى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وقع من  
عذق نخلة فمات فأتى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
بميراثه فقال انظروا له ذا قرابة قالوا ماله ذو قرابة قال فانظروا  
هم شهر ياله فاعطوه ميراثه يعنى بلديا له ۱۱۸
- ۳۳۰ تعلموا الفرائض و علموه الناس فانه نصف العلم وهو ينسى  
وهو اول علم ينزع من امتى ۱۱۹
- ۳۳۱ ان الله اعطى كل ذى حقه الا لا وصية لوارث الا ان يشاء  
الورثة ۱۲۰

۳۳۱	العمری میراث اہلہا	۱۲۱
۳۳۱	العمری لمن و ہبت له	۱۲۲
۳۳۱	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اجعلوا الاخوات مع البنات عصبۃ	۱۲۳
۳۲۸	من زوی میراثا عن وارثہ زوی اللہ عنہ میراثہ من الجنة	۳۳
۳۲۹	قال علیہ افضل الصلوٰۃ و السلام من قطع میراثا فرضہ اللہ قطع اللہ میراثہ من الجنة	۳۴

### باب التوکل

۳۸۴	ایک صحابی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی اپنی اونٹنی یو ہیں چھوڑ دوں اور خدا پر بھروسہ رکھوں یا اسے باندھوں اور خدا پر توکل کروں؟ ارشاد فرمایا قید و توکل۔	۱۲۲
-----	--	-----

### باب الکسب

۱۹	من کسب مالا حراما فاعتق منه و وصل منه رحمہ کان ذلك اصرا علیہ	۴۹
۱۹	من اکتسب مالا من مآثم فوصل بہ رحمہ او تصدق بہ او انفقہ فی سبیل اللہ جمع ذلك کله فقفذ بہ فی جہنم	۵۰
۳۲	قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثمن الخبیث و مہر البغی خبیث و کسب الحجام خبیث۔	۹۱
۳۸	عن صفوان بن امیۃ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجاء عمرو بن قرۃ فقال یا رسول اللہ ان اللہ کتب علی الشقوۃ و ما رانی ارزق الا من دنی یمکفی فاذن لی فی الفنأ من غیر فاحشۃ فقال لا اذن لك و لا کرامۃ و لا نعمۃ ابتغ علی نفسک و عیالک حلالا فان ذلك جہاد فی سبیل اللہ و اعلم ان عون اللہ تعالیٰ مع صیالہی التجار۔	۱۳۳

۳۸	طلب الحلال واجب على كل مسلم	۱۳۴
۳۹	قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و الذي نفسى بيده لان يأخذ احدكم حبله فيذهب به الى الجبل فيحتطب ثم يأتي به فيحمله على ظهره فيأكله خير له من ان يسأل الناس و لان يأخذ ترابا فيجعل في فيه خير له من ان يجعل في فيه من حرم الله عليه۔	۱۳۵
۱۶۵	كسب الحجام خبيث	۵۱۵
۱۶۶	قد ثبت ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم احتجم و اعطى الحجام	۵۱۶
۳۸۰	طلب كسب الحلال فريضة بعد الفريضة	۱۳۰
۳۸۱	طلب الحلال واجب على كل مسلم	۱۳۱
۳۸۱	ما اكل احد طعاما قط خيرا من ان يأكل من عمل يده و ان نسي الله داؤد كان يأكل من عمل يده۔	۱۳۲
۳۸۱	ان اطيب ما اكلتم من كسبكم	۱۳۳
۳۸۱	كسى نے عرض کی یا رسول اللہ ای الکسب افضل، فرمایا عمل الرجل بيده و كل بيع مبرور،	۱۳۴
۳۸۲	ان الله يحب المومن المحترف	۱۳۵
۳۸۲	من امسى كآلا من عمل يده امسى مغفورا	۱۳۶
۳۸۲	طوبى لمن طاب كسبه	۱۳۷
۳۸۲	الدنيا حلوة خضرة من اكتسب منها مالا فى حله و انفق فى حقه اثابه الله عليه واورده جنته۔	۱۳۸
۳۸۳	ان من الذنوب ذنوبا لا يكفرها الصلوة و لا الصيام ولا الحج ولا العمرة يكفرها الهموم فى طلب المعيشة۔	۱۳۹

- ۱۳۰ صحابہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ تیز و چست کسی کام کو جا رہا ہے عرض ۳۸۳  
کی یا رسول اللہ کیا خوب ہوتا اگر اس کی یہ تیزی و چستی خدا کی راہ میں  
ہوتی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کان خرج  
یسعی علی نفسه یعفھا فهو فی سبیل اللہ و ان کان خرج  
یسعی علی ولده صغارا فهو فی سبیل اللہ و ان کان خرج  
یسعی علی ابوين شیخین کبیرین فهو فی سبیل اللہ و ان کا  
خرج یسعی ریا و مفاخرة فهو فی سبیل الشیطان۔
- ۱۳۱ لیس بخیر کم من ترک دنیاہ لاخرتہ و لا آخرتہ لدنیاء حتی ۳۸۴  
یصیب منہما جمیعاً فان الدنیا بلاغ الی الاخرۃ و لا تكونوا  
کلا علی الناس۔
- ۱۳۵ اجملوا فی الدنیا فان کلا میسر لما کتب لہ منہا۔ ۳۸۵
- ۱۳۶ یا ایہا الناس اتقوا اللہ و اجملوا فی الطلب فان نفسا لن تموت ۳۸۵  
حتى تستوفی رزقہا فان ابطاء منہا فاتقوا اللہ و اجملوا فی  
الطلب خذوا ما حل و دعوا ما حرم۔
- ۱۳۷ ان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا لن تموت حتی ۳۸۵  
تستکمل اجلہا و تستوعب رزقہا فاتقوا اللہ و اجملوا فی  
الطلب و لا یحملن احدکم استبطاً الرزق ان یطلبہ بمعصیۃ اللہ  
فان اللہ تعالیٰ لا ینال ما عنده الا بطاعته۔
- ۱۳۸ اطلبوا الحوائج بعزۃ الا نفس فان الامور تجری بالمقادیر۔ ۳۸۶

### باب الحلال والحرام

- ۷ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الحلال بین و الحرام بین و ما ۷  
بینہما مشتبہات لا یعلمہن کثیر من الناس
- ۲۶۵ الا انی اوتیت القرآن و مثله معہ لا یوشک رجل شبعان علی ۸۵  
اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال  
فاحلوه و ما وجدتم فیہ من حرام فحرموه و ان ما حرم رسول  
اللہ کما حرم اللہ

- ۲۶۶ لا الفین احدکم متکماً علی اریکته یأتیه الامر مما امرت به او نهیت عنه فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناه۔ ۸۵
- ۲۶۷ ایحسب احدکم متکماً علی اریکته یظن ان اللہ لم یحرم شیئاً الا ما فی هذا القرآن الا و انی واللہ قد امرت ووعظت و امرت و نهیت عن اشیاء انہا کمثل القرآن او اکثر۔ ۸۶
- ۲۹۲ لیکونن فی امتی اقوام یتحلون الحر و الحریر و الخمر و المعازف ۱۶۰
- ۶۰۸ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و الفرج یصدق ذلك او یکذب به۔ ۲۰۳
- ۶۰۹ من قعد الی قینة یتسمع منها صب اللہ فی اذنیہ الآنک یوم القیمة۔ ۲۰۳
- ۶۱۰ نهیت عن صوتین احمقین فاجرین ۲۰۳
- ۶۸۷ ترک ذرة مما نهی اللہ عنه افضل من عبادة الثقلین ۲۳۳
- ۶۸۸ لا ضرر و لا ضرار ۲۳۳
- ۶۸۹ الراشی و المرتشی کلاهما فی النار ۲۳۳
- ۷۳۹ الاوانی اوتیت القرآن و مثله معه الا یوشک رجل شعبان علی اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوه و ما وجدتم فیہ من حرام فحرموه و ان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ الا لا یحل لکم الحمار الاہلی ولا کل ذی ناب من السباع۔ ۲۵۷
- ۷۴۰ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تستضیئو بنار المشرکین۔ ۲۵۹
- ۷۴۱ الصلح جائز بین المسلمین الا صلحاً حل حراماً او حرم حلالاً۔ ۲۶۰
- ۷۴۲ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تغدروا ۲۶۰

۱۶ قال الله عزوجل خلقتكم وهو اعلم فبضعكم فبعث اليكم رسول من انفسكم و انزل عليكم كتابا وحد لكم فيه حدود امرکم ان لا تعتدوها و فرض فرائض امرکم ان تتبعوها و حرم حرمت بهکم ان تنتهوها و ترك اشياء لم يدعها نسياً فلا تكلفوها و انما ترکها رحمة لکم۔

### باب السؤال

- ۵ ملعون من سئل بوجه الله ثم منع سائله ما لم يسئل هجرا  
۸۸ ملعون من سأل بوجه الله و ملعون من سأل بوجه الله ثم منع سائله ما لم يسئل هجرا  
۸۹ من سئل بالله فاعطى كتب له سبعون حسنة  
۹۰ من سألکم بالله فاعطوه و ان شئتم فدعوه  
۹۱ لا يسئل بوجه الله الا الجنة

### باب فی الله عزوجل

- ۱۵۳ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نے طبقات آسمان پھر ان کے اوپر عرش پھر طبقات زمین کا بیان کر کے فرمایا والذی نفس محمد بیدہ لو انکم دلیتم احدکم بجبل الی السابعة لهبط علی الله تبارک و تعالیٰ ثم قراء رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم هو الاول و الاخر و الظاهر و الباطن  
۱۵۴ يقول النبی صلى الله تعالى عليه وسلم انت الظاهر فلیس فوقك شیء و انت الباطن فلیس دونك شیء و اذا لم یکن فوقه شیء و لا دونه شیء لم یکن فی مکان۔  
۱۵۵ کان الله تعالى و لم یکن شیء غیره  
۱۵۶ ان احدکم اذا کان فی الصلوة فان الله وجهه فلا یتخمن احدکم قبل وجهه فی الصلوة  
۱۶۱ فذا کان یوم الجمعة نزل تبارک و تعالیٰ من علین علی کرسیه ثم صف الکرسی بمنابر من نور و جاء النبیون حتی یحلقوا علیها۔

- ۱۶۲ حدیث قبض روح میں ہے فلا يزال يقال لها ذلك حتى تنتهي الى السماء التي فيها الله تبارك و تعالیٰ۔ ۳۹۸
- ۱۶۳ حدیث جاریہ میں ہے قال لها اين الله قالت في السماء قال من انا قالت انت رسول الله قال اعتقها فانها مومنة ۳۹۸
- ۱۶۴ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ارحموا من في الارض يرحمكم من في السماء۔ ۳۹۸
- ۱۶۵ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم والذي نفسي بيده ما من رجل يدعوا وراءه الى فراشها فتأبى عليه الا كان الذي في السماء ساخطا عليها حتى يرضى عنها۔ ۳۹۸
- ۱۶۶ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لما القى ابراهيم في النار قال اللهم انت في السماء واحد و انى في الارض واحد عبدك۔ ۳۹۹
- ۱۶۷ الله عز وجل نے فرمایا یا موسیٰ لو ان السموات السبع و عامرهن غیری و الارضین السبع فی کفة ولا اله الا الله فی کفة مالت بهم لا اله الا الله۔ ۳۹۹
- ۱۷۴ الساجد يسجد على قدمي الله تعالى۔ ۴۰۱
- ۱۷۵ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انى اجد نفس الرحمن من ههنا و اشار الى اليمن۔ ۴۰۱
- ۱۷۷ تفكروا في آلاء الله و لا تفكروا في الله۔ ۴۰۳
- ۱۷۸ تفكروا في خلق الله و لا تفكروا في كل شيء و لا تفكروا في ذات الله فان بين السماء السابعة الى كرسيه سبعة آلاف نور وهو فوق ذلك۔ ۴۰۳

### باب صفة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

- ۸۴ حضور پر نور سید یوم الثور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبہ پہنا جس کے گریبان اور آستینوں اور چاکوں پر ریشم کی خیاطت تھی۔ ۳۱



- ۸۷ عن اسماء انها اخرجت جبة طيالسية عليها لبنة شبر من دياج  
كسرواني و فرجا مكفو فان به فقالت هذه جبة رسول الله  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم كان یلبسها۔
- ۱۳۲ (وفد عبدالقیس کی حدیث میں ہے) فجعلنا نتبادر ید رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورجله
- ۲۵۸ فضلت علی الانبیاء بست
- ۲۵۹ اعطيت خمساً لم یعطهن احد من قبلی
- ۲۶۰ فضلت علی الانبیاء بخصلتین
- ۲۶۱ ان جبریل بشرنی بعشر لم یوتهن نبی قبلی
- ۲۷۲ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كثير شعر اللحية
- ۲۷۳ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فخماً مخماً يتلاؤ  
وجهه تلالؤ القمر ليلة البدر ازهر اللون واسع الجبين كث  
اللحية۔
- ۲۷۴ عن علی، بابی و امی كان ربعة ابيض مثرىا بحمرة كث اللحية
- ۲۷۵ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ضخماً الهامة عظیم  
اللحية
- ۲۷۶ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بيض اللون مشرباً  
حمرة او حج العينين كث اللحية
- ۲۷۷ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم احسن الناس قواماً  
و احسن الناس وجهاً و اطيب الناس ريحاً و الين الناس كفاً و  
كانت له جمرة الى شحمة اذنيه و كانت لحية قد ملاءت من  
ههنا امر يديه علی عارضيه۔
- ۲۷۸ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ابيض الوجه كث  
اللحية احمر الماء فی اهداب الاشفار۔
- ۳۰۸ ان لی خمسة اسماء، الحديث۔

- ۴۲۶ عن انس قال لما ثقل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم جعل  
يتغشاه الكرب فقالت فاطمة و: اكرب اياه فقال لها ليس على  
ايك كرب بعد اليوم فلما مات قالت يا ابتاه اجاب ربا دعاه يا  
ابتاه من حنة لفردوس ماواه ابتاه الى جبرئيل ننواه فلما دفن  
قالت فاطمة يا انس اطابت انفسكم ان تحنوا على رسول الله  
صلى الله تعالى عليه وسلم التراب۔
- ۴۳۶ عن عائشة، انه صلى الله تعالى عليه وسلم لما دخل بيتي و  
اشتد وجعه قال اهريقوا على من سبع قرب لم تحلل او كيتهن  
لعلى اعهد الى الناس۔
- ۶۶۲ حديث میں ہے آيہ كريمہ ورفعنا لك ذكرك کے نزول کے بعد  
جبریل حاضر ہوئے اور عرض کی حضور کا رب فرماتا ہے اتدري كيف  
رفعت لك ذكرك حضور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم نے عرض  
کی اللہ اعلم ، ارشاد ہوا جعلتك ذكرا من ذكري فمن ذكرك  
فقد ذكرني۔
- ۶۹۶ ما منكم من احد الا و معه قرينه من الجن و قرينه من الملائكة  
قالوا اياك يا رسول الله قال واياي و لكن الله اعاني عليه  
فاسلم فلا يأمرني الا بخير۔
- ۶۹۷ فضلت على الانبياء بنصليتين كان شيطاني كافرا فاعانني الله  
عليه حتى اسلم۔
- ۶۹۸ فضلت على آدم بنصليتين كان شيطاني كافرا فاعانني الله  
عليه حتى اسلم و كن ازواجي عونالي و كان شيطان آدم كافرا  
و زوجته عوناي خطيئة۔
- ۲۷ عن انس، جب حضور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم  
مجلس انور سے اٹھتے، قمنا قياما حتى نراه دخل بعض بيوت  
ازواجه۔
- ۳۶ من فرح بنا فرحنا به
- ۳۳۱

- ۳۰ یرغب الی فیہ الخلق حتی خلیل اللہ ابراہیم ۳۳۲
- ۸۳ بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت فی القرن الذی کنت فیہ ۳۶۵
- ۸۷ لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الطیبة الطاهرة مصفی مہذباً لا تشعب شعبتان الا کنت فی خیرھما۔ ۳۶۵
- ۸۸ لم ازل انقل من اصلاب الطاہرین الی ارحام الطاہرات ۳۶۶
- ۸۹ لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الکریمۃ و الارحام الطاهرة حتی اخرجنی من بین ابوی ۳۶۶
- ۹۷ روز حنین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شان جلال میں فرمایا انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب ۳۶۸
- ۹۹ فی روایۃ، قدماھا انا النبی لا کذب۔ انا ابن عبدالمطلب ۳۶۸
- ۱۰۰ فی روایۃ، انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب اللھم انصر نصرک ۳۶۸
- ۱۰۱ اسی غزوہ کے رجز میں ارشاد فرمایا۔ انا ابن العواتک من سلیم ۳۶۹
- ۱۰۲ لبعض غزوات میں فرمایا انا النبی لا کذب۔ انا ابن عبدالمطلب۔ انا ابن العواتک من سلیم ۳۶۹
- ۱۰۳ نحن بنو النضر بن کنانۃ۔ لا نفقوا منا و لا نتفی من اینا ۳۶۹
- ۱۰۶ انا محمد بن عبد اللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فھر بن مالک بن النضر بن کنانۃ بن مدرکۃ بن الیاس بن نزار بن معد بن عدنان ما افترق الناس فرقتین الا جعلنی اللہ فی خیرھما فاخرجت من بین لوی فلم یصینی شیء من عہد الجاہلیۃ و خرجت من نکاح و لم اخرج من سفاح من لدن آدم حتی انتھیت الی ابی و امی فانا خیرکم نفساً و خیرکم ابا، و فی لفظ فانا خیرکم نسبا و خیرکم ابا۔ ۳۷۰

حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ایک بار خوف و  
خشیت کا غلبہ تھا گریہ و زاری فرما رہی تھیں حضرت عبداللہ بن عباس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی یا ام المومنین کیا آپ یہ گمان رکھتی  
ہیں کہ رب العزت جل و علانے جہنم کی ایک چنگاری کو مصطفیٰ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جوڑا بن لیا ام المومنین نے فرمایا فرحت عنی فرج  
اللہ عنک۔

۳۷۰

ان اللہ ابی لی ان اتزوج او ازوج الامن اهل الجنة

۱۰۸

۳-۵

حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وقت وقات اپنے ابن  
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نظر کر کے کہا تھا

۱۲۳

بارک اللہ فیک من غلام یا ابن الذی من حومة الحمام

نجابعون الملك المنعم فودی غداة الضرب بالسهم

بمائة من الابل السوام و ان صبح ما ابصرت فی المنام

فانت مبعوث الی الانام تبعث فی الحل و فی الحرام

تبعث فی التحقیق والاسلام دین ابیک البر ابراهام

قالہ انہاک عن الاصنام ان لا توالیہا مع الاقوام

اس کے بعد فرمایا کل حی میت و کل جدید بال و کل کبیر یفنی

و انا مية و ذکرى باق و قد ترکت خیرا و لدت طهرا

۴۱۲

حمل برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی عاشوراء

۱

المحرم ولد يوم الاثنين ثنتی عشرة من رمضان

۴۱۲

قال ابو یزید المدینی نبئت ان عبد اللہ دعتہ خثعمیة فقالت هل

۲

لك فی قال نعم حتی ارمى الجمرة

۴۱۲

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیر کے دن کو فرماتے ذاك

۳

يوم ولدت فيه

۴۱۳

مات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يوم الاثنين لاثنتی

۴

عشرة مضت من ربيع الاول

۴۱۴	الانبياء بنو علات	۷
۴۱۵	انا اولی بعيسى بن مريم فى الدنيا و الاخرة ليس بينى و بينه نبى	۱۰
۴۱۶	انا دعوة ابراهيم و كان آخر من بشرنى عيسى بن مريم	۱۱
۴۳۵	يا جابر ان الله خلق قبل الاشياء نور نبيك من نوره	۴۶
۴۳۵	ان فاطمة احصنت فرجها فحرمها الله و ذريتها على النار	۴۸
۴۳۶	ان ابنتى فاطمة حوراء آدمية لم تحض و لم تطأ ث	۴۹
۴۳۷	عن ابى ذر قلت يا رسول الله اى الانبياء كان اول قال آدم قلت	۵۶
	يا رسول الله و نبى كان قال نعم نبى مكلم	
۴۳۷	اول الرسل آدم و آخرهم محمد عليه و عليهم و افضل الصلاة	۵۷

و السلام

### باب حيات النبى صلى الله تعالى عليه وسلم

۴۳۶	رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرماتى هين الانبياء احياء	۱۲
	يصلون فى قبورهم	

### باب الصلاة على النبى صلى الله تعالى عليه وسلم

۴۳۸	من صلى على واحد صلى الله عليه عشرا	۲۰
-----	------------------------------------	----

### باب المعجزات

۵۲	ان رجلا اتى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقال يا رسول الله ارنى شيئاً ازداد به يقيناً فقال اذهب الى تلك الشجرة فادعها فذهب اليها فقال ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يدعوك فجاءت حتى سلمت على النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقال لهما ارجعى فرجعت قال ثم اذن فقبل رأسه و رجليه و قال لو كنت آمرا احدا ان يسجد لاحد لامرت المراءاة ان تسجد لزوجها-	۱۳۴
----	---	-----

۴۳۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگل میں تشریف رکھتے تھے کہ ۱۴۳  
 کسی کے پکارنے کی آواز آئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
 دیکھا کسی کو نہ پایا پھر نظر فرمایا تو ایک ہرنی بندھی ہوئی پائی اور اس نے  
 عرش کی آواز منی یا رسول اللہ۔ فرمایا تیری کیا حاجت ہے عرش  
 کی ان لی ولدین فی هذا الحبل فتحنی حتی ارضعہما ثم ارجع  
 الیہ، حضور نے فرمایا تو اپنا وعدہ سچا کرے گی عرش کی عدسی اللہ  
 عذاب العشر ان لم افعل۔ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
 اسے کھول دیا وہ گئی۔ بچوں کو دودھ پلا کر واپس آئی۔ وہ بادیہ نشیں جس  
 نے یہ ہرنی باندھی تھی ہوشیار ہوا اور عرض کی حضور کا کوئی کام ہے  
 کہ میں بجا آؤں فرمایا کہ تو اس ہرنی کو چھوڑ دے اس نے چھوڑ دی۔ وہ  
 یہ کہتی ہوئی چلی گئی اشہد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ۔

۶۳۳ عن جابر، میرے والد عبد اللہ بہت قرض اور تھوڑے خرچے چھوڑ ۲۱۵  
 کر شہید ہوئے میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں  
 حاضر ہوا اور عرض کی حضور کو معلوم ہے کہ میرے باپ احد میں  
 شہید ہوئے اور بہت قرض چھوڑ گئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ حضور  
 قدم رنجہ فرمائیں (یہاں تک کہا کہ) فطاف حول اعظمہا بیدراً  
 ثلاث مرات ثم جلس علیہ، پھر ٹاپ ٹاپ کر انہیں دینا شروع فرمایا  
 حتی ادی اللہ عن والد امانۃ و سلم اللہ السیار کلہا۔

۶۵۷ جابر بن عبد اللہ نے غزوہ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ ۲۲۲  
 وسلم اور صدیق اکبر کی دعوت کی اور دو صاحبوں کے قابل کھانا پکایا  
 جب یہ دعوت کو عرض کرنے گئے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے آواز بلند ارشاد فرمایا کہ اہل خندق جابر تمہاری ضیافت  
 کرتا ہے وہ ایک ہزار صحابہ کرام تھے (یہاں تک فرمایا) ایک ہزار  
 صحابہ کو پیٹ بھر کر کھلا دیا اور ہانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا  
 کم نہ ہوا۔

## باب الشفاعة

- ۳۲۱ حصہ شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کئی مقام  
”یو: کیا چیز ہے؟ فرمایا ہو الشفاعة۔“
- ۳۲۲ جب آیت کریمہ و نسوف يعطيك ربك فترضى اترى حضور شفیع  
المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذن لا ارضی و واحد من  
امتی فی النار
- ۳۲۳ اشفع لامتی حتی ینادی بنی ربی ارضیت یا محمد فقول ای رب  
رضیت۔
- ۳۲۴ لوگ عرسات محشر میں شفاعت کیلئے انبیاء کی بارگاہ میں عرض کریں  
گے سب کہیں گے نفسی نفسی یہاں تک کہ سب کے بعد حضور  
پر نور خاتم النبیین سید الاولین و الاخرین شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے حضور اقدس صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا لہا انا لہا فرمائیں گے، پھر آپ رب کریم  
جل جلالہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سجدہ کریں گے ان کا رب تبارک و  
تعالیٰ ارشاد فرمائے گا یا محمد ارفع راسک و قل تسمع و سل  
تعطہ و اشفع تشفع۔
- ۳۲۵ خیرت بین الشفاعة و بین ان یدخل شطر امتی الجنة فاخترت  
الشفاعة لانها اعم و اکفی ترونها للمؤمنین المتقین لا و لكنها  
للمذنبین الخطائین۔
- ۳۲۶ شفاعتی للہا لکین من امتی
- ۳۲۶ شفاعتی لاهل الکبائر من امتی
- ۳۲۶ شفاعتی لاهل الذنوب من امتی
- ۳۲۶ انی لا شفیع یوم القیمة لا کثر مما علی وجه الارض من شجر و  
حجر و مدر
- ۳۲۶ شفاعتی لمن شہد لا الہ الا اللہ مخلصا بصدق لسانہ قلبہ

- ۵۱ ۳۴۷ انہا اوسع لهم هي لمن مات و لا يشرك بالله شيئاً
- ۵۲ ۳۴۷ انى جهنم فاضرب بابها فيفتح لى فادخلها فاحمد الله محامدا ما حمده احد قبلى مثله و لا يحمدہ احد بعدى مثله ثم اخرج منها من قال لا اله الا الله مخلصاً۔
- ۵۳ ۳۴۷ يوضع للانبياء منابر من ذهب فيجلسون عليها و يبقى منبرى و لم اجلس لا زال اتيم خشية ان ادخل الجنة و يبقى امتى بعدى فاقول يا رب امتى امتى فيقول يا محمد و ما تريد ان اصنع بامتك فاقول يا رب عجل حسابهم فما ازال حتى اعطى و قد بعثت بهم الى النار و حتى ان مالكا خازن النار يقول يا محمد ما تركت لغضب ربك فى امتك من بقية۔
- ۵۴ ۳۴۸ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و اعطيت مالم يعطهن احد قبلى الى قوله صلى الله تعالى عليه وسلم و اعطيت الشفاعة۔
- ۵۵ ۳۴۸ ان لكل نبى دعوة قد دعا به فى امته و استحيب له، و لفظ ابى سعيد ليس من نبى الا وقد اعطى دعوة فتعجلها، و لفظ ابن عباس لم يبق نبى الا اعطى له، قال و انى اختبأت دعوتى شفاعة لامتى يوم القيمة، زاد ابو موسى جعلتها لمن مات من امتى لا يشرك بالله شيئاً۔
- ۵۶ ۳۴۹ حضور شفيع للذين صلى الله تعالى عليه وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے تین سوال عطا فرمائے میں نے دوبار تو دنیا میں عرض کر لی اللہم اغفر لامتى اللہم اغفر لامتى، و اخرت الثالثة ليوم يرغب الى فيه الخلق حتى ابراهيم۔
- ۵۷ ۳۴۹ حضور شفيع الذين صلى الله تعالى عليه وسلم نے شب اسرئى اپنے رب سے عرض کی تو نے انبياء عليهم الصلاة والسلام کو یہ یہ فضا كل بخشے رب عز مجده نے فرمایا اعطيتك خيرا من ذلك (الى قوله) خبأت شفاعتك و لم اخبأها لنبى غيرك۔



- ۵۸ اذا كان يوم القيامة كنت امام النبیین و خطیبهم و صاحب شفاعتهم غیر فخر۔ ۳۴۹
- ۵۹ شفاعتی يوم القيامة فمن لم يؤمن بها لم يكن من اهلها ۳۵۰
- ۹۰ رب العزت جل وعلا نے ارمایا سرضیک فی امتک و لاسؤک به ۳۶۶
- ۱۰۹ حدیث شفاعت میں ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں گریں گے، عظم ہوگا یا محمد ارفع راسک و قل تسمع و سل تعطه و اشد تمسفع، عرض کریں گے یا رب ائذن لی فیمن قال لا اله الا الله، رب العزت ارشاد فرمائے گا لیس دلتک و لکن و عزتی و جلالی و کبریائی و عظمتی لا خرجن منها من قال لا اله الا الله۔ ۳۷۱
- ۱۲۰ حارث سعدی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدم بوسی کو حاضر ہوئے تھے راہ میں قریش نے کہا اے حارث تم اپنے بیٹے کی تو سنو وہ کہتے ہیں مردے جنیں گے اور اللہ نے دو گھر جنت و نار بنا رکھے ہیں انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی کہ اے میرے بیٹے حضور کی قوم حضور کی شاکی ہیں فرمایا ہاں میں ایسا فرماتا ہوں اور اے میرے باپ جب وہ دن آئے گا تو میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر بتا دوں گا کہ دیکھو یہ وہی دن ہے یا نہیں جس کی میں خبر دیتا تھا یعنی روز قیامت، حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد اسلام اس ارشاد کو یاد آ کر کے کہا کرتے اگر میرے بیٹے میرا ہاتھ پکڑیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ نہ چھوڑیں گے جب تک مجھے جنت میں داخل نہ فرمائیں۔ ۳۷۲
- ۱۵۹ حدیث شفاعت میں ہے فاستاذن علی ربی فی داہ فیوذن لی علیہ۔ ۳۹۷
- باب اثم الکذب علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
- ۱۸۱ من یقل علی ما لم اقل فلیتبوء مقعده من النار
- باب فضیلة القرآن
- ۱۳۷ ان هذا القرآن مآدبة الله فاقبلوا ما دبتہ ما استطعتم ۴۹

۳۹	کل مودب يحب ان يؤتى اديه و ادب القرآن فلا تهجروه	۱۳۸
۶۵	يجئ صاحب القرآن يوم القيامة فيقول يا رب حله الحديث	۱۹۵
۶۵	يقال لصاحب القرآن و اقراء و ارق و رتل، الحديث	۱۹۶
۶۵	مثل القرآن و من تعلمه، الحديث	۱۹۷
۷۴	خيركم من تعلم القرآن و علمه	۲۳۱
۷۴	لما سمعت الملائكة القرآن، الحديث	۲۳۲
۷۴	تعاهدوا القرآن فوالذي نفسي بيده اهو اشد تفصيلا من الابل في عقلها	۲۳۳
۷۴	ان الذين ليس في جوفه شيء من القرآن كالبيت الخراب	۲۳۴
۷۴	يا اهل القرآن لا توسدوا القرآن و اتلوه حق تلاوته آناء الليل و النهار و افشوه	۲۳۵
۷۵	الماهر بالقرآن مع السفارة الكرام البررة، الحديث	۲۳۶
۷۵	ما من امراء يقرأ القرآن ثم ينسها، الحديث	۲۳۷
۷۵	عرضت على ذنوب امتي، الحديث	۲۳۸
۸۴	كتاب الله فيه نبأ ما قبلكم و خبر ما بعدكم و حكم ما بينكم	۲۶۲
۸۵	عن ابن عباس، لو ضاع لي عقال بعير لوجدته في كتاب الله	۲۶۳
۸۵	عن علي، لو شئت لا وقرت من تفسير الفاتحة سبعين بعيرا	۲۶۴
۸۷	ایک بار عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظمہ میں فرمایا مجھ سے جو چاہو پوچھو قرآن سے جواب دوں گا کسی نے سوال کیا احرام میں زنیور کو قتل کرنے کا کیا حکم ہے فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم ما اتکم الرسول فخذوه و ما نہکم عنہ فانتہوا، و حدثنا (الی ان قال) اقتلوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر، و حدثنا (الی ان قال) عن عمر بن الخطاب ان امر بقتل المحرم الزنیور۔	۲۷۱
۱۳۴	ما اذن الله بشيء ما اذن لنبي حسن الصوت يتغنى بالقرآن يحهر به۔	۴۱۴
۱۳۴	لله اشدا ذنا الى الرجل الحسن الصوت بالقرآن يحهر به من صاحب القينة الى قينة۔	۴۱۵

- ۴۱۶ تعلموا كتاب الله و تعاهدوه و تغنوا به۔ ۱۳۴
- ۴۱۷ زينوا القرآن باصواتكم فان الصوت الحسن يزيد القرآن حسنا ۱۳۴
- ۴۱۸ ليس منا من لم يتغن بالقرآن ۱۳۴
- ۴۱۹ ان هذا القرآن نزل بحزن و كابة فاذا قرأتموه فابكوا فان لم تبكوا فتباكوا و تغنوا به فمن لم يتغن فليس منا۔ ۱۳۵
- ۴۲۰ اقرؤا القرآن بلحون العرب و اصواتها و اياكم و لحون اهل الكتابين و اهل الفسق فانه سيحى بعدى قوم يرجعون بالقرآن ترجيع العناء و الرهبانية والنوح لا يجاوز حناجرهم مفتونة قلوبهم و قلوب من يعجبهم شأنهم۔ ۱۳۵
- ۶۳۶ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کلامی لا ینسخ کلام اللہ

### باب جمع القرآن

- ۴۲۲ عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ارسل الی ابوبکر مقتل اهل الیمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال ابوبکر ان عمر اتانی فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامة بقراء القرآن و انی اخشى ان استحر القتل بالقراء بالمواطن فیذهب کثیرا من القرآن و انی اری ان تامر بجميع القرآن قلت لعمر کیف تفعل شیاً لم یفعله رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال عمر هذا و اللہ خیر فلم یزل عمر یراجعنی حتی شرح اللہ صدری لذلك و رأیت فی ذلك الذی رأى عمر قال زید قال ابوبکر انک رجل شاب عاقل لا نتهمک و قد کنت تکتب الوحی لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتبعت القرآن و اجمعه فواللہ لو کلفونی نقل جبل من الجبال ما کان اثقل علی مما امرنی به من جمع القرآن قال قلت کیف تفعلون شیاً لم یفعله رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال هو واللہ خیر فلم یزل ابوبکر یراجعنی حتی شرح اللہ صدری للذی شرح له صخر ابی بکر و عمر فتبعت القرآن و اجمعه۔

## باب فضيلة العلم والعلماء

- ۸ ان العلماء ورثة الانبياء ان الانبياء لم يورثوا دينارا و لا درهما و  
اما وورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر۔
- ۲۳ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم العلم ثلاثة آية  
محكمة او سنة قائمة او فريضة عادلة و ما كان سوا ذلك فهو  
فضل
- ۳۱ من علم عبدا آية من كتاب الله تعالى فهو مولاه۔
- ۲۲ عن علي، من علمني حرفا فقد صيرني عبدا ان شاء باع و ان  
شاء اعتق
- ۲۴ من اكل بالعلم طمس الله على وجهه ورده على عقبه و كانت  
النار اولى به۔
- ۲۳ من ازداد علما و لم يزد في الدنيا زهدا لم يزد من الله الا بعدا
- ۱۸۵ عن سعيد بن جبیر قال كنت اجلس الى ابن عباس فاكتب في  
الصحيفة حتى تمتلي ثم اقلب نعلي فاكتب في ظهورهما۔
- ۲۲۸ لا يحل تعليم المغنيات و لا بيعهن و اتما نهن حرام
- ۲۲۲ درباره رمل سوال هوا ارشاد فرمايا كان نبی من الانبياء يخط  
فمن وافق خطه فذاك۔
- ۳۴۷ قال صلى الله تعالى عليه وسلم لمرءاس اذا علمت اياك ان تضرب  
فوق الثلث فانك اذا ضربت فوق الثلث اقتص الله منك۔
- ۳۵۳ ليس من امتي من لم يعرف لعالمنا حقه۔
- ۳۹۹ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا تسكنوهن الغرف  
ولا تعلموهن الكتابة و علموهن الغزل و سورة النور۔
- ۳۰۰ لا تسكنوا نساء كم الغرف و لا تعلمون الكتاب
- ۳۰۱ لا تعلموا نساء كم الكتابة و لا تسكنوهن العلالی

- ۳۰۲ حدیث الشفاء قالت دخل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ ۱۲۹  
وسلم وانا عند حفصة فقال لی الا تعلمین هذه رقبة النملة كما  
علمتیہا الکتابۃ۔
- ۳۰۳ انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال مر لقمن علی جاریۃ فی ۱۳۱  
الکتاب فقال لمن یصقل هذا السیف۔
- ۳۵۳ العلم افضل من العبادة ۱۳۶
- ۳۵۴ العلم خیر من العبادة ۱۳۶
- ۳۵۵ العلم افضل من العمل ۱۳۶
- ۳۵۶ العلم خیر من العمل ۱۳۶
- ۱ المتعبد بغیر فقہ کالحمار فی انطاحون
- ۴ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدنا امام احمد بن ۳۳۵  
حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جعلتک ربع الاسلام
- ۱۰ رب سامع او عی من مبلغ ۳۳۶
- ۱۱ رب حامل فقہ الی من هو افقہ منہ ۳۳۶
- ۱۸۰ هذا سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا سئلوا ان ۳۰۶  
لم یعلموا فانما شفاء العی السوال

### باب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

- ۳۴۶ ان اول ما دخل النقص علی بنی اسرائیل انه کان الرجل یلقى ۱۳۴  
الرجل فیقول یا هذا اتق اللہ ودع ما تصنع فانه لا تحل لک ثم  
یلقاه من الغد و هی علی حالہ فلا یمنعه ذلك ان یکون اکیله و  
شریہ و قعیده فلما فعلوا ذلك ضرب اللہ قلوب بعض ببعض  
ثم قال لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و  
عیسیٰ بن مریم ذلك بما عصوا و کانوا یعتدون کانوا لا  
یناہون عن منکر فعلوا لیس ما کانوا یفعلون۔

۴۴۷ مروی ہوا کہ اللہ عزوجل نے یوشع علیہ السلام کو وحی بھیجی میں تیری بستی سے چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار برے لوگ ہلاک کروں گا عرض کی الہی برے تو برے ہیں اچھے کیوں ہلاک ہوں گے فرمایا انہم لم یغضبوا بغضبی و آکلوہم و شاربوہم۔

۴۹۱ من دعا الی ہدی، کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورہم شیاً و من دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثم من تبعہ لا ینقص ذلک من آثمہم شیاً

۵۲۱ کلا واللہ لتامرن بالمعروف و تنہون عن المنکر او لیضربن اللہ بقلوب بعضکم علی بعض ثم لیلعنکم کما لعنہم

۶۷۷ ایک جوان حاضر خدمت اقدس ہوا اور آکر بے دھڑک عرض کی یا رسول اللہ میرے لئے زنا حلال فرما دیجئے۔ صحابہ نے اس کا قتل چاہا حضور نے منع فرمادیا اور قریب بلا کر فرمایا کیا تو یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی شخص تیری ماں سے زنا کرے۔ (یہاں تک فرمایا) جب اپنے لئے پسند نہیں کرتا اوروں کیلئے کیوں پسند کرتا ہے پھر دست اقدس اس کے سینہ پر ملا اور دعاء کی، وہ صاحب فرماتے ہیں اس وقت زنا سے زیادہ مجھے کوئی چیز دشمن نہ تھی، پھر صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ اس وقت اگر تم اسے قتل کر دیتے تو جہنم میں جاتا۔ الحدیث

### باب فضیلة امة محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۷۰ اعمار امتی ما بین الستین الی السبعین ۴

۳۳۳ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ معظمہ کا طواف کرتے اور فرماتے ۳  
ما اظیب و اظیب ریحک ما اعظمک و ما اعظم حرمتک و الذی نفس محمد یدہ لحرمة المومن اعظم عند اللہ حرمة منک۔

۳۴۱ عبدی المومن احب الی من بعض ملائکتی ۳۴

۳۴۱ لو ان اولکم و آخرکم و انسکم و جنکم کانوا علی اتقی قلب ۳۸

بحال واحد منکم۔

۳۷ لا ازال مناعة من امتي طاهرين على الحق لا يضرهم من خذلهم  
ولا من خالفهم حتى ياتي امر الله وهم على ذلك۔

### باب من يدفع البلاء

۳۳۸ خفاف بن نضلہ نے حاضر بارگاہ ہو کر عرض کی حتی وردت الی  
المدينة جاء هذا كبي اراك فتفرح الكربات

۳۳۸ حرب بن ریطہ صحابی نے عرض کی،

لقد بعث الله نبي محمدا بحق وبرهان الهد يكشف الكربا

۳۳۸ اسود بن مسعود، اُتقی سے عرض کی،

انت الرسول الذي يرحي فواضله عند القحوط اذا ما انحطاء المطر

۳۳۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کے جنازے پر

فرمایا یا حمزة یا کاشف الکربات۔ یا ذاب عن وجه رسول الله

۳۶۵ لم يزل على وجهه سبعة مسلمون فصاعدا فلو لا ذلك

هلكت الارض و من عليها

۳۶۵ ما خلعت الارض من بعد نوح من سبعة يدفع الله بهم عن اهل

الارض۔

### باب الاولياء

۳۲ قد اعطيتكم من قبل ان تسألوني و قد اجبتكم من قبل ان

تدعوني و قد غفرت لكم من قبل ان تعصوني

۳۲ اللہ عزوجل فرماتا ہے، لا يزال العبد يتقرب الي بالنوافل حتى احبه

فاذا احببته كنت سمعه الذي يسمع به و بصره الذي يبصر به و

يده التي يبطش بها و رجله التي يمشي بها۔

### باب في الشعر

۳۲۱ عن انس انه صلى الله تعالى عليه وسلم دخل مكة في عمرة

القضية، ابن رواحة يمشي بين يديه و يقول

خلوا بني الكفار عن سبيله اليوم نضربكم على تنزيله

ضربا يزيل الهام عن مقيله يذهل الخليل عن خليله

- فقال عمر يا ابن رواحة بين يدي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و في حرم الله تقول الشعر فقال صلى الله تعالى عليه وسلم خل عنه يا عمر فلهي فيهم اسرع من نضح النبل
- ۲۲۲ و في رواية انه لما انكر عمر عليه قال صلى الله تعالى عليه وسلم يا عمر اني اسمع فاسكت يا عمر
- ۲۲۵ عن انس ان انجشة حدا بالنساء في حجة الوداع فاسرعت الابل فقال صلى الله تعالى عليه وسلم يا انجشة رفقاً بالقوارير۔
- ۲۳۱ عن عمر ان غلاما دخل عليه فوجده يترنم او نحو ذلك معجب منه فقال اذا خلونا قلنا كما تقول الناس۔
- ۵۶۲ و روى انه قيل لعائشة ان ابا هريرة يقول لان يمتلي خوف احدكم قبحا خيرا من ان يمتلي شعرا فقالت يرحم الله ابا هريرة حفظ اول الحديث و لم يحفظ آخره ان المشركين كانوا يهاجون رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال لان يمتلي خوف احدكم قبحا خيرا له من ان يمتلي شعرا من مهاجاة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم۔ (هذه طريقة معرفة لعائشة)
- ۵۹۶ الشعر بمنزله الكلام فحسنه كحسن الكلام و قبيحه كقبيح الكلام
- ۵۹۷ ان من الشعر لحكمة
- ۵۹۸ ايك تقريب شادی میں انصار کی کسن لڑکیوں نے گانے میں مصرع پڑھا و فينا نبی يعلم ما في غد۔ حضور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم نے ان کو منع فرمادیا کہ دعی ہذہ و قولی کنت تقولین۔
- ۵۹۹ جب رد عاقل مالک بن عوف ہوا زنی نے اپنا قصیدہ نعتیہ حضور میں عرض کیا جس میں فرمایا۔ و متی تشأ یخبرک عما فی غد۔ تو حضور پر نور صلى الله تعالى عليه وسلم نے اس قصیدہ کے صلہ میں ان کے لئے کلمہ نہ فرمایا اور انہیں خلعت پہنایا۔



## باب فی الخلافۃ

- ۶۰ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب عرض کی گئی استخلف علينا  
فرمایا لا ولكن كما ترككم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
۶۱ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا ما استخلف رسول الله صلى الله  
تعالى عليه وسلم فاستخلف عليكم  
۶۲ عن علي، دخلنا على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
فقلنا يا رسول الله استخلف علينا قال لا ان يعظم الله فيكم خيرا  
يؤتي عليكم خيرا قال علي رضي الله تعالى عنه فعلم الله فينا  
خيرا فولى علينا ابابكر۔  
۶۳ دو شخصوں نے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ان  
کے زمانہ خلافت میں دربارہ خلافت استفسار کیا اعهد عهده اليك  
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ام رأى رايته، فرمایا بل رأى رايته  
اما ان يكون عهد اخا بنى تميم بن مرة و عمر بن الخطاب يثوبان  
على منبره و لقاتلتهم ايدى و لو لم اجد الا بردتى هذه و لكن  
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لم يقتل قتلا و لم يمت  
فجاءة مكث في مرضه اياما و ليالى ياتيه المودن يؤذنه بالصلاة  
فيامر ابابكر فيصلى بالناس و هو يرى مكانى ثم يأتيه المودن  
فيؤذن بالصلاة فيامر ابابكر فيصلى بالناس و هو يرى مكانى ولقد  
اردت امرأة من نسائه تصرفه عن ابى بكر فابى و غضب و قال  
انتن صواحب يوسف مروا ابابكر فيصل بالناس، فلما قبض  
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نظرنا فى امورنا فاخترنا  
لدنيا نامن رضىه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لدينا و  
كانت الصلاة عظم الاسلام و قوام الدين فبايعنا ابابكر رضى الله  
تعالى عنه و كان لذلك اهلا لم يختلف عليه منا انسان۔  
یہ سب کچھ ارشاد کر کے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنى  
نے فرمایا فاديت الى ابى بكر حقه و عرفت له طاعته و غزوت  
معه فى حنوده و كنت اخذ اذا اعطاني و اغزوا اذا اغزاني و  
اضرب بين يديه الحدود بسوطى۔

- ۶۳ ۳۵۵ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں نے خواب دیکھا کہ ایک کنوئیں پر ہوں اس پر ڈول ہے میں اس سے پانی بھرتا رہا جب تک اللہ نے چاہا پھر ابو بکر نے ڈول لیا دو ایک بار کھینچا، پھر وہ ڈول ایک پل ہو گیا جسے چرسہ کہتے ہیں اسے عمر نے لیا تو میں نے کسی سردار زبردست کو ان کے مثل نہ دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگوں کو سیراب کر دیا کہ پانی پی پیر اپنی فرود گاہ کو واپس ہوئے۔
- ۶۵ ۳۵۵ امیر المومنین مونی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں، میں نے بارہا بکثرت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ، ہوا میں اور ابو بکر و عمر، کیا میں نے اور ابو بکر و عمر نے، چلا میں اور ابو بکر و عمر۔
- ۶۶ ۳۵۶ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آج کی رات ایک مرد صالح (یعنی خود حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے خواب دیکھا کہ ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق ہیں اور عمر ابو بکر سے اور عثمان عمر سے، جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب ہم خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اٹھے آپس میں تذکرہ ہوا کہ وہ مرد صالح تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور بعض کا بعض سے تعلق و امر کا والی ہونا جس کے ساتھ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں۔
- ۶۷ ۳۵۶ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، مجھے بنی مصطلق نے خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھیجا کہ حضور سے دریافت کروں حضور کے بعد ہم اپنے اموال زکوٰۃ کس کے پاس بھیجیں؟ فرمایا ابو بکر کے پاس عرض کی اگر انہیں کوئی حادثہ پیش آئے تو کسے دیں؟ فرمایا عمر کو، عرض کی جب ان کا بھی واقعہ ہو فرمایا عثمان کو۔
- ۶۸ ۳۵۶ ایک بی بی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور کچھ سوال کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ پھر حاضر ہوا انہوں نے عرض کی آؤں اور حضور کو نہ پاؤں فرمایا مجھے نہ پائے تو ابو بکر کے پاس آنا۔

- ۶۹ یونہی ایک مرد سے ارشاد فرماتا مروی کہ میں نہ ہوں تو ابو بکر کے پاس  
آنا عرض کی جب انہیں نہ پاؤں؟ تو فرمایا عمر کے پاس، عرض کی جب  
وہ نہ ملیں؟ فرمایا تو عثمان کے پاس۔
- ۷۰ ایک شخص سے کچھ اونٹ قرضوں میں خریدے یہ واپس جاتا تھا کہ  
مہولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ طے حال پوچھا اس نے بیان کیا، فرمایا  
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پھر حاضر ہو اور  
عرض کر، اگر حضور کو کچھ حادثہ پیش آئے تو میری قیمت کون ادا  
کرے گا؟ فرمایا ابو بکر پھر دریافت کر لیا اور جو ابو بکر کچھ حادثہ آئے تو  
کون دے گا، فرمایا عمر، پھر دریافت کر لیا انہیں بھی کچھ حادثہ درپیش ہو  
فرمایا و بھک اذا مات عمر فان استطعت ان تموت فمت۔
- ۷۱ انہیں ارشادات جلیلہ سے امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
استناد فرمایا رضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لدیننا  
فلا نرضاه لدنیانا۔
- ۷۲ انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر، و  
فی لفظ اقتدوا بالذین من بعدی من اصحابی ابی بکر و عمر۔
- ۷۲ عن عائشة قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی  
مرضہ الذی مات فیہ ادعی لی اباک و اخاک حتی اکتب کتابا  
فانی اخاف ان یتمنی متمن و یقول قائل انا اولی و یابی اللہ و  
المومنون الا ابابکر۔
- ۷۳ فی لفظ، ادعی لی عبدالرحمن بن ابی بکر اکتب لابی بکر  
کتابا لا یختلف علیہ احد ثم قال دعیہ معاذ اللہ ان یختلف  
المومنون فی ابی بکر۔
- ۸۳ انطلقت الخوارج فبراءت ممن دون ابی بکر و عمر و لم  
یستطیعوا ان یقولوا فیہما شیاً و انطلقتم ففرقتم فوق ذلك  
فبراتم منہما فمن بقی فواللہ ما بقی احد الا برتم منہ۔

## باب الامارة

- ۴۶ ایما رجل استعمل رجلا على عشرة انفس و علم ان فى العشرة افضل ممن استعمل فقد غش الله و غش رسوله و غش جماعة المسلمين
- ۱۴ لا يزال امر الناس ماضيا ما ولهم اثني عشر رجلا كلهم من قريش
- ۱۵ عن ابن مسعود انه سئل كم يملك هذه الامة من خليفة فقال سألتنا عنها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اثنا عشر كعدة نقيباء بنى اسرائيل
- ۱۶ لا يزال الاسلام عزيزا الى اثني عشر خليفة كلهم من قريش
- ۱۷ لا يزال امر امتي صالحا
- ۱۸ لا يزال هذا الدين قائما حتى يكون عليكم اثنا عشر خليفة كلهم تجتمع عليه الامة
- ۱۹ انه لا تهلك هذه الامة حتى يكون منها اثنا عشر خليفة كلهم يعمل بالهدى و دين الحق منهم رجلان من اهل بيت محمد صلى الله تعالى عليه وسلم-
- ۱۱۰ ادرؤ الحدود ما استطعتم ان الامام لان يخطى فى العفو خير من ان يخطى فى العقوبة
- ۵۱ من فارق الجماعة شرا فمات ميتة الجاهلية
- ۵۲ سيكون هنات هنات فمن اراد ان يفرق امر هذه الامة وهى جميع فاضربوه بالسيف كائننا من كان-
- ۵۳ من اتاكم و امركم جميع على رجل واحد يريدان يشق عصاكم از يفرق جماعتكم فاقتلوه
- ۵۴ ان امر عليكم عبد مجدع يقركم بكتاب الله فاسمعوا و اطيعوا
- ۵۵ الائمة من قريش و ان امرت عليكم قريش عبدا جشيا مجدعا فاسمعوا و اطيعوا-

## باب الإطاعة

۴۴ ان عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه اتى رسول الله صلى  
الله تعالى عليه وسلم بنسخة من التوراة فقال يا رسول الله هذه  
نسخة من التوراة فسكت فجعل يقرأ وجه رسول الله صلى  
الله تعالى عليه وسلم يتغير فقال ابوبكر ثكلت الثواكل ما ترى  
ما بوجه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فنظر عمر الى  
وجه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال اعوذ بالله من  
غضب الله و غضب رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم رضىنا  
بالله ربنا و بالسلام ديننا و بمحمد رسول الله صلى الله تعالى  
عليه وسلم نبيا فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و  
الذى نفس محمد صلى الله تعالى عليه وسلم بيده لو بدألكم  
موسى لا تبعتموه و تركتمونى لضللتكم من سواء السبيل ولو  
كان حيا و ادرك نوتى لا تبعنى۔

۴۵ حضرت عمر نے بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر  
عرض کی انا نسمع احادیث من یهود تعجبنا افترى ان نکتب  
بعضها قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امتھو کون انتم کما  
تھوکت الیھود و النصارى ، لقد جئتکم بها بیضاء نقیہ من  
الدین، و لو کان موسی حیا ما وسعہ الا اتباعی۔

## باب اعلان النکاح

۱۵۴ عن الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت جاء النبى صلى الله تعالى  
عليه وسلم فدخل حين بنى على فجلس على فراشى كمجلس  
منى فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف و یندبن من قتل من  
ابائى يوم بدر

۱۵۵ عن عائشة، انها زفت امرأة الى رجل من الانصار فقال نبى  
الله صلى الله تعالى عليه وسلم ما كان معكم لھو نان الانصار  
يعجبھم اللھو۔

- ۱۵۶ عن حابر بن عبد الله في هذا الحديث انه صلى الله تعالى عليه وسلم قال ادركيها يا زينب لامراء ة كانت تغني بالمدينة
- ۱۵۷ انكحت عائشة ذات قرابة لها من الانصار فجاء رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال اهديتم الفتاة فلو نعم قال ارستم معها من تغني قالت لا فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان الانصار قوم فيهم غزل فلو بعثتم معها من يقول -  
تيناكم تيناكم - فحيانا و حياكم -
- ۱۵۸ فصل ما بين الحلال و الحرام الصوت و الدف
- ۱۶۷ نفى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حوارى بغنين و يقلن حيواتنحيكم فقال لا تقولوا هكذا و لكن قولوا احيانا و حياكم فقال رجل يا رسول الله ترخص الناس في هذا قال نعم  
الح نكاح لاسفاح
- ۱۶۸ عن عامر بن سعد قال دخلت على قرظة بن كعب و ابي مسعود الانصاري في عرس و اذا حوار بغنين فقلت اي صاحبى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و اهل بدر يفعل هذا عندكم فقال اجلس ان شئت فاسمع معنا و ان شئت فاذهب فانه قد رخص لنا في الطهر عند العرس -
- ۴۴۱ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اعلنوا النكاح و اجعلوه في المساجد و اصربوا عليه بالدفوف
- ۴۴۲ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اعلنوا النكاح

### باب الطلاق

- ۴۸۸ 32 ايما امراء ة سألت زوجها الطلاق من غير ما بأس فحرام عليها راحة الجنة -
- ۴۸۹ ان المختلعات من المناقات

## باب حقوق الزوجین

- ۱۴۳ عن ابن عمر ان امراءة شکت زوجها النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال تبغضنیہ قالت نعم قال ادنیا رؤسکما فوضع جہتہا علی جہتہ زوجها ثم قال اللہم الف بینہما وحبب حاکمہما الی صاحبہ ثم لقبتہ المرأة بعد ذلك فقلت رجلیہ فقال کیف انت زوجک قالت ما طارف ولا تالد ولا ولد رجب الی منہ فقال اشہد انی رسول اللہ قال عمرو وانا اشہد انک رسول اللہ۔
- ۳۵۲ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت جماع مرد و زن کو کپڑا اوڑھ لینے کا حکم دیا اور فرمایا و لا ینجردان تجرد العیر۔
- ۳۸۵ ثلثة لا یقبل اللہ لہم صلاة و لا تصعد لہم الی السماء حسنة العبد الا بقی حتی یرجع الی موالیہ فیضع یدہ فی ایدیہم و المرأة الساخط علیہا زوجها حتی یرضی و السكران حتی یصحو۔
- ۳۸۶ اذا باتت المرأة ہاجرة فراش زوجها لعنتہا الملائکة حتی تصبح۔
- ۳۸۷ ان المرأة اذا خرجت من بیتہا و زوجها کارہ لعنہا کل ملک فی السماء و کل شیء مرت علیہ غیر الجن و الانس حتی یرجع۔
- ۴۹۰ من خیب علی امرأة زوجته او مملو کہ فلیس منا۔
- ۶۳۱ لقد طاف بآل محمد نساء کثیر یشکون ازواجہن لیس اولئک بخیارکم۔
- ۶۳۵ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قال سلیمان لا طوفن اللیلة علی تسعین امرأة و فی رواية بمائة امرأة کلہن تأتي بفارس یجاہد فی سبیل اللہ فطاف علیہن - الحدیث۔
- ۶۳۶ کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطوف علی نسائہ بعسل واحد۔

## باب النسب

- ۹۳ عم الرجل صنو ابيه
- ۹۶ من انتسب الى تسعة آباء كفار يريد بهم عزاء و كرامة كان  
عاشرهم في النار

## باب حقوق الوالدين

- ۳۰ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الا ابشركم بما كبر  
الكبائر ثلثا قلنا بلى يا رسول الله قال الاشراك بالله و عقوق  
الوالدين۔
- ۹۷ عن ابن مسعود، قال سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه  
وسلم يقول انه يكون للوالدين على ولدهما دين فاذا كان يوم  
القيمة يتعلقان به فيقول انا ولد كما فيودان ويتمنيان لو كان  
اكثر من ذلك۔
- ۱۱۵ طاعة الله طاعة الوالد معصية الله معصية الوالد
- ۱۱۶ هما جنتك و نارك
- ۱۱۷ الوالد اوسط ابواب الجنة فان شئت فاضع ذلك الباب او  
احفظه
- ۱۱۸ ایک جوان نزع میں تھا اسے کلمہ تلقین کرتے تھے نہ کہا جاتا تھا یہاں  
تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور فرمایا  
کہ لا الہ الا اللہ عرض کی نہیں کہا جاتا معلوم ہوا کہ ماں ناراض ہے  
اسے راضی کیا تو کلمہ زبان سے نکلا۔
- ۱۱۹ ان ابر البر صلة الولد اهل و دايه
- ۱۲۰ اور یہ بھی شمار فرمایا، و اکرام صديقہما
- ۱۲۱ عن عائشة ، سألت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ای  
الناس اعظم حقا علی المرءة قال زوجها قلت فای الناس حقا  
علی الرجل قال امه



- ۱۲۲ جاء رجل الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال يا رسول الله من احق الناس بحسن صحابتي قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال امك قال ثم قال ابوك۔
- ۱۲۳ اوصى الرجل بامه اوصى الرجل بامه اوصى الرجل بامه اوصى الرجل بابيه
- ۳۴۰ ان الله تعالى حرم عليكم عقوق الامهات وود اذالبنت و معاودة و كره لكم قيل و قال و كثرة لسوال و اضاعة المال
- ۳۶۰ ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ماں باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ ان کے ساتھ نکوئی کا باقی ہے جسے میں بجا الاول فرمایا نعم اربعة الصلوة علیہما و الاستغفار لہما و انفاذ عہدہما من بعدہما و اکرام صابقہما و صلة الرحم التي لا رحم لك الا من قبلہما فبہذا الذی بقى من برہما بعد موتہما
- ۳۶۱ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يبقی للولد من بر الوالد الا اربع الصلوة علیہ و الدعاء له و انفاذ عہدہ من بعدہ و صلة رحمہ و اکرام صديقہ
- ۳۶۲ استغفار الولد لابیہ بعد الموت من البر
- ۳۶۳ اذا ترك العبد الدعاء للوالدين فانه ينقطع عنه الرزق
- ۳۶۴ اذا نصدق احدكم بصدقة تطوعا فليجعلها عن ابويه فيكون لهما اجرها و لا ينقص من اجرہ شیاً
- ۳۶۵ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میں اپنے ماں باپ کی زندگی میں ان کے ساتھ نیک سلوک کرتا تھا اب وہ مر گئے ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا راہ ہے؟ فرمایا ان من البر بعد الموت ان تصلى لہما مع صلوتك و تصوم لہما مع صيامك

- ۳۶۶ من حج عن والديه او قضى عنهما مغرما بعثه الله يوم القيمة مع  
الابرار ۱۵۳
- ۳۶۷ امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اسی ہزار قرع  
تھے وقت وفات اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما کو بلا کر فرمایا بع فیہا اموال عمر فان وفی و الافسل سی  
عدی فان وفی و الافسل قریشا و لاتعد عنہم ۱۵۳
- ۳۶۸ قبیلہ جہنیہ سے ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خدمت اقدس حضور  
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ  
میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی وہ ادا نہ کر سکیں اور ان کا  
انتقال ہو گیا کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں فرمایا نعم حجی عنہا  
ارأیت لو کان علی املک دین اکنت قاضیہ اقضوا اللہ فاللہ الحق  
بالوفاء ۱۵۳
- ۳۶۹ اذا حج الرجل عن والديه تقبل منه و منهما و تبشر به ارواحها  
فی السماء و کتب عند اللہ برا ۱۵۳
- ۳۷۰ من حج عن ابيه و عن امه فقد قضی عنه حجته و کان له فضل  
عشر حجج ۱۵۳
- ۳۷۱ من حج عن والديه بعد وفاتهما کتب اللہ له عتقا من النار  
و کان للمحجوج عنها اجر حجة تامة من غیر ان ینقص من  
اجورهما شیء ۱۵۳
- ۳۷۲ من بر قسمهما وقضی دینهما و لم یستسب لهما کتب بارا و  
ان کان عاقا فی حیاتهما و من لم یر قسمهما و لم یقض  
دینهما و استسب لهما کتب عاقا و ان کان بارا فی حیاتهما ۱۵۳
- ۳۷۳ من زار قبر ابويه او احدهما فی کل يوم جمعة مرة غفر الله  
کتب برا ۱۵۵
- ۳۷۴ من زار قبر ابويه او احدهما يوم الجمعة فقراء عنده یس غفر له ۱۵۵

- ۳۷۵ و فی نطق من زار قبر والديه او احدهما فی کل جمعة فقراء  
عنده یس غفر الله له بعدد کل حرف منها
- ۳۷۶ من زار قبر ابويه او احدهما احتساباً کان کعدل حجة مبرورة  
و من کان زوار الھما زارت الملائكة قبره
- ۳۷۷ من احب ال ینصل اباه فی قبره فلیصل اخوان ابيه من بعده
- ۳۷۸ من البر ان تصل صديقك
- ۳۷۹ ان ابر البر ان یصل الرجل اهل ذی ابيه بعد ان یولی الاب
- ۳۸۰ احفظ ود ابیک لا تقطعه فیطمی الله نورك
- ۳۸۱ تعرض الاعمال يوم الاثنين والخميس علی الله تعالیٰ و تعرض علی  
الانبياء و علی الالباء والامهات يوم الجمعة فیفرحون بحسناتهم و  
تزداد وجوههم بياضا و اشراقا فاتقوا الله و لاتوذوا موتاكم
- ۳۸۲ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ  
ایک راہ میں ایسے گرم پتھروں پر کہ اگر گوشت کا ٹکڑا ان پر ڈالا جاتا  
کباب ہو جاتا، چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا  
ہوں، کیا اب میں اس کے حق سے ادا ہو گیا ہوں رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لعلہ ان یکون بطلقة واحدة
- ۲۹۱ لا تعقن والدیک و ان امراک ان تخرج من اهلك و مالک
- ۲۹۲ و اطع والدیک و ان اخرجاک من مالک و من کل شیء
- باب حقوق العباد**
- ۹۲ الدواين ثلاثة فديوان لا يغفر الله منه شيئاً و ديوان لا يعبأ الله به شيئاً  
و ديوان لا يترك الله منه شيئاً فاما الديوان لا يغفر الله منه شيئاً  
فالاشراك بالله و اما الديوان الذي لا يعبأ الله منه شيئاً فظلم العبد  
نفسه فيما بينه و بين ربه من صوم يوم تركه او صلاة تركها فان  
الله تعالیٰ يغفر ذلك ان شاء و يتجاوز و اما الديوان الذي لا يترك  
الله منه شيئاً فمظالم العباد بينهم القصاص لا محالة۔
- ۹۳ لتودن الحقوق الى اهلها يوم القيمة حتى يقاد للشاة الحلحاء  
من الشاة القرناء تنحطها۔

- ۹۴ فی روایۃ، حتی للذرة من الذرة۔ ۳۶
- ۹۵ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال تدرون من  
المفلس قالوا المفلس فينا من لا درهم له ولا متاع فقال ان  
المفلس من امتي من يأتي يوم القيمة بصلاة و صوم و زكوة و  
يأتي قد شتم هذا و قد قذف هذا و اكل مال هذا و سبك دم  
هذا و ضرب هذا فيعطى هذا من حسناته و هذا من حسناته  
وان فئت حسناته قبل ان يتضي ما عليه احد من خطاياهم  
فطرحته عليه ثم طرح في النار۔ ۳۶
- ۹۶ الغيبة اشد من الزنا۔ کسی نے عرض کی یہ کیوں کر فرمایا الرجل یزنی  
ثم يتوب فيتوب الله عليه و ان صاحب الغيبة لا يغفر له حتی  
یغفر له صاحبه ۳۶
- ۹۸ ينما رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم جالس اذا رأياه  
ضحك حتى بدت ثناياه فقال له عمر ما اضحكك يا رسول الله  
بابي انت و امي، قال، رجلان من امتي جثيا بين يدي رب العزة  
فقال احدهما وفاضت عينا رسول الله صلى الله تعالى عليه  
وسلم بالبكاء ثم قال ان ذلك ليوم عظيم يحتاج الناس الى ان  
يحمل عنهم من اوزارهم فقال الله للطالب ارفع بصرک فانظر  
فرفع فقال يا رب اری مدائن من ذهب و قصورا من ذهب مكننة  
باللؤلؤ لای نبی هذا او لای صديق هذا او لای شهيد هذا قال  
لمن اعطى الثمن قال يا رب و من يملك ذلك قال انت تملكه  
قال بماذا قال بعفوك عن اخيك قال يا رب فاني قد عفوت عنه  
قال الله تعالى فخذ بيد اخيك و ادخل الجنة فقال رسول الله  
صلى الله تعالى عليه وسلم عند ذلك اتقوا الله و اصلحوا ذات  
بينكم فان الله يصلح بين المسلمين يوم القيمة۔ ۳۷
- ۹۹ اذا التقى الخلائق يوم القيمة نادى مناد يا اهل الجمع تداركوا  
المظالم بينكم و ثوابكم على۔ ۳۸

- ۱۰۰ ان لله بجمع الاولين و الاخرين في سعيد و اجد ثم ينادى مناد ۳۸  
من تحت العرش يا اهل التوحيد ان الله عزوجل قد عفا عنكم  
فيقوم الناس فيتعلق بعضهم ببعض في ضلالمات فينادى مناد يا  
اهل التوحيد ليغف بعضكم عن بعض و على الثواب۔
- ۱۰۱ عن انس قال وقف النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بعرفات و ۳۹  
قد كادت الشمس ان تؤب فقال يا بلال انصت لى الناس فقال  
انصتوا لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فانصت الناس  
فقال يا معشر الناس اتانى جبريل آتيا فاقراء سى من ربى السلام  
و قال ان الله عزوجل غفر لاهل عرفات و اهل المشعر و ضمن  
عنهم التبعات فقام عمر بن الخطاب فقال يا رسول الله هذا لنا  
خاصة قال هذا لكم و لمن اتى من بعدكم الى يوم القيامة فقال  
عمر بن الخطاب كثر خيرا الله و طاب۔
- ۱۰۲ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يغفر لشهيد البر ۴۰  
الذنوب كلها الا الدين و يغفر لشهيد البحر الذنوب و الدين
- ۱۰۳ قتل الصبر لا يعرب ذنب الا محاه ۴۰
- ۱۰۴ قتل الرجل صبورا كفارة لما قبله من الذنوب۔ ۴۰
- باب الاخوت**
- ۳۳ من اذل عنده مؤمن فلم ينصره وهو يقدر على ان ينصره اذله ۱۲  
الله على رؤس الاشهاد يوم القيامة
- ۳۷ ليس منا من لم يرحم صغيرنا و يعرف شرف كبيرنا ۱۵
- ۳۸ ليس منا من لم يرحم صغيرنا و لم يوقر كبيرنا ۱۵
- ۳۹ ليس منا من لم يرحمنا صغيرنا و لم يعرف حق كبيرنا و ليس ۱۶  
منا من غشنا و لا يكون المؤمن مومنا حتى يحب للمؤمنين ما  
يحب لنفسه۔
- ۸۵ راس العقل بعد الايمان بالله تعالى مداراة الناس ۳۱
- ۱۳۶ عن محمد بن على قال القى لعل كرم الله تعالى وجهه و سادة ۴۹  
فقعد عليها و قال لا يابى الكرامة الاحمار

- ۱۵۱ ذکر عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان نزل منزلہم ۵۳
- ۱۵۲ ان عائشة مر بها رجل عليه ثياب و هيئة فاقعدته فاكل فقيل لها ۵۳  
في ذلك فقالت قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
انزلوا الناس منازلهم
- ۱۸۳ لا تهاجروا ولا تدابروا ولا تباغضوا ولا تنافسوا و كونوا ۶۲  
عباد الله اخوانا۔
- ۳۵۳ سباب المسلم كالشرف على الهلكة ۱۰۵
- ۵۱۱ لا يقولن احدكم عبدی كلکم عبيد الله و لكن ليقل غلامی ۱۶۳
- ۶۲۸ اذا قاتل احدكم اخاه فليجنب الوجه فان الله خلق آدم على ۲۱۳  
صورته
- ۶۷۳ اذا اتاكم كريم قوم فاكرموه ۲۲۷
- ۶۸۰ من لم يجب الدعوة فقد عصي ابا القاسم صلى الله تعالى عليه ۲۲۸  
وسلم
- ۷۳۹ من اذى ذميا فانا خصمه و من كنت خصمه خصمته يوم القيمة ۲۶۱
- ۹۹ من فرج عن مسلم كربة فرج الله عنه كربة يوم القيمة
- ۱۳ قوله عليه الصلاة و السلام خالقوا الناس باخلاقهم

### باب الدعوى و الشهادة

- ۴۳۹ اذا شهدت امة من الامم وهو اربعون فصاعدا اجاز الله تعالى ۱۳۲  
شهادتهم۔
- ۵۶۷ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم تشریف فرما تھے ایک جنازہ گزرا ۱۸۶  
حاضرین نے اس کی تعریف کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
وجبت، دوسرا جنازہ گزرا اس کی مذمت کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے فرمایا وجبت، عمر فاروق نے عرض کی یا رسول اللہ کیا چیز  
واجب ہو گئی فرمایا هذا انیتم علیہ خیرا فوجبت له الجنة و هذا  
انیتم علیہ شرا فوجبت له النار، انتم شهداء الله فی الارض۔

## باب الغيبة

۲۶۱	لا غيبة لفاسق	۷۳۶
۲۶۲	من اغتیب عنده اخوه المسلم فلم ينصره وهو يستطيع نصره اذله الله تعالى في الدنيا و الاخرة	۷۵۰

## باب الحسد

۱۳	لا يجتمع في خوف عبد الايمان و الحسد	۳۴
۱۵	الحسد يفسد الايمان كما يفسد الصبر العسل	۳۵
۱۵	اياكم و الحسد فان الحسد يأكل الحسنات كما تاكل النار الحطب او قال العشب۔	۳۶

## باب التوبة

۱۸۶	رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نه ارشاد فرمايا الندم توبة	۵۶۳
۱۸۶	عليك بتقوى الله عزوجل ما استطعت و اذكر الله عزوجل عند كل حجر و شجر و اذا عملت سيئة فاحدث عندها توبة السر بالسر و العلانية بالعلانية	۵۶۵
۱۸۶	اذا احدثت ذنبا فاحدث عندها توبة ان سرا فسرو ان علانية فعلانية	۵۶۶
۱۸۷	كل امتي معافي الا المجاهرين	۵۶۸
۱۸۷	لا يزال العذاب مكشوفاً عن العباد لما استتروا بمعاصي الله فاذا اعلنوها استوجبوا عذاب النار۔	۵۶۹
۱۹۹	ان العبد اذا اذنب ذنبا تكب في قلبه نكته سوداء فان تاب و استغفر صقل قلبه و ان عاد زادت حتى تعلو قلبه فذلك الران الذي ذكر الله تعالى في القرآن	۵۹۳
۲۲۱	المستغفر من الذنب وهو مقيم عليه المستهزى بربه	۶۵۵

## باب الاكل والشرب

- ۱۶۶ اذا كثرت ذنوبك فاسق الماء تنتثر الورق من الشجر في الريح العاصف ۵۸
- ۱۷۳ ان الله عز وجل يباهي ملائكة، بالذين يطعمون الطعام من عبيده ۶۰
- ۳۲۳ عن ابن عبد الله بن السائب عن ابيه عن حذو قال رأيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يأكل ثريدا متكتا على سرير ثم يشرب من فخارده ۱۰۳
- ۳۲۵ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا اتى بطعام وضعه على الارض ۱۰۳
- ۳۲۶ عن ابي هريرة يرفعه الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم صنعها على الحضيض انما انا عبد اكل كما يأكل العبد و اشرب كما يشرب العبد ۱۰۳
- ۳۲۸ الضيف يأتي برزقه و يرتحل بذنوب القوم يمحص عنهم ذنوبهم ۱۳۸
- ۳۲۹ عن علي، لان اجمع نفرا من اخواني على صاع، او صاعين من طعام احب الى من ان ادخل سوقكم فاشترى رقبة فاعتقها ۱۳۹
- ۳۳۷ من تصبح كل يوم بسبع تمرات عجوة لم يضره ذلك اليوم سم ولا سحر ۱۳۱
- ۵۲۶ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم ، بحسب ابن آدم لقيمات يقمن صلبه، الحديث ۱۶۸
- ۵۵۵ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان كان في شيء من ادويتكم خير ففي شرطة محجم او شربة من غسل ۱۸۱
- ۶۵۶ بلا دعوت جود دعوت من جائى اے صحیح حدیث میں فرمایا دخل سارقا و خرج مغیرا ۲۲۲
- ۶۷۵ نهى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ان يفتش الثمر عما فيه ۲۲۷



- ۶۹۵ جب کھانا الاکر رکھا جائے تو بسم اللہ و باللہ خیر الاسماء فی الارض  
و فی السماء لا یضر مع اسمہ داء اجعل فیہ رحمة و شفاء۔
- ۳۷ من یاکل الغراب و قد سماہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم فاسقا واللہ ماہو من الطیبات

### باب الشکر

- ۸ لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس
- ۸ من لم یشکر الناس ثم یشکر الہ
- ۸ من لم یشکر القلیل لم یشکر الکثیر
- ۲۷ من اولی معروفاً فلم یجد نہ جزاء الا الثناء فقد شکرہ و من  
کتبہ فقد کفر

- ۱۶۸ ان اللہ تعالیٰ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ

### باب شرب الخمر والمسکرات

- ۲۷۲ نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن کل مسکر و  
مفتر
- ۲۷۳ لا یشرب الخمر حین یشربہا و هو مو من
- ۲۷۳ لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الخمر عشرة  
عاصرها و معتصرہا و شاربہا و حاملہا و المحمولة الیہ و  
ساقیہا و بائعہا و آکل ثمنہا و المشتري لها و المشتراہ
- ۲۷۳ من زنی او شرب الخمر نزع اللہ منہ الايمان کما یخلع  
الانسان القميص من راسہ
- ۲۷۳ ثلثة لا یدخلون الجنة مدمن الخمر و قاطع الرحم و مصدق  
بالسحر و من مات مد من الخمر سقاہ اللہ جل و علا من نہر  
الغوطۃ قیل و ما نہر الغوطۃ قال نہر یجرى من فروج  
المومسات توذی اهل النار ریح فروجہن
- ۲۷۳ مد من الخمر ان مات اتقى اللہ کعابد وثن

۱۲ ما من احد يشربها فتقبل له صلاة اربعين ليلة و لا يموت و في ۲۷۴  
مثانته منه شئ الا حرمت بها عليه الجنة فان مات في اربعين  
ليلة مات ميتة جاهلية

۱۳ اقسام ربي بعزته لا يشرب عبد من عبيدي جرعة من الخمر الا ۲۷۵  
سقيته مكانها من حميم جهنم معذبا او مغفورا له و لا يسقيها  
صبيا صغيرا الا سقيته مكانها من حميم جهنم معذبا او مغفورا  
ولا يدعها عبد من عبيدي من مخافتى الا سقيتها اياه من حظير  
القدس۔

### باب النبي

۱۴ عن ابي ليلى قال اشهد على البدرين من اصحاب رسول الله ۲۷۷  
صلى الله تعالى عليه وسلم انهم يشربون النبيذ في الجرار الخضر

۱۵ ان رجلا اتى عمر رضي الله تعالى عنه بمثلث قال عمر رضي ۲۷۷  
الله تعالى عنه ما شبه هذا بطلاء الابل كيف تصنعونه قال  
الرجل يطبخ العصير حتى يذهب ثلثاه و يبقى ثلثه فصب عمر  
رضي الله تعالى عنه عليه الماء و شرب ثم ناول عبادة بن  
الصامت رضي الله تعالى عنه ثم قال عمر رضي الله تعالى عنه  
اذا رابكم شرابكم فاكسروه بالما

۱۶ عن عمر رضي الله تعالى عنه اذا ذهب ثلثا العصير ذهب ۲۷۸  
حرامه و ريع جنونه

۱۷ ذكر ابن قتيبة في كتاب الاشرية باسناده عن زيد بن علي بن ۲۷۸  
الحسين بن علي رضي الله تعالى عنهم انه شرب هو واصحابه نبيذنا  
شديدا في وليمة فقبل له يا ابن رسول الله حدثنا بحديث سمعته من  
آبائك عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في النبيذ فقال  
حدثني ابي عن جدي علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنهم عن  
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه قال ينزل امتي على منازل بني  
اسرائيل حذو القذة بالقذة و النعل بالنعل ان الله تعالى ابتلى بني  
اسرائيل بنهر طائوت و احل لهم منه الغرفة و حرم منه الرى و ان الله  
ابتلاكم بهذه لتبينوا احل منه الرى و حرم منه السكر

- ۱۸ خبرنا ابو حنیفہ عن حماد قال كنت اتقى النبيذ فدخلت على  
ابراهيم وهو يطعم فطعمت معه فاوتى قدحا من نبيذ فلما راي  
ابطائى عنه قال حدثنى علقمة عن عبدالله بن مسعود انه كان  
ربما طعم عنده ثم دعا بنبيذ له نبذته سيرين ثم ولد عبدالله  
فشرب و سقاني
- ۱۹ ان عمر بن الخطاب حين قدم الشام شكى اليه اهل الشام و باء  
الارض او ثقلها و قالوا لا يصلح لنا الا هذا الشراب قال اشربوا  
العسل قالوا لا يصلحنا العسل قال له رجع من اهل الارض هل  
لك ان اجعل لك من هذا الشراب شيئا لا يسكر قال نعم  
فطبخوه حتى ذهب ثلثاه و بقى ثلثه فاتوا به الى عمر بن  
الخطاب فادخل اصبعه فيه ثم رفع يده تبعه يتمطط فقال هذا  
الطلاء مثل طلاء الابل فامرهم ان يشربوه فقال عبادة بن  
الصامت احللتها والله قال كلا والله ما احللتها اللهم اني  
لا احل لهم شيئا حرمة عليهم و لا احرم عليهم شيئا احللتهم لهم
- ۲۰ انه افطر عند عبدالله بن عمر رضي الله تعالى عنهما فسقاه  
شرابا له فكانه اخذ فيه فلما اصبح قال ما هذا الشراب ما كدت  
اهتدي الى منزل فقال عبدالله ما زدناك على عجوة و زبيب
- ۲۱ عن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال ان للمسلمين  
جزوا را لطعامهم و ان العتق منها لآل عمر و انه لا يقطع هذه  
الابل في بطوننا الا النبيذ الشديد
- ۲۲ عن ابراهيم انه كان يشرب الطلاء قد ذهب ثلثاه و بقى ثلثه و  
يجعل له منه نبيذ فيتركه حتى اذا اشتد شربه و لم ير بذلك بأسا
- ۲۳ عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنهما انه كان يشرب  
الطلاء على النصف
- ۲۴ عن حماد بن ابراهيم قال ما اسكر كثيره فقليله حرام خطاء من  
الناس انما ارادوا المسكر حرام من كل شراب

- ۲۵ ان عمر رضى الله تعالى عنه اتى باعرابي قد سكر فطلب له  
عذرا فلما اسياه الاذهاب عقل قال احبسوه فاذا صحا فاجلدوه  
ودعا بفضلة فضلت في ادواته فذاقها فاذا نبذ شديد ممتنع  
فدعا بماء فسكروه و كان عمر رضى الله تعالى عنه يحب  
الشراب الشديد فشرب وسقا جلساء ثم قال هذا اكسروه  
بالما اذا غيبكم شيطانه
- ۲۶ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال حرمت  
الخمر بعينها و السكر من كل شراب
- ۲۷ عن عمر رضى الله تعالى عنه انه كان في سفر فأتى نبذ فشرب  
منه فقطب ثم قال ان نبذ الطائف له غرام فذكر شدة لا احفظها  
ثم دعا بماء فصب عليه ثم شرب
- ۲۸ عن عمرو بن ميمون قال شهدت عمر حين طعن فجاءه  
الطبيب فقال اى الشراب احب اليك قال النبذ فأتى نبذ  
فشرب منه فخرج من احدى طعنتيه
- ۲۹ عن عمرو بن ميمون مثله و زاد كان يقول انا نشرب من هذا  
النبذ شرابا يقطع لحوم الابل في بطوننا من ان يوذينا قال و  
شربت من نبذه فكان اشد النبذ
- ۳۰ قال عمر انا نشرب هذا الشراب الشديد لنقطع به لحوم الابل  
في بطوننا ان توذينا فمن رابه من شرابه شئ فليمزجه بالما
- ۳۱ عن قيس بن ابي حازم حدثني عتبة بن فرقد قال قدمت على  
عمر فدعا بشرب نبذ قد كاد ان يهير خلا فقال اشرب  
فاخذته فشربه فما كدت ان اسيغه ثم اخذه فشربه ثم قال  
ياعتبة انا نشرب هذا النبذ الشديد لنقطع به لحوم الابل في  
بطوننا ان توذينا
- ۳۲ عن سعيد بن ذى لعوة قال اتى عمر برجل سكران فجلده فقال  
انما شربت من شرابك فقال و ان كان

- ۳۳ جأ رجل قد ظمئ الى حازن عمر فاستسقاء فلم يستقه فاتى  
بسطيحة لعمر فشرب منها فسكر فاتى به عمر فاعتذر اليه و  
قال انما شربت من سطاحتك فقال عمر انما اضربك على  
السكر فضربه عمر
- ۳۴ ان اعرابيا شرب من ادواة عمر نبذا فسكر فضربه الحد  
فقال الاعرابي انما شربته من ادواتك فقال عمر رضى الله  
تعالى عنه انما جلدناك بالسكر
- ۳۵ ان عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه سافر رجلا في سفر و  
كلان صائما فلما افطر اهوى الى قربة لعمر معلقة فيها نبيذ  
فشربه فسكر فضربه عمر الحد فقال انما شربته من قربتك فقال  
له عمر انما جلدناك لسكرك
- ۳۶ ان رجلا عب في شراب نبيذ لعمر بن الخطاب بطريق المدينة  
فسكر فتركه عمر حتى افاق ثم حده
- ۳۷ عن ابن عمر قال اتى (يعنى امير المؤمنين) نبيذ قد اخلف و  
اشتد فشرب منه ثم قال ان هذا الشديد تم امر بماء فصب عليه  
ثم شرب هو و اصحابه۔
- ۳۸ عن ابن عمر ان عمر اتبذ له في زيادة فيها خمسة عشر او ستة  
عشر فاتاه فذاقه فوجده حلوا فقال كانكم اقللتم عكره
- ۳۹ حدثنا ابن ابى داؤد (يبلغه الى) عبدالرحمن بن عثمان قال  
صحبت عمر بن الخطاب الى مكة فاهدى له ركب من ثقيف  
بسطيحتين من نبيذ فشرب عمر احدهما و لم يشرب الاخرى  
حتى اشتد مافيه فذهب عمر فشرب منه فوجده قد اشتد فقال  
اكسروه بالما
- ۴۰ عن ابن عمر قال، شهدت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
اتى بشراب فادناه الى فيه فقطب فرده فقال رجل يا رسول الله  
احرام هو فرد الشراب ثم دعا بماء فصب عليه ذكر مرتين او ثلاثا  
ثم قال اذا اغتسلت هذه الاسقية عليكم فاكسروا متونها بالما

- ۳۱ عن عبد الملك بن نافع قال سألت ابن عمر فقلت ان اهلنا  
ينبيذون نبيذا في سقا لو انهكته لاخذ في فقال ابن عمر انما  
البغي على من اراده البغي شهدت رسول الله صلى الله تعالى  
عليه وسلم عند هذا الركن و اتاه رجل بقدر من نبيذ ثم ذكر  
مثل حديث ابى امية غير انه قال فاكسروها بالماء
- ۳۲ عطش النبي صلى الله تعالى عليه وسلم حول الكعبة فاستسقى  
فاتى نبيذ من نبيذ السقاية فشمه فقطب فصب عليه من ماء زمزم  
ثم شرب فقال رجل احرام هو فقال لا
- ۳۳ عمد النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الى السقاية سقاية زمزم  
فشرب من النبيذ فشده وجهه ثم امر به فسكر بالماء ثم شربه  
فشده وجهه ثم امر به الثالثة فسكر بالماء ثم شرب
- ۳۴ عن ابى موسى عن ابيه رضى الله تعالى عنه قال بعثنى رسول  
الله صلى الله تعالى عليه وسلم انا و معاذ الى اليمن فقلنا يا  
رسول الله ان بها شرا بين يصنعان من البر و الشعير احدهما  
يقال له المزور و الاخر يقال له البتع فما نشرب فقال رسول الله  
صلى الله تعالى عليه وسلم اشربا و لاتسكرا
- ۳۵ عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كل مسكر حرام
- ۳۶ قال عبدالله (يعنى بن مسعود) رضى الله تعالى عنه ان القوم  
يجلسون على الشراب وهو يحل لهم فما يزالون حتى يحرم عليهم
- ۳۷ عن علقمة بن قيس انه اكل مع عبدالله بن مسعود خبزا ولحما  
قال فاتينا بنبيذ شديد نبذته سيرين فى جرة خضراء فشربوا منه
- ۳۸ عن قيس بن حبر (حبر) قالت سألت ابن عباس عن الجر الا  
خضر و الجر الاحمر فقال ان اول من سأل النبي صلى الله  
تعالى عليه وسلم عن ذلك وفد عبد القيس فقال لاتشربوا فى  
الدباء و فى المزفت و فى النقيير و اشربوا فى الاسقية فقالوا يا  
رسول الله فان اشتد فى الاسقية قال صبوا عليه من الماء وقال  
لهم فى الثالثة او الرابعة فاهريقوه-

- ۴۹ ان الله حرم على او حرم الخمر و الميسر و الكوبة قال و كل مسكر  
حرام قال سفین فسألت علی بن بذیمعة عن الکوبة قال الطبل
- ۵۰ عن ابی سعید قال کنا جلوسا عند النبی صلی الله تعالی علیه  
وسلم فقال جاء کم وفد عبد القیس الحدیث بطوله و فیه فان  
رابکم فاکسروه بالماء آه
- ۵۱ عن احد و قد القیس او یکون قیس بن النعمان فانی قد نسیت  
اسمه انهم سألوه صلی الله تعالی علیه وسلم عن الاشرية فقال  
لا تشربوا فی الدباء و لا فی النقیر و اشربوا فی السقاء الحلال  
الموکاء علیها فان اشتد منه فاکسروا بالماء فان اعیاکم  
فاهریقوه
- ۵۲ قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذا دخل احدکم  
علی اخیه المسلم فاطعمه طعاما فلیا کل من طعامه و لا یسأل  
شرب النبید
- ۵۳ عن ابی رافع ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه قال اذا  
خشیتکم من نبید شدته فاکسروه بالماء قال عبد الله من قبل ان  
یشتد
- ۵۴ عن سعید بن المسيب یقول تلقت ثقیف عمر بشارب فدعا به  
فلما قربہ الی فیه کرهه فدعا به فکسره بالماء فقال هکذا  
فافعلوا
- ۵۵ عن سويد بن غفلة قال کتب عمر بن الخطاب الی بعض عماله  
ان ارزق المسلمین من الطلاء ذهب ثلثاه و بقی ثلثه
- ۵۶ عن عامر بن عبد الله انه قال قرأت کتاب عمر بن الخطاب الی  
ابی موسی اما بعد فانها قدمت علی غیر من الشام تحمل شرابا  
غلیظا اسود کطلاء الابل و انی سألتهم علی کم یطبخونه  
فاخبرونی انهم یطبخونه علی الثلثین ذهب ثلثاه الاخبثان ثلث  
بعیه و ثلث بریجه فسر من قبلك یشربونه

- ۵۷ عن عبد الله بن يزيد الخطمي قال كتب الينا عمر بن الخطاب  
رضي الله تعالى عنه اما بعد فاطبخوا شرابكم حتى يذهب منه  
نصيب الشيطان فانه له اثنين و لكم واحد
- ۵۸ عن الشعبي قال كان علي رضي الله تعالى عنه يرزق الناس  
الطلاء يقع فيه الذباب و لا يستطيع ان يخرج منه
- ۵۹ عن داود سألت سعيدا ما الشراب الذي احله عمر رضي الله  
تعالى عنه قال الذي يطبخ حتى يذهب ثلثه و يبقى ثلثه
- ۶۰ ان ابا الدرداء رضي الله تعالى عنه كان يشرب ماذهب ثلثاه و  
بقي ثلثه
- ۶۱ عن أبي موسى الأشعري رضي الله تعالى عنه انه كان يشرب  
من الطلاء ذهب ثلثاه و بقي ثلثه
- ۶۲ عن يعلى بن عطاء قال سمعت سعيد بن المسيب و سألته  
اعرابي عن شراب يطبخ على النصف فقال لا حتى يذهب ثلثاه  
و يبقى الثلث
- ۶۳ عن سعيد بن المسيب قال اذا طبخ الطلاء على الثلث فلا  
بأس به
- ۶۴ عن بشير بن المهاجر قال سألت الحسن عما يطبخ من العصير  
قال تطبخه حتى يذهب الثلثان و يبقى الثلث
- ۶۵ ان نوحا عليه الصلاة و السلام نازعه الشيطان في عود الكرم  
فقال هذا لي و قال هذا لي فاصطلح على ان لنوح ثلثها و  
للشيطان ثلثيها-
- ۶۶ عن عبد الملك بن طفيل الجزري قال كتب الينا عمر بن  
عبد العزيز ان لا تشربوا من الطلاء حتى يذهب ثلثاه و يبقى ثلثه  
و كل مسكر حرام
- ۶۷ عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال حرمت الخمر بعينها  
قليلها و كثيرها و السكر من كل شراب-



- ۲۸ عن علقمة قال رأيت عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه وهو  
ياكل طعاما ثم دعا بنبيذ فشرب فقلت لعمر ك تشرب النبيذ و  
الامة تقتدى بك فقال ابن مسعود رأيت رسول الله صلى الله  
تعالى عليه وسلم يشرب النبيذ ولولا انى رأيت يشرب ما شربته
- ۲۹ عن انس بن مالك انه كان ينزل على ابى بكر بن ابى موسى  
الاشعري بواسط فبعث برسول الى السوق يشتري له النبيذ من  
الخوابى
- ۷۰ ابو حنيفة عن حماد قال كنت اتقى النبيذ فدخلت على ابراهيم  
فطعمت معه فناولنى قدحا فيه نبيذ فلما رأى اتقائى منه حدثنى  
عن عامر بن عبد الله بن مسعود انه كان ربما طعم عنده ثم دعا  
تنبذ له بنبيذه له سيرين ام ولده فشرب وسقانى-
- ۷۱ ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال كتب عمر بن  
الخطاب رضى الله تعالى عنه الى عمار بن ياسر رضى الله  
تعالى عنهما وهو عامل له على الكوفة اما بعد فانه انتهى الى  
شراب من الشام من عصير العنب و قد طبخ وهو عصير قبل  
ان يغلى حتى ذهب ثلثاه وبقى ثلثه فذهب شيطانه وبقى  
حلوه و حالاه فهو شبيه بطلاء الابل فمر به من قبلك  
فيتوسعوا به شرابهم-
- ۷۲ عن الشعبي قال كتب عمر بن الخطاب الى عمار بن ياسر اما  
بعد فانه جأتنا اشربة من قبل الشام كأنها طلاء الابل قد طبخ  
حتى ذهب ثلثاه الذى فيه خبث الشيطان و جنوده وبقى ثلثه  
فاصطنعه و أمر من قبلك ان يصطنعوه-
- ۷۳ عن حبان الاسدى قال اتانا كتاب عمر فذكره بلفظ ذهب شره  
وبقى خيره فاشربوه-

- ۷۴ ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال (سأل) في الرجل ۲۹۸  
يشرب النبيذ حتى يسكر قال القدح الاخير الذي سكر منه هو  
الحرام۔
- ۷۵ عن انس رضى الله تعالى عنه ان ابا عبيدة و معاذ بن جبل و ابا ۲۹۸  
طلحة رضى الله تعالى عنه كانوا يشربون من الطلاء ماذهب  
ثلثاه و بقى ثلثه۔
- ۷۶ عن ام الدرداء قالت كنت اطبخ لابي الدرداء رضى الله تعالى ۲۹۸  
عنه الطلاء ماذهب ثلثاه و بقى ثلثه۔
- ۷۷ عن ابي عبدالرحمن قال كان على رضى الله تعالى عنه ۲۹۸  
يرزقنا الطلاء فقلت له ماهياته قال الا سود و يأخذ احدا  
باصبعه۔
- ۷۸ عن انس بن سيرين قال كان انس بن مالك رضى الله تعالى عنه ۲۹۹  
سقيم البطن فامرني ان اطبخ له طلاء حتى ذهب ثلثاه و بقى  
ثلثه فكان يشرب منه الشربة على اثر الطعام
- ۷۹ عن شريح ان خالد بن الوليد رضى الله تعالى عنه كان يشرب ۲۹۹  
الطلاء بالشام۔
- ۸۰ عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما قال مر رسول الله صلى ۲۹۹  
الله تعالى عليه وسلم على قوم بالمدينة قالوا يا رسول الله ان  
عندنا شرابا لنا انلا نسقيك منه قال بلى فاتى بقعب او قدح  
غليظ فيه نبيذ فلما اخذه النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و  
قربه الى فيه فقطب قال فدعا الذي جأبه فقال خذ فاهرقه فلما  
ان ذهب به قالوا يا رسول الله هذا شرابنا ان كان حراما لم  
نشره فدعا به فاخذه ثم دعا بماء فصب عليه ثم شرب و سقى  
و قال اذ كان هكذا فاصنعوا به هكذا۔
- ۸۱ عن الشعبي ان رجلا شرب من ادواة على بصفين فسكر فضربه ۳۰۰  
الحد۔

- ۸۲ عن الشعبي عن علي نحوه و قال فضربه ثمانين۔ ۳۰۰
- ۸۳ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال استقيموا القربش ما استقاموا لكم فاذا زاغوا عن الحق فضعوا سيوفكم على عواتقكم فقال المهدي انت حدثت بهذا قال لا قال ابو امية علي المشي الى بيت الله تعالى و كل مالي صدقة ان لم اكن سمعته منه قال شريك علي مثل ذلك الذي عليه ان كنت حدثته فكان المهدي رضى فقال ابو امية يا امير المؤمنين عبدك ادهى العرب انما عنى الذي علي من الثياب قال صدق احلف كما حلف فقال قد حدثته فقال ويل شارب الخمر يعنى الاعمش و كان يشرب المصنف لو علمت موضع قبره لاحرقته وقال شريك لم يكن يهوديا و كان رجلا صالحا الخ۔
- ۸۴ راي عمر و ابو عبيدة ومعاذ بن جبل شرب الطلاء على الثلث و شرب البراء و ابو جحيفة رضى الله تعالى عنهما على النصف۔ ۳۰۱
- ۸۵ الطحاوى عن علقمة سألت ابن مسعود عن قول رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فى السكر قال الشربة الاخيرة۔ ۳۰۱
- ۸۶ عن علي كرم الله تعالى وجهه قال سألت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن الاشربة عام حجة الوداع فقال حرم الله الخمر بعينها و السكر من كل شراب۔ ۳۰۲
- ۸۷ عن ابى اسحق البيهقي وفيه انه صلى الله تعالى عليه وسلم اتى بقعب من نبيذ فذاقه فقطب و رده فقام اليه رجل من آل حاطب فقال يا رسول الله اشرب اهل مكة قال فصب عليه الماء ثم شرب فقال حرمت الخمر بعينها و السكر من كل شراب۔ ۳۰۲

## باب الذکر

- ۲۲۹ الدنيا ملعونة ملعون ما فيها الا ذكر الله و ما والاہ و عالما او متعلما ۷۳
- ۲۳۰ الدنيا ملعونة ملعون ما فيها الا امر بالمعروف او نهيا عن المنکر او ذکر الله ۷۳
- ۲۳۲ و ان ذکرني في ملاء ذکرته في ملاء خير منهم ۷۷
- ۲۳۵ لا يذکرني في ملاء الا ذکرته في الرفيق الاعلى ۷۷
- ۲۳۶ اذا مررتم برياض الجنة فارتعوا قالوا و ما رياض الجنة قال حلق الذكر ۷۷
- ۲۳۷ يا ايها الناس ان لله سرايا من الملائكة تحل و تقف على مجالس الذكر في الارض فارتعوا في رياض الجنة قالوا و اين رياض الجنة قال مجالس الذكر ۷۷
- ۲۳۸ لا يقعد قوم يذكرون الله الا حفتهم الملائكة و غشيتهم الرحمة و نزلت السكينة و ذكروهم الله تعالى فيمن عنده۔ ۷۸
- ۲۳۹ اذكروا ذکر الله حتى يقول المنافقون انکم مراؤن۔ في لفظ ، اذكر الله ذكرا يقول المنافقون انکم تراؤن۔ ۷۸
- ۲۵۰ غنيمة مجالس اهل الذكر الجنة ۷۸
- ۲۵۱ يقول الرب عزوجل يوم القيامة سيعلم اهل الجمع من اهل الكرم فقيل و من اهل الكرم يا رسول الله قال اهل مجالس الذكر في المساجد ۷۹
- ۲۵۲ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم خرج على حلقة من اصحابه فقال ما اجلسکم ههنا قالوا جلسنا نذكر الله تعالى قال اتاني جبريل فاخبرني ان الله عزوجل يباهي بکم الملائكة ۷۹
- ۲۵۳ يرحم الله ابن روضة انه يحب المجالس التي يتباهي بها الملائكة ۷۹

- ۲۵۳ عن يمين الرحمن و كلتا يديه يمين رجال ليسوا بانبياء ولا شهداء يغشى بياض وجوههم نظر الناظرين يغبطهم النبيون و الشهدا بمعقدتهم و قربهم من الله عزوجل قيل يا رسول الله من هم قال هم جماع من نوارل القبائل يجتمعون على ذكر الله تعالى فينتقون اطائب الكلام كما ينتقى اكل التمر اطائبه
- ۲۵۵ كل مجلس يذكر اسم الله تعالى فيه تحف الملكة يقولون زيدوا زادكم و الذكر يصعد بينهم و هم ناشروا اجنتهم۔
- ۲۵۶ ما من قوم اجتمعوا يذكرون الله عزوجل لا يرون بذلك الا وجهه الا ناداهم مناد من السماء ان قوموا مغفورا لكم قد بدلت سيئاتكم حسنات۔
- ۲۵۷ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم خير الذكر الخفى
- ۲۳۲ ما عمل آدمى عملا انجى له من عذاب الله من ذكر الله قيل ولا الجهاد فى سبيل الله قال ولا الجهاد فى سبيل الله الا ان يضرب بسيفه حتى ينقطع۔
- ۲۳۳ ان كل شى صقالة و ان صقالة القلوب ذكر الله و ما من شى انجى من عذاب الله من ذكر الله قال ولا الجهاد فى سبيل الله قال نعم ولو ان يضرب بسيفه حتى ينقطع۔
- ۲۳۴ ما عمل آدمى عملا انجى له من عذاب من ذكر الله قالوا ولا الجهاد فى سبيل الله قال ولا الجهاد فى سبيل الله الا ان تضرب بسيفك حتى ينقطع ثم تضرب به حتى ينقطع
- ۲۳۵ لو تعلمون ما اعلم الى قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لخرجتم الى الصعدات تحارون الى الله

۵۱۷ عن سعد بن ابی وقاص انه دخل مع رسول الله صلى الله تعالى ۱۶۶  
 عليه وسلم على امراء ة و بين يديها نوى او حصى تسبح به  
 فقال الا انخبرك بما هو ايسر عليك من هذا او افضل فقال  
 سبحن الله عدد ما خلق فى السماء و سبحن الله عدد ما خلق  
 فى الارض و سبحن الله عدد ما بين ذلك و سبحن الله عدد  
 ما هو خالق و الله اكبر مثل ذلك و لا اله الا الله مثل ذلك و لا  
 حول و لا قوة الا بالله مثل ذلك۔

۵۱۸ كل شئ ليس من ذكر الله فهو لهو و لعب الا ان يكون اربعة ۱۶۶  
 ملاعبته الرجل امراء ته و تاديب الرجل فرسه و مشى الرجل بين  
 الغرضين و تعليم الرجل السباحة۔

۵۹۵ عن ربه عز وجل انا مع عبدى اذا ذكرنى و تحركت بى شفتاه ۲۰۰

رب عز وجل فرماتا ہے انا جليس من ذكرنى ۳۵

قال الله تعالى انا خلقتك و امامك و عن يمينك و عن شمالك ۱۷۱

يا موسى انا جليس عبدى حين يذكرنى و انا معه اذا دعانى

انا عند ظن عبدى بى و انا معه اذا ذكرنى ۱۷۲

تعرف الى الله فى الرخا يعرفك فى الشدة ۵۸

### باب الصحبة والمجالسة

۱۰ انا برى من كل مسلم مع مشرك لا ترى نارهما ۱۹

۱۱ لا تصاحب الا مومنا و لا ياكل طعامك الا تقى ۲۰

۱۱ لا تجالسوا اهل القدر و لا تفاتحوهم ۲۱

۱۱ ثلث احلف عليهن و عد منها لا يحب رجل قوما الا جعله الله ۲۲

معهم

۲۱۳ افضل المجالس ما استقبل به القبلة ۲۲۹

۲۱۹ من قعد وسط الحلقة فهو ملعون ۲۳۳

۲۲۰ خالطوا الناس باخلاقهم ۲۵۰

- ۶۷۹ انزلوا الناس منازلهم ۲۲۸
- ۷۵۳ لا تصاحب الا مومنا و لا ياكل طعامك الا تقى ۲۶۲
- باب التشبه**
- ۲۳۹ لعن الله المتشبهات من النساء بالرجال و المتشبهين من الرجال بالنساء ۷۵
- ۲۴۰ لعن الله الرجل يلبس لبسة المرأة و المرأة تلبس لبسة الرجل ۷۶
- ۲۴۱ قيل لعائشة ان امراء ة تلبس النعل قالت لعن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الرجل من النساء ۷۶
- ۳۱۸ لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء و المتشبهات من النساء بالرجال ۹۷
- ۳۱۹ ان امراء ة مرت على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم متقلدة قوسا فقال لعن الله المتشبهات من النساء بالرجال و المتشبهين من الرجال بالنساء ۹۷
- ۳۲۰ لعن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم المختشين من الرجال و المترجلات من النساء و قال اخرجوهم من بيوتكم- ۹۷
- ۳۲۱ اخرجوا المختشين من بيوتكم ۹۸
- ۳۲۲ لعن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الرجل يلبس لبسة المرأة و المرأة تلبس لبسة الرجل ۹۸
- ۳۲۳ ليس منا من تشبه بالرجال من النساء ولا من تشبه من النساء بالرجال ۹۸
- ۳۲۵ لعن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مخشى الرجال الذين يتشبهون بالنساء و المترلات من النساء المتشبهات بالرجال و راكب الفلاة وحده ۹۸
- ۳۲۶ و فى رواية، و المتبتلين الذين يقولون لا نتزوج و المتبتلات اللاتي يقلن ذلك و راكب الفلاة وحده و الباء ة وحده ۹۹

- ۳۲۷ ثلثة لا يدخلون الجنة ابدا الديوث و الرجلۃ من النساء و مد من  
الخمر ۹۹
- ۳۲۸ ثلثة لا ينظر الله اليهم يوم القيمة العاق لوالديه و المراة  
المرجلة المتشبهة بالرجال و الديوث ۹۹
- ۳۲۹ ثلثة لا يدخلون الجنة العاق لوالديه و الديوث و رجله النساء ۹۹
- ۳۳۰ اربعة يصبحون في غضب الله و يمسون في غضب الله  
المتشبهون من الرجال بالنساء و المنشبهات من النساء  
بالرجال و الذي يأتى البهيمۃ و الذي يأتى بالرجل ۱۰۰
- ۳۳۱ اربعة لعنهم الله فرق عرشه و امنۃ عليهم الملكۃ الذي يحصن  
نفسه عن النساء و لا يتزوج و لا يتسرى لثلا يولد له و الرجل  
تشبه بالنساء و قد خلق الله ذكرا و المراة تشبه بالرجال و قد  
خلق الله انثى و مضلل المسكين ۱۰۰
- ۳۳۲ اربعة لعنوا في الدنيا و الآخرة و امنۃ الملكۃ رجل جعل الله  
ذكرا و انثى نفسه و تشبه بالنساء و امراة جعلها الله انثى  
فتذكرت و تشبهت بالرجال و الذي يضل الاعمى و رجل  
حضور ولم يجعل الله حضورا الا يحيى بن زكريا ۱۰۰
- ۳۳۳ لعن الله و الملكۃ - رجلا تأنث و امراة تذكر ۱۰۰
- ۳۳۴ ابعض الناس الى ثلثة ملحد في الحرم و مبتغ في الاسلام سنة  
الجاهلية و مطلب دم امراء بغير حق ليهريق دمه ۱۰۱
- ۳۳۵ جعل الذل و الصغار على من خالف امرى و من تشبه بقوم فهو  
منهم ۱۰۱
- ۳۳۶ ليس منا من تشبه بغيرنا لا تشبهوا باليهود ولا بالنصارى فان  
تسلم اليهود الاشارة بالاصبع و تسليم النصارى الاشارة  
بالاكف ۱۰۱
- ۳۳۷ لا يحب رجل قوما الا جعله الله معهم ۱۳۳



- ۲۴۵ من احب قوما حبشه الله في زميرتهم ۱۴۴
- ۵۱۴ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان الرجل اذا رضى ۱۶۵  
مدى الرجل و عمله فهو مثل عمله
- ۶۴۰ من رضى عمل قوم كان شريك من عمل به ۲۱۸
- ۶۴۶ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يكره تعطر النساء و ۲۲۰  
تشبههن بالرجال
- ۶۶۹ يكون في آخر امتي نساء يركبن على سرج كاشباه الرجال، و ۲۲۶  
في آخره، العنوهن فانهن ملعونات
- ۶۷۱ عن سعد بن ابى وقاص، نظفوا افتيكم ولا تشبهوا باليهود ۲۲۶
- ۶۷۲ فاروق عادل رضى الله تعالى عنه نے ایک کثیر کو دیکھا کہ بیویوں کی ۲۲۶  
طرح دوپٹہ اوڑھے جا رہی ہے، اس پر درہ لیا اور فرمایا ای وفار القی  
عنك الخمار اتشبهين بالحرائر

### باب فی الاصنام

- ۱۳۹ عن ابن عباس، كانوا اسماء رجال صالحين من قوم نوح فلما ۵۰  
هلكوا اوحى الشيطان الى قومهم ان انصبوا الى مجالسهم التي  
كانوا يجلسون انصابا و سموها باسمائهم ففعلوا فلم تعبد  
حتى اذا هلك اولئك و نسخ العلم عبت  
۱۴۰ عن عبد الله بن عبيد بن عمير قال اول ما حدثت الاصنام على ۵۰  
عهد نوح و كانت الابناء تبر الاباء فمات رجل منهم فجزع  
عليه ابنه فجعل لا يصبر عنه فاتخذ مثالا على صورته فكلما  
اشتاق عليه نظره ثم مات ففعل به كما فعل ثم تابعوا على  
ذلك فمات الاباء فقال الابناء ما اتخذ هذه آباءنا الا انها  
كانت آلهتهم فعبدوها۔

### باب الزينة واللباس

- ۶ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم هذان (ای الذهب و الحریر) ۷  
حرامان على ذكور امتی حل لائنتهم

- ۱۹ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لعن الله الواشمات  
والمستوشمات و النامصات والمتنمصات و المتلفجات  
للحسن المغيرات خلق الله
- ۱۲۷ لا تلبسوا الحرير فانه من لبسه في الدنيا لم يلبسه في الآخرة
- ۱۲۸ من لبسه في الدنيا لم يدخل الجنة
- ۱۲۹ انما يلبس الحرير (في الدنيا) من لا خلاق له في الآخرة
- ۱۳۰ من لبس ثوب حريرا لبسه الله عز وجل يوم القيمة ثوبا من النار
- ۱۳۱ من لبس ثوب حرير لبسه الله تعالى يوما من نار و لكن ليس  
من ايامكم و لكن من ايام الله الطوال
- ۱۳۲ حضور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ میں ریشم  
اور بائیں میں سونالیا پھر فرمایا ان ہدین حرام علی ذکور امتی۔
- ۱۶۳ ابوہریرہ نے حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ سے عرض کی  
کیا حضور پاجامہ پہنتے ہیں فرمایا اجل فی السفر و الحضر و باللیل و  
النهار فانی امرت بالستر فلم اجد شیاً استر منه۔
- ۱۶۴ اول من لبس السراويل ابراهيم الخليل
- ۱۶۵ عن علی، اللهم اغفر للمتسرولات من امتی یا ایہا الناس  
اتخذوا السراويلات فانها من استر ثيابکم و خصوصا من  
نسائکم
- ۱۶۹ کان علی موسیٰ یوم کلمہ ربہ کساً صوف کمة صوف وجبة  
صوف و سراويل صوف و کانت نعلاء من جلد حمار میت
- ۱۷۰ سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کم تجر المراءة  
من ذیلها قال شبرا قالت اذا ینکشف عنها قال فنرا ع لا تزيد  
علیہ۔
- ۱۷۱ من تأمل خلف امراءة و رأى ثيابها حتی تبین له حجم عظامها  
لم یرح رائحة الجنة

- ۲۰۱ لا ينظر الله يوم القيامة الى من جرازاره بطرا ۶۶
- ۲۰۲ من جر ثوبه مخيلة لم ينظر الله يوم القيامة ۶۶
- ۲۰۳ لا ينظر الله الى من جر ثوبه خيلاء ۶۶
- ۲۰۴ من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة قال ابوبكر يا رسول الله احد شقى ازارى يسترخى الا ان اتعاهد ذلك منه فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لست ممن يصنعه خيلاء ۶۷
- ۲۰۵ ما اسفل الكعبيين من الازار ففى النار ۶۷
- ۲۰۶ عن عبد الله ارفع ازارك فرفعته ثم قال زد فزدت اتجرها بعد فقال بعض القوم الى اين فقال انصاف الساقين- ۶۷
- ۲۰۷ عن عكرمة، انه رأى ابن عباس يأتزر فيضع حاشية ازاره من مقدمه على ظهر قدمه و يرفع من مؤخره قلت لم تأتزر هذه الازارة قال رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يأتزرها- ۶۸
- ۲۰۸ ازرة المومن الى انصاف ساقيه ۶۸
- ۲۲۴ الفطرة خمس او خمس من الفطرة الختان والا ستحداد و تقليم الاظفار و نتف الابط و قص الشارب ۷۲
- ۲۲۵ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لبس قميصا و كان فوق الكعبيين ۷۲
- ۲۲۶ كان له صلى الله تعالى عليه وسلم قميص من قطن قصير الطول قصيرا لكم ۷۲
- ۲۲۷ البسوا الثياب البيض فانها اطهر و اطيب و كفنوا فيها موتاكم ۷۳
- ۲۷۰ عن ابن مسعود، نعن الله الواشمات و المستوشمات و المتنمصات و المتفلجات للحسن المغيرات لخلق الله،  
یہ سن کرا ایک بی بی خد مت مبارک میں حاضر ہوئیں اور عرض کی میں نے سنا ہے آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی فرمایا مالی لا العن من لعن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و من هو

فی کتاب اللہ، ان بی بی نے کہا میں نے قرآن اول سے آخر تک پڑھا اس میں کہیں اس کا ذکر نہ پایا فرمایا ان کنت قرأته لقد وجدته، اما قراءت ما اتکم الرسول فخذوه و ما نهکم عنه فانتھوا۔ انہوں نے عرض کی ہاں فرمایا فانه قد نہی عنه۔

۹۰	و انتفوا الابط و قصوا الاظافر	۲۸۶
۱۰۲	ایاکم وزی الاعاجم	۳۳۸
۱۰۴	نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الترجل الاغبا	۳۴۹
۱۰۴	نہانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یمشط احدنا کل یوم	۳۵۰
۱۰۴	عن ابی قتادة قال، ان لی جمعة فارجلها، قال نعم و اکرامها، قال فکان ابو قتادة ربما و ههنا فی الیوم مرتین من اجل قول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعم و اکرمها	۳۵۱
۱۶۷	من عرض علیہ ریحان فلا یرده فانه خفیف المحمل طیب الريح	۵۲۲
۱۶۸	ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لا یرد الطیب	۵۲۳
۲۰۲	عن سلمة بن اکوع، قال قلت یا رسول اللہ انی رجل اصید افاصلی فی القمیص الواحد قال نعم و ازوره و لو بشوكة	۶۰۵
۲۱۹	ایاکم و الحمرة فانها من زی الشیطان	۶۳۳
۲۱۹	لو کان اسامة جاریة لکسوته و حلیة حتی انفقہ	۶۳۵
۲۲۱	وقت لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی قص الشارب و تقليم الاظفار و نتف الابط و حلق العانة ان لا یتروا اکثر من اربعین لیلة	۶۵۲
	النهب و الحریر حل لاناث امتی و حرام علی ذکورھا	۶۵۳
	عن علی، یا علی ما نسائك لا یصلین عطلا	۶۵۴

- ۲۶۳ عن عائشة، قالت لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حين ذكر الازار فالمرأة يا رسول الله قال ترخى شبرا قالت اذن تنكشف عنها قال فذراعا لا تزيد عليه
- ۲۶۵ عن ام سلمة، ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم دخل عليها وهي تختمر فقال لية لاليتين
- ۲۶۶ ان هندة بنت عتبة قالت يا نبي الله بايعني فقال لا اباعك حتى تغيري كفك فكانهما كفاسبع
- ۲۶۷ اومت امرأة من واء ستر يدها كتاب الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقبط النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يده فقال ما ادرى ايد رجل ام يد امرأة قالت بل يد امرأة قال لو كنت امرأة لغيرت اظفارك بالجنا
- ۲۶۸ عن امرأة صلت القبليتين مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قالت دخلت على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال اختضبي تترك احدكن الخضاب حتى تكون يدها كيد الرجل فما تركت الخضاب و انها لابنة ثمانين
- ۲۶۸ اتخذ النبي صلى الله تعالى عليه وسلم خاتما من ذهب و جعله في يده اليمنى ثم القاه، الحديث
- ۲۸۳ روى على، ان تحت كل شعرة جنابة ثم قال من ثم عادت راسي من ثم عادت راسي من ثم عادت راسي
- ۲۸۳ المتشبع بما لم يعط كلابس ثوبي زور
- ۷۵۲ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يحب التيامن في كل شئ حتى في تنعله

### باب في الخضاب

- ۲۷ حضرت ابو قحافة کی دائر می خالص سپید و یکہ کر ارشاد فرمایا غيروا هذا بشئ و اجتنبوا السواد
- ۲۸ غيروا الشيب و لا تقربوا السواد
- ۲۹ يكون في آخر الزمان ينخضبون بهذا السواد كحوامل الحمام لا يجدون رائحة الجنة

- ۴۰ ان الله تعالى لا ينظر الى من يخضب بالسواد يوم القيمة ۲۷
- ۴۱ ان الله يغضب الشيخ الغريب ۲۸
- ۴۲ الصفرة خضاب المومن و الحمرة خضاب المسلم و السواد خضاب الكافر ۲۸
- ۴۳ الشيب نور من خلج الشيب فقد خلج نور الاسلام ۲۸
- ۴۴ من شاب شيبة في الاسلام كانت له نورا مالم يغيرها ۲۸
- ۴۵ اول من خضب بالحناء والكتم ابراهيم و اول من اختضب بالسواد فرعون ۲۸
- ۴۶ من خضب بالسواد سود الله وجهه يوم القيمة ۲۹
- ۴۷ من مثل بالشعر فليس له عند الله خلاق ۲۹
- ۴۸ شر كهو لكم من تشبه بشبابكم ۲۹
- ۴۹ خير شبابكم من تشبه بشيوخكم و شرشيوخكم من تشبه بشبابكم ۲۹
- ۸۰ نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن الخضاب بالسواد ۲۹
- ۸۱ عن عثمان بن عبد الله بن موهب، قال دخلت على ام سلمة فاخرجت شعرا من شعر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مخضوبا ۳۰
- ۸۲ ان ام سلمة اذته شعر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم احمر ۳۰
- ۸۳ في رواية، شعرا احمر مخضوبا بالحناء والكتم ۳۰
- ۴۱۲ عن ابن عباس، مر على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم رجل قد خضب بالحناء فقال ما احسن هذا فمر آخر قد خضب بالحناء والكتم فقال هذا احسن من هذا ثم مر آخر قد خضب بالصفرة فقال هذا احسن من هذا كله۔ ۱۳۳

## باب فی اللحية

۵۲	من سعادة المرء خفة لحيته	۱۳۵
۵۲	عن ابن عمر انه كان يقبض على لحيته ثم يقص ما تحت القبضة	۱۳۶
۵۳	عن مراون بن سالم، رأيت ابن عمر يقبض على لحيته فيقطع ما زاد على الكف	۱۳۷
۵۳	كان ابوهريرة يقبض على لحيته فيأخذ من لحيته من عرضها وطولها	۱۳۸
۵۳	ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يأخذ من لحيته من عرضها وطولها	۱۳۹
۶۰	كان ابن عمر يقول للحلاق ابلغ العظمين فانهما منتهى اللحية	۱۷۲
۸۶	تسرولوا و اتزروا و خالفوا اهل الكتاب قصوا سبالكم ووفروا عثانينكم و خالفوا اهل الكتاب	۲۶۸
۸۹	خالفوا المشركين و احفوا الشوارب و اوفروا اللحية	۲۷۹
۹۰	انهكوا الشوارب و اعفوا اللحي	۲۸۰
۹۰	احفوا الشوارب و اعفوا اللحي	۲۸۱
۹۰	ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم امر باحفاء الشوارب و اعفاء اللحي	۲۸۲
۹۰	جزوا الشوارب و ارخوا اللحي خالفوا المجوس	۲۸۳
۹۰	قصوا الشوارب و اعفوا اللحي	۲۸۴
۹۰	وفروا اللحي وخذوا من الشوارب	۲۸۵
۹۰	واحفوا الشوارب و اعفوا اللحي	۲۸۷
۹۰	احفوا الشوارب و اعفوا اللحي	۲۸۸
۹۱	قصوا سبالكم و وفروا عثانينكم و خالفوا اهل الكتاب	۲۸۹
۹۱	اوفوا اللحي و قصوا الشوارب	۲۹۰
۹۱	ذكر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم المجوس فقال انهم يوفرون سبالهم و يحلقون لحاهم فخالفوهم	۲۹۱

- ۲۹۲ خذوا من عرض لحاكم و اعفوا طولها ۹۱
- ۲۹۳ لا يأخذن احدكم من طول لحيته ۹۱
- ۲۹۴ رد عمر بن الخطاب و ابن ابى لیلی قاضی الحدينة شهادة من ۹۱  
كان ينتف لحيته
- ۲۹۵ شهد رجل عند عمر بن عبدالعزیز بشهادة و كان ينتف فنيكه ۹۲  
فرد شهادته
- ۲۹۶ خسرو پرویز نے دو ایرانیوں کو مدینہ طیبہ روانہ کیا، انہما ۹۲  
حين دخلا على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان قد  
خلقا لحاهم و اعفيا شواربهما فكره النظر و قال وينكما من  
امر كما بهذا قال ربنا بعنيان كسرى فقال رسول الله صلى الله  
تعالى عليه وسلم لكن ربي امرني باعفاء لحيتي وقص شواربي
- ۲۹۷ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال يا رويغ لعل ۹۳  
الحياة ستطول بك بعدى فاخبر الناس انه من عقد لحيته او  
تقلدا وترا او استنجى برجيع دابة او عظم فان محمدا برئ منه
- ۲۹۸ يكون في آخر الزمان اقوام يقصون لحاهم اولئك لا خلاق لهم ۹۳
- ۳۱۶ من مثل بالشعر فليس له عند الله خلاق ۹۶
- ۳۱۷ ان لله ملكة تسبيحهم سبحن من زين الرجال باللحي و النساء ۹۷  
بالقرون و الذوائب

### باب في التصوير والمصور

- ۳۲۷ كل مصور في النار يجعل الله له بكل صورة صورها نفسا ۱۱۱  
فتعذبه في جهنم
- ۳۲۸ ان اشد الناس عذابا يوم القيمة المصورون ۱۱۱
- ۳۲۹ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرماتے ہیں قال الله ۱۱۱  
تعالى و من اظلم ممن ذهب يخلق كخلقى فليخلقوا ذرة او  
ليخلقوا حبة او ليخلقوا شعيرة



- ۳۷۰ ان الدين يصنعون هذه الصور يعذبون يوم القيمة يقال لهم  
احيوا ما خلقتم
- ۳۷۱ من صور صورة فان الله معذبه حتى ينفخ فيها الروح وليس بنافخ
- ۳۷۲ يخرج عنق من النار يوم القيمة له عيانان يصير بهما و اذنان  
يسمعان و لسان ينطق يقول انى و كلت بثلاثة بمن جعل مع الله  
الها آخرو بكل جبار عنيد و المصورين
- ۳۷۳ ان اشد اهل النار عذابا يوم القيمة من قتل نبيا او قتله نبى او امام  
جائر وهولاء المصورون، و لفظ احمد اشد الناس عذابا يوم  
القيمة رجل قتل نبيا او قتله نبى او رجل يضل الناس بغير علم او  
مصور يصور التماثيل۔
- ۳۷۴ ان اشد الناس عذابا يوم القيمة من قتل نبيا او قتله نبى او قتل  
احد والديه و المصورون و عالم لم يتفجع بعلمه
- ۳۷۵ عن عائشة، قدم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من سفر  
وقد سترت سهوة لى بقرام فيه تماثيل فلما راه رسول الله صلى  
الله تعالى عليه وسلم تلون وجهه و قال يا عائشة اشد الناس  
عذابا يوم القيمة الذين يضاهون بخلق الله
- ۳۷۶ فى رواية، قام على الباب فلم يدخل فعرفت فى وجهه الكراهية  
فقلت يا رسول الله اتوب الى الله و الى رسوله ماذا اذنبت فقال  
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان اصحاب هذه الصور  
يعذبون يوم القيمة فيقال لهم احيوا ما خلقتم و قال ان البيت  
الذى فيه الصور لا تدخله الملائكة
- ۳۷۷ و فى اخرى، تناول الستر فهتكه و قال من اشد الناس عذابا يوم  
القيمة الذين يصورون هذه الصور۔

- ۳۷۸ اتانی جبریل علیہ الصلاۃ و السلام فقال لی مر برأس التمثال  
یقطع فتصیر کھیئة الشجرة و مر بالستر فیجعل و سادتين  
منبوذتين توطئان۔
- ۳۷۹ جبریل امین نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی انا  
لا ندخل بیتا فیہ کلب و صورة
- ۳۸۰ جبریل نے عرض کی، انہا ثلث لم یلج ملک مادام فیہا واحد  
منہا کلب او جنابة او صورة روح
- ۳۸۱ عن علی، صنعت طعاما فدعوت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم فجأ فرأی تصاویر فرجع فقلت یا رسول اللہ  
مارجعک بابی و امی، قال ان فی البیت سترافیه تصاویر و ان  
الملئکة لا تدخل بیتا فیہ تصاویر
- ۳۸۲ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یکن یرک فی بیتہ شیأ  
فیہ تصاویر الا نقضه
- ۳۸۳ عن حبان بن حصین، قال لی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الا  
ابعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
ان لاتدع صورة الا طمستها ولا قبرا مشرفا الا سویته
- ۳۸۴ عن علی، ایکم ینطلق الی المدینة فلا یدع بها و ثنا الا کسره  
ولا قبرا الا سواه و لا صورة الا طمحتها، پھر فرمایا من عاد الی  
صنعة شیء من هذا فقد کفر بما انزل علی علی محمد
- ۳۸۵ عن ابن عباس، ود، و سواع، و یغوث، و یعوق، و نسر، اسماء  
رجال صالحین من قوم نوح فلما هلکوا اوحی الشیطان الی  
قومهم ان انصبوا الی مجالسهم التي كانوا یجلسون انصانا و  
سموها باسمائهم ففعلوا فلم تعبد حتی اذا هلك اولئک و  
تنسخ العلم عبادت
- ۳۸۶ دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم البیت فوجد فیہ صورة  
ابراہیم و صورة مریم فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امالہم  
فقد سمعوا ان الملئکة لا تدخل بیتا فیہ صورة، الحدیث

- ۳۸۷ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما رأى الصورة فی البيت  
لم یدخل حتی امر بها فمحیت
- ۳۸۸ فی رواية، فاخرج صورة ابراهيم واسمعیل علیهما الصلاة والسلام
- ۳۸۹ ان رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل البيت يوم الفتح  
فراه فی صورة الملكة و غیرهم فرأى ابراهيم علیہ السلام  
مصورا الى ان قال ثم امر بتلك الصور کلها فطمست
- ۳۹۰ کان فی الکعبة صور فامر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمر  
بن الخطاب ان یمحوها قبل عمر ثوبا و محاهابه فدخلها صلی  
الله تعالیٰ علیہ وسلم و ما فیهما شیء
- ۳۹۱ فی رواية، و کان عمر قد ترك صورة ابراهيم فلما دخل صلی  
الله تعالیٰ علیہ وسلم رآها فقال یا عمر الم آمرک ان لا تدع فیها  
صورة ثم رأى صورة مريم فقال امسحوا ما فیها من الصور قاتل  
الله قوما یصورون ما لا یخلقون۔
- ۳۹۲ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل الکعبة فامرني فاتيته  
بماء فی دلو فجعل ییل الثوب و یضرب به علی الصور و یقول  
قاتل الله قوما یصورون ما لا یخلقون۔
- ۳۹۳ عن عبدالله بن عمر، ان المسلمین تجردوا فی الازر و اخذوا  
الدلاء و انجروا علی زمزم یغسلون الکعبة ظهرها و بطنها فلم  
یدعوا اثرا من المهرکین الا محوه و غسلوه۔
- ۳۹۴ عن عائشة، لما اشتكى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر  
بعض نساته کنيسة یقال لها مارية و كانت ام سلمة و ام حبیبة  
اتتا ارض الحبشة فذکرتا من حسنهما و تصاویر فیها فرفع راسه  
فقال اولئك اذا مات فیهم الرجل الصالح بنوا علی قبره مسجدا  
ثم صوروا فیہ تلك الصور اولئك شرار خلق الله

- ۳۹۵ امیر المومنین عمر ملک شام کو تشریف لے گئے ایک زمیندار نے آکر عرض کی میں نے حضور کے لئے کھانا تیار کرایا ہے، امیر المومنین نے فرمایا انا لا ندخل الكنائس التي فيها هذه الصور
- ۳۹۶ ایک مصور نے ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی میں تصویریں بنایا کرتا ہوں اس کا فتویٰ دیجئے فرمایا پاس آ (الی ان قال) مصوروں کے جہنمی ہونے کی حدیث ارشاد فرمائی، اس نے نہایت ٹھنڈی سانس لی، حضرت نے فرمایا ويحك ان ايت الا ان تصنع بهذه الشجرة و كل شئ ليس فيه روح
- ۶۱۸ قال كان ودرجلا مسلماً وكان محبياً في قومه فلما مات عسكروا حول قبره في ارض بابل وجزعوا عليه فلما رأى ابليس جزعهم عليه تشبه في صورة انسان ثم قال اري جزعكم على هذا فهل لكم ان اصور لكم مثله فيكون في نادىكم فتذكرونه به قالوا نعم فصور لهم مثله فوضعوه في نادىهم وجعلوا يذكرونه فلما رأى مالهم من ذكره قال هل لكم ان اجعل لكم في منزل كل رجل منكم تمثالا مثله فيكون في بيته فتذكرونه قالوا نعم فصور لكل اهل بيت تمثالا مثله فاقبلوا فجعلوا يذكرونه به قال وادرك ابناءهم فجعلوا يرون ما يصنعون به وتنا سلوا ودرس امر ذكرهم اياه حتى اتخذوه الها يعبدونه من دون الله قال وكان اول ما عبد غير الله في الارض والصنم الذي سموه بود۔
- ۶۱۹ امام اجل ابو جعفر طحاوی حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای قال الصورة الرأس فكل شئ ليس له رأس فليس بصورة
- ۶۲۰ عن ام المومنین انها اتخذت على سهوة لها ستر فيه تماثيل فتهتكه النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قالت فاتخذت منه نمرقتين فكانتا في البيت نجلس عليهما۔

- ۶۲۱ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متواتر حدیثوں میں فرمایا لا تدخل الملائكة بیتا فيه کلب ولا صورة
- ۶۲۲ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اتاني جبرئيل قال آتيتك البارحة فلم يمنعني ان اكون دخلت الا انه كان على الباب تماثيل وكان في البيت قرام ستر فيه تماثيل وكان في البيت كلب فمر برأس التمثال الذي على باب البيت فيقطع فيصير كهية الشجر ومر بالستر فليقطع فليجعل وسادتين منبوذتين توظآن ومربالكلب فليخرج ففعل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
- ۶۲۳ عند الطحاوي قالت اشتريت نمرقة فيها تصاویر فلما دخل على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فراها تغير ثم قال باعائشة ما هذا فقلت نمرقة اشتريتها لك تقعد عليها قال انا لاندخل بيتا فيه تصاویر۔
- باب فضائل الخلفاء الاربعة رضى الله تعالى عنهم**
- ۷۴ سيدنا وابن سيدنا امام محمد بن حنفية صاحب جزاه حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجوہہما سے مروی قلت لابی ای الناس خیر بعد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال ابوبکر قال قلت ثم من قال عمر
- ۷۵ خیر الناس بعد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ابوبکر و خیر الناس بعد ابی بکر عمر
- ۷۶ عن علقمة قال بلغ عليا ان اقواما يفضلونه على ابی بکر و عمر فصعد المنبر فحمد الله و اشنى عليه ثم قال يا ايها الناس انه بلغني ان اقواما يفضلونني على ابی بکر و عمر و لو كنت تقدمت فيه لعاقبت فيه فمن سمعته بعد هذا اليوم يقول هذا فهو مفتر عليه حد المفتری ثم قال ان خير هذه الامة بعد نبیها ابوبکر ثم عمر ثم الله اعلم بالخیر بعد قال و فی المجلس الحسن بن علی فقال و الله لو سمي الثالث لسمى عثمان

- ۴۷ لا اجد احدا افضلني على ابى بكر و عمر الا جلدته حد المفترى ۳۵۹
- ۴۸ عن ابى جحيفة انه كان يرى ان عليا افضل الامة فسمع اقواما يخالفونه فحزن حزنا شديدا فقال له على بعد ان اخذ يده و ادخله بيته ما احزنك يا ابا جحيفة فذكر له الخبر فقال الا اخبرك بخير الامة خيرها ابوبكر ثم عمر قال ابوجحيفة فاعطيت الله عهدا ان لا اكتب هذا الحديث بعد ان شافهني به على ما بقيت
- ۴۹ جاء رجل الى على بن الحسين رضى الله تعالى عنهما فقال ما كان منزلة ابى بكر و عمر من النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقال منزلتهما الساعة وهما ضجيعاه۔
- ۸۰ اجمع بنو فاطمة رضى الله تعالى عنهم على ان يقولوا فى الشيخين احسن ما يكون من القول۔
- ۸۱ عن سالم بن ابى الجعد، قلت لمحمد بن الحنفية هل كان ابوبكر اول القوم اسلاما قال لا قلت فيم علا ابوبكر و سبق حتى لا يذكر احد غير ابى بكر قال لانه كان افضلهم اسلاما حين اسلم حتى لحق بربه
- ۸۲ جندب اسدى نے کہا کہ امام محمد بن عبد اللہ محض بن حسن ثنى بن حسن مجتبى بن على مرتضى كرم الله تعالى وجوہم کے پاس کچھ اہل كوفہ و جزيرہ نے حاضر ہو کر ابو بكر و عمر کے بارے میں سوال كيا امام ممدوح نے ميرى طرف ملتفت ہو كر فرمايا انظر الى اهل بلادك ليسألوننى عن ابى بكر و عمر لهما افضل عندى من على۔

### باب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم

- ۳۲ ستكون لاصحابى زلة يغفر الله لهم لسابقتهم معى ۱۱۱

- ۱۱۲ حضرات اہل بدر کیلئے ارشاد ہوتا ہے، اعملوا ما شئتم قد غفرت  
لکم
- ۱۱۳ حضرت عثمان غنی کیلئے بارہا فرمایا گیا ما علی عثمان ما فعل بعد هذه  
ما علی عثمان ما فعل بعد هذه
- ۴۱۰ حدیث ابو موسیٰ، انه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
قال له لقد اوتيت مزمارا من مزامير داؤد
- ۴۱۱ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال له لو رأيتني و انا  
اسمع لقراءتك البارحة
- ۴۲۳ قال انس، كان براء بن مالك اخوانس شهد المشاهد الا بدرا  
قال صلى الله تعالى عليه وسلم رب اشعث اغبر لا يؤ به له لو  
اقسم على الله لا بره منهم البراء بن مالك قال انس فلما كان  
يوم تستر من بلاد فارس انكشف الناس فقال المسلمون يا براء  
اقسم على ربك فقال اقسم عليك يا رب لما منحتنا اكتانهم و  
الحقني نبيك فحمل و حمل الناس معه فقتل هرمزان من  
عظماء الفرس و اخذ سلبه و انهزم الفرس و قتل البراء
- ۴۲۴ عن انس قال دخلت على البراء بن مالك وهو يتغنى فقلت له  
قد ابدلك الله ما هو خير منه فقال اترهب ان اموت على فراشي  
لا والله ما كان الله ليحرمني من ذلك وقد قتلت مائة متفرد  
اسوى من شاركت فيه۔
- ۴۳۵ اسلم الناس و آمن عمرو بن العاص ۵
- ۴۳۵ عمرو بن العاص من صالح قریش ۶
- ۴۳۵ نعم اهل البيت عبدالله و ابو عبدالله و ام عبدالله ۷

- ۸ ایک بار اہل مدینہ طیبہ کو کچھ ایسا خوف سا پیدا ہوا کہ متفرق ہو گئے ۳۳۵
- سالم مولیٰ ابی حذیفہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں  
تکوار لے کر مسجد شریف میں حاضر رہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور اس میں ارشاد کیا الا یکون فزعکم الی  
اللہ ورسولہ الا فعلتم کما فعل ہذان الرجلان المؤمنان
- ۲۶ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت حاضر ہوئے حضور اقدس ۳۳۹
- صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کرام کو ان کے لئے قیام کا حکم فرمایا۔
- ۲۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر معاویہ کے لئے دعا فرمائی ۳۴۰
- اللہم اجلعه ہادیا مہدیا و اہدی بہ۔
- ۳۰ تھیں لایا صاحبی زلۃ یغفرہا اللہ لہم لسابقہم معی ثم یأتی قوم ۳۴۰
- بعدهم یکبہم اللہ علی مناخرہم فی النار۔
- ۳۲ اذا ذکر اصحابی فاصکوا۔ ۳۴۰
- ۱۱۹ شیخ عبدالقیس سے فرمایا ان فیک لخصلتین یحبہما اللہ ورسولہ ۳۷۳
- الحلم و الاناة
- ۱۲۲ جن خاتون نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا وہ ۳۷۴
- اجلہ صحابیات سے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں فرماتے
- انت امی بعد امی
- ۵۹ صحابہ کرام کی نسبت فرمایا من احبہم فحببی احبہم و من ۳۴۸
- ابغضہم فبغضی ابغضہم
- ۶۵ استقروا القرآن من اربعۃ من عبد اللہ بن مسعود ۴۲۲
- ۶۶ ما حدیثکم ابن مسعود فصدقہ ۴۲۲
- ۶۷ ما حدیثکم حذیفۃ فصدقہ ۴۲۲
- باب مناقب ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ**
- ۶۳ ابوبکر و عمر خیر الاولین و الآخرین و خیر اہل السموات و ۳۳۹
- اہل الارضین الا الانبیاء والمرسلین لا تخبرہما یا علی



## باب مناقب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- ۴۳۵ و اما تغيبه عن بيعة الرضوان فلو كان احدا اعز بطن مكة من عثمان لبعثه فبعث رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عثمان و كانت بيعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان الى مكة فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بيده اليمنى هذه يد عثمان فضرب بها على يده و قال هذه لعثمان

## باب مناقب علي رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- ۴۴۲ حدیث میں ہے لا فتی الا علی لا سيف الا ذوالفقار ۶۸

## باب فضيلة فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا

- ۲۵ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول زہرا سے فرمایا عورت کیلئے سب سے بہتر کیا ہے عرض کی تا محرم شخص اسے نہ دیکھے حضور نے گلے سے لگایا اور فرمایا ذریۃ بعضها من بعض

- ۳۳۴ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال یا فاطمة ان اللہ یغضب و یرضی لرضاک فمن اذا احدا من ولدها فقد تعرض لهذا الخطر العظیم لانه اغضبها و من احبهم فقد تعرض لرضاها ۲

- ۳۳۹ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکریم حضرت بتول زہرا کے لئے قیام فرماتے اور حضرت بتول زہرا تعظیم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے قیام کرتیں۔ ۲۵

- ۴۴۴ انما سمیت فاطمة لان اللہ تعالیٰ حرمها و ذربها علی النار ۴۲

- ۴۴۴ ان اللہ غیر معذبتک و لا احد من ولدک ۴۳

- ۴۴۴ فاطمة بضعة منی ۴۴

- ۴۴۴ کل بنی اب یتمون لی عصبتهم و ایہم الابن فاطمة فانا ابوہم ۴۵

## باب فضل اہل البيت

- ۱۶ من لم یعرف حتی عترتی و الانصار و العرب فهو لاحدی ثلث ۴۰

اما منافق و اما ولد زنیۃ و اما امرأ حملت بہ امہ فی غیر طہر

- ۲۱ من اذی شعرة منی فقد اذانی و من اذانی فقد اذی الله ۱۶
- ۶۷۳ الزموا مؤدتنا اهل البیت فانه من لقی الله و هو يؤدنا دخل الجنة ۲۲۶  
بشفاعتنا و الذی نفسی بیده لا ینفع احدا عمله الا بمعرفة حقنا۔
- باب مناقب حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما
- ۶۶۰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حسین منی و انا من ۲۲۳  
حسین احب اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط
- ۲۸ الحسن و الحسین سیدا شباب اهل الجنة ۳۳۹
- ۳۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام حسن کو گود میں لے کر فرمایا ۳۴۰  
ان ابنی هذا سید لعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتين عظیمتين  
من المسلمین
- ۶۴ امام حسن کی ولادت پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف ۳۳۹  
لے گئے اور ارشاد فرمایا ارونی ابنی ماذا سمیتموہ عرض کی حرب  
فرمایا نہیں بلکہ وہ حسن ہے، پھر سیدنا امام حسین کی ولادت پر تشریف  
لے گئے اور فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا، مولیٰ علی  
نے عرض کی حرب فرمایا نہیں بلکہ وہ حسین ہے، پھر امام محسن کی  
ولادت پر وہی فرمایا مولیٰ علی نے وہی عرض کی فرمایا نہیں بلکہ وہ محسن  
ہے، پھر فرمایا میں نے اپنے بیٹوں کے نام دو دو علیہ الصلاۃ والسلام کے  
بیٹوں پر رکھے شبر شبیر مشبر، حسن حسین محسن ان سے ہم وزن و ہم  
معنی ہیں۔
- باب الاسماء
- ۴۹۳ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح ۱۶۰
- ۴۹۴ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عام و عزیز و عتلہ و شیطان و حکم و ۱۶۱  
غراب و حباب و شہاب نام تبدیل فرمائیے
- ۴۹۵ احرم کا نام بدل کر زرعہ رکھا ۱۶۱

- ۳۹۶ عاصیہ کا نام جمیلہ رکھا ۱۶۱
- ۳۹۷ برہ کا نام زینب رکھا اور فرمایا لا تزکوا انفسکم و اللہ اعلم باہل البر منکم ۱۶۱
- ۳۹۸ انکم تدعون یوم القیمة باسمائکم و اسماء آباء کم فاحسنوا اسماء کم ۱۶۱
- ۳۹۹ تسموا باسماء الانبیاء ۱۶۱
- ۵۰۰ سمو باسمی ولا تکنوا بکنیتی ۱۶۱
- ۵۰۱ من ولد له مولود فسماه محمد احبالی و تبرکاً باسمی کان هو و مولودہ فی الجنة ۱۶۲
- ۵۰۲ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قال اللہ تعالیٰ و عزتی و جلالی لا عذبت احد اتسمى باسمائك فی النار ۱۶۲
- ۵۰۳ روز قیامت دو شخص حضرت عزت کے حضور کھڑے کئے جائیں گے حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ عرض کریں گے کہ الہی ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے ہم نے تو کوئی کام جنت کا نہ کیا رب عزوجل فرمائے گا ادخلا الجنة فانی آلیت علی نفسی ان لا یدخل النار من اسمه احمد و لا محمد ۱۶۲
- ۵۰۴ ما اطعم طعاما علی مائدة و لا جلس علیها و فیہا اسمی الا وقد سوا کل یوم مرتین ۱۶۳
- ۵۰۵ ما من مائدة وضعت فحضر علیها من اسمه احمد او محمد الا اقدس اللہ ذلک المنزل کل یوم مرتین ۱۶۳
- ۵۰۶ ما ضر احد کم لو کان فی بیتہ محمد و محمدان و ثلثة ۱۶۳
- ۵۰۷ ما اجتمع قوم قط فی مشورة و فیہم رجل اسمه محمد لم یدخلوہ فی مشورتہم الا لم یبارک لہم فیہ ۱۶۳
- ۵۰۸ اذا سمیتم الولد محمدا فاکرموہ و اوسعوالہ فی المجلس و لا تقبحوالہ وجہا ۱۶۳
- ۵۰۹ اذا سمیتم محمدا فلا تضربوہ و لا تحرموہ ۱۶۳
- ۵۱۰ من اراد ان یکون حمل زوجته ذکرا فلیقع یدہ علی بطنہا و یقل ان کان ذکرا فقد سمیتہ محمدا فانه یکون ذکرا ۱۶۳

- ۱۱۱ اذا بعثتم الى رجلا فابعثوه حسن الوجه حسن الاسم ۳۷۱
- ۱۱۲ اعتبروا الارض باسمائها ۳۷۲
- ۱۱۳ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يتفاؤل ولا يتطيره ۳۷۲  
وكان يحب الاسم الحسن
- ۱۱۴ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا سمع بالاسم القبيح حوله ما هو احسن منه ۳۷۲
- ۱۱۵ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يغير الاسم القبيح ۳۷۲
- ۱۱۶ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان لا يتطير من شيء فاذا بعث عاملا سأل عن اسمه فاذا اعجبه اسمه فرح به و رأى بشر ذلك في وجهه و ان كره اسمه رأى كراهة ذلك في وجهه و اذا دخل قرية سأل عن اسمها فان اعجبه اسمها فرح به و رأى بشر ذلك في وجهه و ان كره اسمها رأى كراهة ذلك في وجهه
- ۱۱۷ احب اسمائكم الى الله عبد الله و عبد الرحمن ۳۷۳
- ۱۱۸ انما سماها فاطمة لان الله تعالى فطمها و محبها على النار ۳۷۳
- ۱۲۱ اصدقها حارث و همام ۳۷۴

### باب القدر

- ۱۲۶ عن امير المؤمنين على كرم الله تعالى وجهه قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في جنازة فاخذ شيئا فجعل ينكت به الارض فقال ما منكم من احد الا وقد كتب مقعده من النار و مقعده من الجنة قالوا يا رسول الله افلا نتكل على كتابنا و ندع العمل زاد في رواية فمن كان من اهل السعادة فسيصير الى اهل السعادة و من كان من اهل الشقاء فسيصير الى عمل اهل الشقاوة قال اعملوا فكل ميسر لما خلق له اما من كان من اهل السعادة فييسر لعمل اهل السعادة و اما من كان من اهل الشقاء فييسر لعمل اهل الشقاوة ثم قراء فاما من اعطى و صدق بالحسنى الآية۔

- ۱۴۴ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام جا رہے تھے کہ خبر ملی کہ شام میں وبا ۳۸۴  
 ہے امیر المومنین نے مہاجرین و انصار و غیر ہم کو بلا کر مشورہ لیا اکثر کی  
 رائے رجوع پر قرار پائی امیر المومنین نے بازگشت کی منادی فرمائی حضرت  
 ابو عبیدہ نے کہا افراراً من قدر اللہ فرمایا لو غیرك قالہا یا ابا عبیدہ نعم  
 نفر من قدر اللہ الی قدر اللہ ارایت لو کان لك ابل هبطت وادیاً  
 عدوان احدهما خصبة والاخرى حلبة الیس ان رحمت الخصبة  
 رعیئہا بقدر اللہ و ان رعیئہ الحلبة رعیئہا بقدر اللہ .
- ۱۴۹ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما بعث اللہ تعالیٰ موسیٰ  
 علیہ الصلاۃ و السلام الی فرعون نودی لن یفعل فلم افعل قال  
 فناداه اثنا عشر ملکاً من علماء الملئکة۔ امض لما امرت به فانما  
 جہدنا ان نعلم فلم نعلمہ۔
- ۱۵۰ امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی نے خطبہ ۳۸۹  
 الناس یوما (فذكر خطبته ثم قال) فقام الیہ رجل ممن کان  
 شہد معہ الجمل فقال یا امیر المومنین اخبرنا عن القدر فقال  
 بحر عمیق فلا تلجہ قال یا امیر المومنین اخبرنا عن القدر قال  
 سر اللہ فلا تتکلفہ قال یا امیر المومنین اخبرنا عن القدر قال  
 اما اذا ابیت فانه امر بین امرین لا جبر و لا تفویض ، قال یا  
 امیر المومنین ان فلانا یقول بالاستطاعة وهو حاضرک فقال  
 علیؑ بہ فاقاموہ فلما رآہ سل سیفہ قدر اربع اصابع فقال  
 الاستطاعة تملکها مع اللہ او من دون اللہ و ایاک ان تقول  
 احدهما فترتد فاضرب عنقک قال فما اقول یا امیر المومنین  
 قال قل املکها باللہ الذی ان شأ ملکیہا۔
- ۱۵۱ قبل لعلی بن ابی طالب ان ہنا رجلاً یتکلم فی المشیئة فقال یا ۳۹۰  
 عبد اللہ خلقتک اللہ لما شأ قال فیمرضک اذا شأ او اذا شئت قال  
 بل اذا شأ قال فیمیتک اذا شأ او اذا شئت قال اذا شأ قال  
 فیدخلک حیث شأ او حیث شئت قال حیث شأ قال واللہ لو  
 قلت غیر هذا لضربت الذی فیہ عیناک بالسیف ثم تلا علی و  
 ما تشاؤون الا ان یشاء اللہ هو اهل التقوی و اهل المغفرة۔

ابن عساکر نے حارث ہمدانی سے روایت کی ایک شخص آکر  
 امیر المومنین مولیٰ علی سے عرض کی یا امیر المومنین مجھے مسئلہ تقدیر سے  
 خبر دیجئے فرمایا تاریک راستہ ہے اس میں نہ چل عرض کی یا امیر المومنین  
 خبر دیجئے فرمایا اگر اسمندر ہے اس میں قدم نہ رکھ عرض کی یا امیر المومنین  
 مجھے خبر دیجئے فرمایا اللہ کا راز ہے تجھ پر پوشیدہ ہے اسے نہ کھول عرض کی یا  
 امیر المومنین مجھے خبر دیجئے فرمایا ان اللہ خالقک کما شأ او کما  
 شئت۔ اللہ نے تجھے جیسا اس نے چاہا بنایا جیسا تو نے چاہا عرض کی جیسا  
 اس نے چاہا فرمایا فیسعملک کما شأ او کما شئت۔ تو تجھ سے کام  
 دیا لے گا جیسا کہ وہ چاہے یا جیسا تو چاہے کہا جس طرح وہ چاہے فرمایا  
 فیعمک یوم القیمة کما شاء او کما شئت تجھے قیامت کے دن جس  
 طرح وہ چاہے اٹھائے گا جس طرح تو چاہے کہا جس طرح وہ چاہے فرمایا  
 ایہا السائل تقول لاحول و لا قوۃ الا بئمن۔ اے سائل تو کہتا ہے کہ  
 نہ طاقت ہے نہ قوت ہے مگر کس کی ذات سے؟ کہا اللہ علی عظیم کی ذات  
 سے فرمایا تو اس کی تفسیر جانتا ہے، عرض کہ امیر المومنین کو جو علم اللہ نے  
 دیا ہے اس سے مجھے تعلیم فرمائیں۔ فرمایا ان تفسیرھا لا یقدر علی  
 طاعة اللہ و لا یكون قوۃ فی معصیۃ اللہ فی الامرین جمیعاً الا  
 باللہ۔ اس کی تفسیر یہ ہے کہ طاعت کی طاقت نہ معصیت کی قوت دونوں  
 اللہ ہی کے دیئے سے ہیں۔ پھر فرمایا ایہا السائل الک مع اللہ مشیۃ او  
 دون اللہ مشیۃ فان قلت ان لك دون اللہ مشیۃ فقد اکفیت بها  
 عن مشیۃ اللہ و ان زعمت ان لك فوق اللہ مشیۃ فقد ادعیت  
 مع اللہ شرکاً فی مشیتہ۔

پھر فرمایا ایہا السائل اللہ یشج و یداوی فمنہ ابداء و منه  
 الدواء اعقلت عن اللہ امرہ۔

اے سائل بیشک اللہ زخم پہنچاتا ہے اور اللہ ہی دوا دیتا ہے تو اسی سے مرض  
 ہے اور اسی سے دوا کیوں تو نے اب تو اللہ کا حکم سمجھ لیا: اس نے عرض کی  
 ہاں حاضرین سے فرمایا الآن اسلم اخوکم فقوموا فصافحوہ۔ اب  
 تمہارا یہ بھائی مسلمان ہوا کھڑے ہو اس سے مصافحہ کرو۔

پھر فرمایا لو ان رجلا عندي من القدريّة لاخذت برقبته ثم  
ازال اجونها حتى اقطعها فانهم يهود هذه الامة و نصاراها و  
مجوسها۔

### باب الاستمداد

۴۲۵ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو دعا تعلیم فرمائی  
کہ بعد نمازیوں کے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَ اَتُوْجِہُ اِلَیْکَ بِنَبِیْکَ مُحَمَّدٍ  
نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتُوْجِہُ بِکَ اِلَی رَبِّیْ فِی حَاجَتِیْ هَذِهِ  
لِتَقْضِیَ لِی اللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِی

۴۲۷ ان رجلا كان یختلف الی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فی حاجة له و كان عثمان لا یلتفت الیه ولا ینظر فی حاجته  
فلقی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فشکی ذلک الیه  
فقال له عثمان بن حنیف ایت المیضاة فتوضا ثم ات المسجد  
فصل فیہ رکعتین اروح معک فانطلق الرجل فصنع ما قال له ثم  
اتی باب عثمان فجاءه البواب حتی اخذ بیده فادخله علی  
عثمان بن عفان فاجلسه معه علی الطنفسة قال حاجتک فذكر  
حاجته فقضاها ثم قال ما ذكرت حاجتک حتی کانت هذه  
الساعة و قال ما کان لك من حاجة فاتنا ثم کالرجل خرج من  
عنده فلقی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال له جزاک  
اللہ خیرا ما کان ینظر فی حاجتی و لا یلتفت الیّ حتی کلمته  
فی فقال عثمان بن حنیف و اللہ ما کلمته و لكن شهدت  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اتاه رجل ضریر فشکا  
الیہ ذهاب بصره فقال له النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آیت  
المیضاة فتوضا ثم صل رکعتین ثم ادع بهذه الدعوات فقال  
عثمان بن حنیف فواللہ ما تفرقنا و طال بنا الحدیث حتی دخل  
عالمنا الرجل کانه لم یکن به ضرر قط

- ۲۸ ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خدرت رجله فقيل له اذكر ۴۲۷
- احب الناس اليك فصاح يا محمداه فانتشرت
- باب قتل الحية**
- ۲۰۹ قال عبد الله بينا نحن مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ۲۸
- في غار اذ نزلت عليه و المرسلت فتلقيناها من فيه و ان فاه
- لرطب بها اذ خرجت حية فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه
- وسلم اقتلوها قال فابتدرناها فسبقتنا قال فقال وقيت شرکم
- كما وقيتم شره۔
- ۲۱۰ يسأل رجل ابن عمر ما يقتل من الدواب وهو محرم قال ۲۹
- حدثني احدى نسوة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه كان
- يأمر بقتل الكلب العقور و الفارة و العقرب و الحديا و الغراب
- و الحية قال وهي في الصلاة ايضاً
- ۲۱۱ خمس يقتلن محرم الحية و الفارة و الحداء و الغراب الابقع ۲۹
- و الكلب العقور۔
- ۲۱۲ خمس قتلن حلال في الحرم الحية و العقرب و الحداء و ۲۹
- الفارة و الكلب العقور۔
- ۲۱۳ امر محرماً بقتل حية بمعنى ۲۹
- ۲۱۴ اقتلوا الحيات كلها الا الجان الابيض الذي كانه قضيب فضة ۷۰
- ۲۱۵ اقتلوا ذوا الطفيتين والا بترو اياكم و الحية البيضاء فانها من الجن ۷۰
- ۲۱۶ ان بالمدينة نفرا من الجن قد اسلموا فمن رأى شيئاً من هذه ۷۰
- العوامر فليؤذنه ثلاثاً فان بداء له بعد فيقتله فانه شيطان
- ۲۱۷ ان لهذه البيوت عوامر فاذا رأيتم شيئاً منها فاخرجوا عليها ثلاثاً ۷۰
- فان ذهب والا فاقتلوه فانه كافر
- ۲۱۸ ان بالمدينة جناً اسلموا فاذا رأيتم شيئاً فاذنوه ثلاثة ايام فان بداء ۷۱
- لكم بعد ذلك فاقتلوه انما هو شيطان



- ۲۱۹ کان ابن عمر یقتل الحیات کلھن حتی حدثنا ابولبابہ بن ۷۱  
عبدالمنذر البدری ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نہی عن قتل جنان البيوت فامسك
- ۲۲۰ فی روایۃ، نہی عن قتل الجنان التي فی البيوت ۷۱
- ۲۲۱ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه يقول انشدك بالعهد ۷۱  
الذي اخذ عليكم سليمان بن داود ان لا تؤذونا ولا تظهرن لنا
- ۲۲۲ اذا ظهرت الحية في المسكن فقولوا لها انا نسئلك بعهد ۷۱  
سليمن بن داود ان لا تؤذينا فان عادت فاقتلوهـ
- ۲۲۳ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم سئل عن حيات ۷۲  
البيوت فقال اذا رأيتم مثلهن شيئاً في مسكنكم فقولوا انشدكن  
العهد الذي اخذ عليكم نوح انشدكن العهد الذي اخذ عليكم  
سليمن ان لا تؤذونا فان عدن فاقتلوهن

### باب في المثلة

- ۲۹۹ لعن الله من مثل بالحيوان فعليه لعنة الله و الملكة و الناس اجمعين ۹۳
- ۳۰۰ اغزوا بسم الله في سبيل الله قاتلوا من كفر بالله اغزوا ولا ۹۴  
تفعلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا وليدا
- ۳۰۱ سيروا بسم الله و في سبيل الله قاتلوا من كفر بالله ولا تمثلوا ۹۴  
ولا تغدروا ولا تقتلوا وليدا
- ۳۰۲ خذ فاغر في سبيل الله فقاتلوا من كفر بالله لا تفعلوا ولا تمثلوا ۹۴  
ولا تقتلوا وليدا فهذا عهد الله و سيرة نبيهـ
- ۳۰۳ لا تمثلوا بآدمي ولا بهيمة ۹۴
- ۳۰۴ نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن النهبة و المثلة ۹۴
- ۳۰۵ ينهى ان يمثل بالبهايم ۹۵
- ۳۰۶ نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن المثلة ۹۵
- ۳۰۷ نهى عن المثلة ولو كلب العقور ۹۵
- ۳۰۸ لا تمثلوا بشئ من خلق الله عز وجل فيه روح ۹۵

- ۳۰۹ کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحث علی الصدقة و  
ینہی عن المثلة ۹۵
- ۳۱۰ قلما خطب خطبة الا امرنا فیہا بالصدقة و نہانا عن المثلة ۹۶
- ۳۱۱ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان بعد ذلك یحث علی  
الصدقة و ینہی عن المثلة ۹۶
- ۳۱۲ لا تمثلوا بعباد اللہ ۹۶
- ۳۱۳ لا امثل به فیمثل اللہ بی يوم القيمة ۹۶
- ۳۱۴ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو سپہ سالاری پر  
بھیجے وقت وصیت میں فرمایا لا تغدر و لا تمثل و لا تجین و لا تغلل ۹۶
- ۳۱۵ ایاک و المثلة فی الناس فانہا ماثم و منفرة الا فی قصاص ۹۶
- باب فی المجذوم**
- ۱ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کو اپنے ساتھ کھلایا اور فرمایا  
کل معی بسم اللہ ثقة باللہ و توکلا علی اللہ ۶
- ۲ فر من المجذوم کما تفر من الاسد ۶
- ۳ اتقوا صاحب الجذام کما یتقی السبع اذا صبط و ادیا فاهبطوا غیرہ ۶
- ۴ کلم المجذوم و بینک و بینہ قید رمح او رمحین ۶
- ۵۲۷ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتقوا المجذوم کما  
یتقی الاسد۔ ۱۷۱
- ۵۲۸ فر من المجذوم فرارک من الاسد۔ ۱۷۱
- ۵۲۹ فر من المجذوم کما تفر من الاسد۔ ۱۷۱
- ۵۳۰ اتقوا صاحب الجذام کما یتقی السبع اذا صبط و ادیا فاهبطوا غیرہ ۱۷۱
- ۵۳۱ لاتدیموا النظر الی المجذومین۔ ۱۷۱
- ۵۳۲ لاتحدوا النظر الی المجذومین۔ ۱۷۱
- ۵۳۳ لاتدیموا النظر الی المجذومین اذا کلمتموہم فلیکن بینکم و  
بینہم قدر رمح۔ ۱۷۲

- ۵۳۴ کلم المجذوم و بینک و بینہ قید رمح اور رمحین۔ ۱۷۲
- ۵۳۵ جب وفد ثقیف حاضر بارگاہ اقدس ہوئے اور دست انور پر بیعتیں کیں ۱۷۲
- ان میں ایک صاحب کو یہ (جذام کا) عارضہ تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرما بھیجا ارجع فقد بايعناك۔ واپس جاؤ تمہاری بیعت ہو گئی، یعنی زبانی کافی ہے مصافحہ نہ ہونا مانع بیعت نہیں۔
- ۵۳۶ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کو آتے دیکھا ۱۷۳
- انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا یا انس ان البساط لا يبطأ عليه بقدمه۔
- ۵۳۷ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے درمیان ۱۷۳
- واوئی عسقلان پر گزرے وہاں کچھ لوگ مجذوم پائے مرکب کو تیز چلا کر وہاں سے تشریف لے گئے اور فرمایا ان کان شیء من الداء يعدی فهو هذا۔
- ۵۳۸ ایک جذامی عورت کعبہ معظمہ کا طواف کر رہی تھی امیر المومنین ۱۷۳
- فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا امة الله لا تؤذى الناس لو جلست فى بيتك۔
- ۵۳۹ ان عمر بن الخطاب قال للمعيقب رضى الله تعالى عنهما ۱۷۴
- اجلس منى قيد رمح و كان به ذلك الداء و كان بدریا۔
- ۵۴۰ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کو کچھ لوگوں ۱۷۴
- کی دعوت کی ان میں معیقب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے وہ سب کے ساتھ کھانے میں شریک کئے گئے اور امیر المومنین نے ان سے فرمایا
- خذ مما يليك و من شقك فلو كان غيرك ما اكلنى فى صحفة و لكان بينى و بينه قيد رمح۔
- ۵۴۱ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دسترخوان پر شام کو ۱۷۴
- کھانا رکھا گیا لوگ حاضر تھے امیر المومنین برآمد ہوئے کہ ان کے ساتھ کھانا تناول فرمائیں معیقب بن ابی فاطمہ دوسری صحابی مہاجر حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ادن فاجلس و ايم الله لو كان غيرك به الذى بك ما جلس منى ادنى من قيد رمح۔

۵۴۲ محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعض ساکنان موضع ۱۷۴  
جرش نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے  
حدیث بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
جذامی سے بچو جیسا درندے سے بچتے ہیں وہ ایک ٹالے میں اترے تو  
تم دوسرے میں اترو میں نے کہا واللہ اگر عبد اللہ بن جعفر نے یہ  
حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا جب میں مدینہ طیبہ آیا ان سے ملا اور اس  
حدیث کا حال پوچھا کہ اہل جرش آپ سے یوں ناقابل تھے فرمایا کذ  
بو اللہ ما حدثتہم هذا و لقد رايت عمر بن الخطاب یوتی  
بالاناء فیہ الماء فیعطیہ معقیب فیشرّب منه ثم ینا ولہ عمر من  
یدہ فیضع فمہ موضع فمہ حتی یشرب منه فعرفت انما یصنع  
عمر ذلک فراراً من ان یدخلہ شیء من العدوی

۵۴۳ ابن سعد کی روایت میں ایک مفید بات زائد ہے کہ عبد اللہ بن جعفر ۱۷۵  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا امیر المومنین فاروق اعظم جسے طبیب  
سنتے معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے اس سے علاج چاہتے دو حکیم  
یمن سے آئے ان سے بھی فرمایا وہ بولے جاتا رہے یہ تو ہم سے ہونہیں  
ہو سکتا ہاں ایسی دوا کر دیں گے کہ بیماری ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے۔  
امیر المومنین نے فرمایا عافیۃ عظیمة ان یقف فلا یزید بڑی  
تندرستی ہے کہ مرض ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے انہوں نے رو بڑی  
زنجیلیں بھروا کر اندرائن کے تازہ پھل منگوائے جو خربوزے کی شکل  
اور نہایت تلخ ہوتے ہیں پھر ہر پھل کے دو دو ٹکڑے کئے اور معقیب  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لٹا کر دونوں طبیبوں نے ایک ایک ٹکڑے پر ایک  
ایک ٹکڑا ملنا شروع کیا جب وہ ختم ہو گیا دوسرا ٹکڑا لیا یہاں تک کہ  
معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ لور ناک سے سبز رنگ کی کڑوی  
رطوبت نکلنے لگی اس وقت چھوڑ کر دونوں حکیموں نے کہا اب یہ بیماری  
کبھی ترقی نہ کرے گی عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

فواللہ ما زال معقیب متعاسکالا یزید و جمعہ حتی مات

- ۵۴۴ امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں قوم ثقیف کے  
سفیر کی حاضری ہوئی کھانا حاضر لایا گیا وہ لوگ نزدیک آئے مگر ایک  
صاحب کہ اس مرض میں مبتلا تھے الگ ہو گئے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ نے فرمایا قریب آؤ قریب آئے فرمایا کھانا کھاؤ کھانا کھایا حضرت قاسم  
بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں و جعل ابوبکر  
بضع یدہ موضع یدہ فیاکل مما یاکل منه المجذوم۔
- ۵۴۵ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخذ ید رجل مجذوم  
فادخلها معه فی القصعة ثم قال ثقة باللہ و توکلا علی اللہ
- ۵۴۶ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل مع صاحب  
البلاء تواضعا للربک و ایمانا۔
- ۵۴۷ ایک بی بی نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کیا  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجذوموں کے حق میں فرماتے  
فروا منهم کفرارکم من الاسد۔
- ۵۴۸ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لاعدوی
- ۵۴۹ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ بیماری اڑ کر  
نہیں لگتی ایک باد یہ نشین نے عرض کی یا رسول اللہ پھر اونٹوں کا یہ کیا  
حال ہے کہ وہ ریتی میں ہوتے ہیں جیسے ہرن یعنی صاف و شفاف بدن  
ایک اونٹ خارش والا آکر ان میں داخل ہوتا ہے جس کے خارش  
ہو جاتی ہے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فمن اعدی  
الاول اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگی
- ۵۵۰ حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ارشاد فرمایا ذلکم القدر  
فمن اجر ب الاول
- ۵۵۱ حدیث اخیر میں اس توضیح کے ساتھ ہے کہ فرمایا الم ترو الی البعیر  
یکون فی الصحراء فیصبح و فی کر کرتہ او فی مراق بطنہ نکتہ  
من حرب لم تکن قبل ذلک فمن اعدی الاول

- ۵۵۲ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا یوردن ممرض علی مصح ۱۸۰
- ۵۵۳ بیہقی نے سنن میں یوں مطوئاً تخریج کی کہ ارشاد فرمایا لا عدوی و ۱۸۰  
لا یحل الممرض علی المصح و لیحل حیث شاء قبل و لم ذاک  
قال لانه اذی
- ۵۵۴ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا عدوی و فر من ۱۸۰  
المجذوم کما تفر من الاسد۔

### باب فی الطاعون

- ۵۷۰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الفار من الطاعون کالفار ۱۸۹  
من الزحف
- ۵۷۲ جب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راہ شام میں خبر ۱۸۹  
ملی کہ وہاں طاعون ہے صحابہ کرام میں پہلے مہاجرین کرام پھر انصار  
عظام پھر مشرک قریش مہاجرین فتح مکہ کو بلا کر مشورے لئے، سب  
نے اپنی اپنی رائے ظاہر کی مگر کسی کو اس بارے میں ارشاد اقدس سید  
عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معلوم نہ تھا نہ خود امیر المومنین کے علم  
میں تھا یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کہ اس وقت اپنے کسی کام کو تشریف لے گئے تھے انہوں نے آکر  
ارشاد والا (یعنی جب تم کسی سر زمین میں موجود ہو اور وہاں طاعون ہونا  
سنو تو وہاں سے نہ بھاگو) بیان کیا اور اسی پر عمل کیا گیا۔
- ۵۷۳ صحیحین کی حدیث ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ احد ۱۹۰  
العمرۃ البعرة کو یہ ارشاد اقدس کہ جب دوسری جگہ طاعون ہونا سنو  
وہاں نہ جاؤ اور جب تمہارے یہاں پیدا ہو تو وہاں سے نہ بھاگو، معلوم  
نہ تھا یہاں تک کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب ابن محبوب اور سعد  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کے بچے ہیں انہیں یہ حدیث سنائی۔  
بلکہ صحیحین سے یہ بھی ثابت ہے کہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان  
سے سوال کر کے اس کا علم حاصل فرمایا۔

- ۵۷۴ الفار من الطاعون كالفار من الزحف و الصابر فيه كالصابر في الزحف۔ ۱۹۰
- ۵۷۵ الفار من الطاعون كالفار من الزحف و من صبر فيه كان له اجر شهيد۔ ۱۹۰
- ۵۷۶ الفرار من الطاعون كالفرار من الزحف۔ ۱۹۰
- ۵۷۷ الطاعون غدة كغدة البعير المقيم بها كالشهيد و الفار منها كالفار من الزحف۔ ۱۹۰
- ۵۷۸ عن عامر بن سعد بن ابي وقاص عن ابيه انه سمع يسأل اسامة بن زيد ماذا سمعت من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الطاعون رجز ارسل على بنى اسرائيل او على من كان قبلكم فاذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه و اذا وقع بارض و انتم بها فلا تخرجوا فرارا منه۔ ۱۹۱
- ۵۷۹ بعض صحابہ کو طاعون کے بارے میں پہلے کوئی ارشاد اقدس معلوم نہ تھا، جیسے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ طاعون سے بہت خوف کرتے لوگوں کو متفرق ہو جانے کی رائے دی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اعلم الناس بالحلل و الحرام و امام العلماء الی یوم القیام۔ ہیں ان کا رد شدید کیا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی اور شرح حلیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تب وحی نے نہایت شدت سے رد کیا اور فرار عن الطاعون سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منع فرمانا روایت کیا عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً رجوع فرمائی اور ان کی تصدیق کی انخرج ابن خزيمة في صحيحه عن عبدالرحمن بن غنم قال وقع الطاعون بالشام فقال عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنه ان هذا الطاعون رجس ففروا منه في الاودية و الشعاب فبلغ ذلك شرحبيل بن حسنة رضي الله تعالى عنه غضب و قال كذب عمرو بن العاص فقد صحبت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و عمرو اضل من جمل اهله ان هذا الطاعون دعوة نبيكم و رحمة ربكم و وفاة الصالحين قبلكم۔ ۱۹۱

- ۵۸۰ کان عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حین احس بالطاعون فرق فرقا شديدا فقال يا ايها الناس تبددوا في هذه الشعاب و تفرقوا فانه قد نزل بكم امر من الله تعالى لا اراه الا رحز و الطوفان قال شرحبيل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قد صاحبنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و انت اضل من حمار اهنت قال عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدقت قال معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لعمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ كذبت ليس بالطوفان ولا بالرجز ولكنها رحمة ربكم ودعوة نبيكم وقبض الصالحين قبلكم۔
- ۵۸۱ وخزة نصيب امتي من اعدائهم من الجن كغدة الابل من اقام عليها كان مرا بطا و من اصيب به كان شهيدا و الفار منه كالفار من الزحف۔
- ۵۸۲ الطاعون شهادة لامتي ووخز اعدائكم من الجن غدة كغدة البعير تخرج في الابطاط و المراق من مات فيه مات شهيدا و من اقام فيه كان كالمرباط في سبيل الله و من فر منه كان كالفار من الزحف۔
- ۵۸۳ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها انها قالت سألت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن الطاعون فاخبرني رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انه كان عذابا يبعثه الله تعالى على من يشأ فجعله رحمة للمؤمنين فليس من رجل يقع الطاعون فيمكث في بيته صابرا محتسبا يعلم انه لا يضييه الا ما كتب الله له الا كان له مثل اجر الشهيد۔
- ۵۸۴ اتاني جبرئيل بالحمى و الطاعون فامسكت الحمى بالمدينة و ارسلت الطاعون الى الشام فالطاعون شهادة لامتي و رحمة لهم و رحى على الكافرين۔



- ۵۸۵ عن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان الطاعون وقع بالشام فقال عمر و تفرقوا عنہ فانه رجز فبلغ ذلك شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال قد صحبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فسمعتہ يقول انها رحمة ربکم و دعوة نبیکم و موت الصالحین قبلکم فاجتمعوا له و لا تفرقوا علیہ فقال عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدق۔
- ۵۸۶ عن شهر بن حوشب قال فیہا فقام شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال واللہ لقد اسلمت و ان امیرکم هذا اضل من جمل اہلہ فانظروا ما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا وقع بارض و انتم بہا فلا تہربوا فان الموت فی اعناقکم و اذا کان بارض فلا تدخلوها فانه یحرق القلوب۔
- ۵۸۷ قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہم ان الناس زعموا انی فررت من الطاعون و انا ابرؤ الیک من ذلك۔
- ۵۸۸ کان ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا بعث الی الشام بايعہم علی الطعن و الطاعون۔
- ۵۸۹ اذا سمعتم بالطاعون بارض فلا تدخلوها و اذا وقع بارض و انتم بہا فلا تخرجوا منها
- ۵۹۰ فاذا سمعتم بہ فی ارض فلا تدخلوها۔
- ۵۹۱ اذ وقع الطاعون فی ارض و انتم بہا فلا تخرجوا منها و ان کنتم بغيرها فلا تقدموا علیہا۔
- ۷۵۳ الطاعون شهادة لكل مسلم
- ۷۵۵ من مات فی الطاعون فهو شهید
- ۷۵۶ الطاعون شهادة لامتی
- ۷۵۷ الطاعون شهادة
- ۷۵۸ المطعون شهید
- ۷۵۹ الطاعون شهادة لامتی و رحمة لہم و رجس علی الکافرين

- ۷۶۰ الطاعون كان عذابا يبعثه الله تعالى على من شاء و ان الله تعالى جعله رحمة للمؤمنين
- ۷۶۱ اللهم اجعل فناء امتي قتلا في سبيلك بالطعن
- ۷۶۲ اللهم اجعل فناء امتي بالطعن و الطاعون
- ۷۶۳ لا تفنى امتي الا بالطعن و الطاعون غدة كغدة الابل المقيم فيها كالشہید و الفار منها كالفار من الزحف
- ۷۶۴ الطاعون و حز اعدائكم من الجن و هو لكم شهادة
- ۷۶۵ فناء امتي بالطعن و الطاعون و حز اعدائكم من الجن و في كل شهادة
- ۷۶۶ الطاعون رحمة ربكم و دعوة نبيكم و موت الصالحين قبلكم و هو شهادة
- ۷۶۷ فيشهد الله به انفسكم و ذرائعكم و يزكي به اعمالكم
- ۷۶۸ الشهداء خمسة المطعون و المبطون و الغريق و صاحب الهدم و الشهيد في مسيل الله
- ۷۶۹ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (نماز میں) دعا کی اللہم طعننا و طاعونا
- ۷۷۰ قیامت میں شہید اور طاعون زدہ حاضر آئیں گے طاعون والے کہیں گے ہم شہید ہیں حکم ہوگا انظروا فان كانت حراحتهم كجراح الشهداء تسيد دما كريح المسك فهو شهداء فيجدونهم كذلك
- ۷۷۱ روز قیامت شہد اور وہ جو پچھونے پر مرے طاعون والوں کے بارے میں جھگڑیں گے شہداء کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں ہماری طرح مقتول ہوئے۔ پچھونے والے کہیں گے ہمارے بھائی ہیں ہمارے رب عزوجل فیصلہ کے لئے فرمائے گا انظروا الی جراحهم فان شبه جراحهم المقتولين فانهم منهم و معهم ، و یکھیں گے تو ان کے زخم انہیں کے سے ہوں گے فیلحقون بهم

## باب التداوی

- ۱۲۹ تداووا عباد الله فان الله يضع داء الا وضع له دواء غير داء واحد اللهم ۳۸۰
- ۱۳۳ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی دوا تقدیر سے ۳۸۲
- کیا نافع ہوگی فرمایا الدواء من القدر ينفع من يشأ بما شأ

## باب الدعاء

- ۳۳۰ تفتح ابواب السماء نصف الليل فينادي مناد هل من داع ۱۳۹
- فيستجاب له هل من سائل فيعطى هل من مكروب فيفرج عنه
- فلا يبقى مسلم يدعو الله بدعوة الا استجاب الله عز وجل له
- الا زانية تسعى بفرجها او عشارا
- ۳۳۸ من قال عند مريض لم يحضر اجله اسأل الله العظيم رب ۱۴۱
- العرش العظيم يشفيك سبع مرات
- ۳۵۸ تین مسافرات کو ایک غار میں ٹھہرے پہاڑ سے ایک چٹان گر کر غار ۱۴۷
- کے منہ پر ڈھک گئی آپس میں بولے خدا کی قسم یہاں سے نجات نہ
- پاؤ گے الا ان تدعوا الله بصالح اعمالكم، ان میں ایک دعا یہ تھی
- کہ میرے چچا کی بیٹی مجھے سب سے زیادہ پیاری تھی میں نے ان سے
- بدکاری چاہی وہ باز رہی یہاں تک کہ ایک سال قحط میں مبتلا ہو کر
- میرے پاس آئی فاعطيتها عشرين و مائة دينار على ان تخلي
- بینی و بین نفسها ففعلت، دریں اثنا وہ روئی اور کہا میں نے یہ کام
- کبھی نہ کیا احتیاج نے مجھے مجبور کر دیا اللہ سے ڈر میں اس فعل سے باز
- رہا اور اثر فیاں بھی اسی کو چھوڑ دیں اللهم ان كنت فعلت ذلك
- ابتغاء وجهك فاخرج عنا ما نحن فيه۔ اس پر چٹان سر کی۔

- ۶۱۱ ادعو الله و انتم موقنون بالاجابة ۲۰۴
- ۶۱۲ يستجاب لاحدكم ما لم يعجل يقول دعوت فلم يستجب لي ۲۰۴
- ۱۲۵ من لم يدع الله غضب عليه ۳۷۹
- ۱۲۷ لا يرد القضاء الا الدعاء ۳۸۰
- ۱۲۸ لا يغني حذر من قدر و الدعاء ينفع مما نزل و مما لم ينزل ان ۳۸۰
- البلاء ينزل فيتلقيه الدعاء فيعتلجان الى يوم القيمة

- ۱۵۷ ينزل ربنا كل ليلة الى السماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل الآخر ۳۹۶  
 فيقول من يدعوني فاستجب له
- ۱۶۸ يا ايها الناس اربعوا على انفسكم فانكم لا تدعون اصم ولا ۳۹۹  
 غائبا انكم تدعون سميعا قريبا وهو معكم
- ۱۶۹ ان الذين تدعون اقرب الى احدكم من عنق راحلته ۴۰۰
- ۱۷۰ اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثرو الدعاء ۴۰۰

### باب صفة الجنة والنار

- ۲۳۸ لما خلق الله تعالى الجنة قال لجبريل اذهب فانظر اليها فذهب ۲۱۷  
 فنظر اليها و الى ما اعد الله لاهلها فيها ثم جاء فقال اي رب و  
 عزتك لا يسمع بها احد الا دخلها ثم حفها بالمكاريه ثم قال يا  
 جبريل اذهب فانظر اليها قال فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال اي  
 رب و عزتك لقد خشيت ان لا يدخلها احد قال فلما خلق الله  
 النار قال يا جبريل اذهب فانظر اليها قال فذهب فنظر اليها ثم جاء  
 فقال اي رب و عزتك لا يسمع بها احد فيدخلها فحفها  
 بالشهوات ثم قال يا جبريل اذهب فانظر قال فذهب فنظر اليها  
 فقال اي رب و عزتك لقد خشيت ان لا يبقى احد الا يدخلها۔
- ۲۳۹ حفت الجنة بالمكاريه و حفت النار بالشهوات ۲۱۸
- ۳۹ تحاجت الجنة و النار فقالت النار اوثرت بالمتكبرين و قالت ۳۴۲  
 الجنة فمالى لا يدخلنى الاضعفا الناس
- ۱۶۰ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم جنتان من فضة آنيتهما و ۳۹۷  
 جنتان من ذهب آنيتهما و ما فيهما و ما بين القوم و بين ان ينظروا  
 الى ربهم عز وجل الا رداء الكبرياء على وجهه في جنة عدن

### باب الرؤيا

- ۱۲۴ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لام المؤمنين رضى الله تعالى ۳۷۵  
 عنها رأيته في المنام ثلث ليال يحى بك الملك في سرقة من  
 حرير فقال لى هذه امراء تك فكشف عن وجهك الثوب فاذا  
 انت هي فقلت ان يكن هذا من عند الله يمضه

## باب فی ابی طالب

۳۶۶	۹۱	وجدته فی غمرات من النار فانخرجته الى ضحضاح
۳۶۶	۹۲	ولو لا انا لکان فی الدرك الاسفل من النار
۳۶۶	۹۳	اهون اهل النار عذابا ابوطالب

## باب الشقی

۳۲۰	۸۸	الفتنة نائمة لعن الله من ايقظها
۳۲	۸۹	من لعب بالنردشير فكانما صبغ يده فی لحم الخنزير و دمه
۳۲	۹۰	من لعب بالنرد فقد عصی الله و رسوله
۵۳	۱۵۰	قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الديك يؤذن بالصلاة من اتخذ ديكاً ابیض جفظ من ثلثة من شر كل شیطان و ساحر و كاهن
۵۴	۱۵۳	من اطلع فی بیت قوم بغير اذنهم فقد حل لهم ان يفقوا عينه
۵۶	۱۵۹	من نظر فی كتاب اخیه بغير اذنه فانما ينظر فی النار
۵۶	۱۶۰	ایما رجل كشف ستره فادخل بصره قبل ان يؤذن فقد اتى حدا لا یحل ان یاتیه ولو ان رجلاً فقاً عینه لهدرت
۵۶	۱۶۱	ناکح الیه ملعون
۵۶	۱۶۲	ایک صاحب مشرف باسلام ہوئے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الق عنك شعر الکفرو اختن
۶۱	۱۸۰	امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جانور ان صدقہ کی رانوں پر حمیس فی سبیل اللہ، داغ فرمایا تھا۔
۶۲	۱۸۲	لعن الله الناظر و المنظور الیه
۷۶	۲۴۳	كل شیء بلهو به الرجل یاكل الارمية بقوسه و تادیبه فرسه و ملاعبته امراته فانهن من الحق
۸۶	۲۶۹	لا صغيرة علی الاصرار

- ۴۰۴ عن ابن مسعود قال اعظم الناس خطايا يوم القيمة اكثرهم حوضا في النازل
- ۴۰۵ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يران لمسروق منه في تهمة حتى يكون اعظم حرما من السرقة
- ۴۰۶ عن انس صلي الله تعالى عليه وسلم قال رأت عيسى بن مريم رجلا يسرق فقال اسرقت قال كلا وانه لاني لاله لا اله هو فقال عيسى آمنت بالله وكدت عيسى
- ۴۰۹ نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن التحديف و قال انه لا يقتل الصيد و لا ينكأ نعدو و انه يفقو العين و يكسر السن
- ۴۲۸ الحنة حرام على كل فاحش ان يدخلها
- ۴۸۳ حديث میں ہے جو جانور پالوان میں ۷۰ بار اسے دانہ پانی دکھاؤ
- ۴۸۳ من اقتنى كلب لا كلب ماشية او ضاريا نقص من عمله كل يوم قيراطان
- ۵۱۳ الطيرة شرك
- ۵۱۹ كل لهو يكره الا ملاعبة الرجل امرأته و مشيه بين الهذفين و تعليمه فرسه
- ۵۵۶ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لو كان شئ سابق لقدر لسبقته العين
- ۵۶۱ و لما بلعها (ى عائشة) حديث ابى هريرة ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم قال ان الطيرة فى المراءاة و الدار و الفرس، غضبت غضبا شديدا و قالت و الذى نزل القرآن على محمد صلى الله تعالى عليه وسلم ما قالها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و لما قال ان اهل الجاهلية كانوا يتطيرون من ذلك (هذه طريقة معروفة لعائشة)
- ۵۶۳ الله الله فى من ليس له الا الله

- ۵۹۲ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل لہو المؤمن باطل و فی  
روایۃ حرام الا فی ثلث
- ۵۹۳ حدیث ابن مسعود، الماء یست النفاق فی القلب کما یست  
الماء العتس
- ۶۰۲ کل شئی من لہو نسیا - اصل لا تلتث
- ۶۰۳ (ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ  
ازواج آئے وائے ایک تاہینا سے پردہ نہیں کر رہی ہیں تو حضور نے  
فرمایا کہ) افعمیا وان انتما
- ۶۰۴ الا لا یخلون رجل بامرأة الا کان ثالثها الشیطان
- ۶۰۷ لا یدر فی معصیۃ
- ۶۱۳ من جامع المشرک و سکن معہ فانه مثله، فی لفظ لا نساکنوا  
المشرکین و لا تجامعہم فمن ساکنہم او جا معہم فهو مثلہم
- ۶۱۴ من اعان علی خصومة بغير حق لم یزل فی سخط اللہ حتی ینزع
- ۶۳۲ صحیح حدیث میں ملی کی نسبت فرمایا انہا من الطوافین علیکم و الطوافات
- ۶۳۴ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ طاف لیلۃ فاذا هو  
بامرأة فی جوف دارها و حولها صبيان یبکون، الحدیث
- ۶۵۱ ایک حدیث مرفوع میں آیا ہے آخر اربعاً من الشهر یوم یحسن مستمر
- ۶۵۸ (جو قال کی باتوں پر یقین کرے اس کی نسبت) حدیث میں فرمایا قد  
کفر بما نزل علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
- ۶۵۹ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ایک صاحبزادی کے  
دفن میں فرمایا ان کی قبر میں وہی اترے جو آج کی رات اپنی عورت کے  
پاس نہ گیا ہو
- ۶۶۱ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ دشمن تین شخص ہیں مفلس متکبر اور  
بوڑھا زانی اور جھوٹ بولنے والا بادشاہ
- ۶۶۳ ان یسبطن یجری من الاسنان محری الدم

۲۲۹	من سره ان يتمثل له الرجال قياما فليتبوء منفعة من النار	۶۸۲
۲۳۰	فاروق اعظم رضي الله تعالى عنه فرماتے ہیں یا کہم و رطانة لا عاحم	۶۸۵
۲۳۰	فی رواية. فانه يورث النفاق	۶۸۶
۲۳۳	عن عائشة. و السيوت يومئذ ليس فيها مصلح	۶۹۰
۲۳۵	ان في معاريض المندوحة عن الكذب	۶۹۳
۲۵۶	ان الرجل ليتكلم بالكلمة لا يرى بها بأسا يهوي بها سبعين	۷۳۷
	خريفا في النار	
۲۵۶	ان الرجل ليتكلم بالكلمة من سخط الله ما يظن ان تبلغ فيكتب	۷۳۸
	الله بها سخطه الى يوم القيمة	
۲۶۰	من تواضع لله رفعه الله	۷۴۳
۲۶۱	نهى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عن الحضا و عن التبتل و الرهبانية	۷۴۷
۲۶۱	رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرماتے ہیں لا تسعروا	۷۴۸
۲۷۲	اول من دخل الحمامات و صنعت له النورة سليمان بن داود	۵
	فلما دخله وحده حره و غمه فقال اوّه من عذاب الله اوّه قبل	
	ان لا تكون اوّه	
	رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرماتے ہیں من استعجل الخطاء	۱۴۶
۳۶۹	غفر الله عز وجل لزيد بن عمرو و رحمه فانه مات على دين ابراهيم	۱۰۴
۳۶۹	ایک حدیث میں ہے ان کی نسبت فرمایا رأیتہ فی الجنة يسحب ذیولا۔	۱۰۵
۴۱۳	ان الزمان قد استدار كهيأته يوم خلق السموات و الارض	۵
۴۱۳	من بدل دينه فاقتلوه	۶
۴۱۹	انما يأكل الذئب القاصية	۱۵
۴۲۱	عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما نے مسجد میں ایک شخص کو تعویب	۲۳
	کہتے سن کر اپنے غلام سے فرمایا اخرج بنا من عند هذا المستدع	
۴۲۸	ان الله خلق آدم على صورته طوله ستون دراعا	۳۱
۴۲۸	ما من شيء بداء يوم الاربعاء الا انه	۳۲



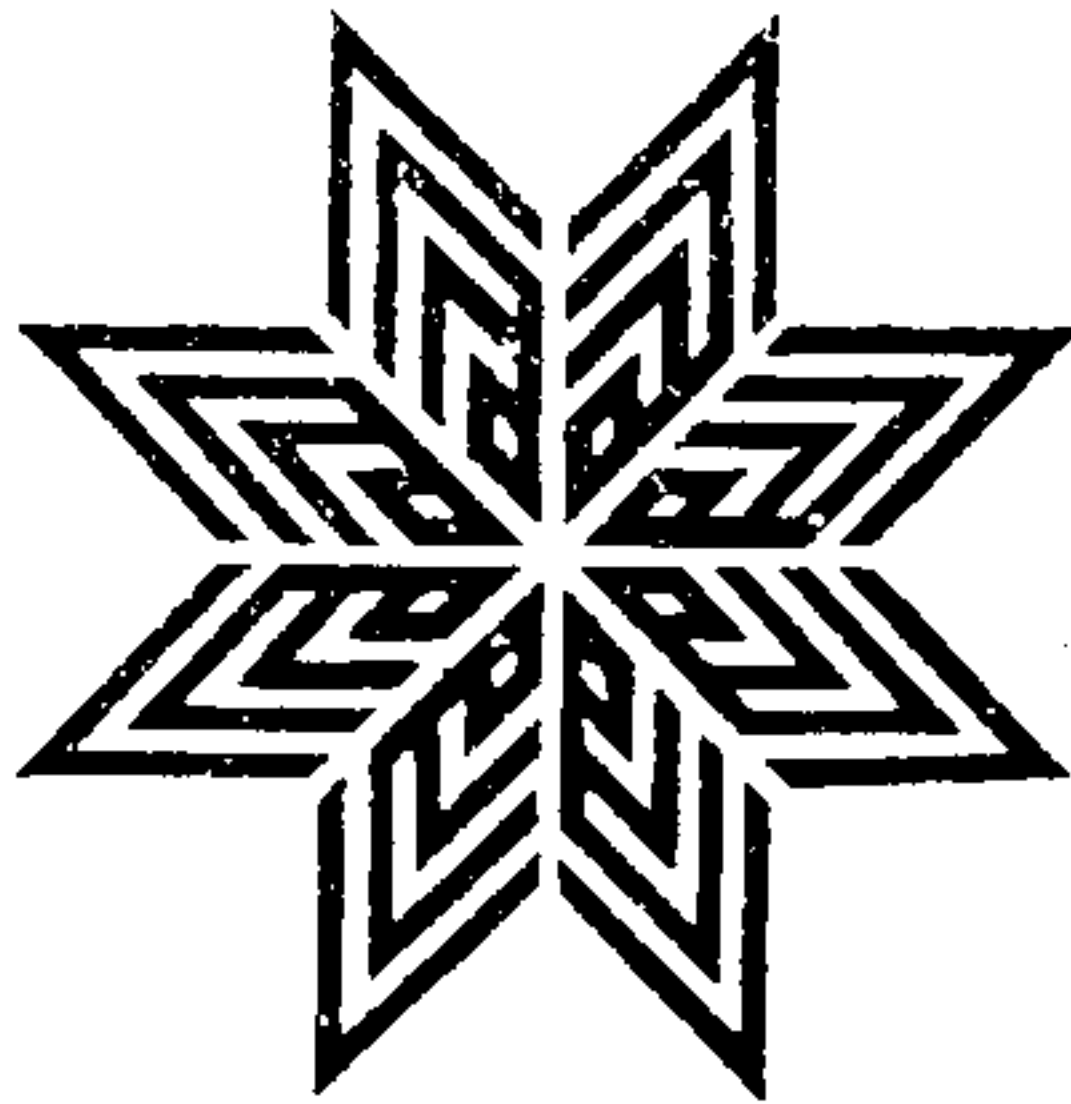
- ۳۵ قیل لایں مسعود ان کعبا یقول ان السماء تدور فی قطبہ مثل  
قطبہ الرجا فی عمود علی منکب ملک قال کذب کعب ان الله  
یمسک السموات و الارض ان ترولا و کفی بهار و لا تدور
- ۳۶ ان کعبا یقول ان السماء تدور علی نصب مثل نصب الرجا  
فقد حذیفة بن الیمان کذب کعب ان الله یمسک السموات  
و الارض ان ترولا
- ۳۷ ان اول شیء خلق الله القلم و کون عرشه علی الماء فارتفع بخار  
الماء ففتقت منه السموات ثم خلق النون فیسطت الارض علیه  
و الارض علی ظهر النون فاضطرب النون فما دامت الارض  
فأثبتت الجبال
- ۳۸ خلق الله جبلا یقال له ق محیط بالعالم و عروقه الی الصخرة  
التي علیها الارض فاذا اراد الله ان یزلزل قرية امر بذئک الجبل  
فحرك العرق الذی یلی تلك القرية فیزلزلها و یحركها فمن ثم  
تحرك القرية دون القرية
- ۳۹ الا ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله و اذا  
فسدت فسد الجسد كله الا وهی القلب
- ۴۰ المتشیع بما لم یعط کلابس ثوبی زور
- ۴۱ جابر بن عبد الله انصاری رضی الله تعالیٰ عنه سے ہے حضور اقدس صلی  
الله تعالیٰ علیہ وسلم نے امام باقر کا ذکر فرمایا کہ ان سے ہمارا سلام کہنا  
سیدنا امام رضی الله تعالیٰ عنہ طلب علم کے لئے جابر کے پاس آئے  
انہوں نے ان کی غایت تکریم کی اور کہا کہ رسول الله صلی الله تعالیٰ  
علیہ وسلم یسلم علیکم۔
- ۴۲ قال النبی صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم لابی ذر حین غربت  
الشمس اتدری ابن تذهب قلت الله و رسوله اعلم قال فانها  
تذهب حتی تسجد تحت العرش فتستاذن فیودن بها و یوشک  
ان تسجد فلا یستقبل منه و تستاذن فلا یودن لها یقال لها  
ارجعی من حیث جئت فتطلع من مغربها فذلك قوله تعالیٰ و  
الشمس تجری لمستقر لها ذلك تقدیر العزیز العلیم

- حدیث میں ہے لکن حد مطلع ۷۳ ۴۴۴
- ۷۴ ۴۴۴ حاء رحل الى عبدالله فقال من اين جئت قال من الشام فقال  
من لقيت قال كعبا فقال ما حدثك كعب قال حدثني ان  
السموات تدور على منكب ملك فقال صدقته او كذبتة قال ما  
صدقته و لا كذبتة قال لودوت انت افتديت من رحلتك اليه  
براحتك رحلتها كذب كعب ان الله يقول ان الله يمسك  
السموات والارض ان تزولا ونحن زائلان فمسكهن من احد من  
بعده زد غير اين جرير و كفى بها زوالا ان تدورا۔
- ۷۵ ۴۴۴ ذهب جندب البجلي الى كعب الاحبار ثم رجع فقال له  
عبدالله حدثنا ما حدثك فقال حدثني ان السماء في قطب  
كقطب الرجا قال عبدالله لودوت ان افتديت رحلتك بمثل  
راحتك ثم قال ما تنكب اليهودية في قلب عبد فكادت ان  
تفارقه ثم قال ان الله يمسك السموات و الارض ان تزولا و  
كفى بها زوالا ان تدورا۔
- ۷۶ ۴۴۵ ان كعبا يقول ان السماء تدور على نصب مثل نصب الرجا  
فقال حذيفة بن اليمان كذب كعب ان الله يمسك السموات  
و الارض ان تزولا۔

# المأخذ

۱	فتاوی رضویہ جلد نہم	رضا اکیڈمی بمبئی
۲	حک العیب فی حرمة تسوید الشیب	مشمولہ جلد نہم
۳	اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد	
۴	لمعة الضحی فی اعفاء اللہ	
۵	شفاء الوالہ فی صور الحبيب مزارہ و نعالہ	
۶	مشعلہ الارشاد فی حقوق الاولاد	
۷	الحق المجتلی فی المبتلی	
۸	تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون	
۹	الکشف شافیا فی حکم فونو جرافیا	
۱۰	جلی النص فی اماکن الرخص	
۱۱	الزبدۃ الزکیة فی تحریم سجود التحیة	
۱۲	عطایا القدير فی حکم التصوير	
۱۳	الرمز المرصف علی سوال مولانا السید آصف	
۱۴	فتاوی رضویہ جلد دہم	رضا اکیڈمی بمبئی
۱۵	حقۃ المرجان لمہم حکم الذحان	مشمولہ جلد دہم
۱۶	الفقه التسجیلی فی عجین النار جلی	
۱۷	الشرعیۃ البھیة فی تحديد الوصیة	
۱۸	المقصد النافع فی عصوبة الصنف الرابع	

۱۹	فتاوی رضویہ جلد یازدہم	رضا آیدی بمبئی
۲۰	اسماع الاربعین فی شفاعۃ سید المحبوبین	مشمولہ جلد یازدہم
۲۱	غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی و الصدیق	
۲۲	شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام	
۲۳	التحیر بباب التدریر	
۲۴	ثلج الصدر لايمان القدر	
۲۵	قوارع المقہار علی مجسمۃ الفجار	
۲۶	مقام الحدید علی خد المنطق الحدید	
۲۷	اطائب الصیب علی ارض الطیب	
۲۸	فتاوی رضویہ جلد دوازدہم	رضا آیدی بمبئی
۲۹	نطق الهلال بارخ ولاد الحبيب و الوصال	مشمولہ جلد دوازدہم
۳۰	اقامة القيامة علی طاعن القيام لنبي تهامة	
۳۱	انوار الانتباه فی حل نداء يا رسول الله	
۳۲	رسالہ تدبیر فلاح و نجات و اصلاح	
۳۳	نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان	



# المراجع

(امام احمد رضا نے جن کتابوں سے حدیثیں اخذ کی ہیں)  
الالف

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	منوعات محدری
۱	الادب المفرد للبخاری	امام محمد بن اسماعیل البخاری	۲۵۶
۲	الاصابة فی معرفة الصحابة	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی	۴۳۰
۳	اصطناع المعروف	ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا	۲۸۱
۴	الاستیعاب فی معرفة الاصحاب	ابو عمرو یوسف بن عبد البر	۴۶۳
۵	القاب الرواة	احمد بن عبد الرحمن الشیرازی	۴۰۷
۶	اخبار المدینہ	زبیر بن بکار الزبیری	۲۵۶
۷	اعتلال القلوب	محمد بن جعفر الخرائطی	۳۲۷
۸	امثال النبی ﷺ	الحسن بن عبد الرحمن الرامزمزی	۳۶۰
۹	الاکتفا فی فضل الاربعة الخلفاء	ابراہیم بن عبد اللہ الیمنی مدنی شافعی	۱۳۰۴
۱۰	الابانة عن اصول الديانة	ابو نصر السجری	
۱۱	اربعین سمی بالماء المعین	برہان نجمدی تقریباً	۱۰۰۰
۱۲	احياء العلوم	امام محمد بن محمد الغزالی	۵۰۵
۱۳	امالی فی الحديث	قاسمی عبد الجبار بن احمد	۴۱۵
۱۴	امالی فی الحديث	ابو القاسم عبد الملک بن محمد بن بشران	۴۳۲
۱۵	الاتقان فی علوم القرآن	جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۱۶	اربعین طائیه		
۱۷	الأم للشافعی	محمد بن ادريس الشافعی	۲۰۴
۱۸	اقتباس الانوار	ابو عبد اللہ محمد بن علی رشاطی	

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۱۹	اخبار مدینہ	محمد بن حسن البدنی ابن زبالہ	۲۰۰
۲۰	ارشاد الساری شرح بخاری	شباب الدین احمد بن محمد الخطیب القسطلانی الشافعی	۹۲۳
۲۱	الاطراف	الحافظ شباب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۲۲	الاجرا الجزل فی الغزل	جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۲۳	اشعة اللمعات	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی	۱۰۵۲
۲۴	الاتحاف السادة المتقین		

## الب

۲۵	بهجة المجالس	احمد بن محمد عبد ربہ	۸۶۰
۲۶	الباب المزبور	جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۲۷	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع (البدائع)	علاء الدین بن ابی بکر بن مسعود الکاسانی	۵۸۷
۲۸	بلوغ المرام	حافظ شباب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۲۹	البنایہ شرح الہدایہ	بدر الدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	۸۵۵

## التا

۳۰	تاریخ البخاری	امام محمد بن اسماعیل البخاری	۲۵۶
۳۱	تاریخ نیشاپور	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱
۳۲	تاریخ للحاکم	ابو عبد اللہ الحاکم نیشاپوری	۴۰۵
۳۳	تلخیص المتشابه	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۳۴	تفسیر ابن حبان	ابو الشیخ محمد بن حبان	۳۵۲
۳۵	تفسیر ابن ابی حاتم	ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم محمد الرازی	۳۲۷
۳۶	تفسیر ابن جریر	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	۳۱۰
۳۷	تاریخ الطبری	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	۳۱۰
۳۸	تہذیب الآثار	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	۳۱۰
۳۹	تاریخ دمشق	علی بن الحسن الدمشقی معروف بابن عساکر	۵۷۱

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۴۰	تاریخ بغداد	علی بن الحسن الدمشقی معروف بابن عساکر	۵۷۱
۴۱	التحقیق فی فضل الصدیق	ابراہیم بن عبد اللہ السمنی مدنی شافعی	۱۳۰۴
۴۲	الترغیب والترہیب	حافظ زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی المنذری	۶۵۶
۴۳	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابواللیث نصر بن محمد بن ابراہیم سمرقندی	۳۷۳
۴۴	تعظیم الصلاة	محمد بن نصر المروزی	۲۹۳
۴۵	تاریخ بغداد	محمد بن محمود حسن بخداوی ابن نجار	۶۳۳
۴۶	ترغیب الذکر	ابو حفص محمد بن احمد بخداوی معروف بابن شاہین	۳۸۵
۴۷	تبیین الحقائق	فخر الدین عثمان بن علی الزمینی	۷۴۳
۴۸	التعقیبات علی الموضوعات	جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۴۹	تفسیر ابن مردویہ	احمد بن موسی بن مردویہ	۴۱۰
۵۰	تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق (التبیین)	فخر الدین عثمان بن علی زملی	۷۴۳
۵۱	تفسیر جویبر	جویبر	
۵۲	التیسیر للمناوی	عبد الرؤف المناوی	۱۰۳۱
۵۳	تفسیر ثعلبی	ابو اسحق احمد بن محمد	۴۲۷
۵۴	تاریخ ابی اسحق	ابو اسحق جوزجانی	۲۸۰
۵۵	تفسیر واحدی	ابو الحسن علی بن احمد الواحدی	۴۶۸
۵۶	تفسیر لباب التاویل فی معانی التذریل	علاء الدین علی بن محمد بخداوی معروف بہ خازن	۷۴۱
۵۷	التجرید للصحاح والسنن	ابو الحسن احمد بن رزین	۵۳۵
۵۸	التحریر المختار	امام عبد القادر الرافی الفاروقی	۱۳۲۳
۵۹	تقریرات الرافی	امام عبد القادر الرافی الفاروقی	۱۳۲۳
۶۰	ترجمان التراجم	ابو عبد اللہ الفہری بستی	
۶۱	التفسیر الکبیر	امام فخر الدین رازی	۶۰۶
۶۲	تحفة الزائر	علی بن الحسن الدمشقی معروف بابن عساکر	۵۷۱
۶۳	التاریخ	شمس الدین محمد بن صالح مدنی	
۶۴	تخریج احیاء العلوم	حافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی مالکی	۹۷۳

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۶۵	التہذیب	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۶۶	التقریب	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۶۷	تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی (التدریب)	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۶۸	تہذیب التہذیب	امام ابو عبد اللہ ذہبی	۷۴۸
۶۹	التہذیب	ابو الشیخ محمد بن حبان	۳۵۴
۷۰	تذکرۃ الحفاظ	امام ابو عبد اللہ ذہبی	۷۴۸
۷۱	التاریخ	الحافظ ابو بکر بن ابی خیمہ	۲۷۹

## الجیم

۷۲	الجامع الصحيح للبخاری اول وثانی	امام محمد بن اسماعیل البخاری	۲۵۶
۷۳	الجامع الصحيح للمسلم	امام مسلم بن حجاج القشیری	۳۶۱
۷۴	جامع الترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹
۷۵	الجمعیات	عبد اللہ بن محمد بغوی (حسین بن منصور بغوی)	۵۱۶
۷۶	جزء حدیثی	ابو عبید اللہ محمد بن محمد بن محمد دوری بغدادی	۲۳۱
۷۷	جزء رد الشمس	شاذان الفضلی	
۷۸	الجامع الكبير	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۷۹	الجامع الصغير	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۸۰	جمع الجوامع	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۸۱	جزء حدیثی حسن بن عرفہ	ابو علی حسن بن عرفہ	۲۵۶ بعد از
۸۲	جزء ابی معاذ مروزی	ابی معاذ مروزی	
۸۳	جامع الرموز	شمس الدین محمد خراسانی قہستانی تقریباً	۹۶۲
۸۴	جزء املا	محمد بن المبارک بن الصباح	
۸۵	جزء حدیثی	ابو حاتم محمد بن عبد الواحد خراسانی	
۸۶	جزء حدیثی	ابو العباس اصم	
۸۷	جوبہر منظم	شہاب الدین احمد بن ہر عسقلانی المکی	۹۷۳



نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۸۸	جذب القلوب الی دیار المحبوب	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲
۸۹	جزء حدیثی	قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی الانصاری	۵۳۵

## الجا

۹۰	حلیۃ الاولیاء	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی	۴۳۰
۹۱	حملة القرآن	ابو بکر محمد بن الحسین الاجری	۳۰۶
۹۲	حرر حدیثی	ابو احمد دہقان	
۹۳	الحرر المعانی		
۹۴	الحدیقة الندیة شرح طریقہ محمدیہ	شیخ اسماعیل بن عبد الغنی النابلسی	۱۱۳۳
۹۵	الحلیہ	علامہ ابراہیم الحلبی	۹۷۱
۹۶	الحمام	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹

## الجا

۹۷	الخلافيات	ابو بکر احمد بن حسین بن علی السہبکی	۴۵۸
۹۸	الخصائص الكبرى	جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۹۹	الخمیس فی احوال انفس نفیس	حسین بن محمد بن حسن دیار بکری	
۱۰۰	خزانة الروایات مستند مائة مسائل	قاضی جہن الحلبی	
۱۰۱	خالصة الحقائق		
۱۰۲	الخلاصة	محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی	۶۷۶
۱۰۳	خلاصة الاخبار ترجمہ خلاصة الوفاء	محمد العاشق بن عمر الحافظ الرومی الحلبی	

## الدا

۱۰۴	دلائل النبوة	ابو بکر احمد بن حسین بن علی السہبکی	۴۵۸
۱۰۵	دلائل النبوة	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی	۴۳۰
۱۰۶	الدرر الثمینہ فی تاریخ المدينہ	محمد بن محمود بن حسن بغدادی ابن نجار	۶۴۳
۱۰۷	دقائق الطريقة	محمد بن ابوالحسین مکی	

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن و ماہ ہجری
۱۰۸	در منظم	امام ابو القاسم محمد لوای بہتی	
۱۰۹	الدلائل (دلائل الخیرات)	محمد بن سلیمان جزولی	۸۷۰
۱۱۰	الدر المنثور	جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱

## الرا

۱۱۱	الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ	ابو جعفر احمد بن احمد الشہیر بالجلب الطبری	۶۹۳
۱۱۲	رسالة قشیریہ	عبد الحکیم بن ہوازن القشیری	۳۶۵

## الزرا

۱۱۳	زوائد کتاب الزہد	عبد اللہ ابن الامام احمد	۲۹۰
۱۱۴	زوائد مسند	عبد اللہ ابن الامام احمد	۲۹۰
۱۱۵	زیادت مسند مسدد	معاذ بن العثنی	
۱۱۶	زواجر	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳

## السیین

۱۱۷	السنن لابی داؤد - اول ، دوم	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث الکستانی	۲۷۵
۱۱۸	السنن للنسائی - اول ، ثانی	ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی	۳۰۳
۱۱۹	السنن الکبریٰ للنسائی	ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی	۳۰۳
۱۲۰	السنن لابن ماجہ - اول ، ثانی	ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ	۲۷۳
۱۲۱	السنن الطحاوی	ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی	۳۲۱
۱۲۲	السنن الکبریٰ للبیہقی	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۱۲۳	السنن للدارقطنی	امام ابو الحسن علی بن عمر الدارقطنی	۳۸۵
۱۲۴	السنن للدارمی	عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی	۲۵۵
۱۲۵	السیرۃ الکبریٰ لابن اسحق	محمد بن اسحاق بن یسار	۱۵۱
۱۲۶	سیرت عمر بن محمد ملا	عمر بن محمد ملا	
۱۲۷	سنن سعید بن السکن	ابن السکن سعید بن عثمان	۳۵۳

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۱۲۸	السنن لابن منصور	سعید بن منصور الخراسانی	۲۷۳
۱۲۹	سیرت ابن ہشام	ابو محمد عبد الملک بن ہشام	۲۱۳
۱۳۰	سنن عثمان بن ابی شیبہ	عثمان بن ابی شیبہ کوفی	۲۳۹
۱۳۱	سراج منیر شرح جامع صغیر		

## الشین

۱۳۲	شرح معانی الآثار	ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی	۳۲۱
۱۳۳	شعب الایمان	ابو بکر احمد بن حسین بن علی السہبہقی	۳۵۸
۱۳۴	شرح السنة	عبد اللہ بن محمد بغوی (حسین بن منصور البغوی)	۵۱۶
۱۳۵	شرف النبوة	ابو سعید عبد الملک بن عثمان	
۱۳۶	شرف المصطفی	حافظ ابو سعید	
۱۳۷	الشہاب	قضاہی	
۱۳۸	شرح الشفاء	علی بن سلطان ملا علی قاری	۱۰۱۳
۱۳۹	شرح الصدور	جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۱۴۰	شفاء السقام فی زیادة خیر الانام	تقی الدین علی بن عبد الکافی السبکی	۷۵۶
۱۴۱	الشفافی تعریف حقوق المصطفی	ابو الفضل عیاض بن موسی قاضی	۵۳۳
۱۴۲	شرح علامہ ابن قاصح		
۱۴۳	شرح البردة	ابو العباس تھار	
۱۴۴	شرح شفاء شریف	محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر بن مرزوق طبرانی	۷۸۱
۱۴۵	شرح مواہب اللدنیہ	علامہ محمد بن عبد الباقي الزرقانی	۱۱۲۲
۱۴۶	شرح السیر الکبیر		
۱۴۷	شرح المہذب	محمی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی	۶۷۶
۱۴۸	شرح مسند	عبد القادر الراغبی الفاروقی	۱۳۲۳
۱۴۹	شرح الطبیبی علی مشکوة المصابیح	شرف الدین حسین بن محمد بن عبد اللہ الطیبی	۷۳۳
۱۵۰	شرح احیاء العلوم	سید المر تقی بلگرامی	۱۲۰۵

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سروقات هجری
۱۵۱	شرح المصابیح	شہاب الدین فضل بن حسین تورپشتی خفی	۶۶۱
۱۵۲	شرح منتقی		
۱۵۳	شرح المصابیح	قاضی سید الدین ابو الحیر عبداللہ بن عمر بن محمد بن علی العسیر نزی المیداوی	۶۸۵ یا ۶۸۶
۱۵۴	شرح المؤطا	علامہ محمد بن عبدالباقی الزر قانی	۱۱۲۲

## الصاد

۱۵۵	الصحيح المستدرک علی البخاری و مسلم	ابو عبد اللہ الحاکم نیشاپوری	۳۰۵
۱۵۶	صحيح ابن حبان	ابو الشیخ محمد بن حبان	۳۵۳
۱۵۷	صحيح التقاسیم والانواع	ابو الشیخ محمد بن حبان	۳۵۳
۱۵۸	صحيح ابو غوانہ	یعقوب بن اسحاق اسفرائینی	۳۱۶
۱۵۹	صحيح ابن خزيمة	محمد بن اسحاق بن خزیمہ	۳۱۱
۱۶۰	صحيح ابن ابان	عیسیٰ بن ابان بن صدقہ	۲۲۱
۱۶۱	صحيح ابن السکن	ابن السکن سعید بن عثمان	۳۵۳
۱۶۲	الصواعق المحرقة	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۱۶۳	صفة قبر النبی ﷺ	ابو بکر محمد بن الحسین الاجری	۳۰۶
۱۶۴	الصحيح	ابو عبد اللہ الحاکم نیشاپوری	۳۰۵

## الضاد

۱۶۵	الضعفاء	امام موسیٰ کاظم
-----	---------	-----------------

## الطاء

۱۶۶	طريق ابن الاعرابی	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث الکستانی	۲۷۵
۱۶۷	الطب النبوی	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی	۳۳۰
۱۶۸	الطيوريات	ابو ظاہر سلفی	۵۷۶
۱۶۹	الطحطاوی علی الدر	سید احمد الطحطاوی (۱۲۳۱)	۱۳۰۲
۱۷۰	طبقات ابن سعد	محمد بن سعد	۳۲۰

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۱۷۱	طبقات الحفاظ	امام ابو عبد اللہ ذہبی	۷۴۸

## العين

۱۷۲	علوم الحديث	ابو عبد اللہ الی کم غیشا پوری	۴۰۵
۱۷۳	عوالی سعید بن منصور	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصمہانی	۴۳۰
۱۷۴	عمل اليوم والليلة	حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحاق بن السنی	۳۶۴
۱۷۵	عمدة القاری شرح صحيح بخاری	علامہ بدر الدین ابی محمود بن احمد العینی	۸۵۵
۱۷۶	عوالی الفرش الی معالی العرش		
۱۷۷	العناية	اکمل الدین محمد بن محمد الباری	۷۸۶
۱۷۸	عینی	بدر الدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	۸۵۵

## الغین

۱۷۹	غرائب امام مالك	امام ابو الحسن علی بن عمر الدار قطنی	۳۸۵
۱۸۰	غريب الحديث	ابو عبید القاسم بن سلام	۲۲۴
۱۸۱	غاية البيان	شیخ قوام الدین امیر کاتب بن امیر الاتقانی	۷۸۵
۱۸۲	غريب الحديث	ابراہیم الحرابی	
۱۸۳	الغیلا نيات	ابو بکر الشافعی	
۱۸۴	غايه سمعانيه		
۱۸۵	غريب الحديث	ابو الحسن علی بن مغیرہ البغدادی المعروف باثرم	۲۳۰
۱۸۶	غنيہ	حسن بن عمار بن علی ابو الاخلاص الشربطالی	۱۰۶۹
۱۸۷	الغنيہ شرح المنیہ	علامہ ابراہیم الحلبي	۹۷۱

## الف

۱۸۸	فضائل الصحابه	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصمہانی	۴۳۰
۱۸۹	فتاوی امام سخاوی	شمس الدین محمد بن عبد الرحمن السخاوی	۹۰۲
۱۹۰	فضل لباس العمام	ابو عبد اللہ محمد بن وضاح	

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۱۹۱	فضائل القرآن	ابو عبیدہ معمر بن العثنی	۷۲۸
۱۹۲	فضائل القرآن لابن ضریس	ابو عبد اللہ محمد بن ایوب بن ضریس الجبلی	۲۹۴
۱۹۳	فتوح المصر	ابو القاسم بن عبد الحکیم	
۱۹۴	فتوح الشام	ابو حذیفہ	
۱۹۵	الفوائد	تمام بن محمد بن عبد اللہ الجبلی	۳۱۳
۱۹۶	فتح اللہ المعین	السید ازہری ابو منصور محمد بن احمد	۹۸۰
۱۹۷	فضائل الصحابہ	خیر بن سلیمان طرابلسی	
۱۹۸	فضائل الصدیق	ابو طالب الحارثی	
۱۹۹	فوائد ثقیات	ابو عبد اللہ ثقفی	
۲۰۰	فتح الملك المجید		
۲۰۱	فوائد نہاد		
۲۰۲	فتح القدير	کمال الدین محمد بن عبد الواحد بن الھمام	۸۶۱
۲۰۳	فوائد الخلعی	ابو الحسن علی بن الحسین الموصلی	۴۹۲
۲۰۴	فضائل مکہ	خلیل بن اسحق الجندی	۷۷۶
۲۰۵	فتوح الغیب	شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی	۵۶۱
۲۰۶	فوائد سمویہ	اسماعیل بن عبد اللہ الملقب بسمویہ	۲۶۷
۲۰۷	الفتوحات المکیہ	امام محی الدین محمد بن علی ابن عربی	۶۳۸
۲۰۸	فتح الباری	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۲۰۹	فوائد سورة الاخلاص	ابو بکر غلام الخلال	۴۳۹
۲۱۰	الفجر المنیر	امام تاج الدین خاکانی	
۲۱۱	فتاوی حدیثیہ	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۲۱۲	فوائد ابوبکر بن خلد	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصمہانی	۴۳۰
۲۱۳	فتح القدير	محمد بن علی شوکانی	۱۲۵۵

## القاف

۲۱۴	قصر الامل	ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
-----	-----------	---	-----

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۲۱۵	قضاء الحوائج	ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدین القرقشی	۲۸۱
۲۱۶	قضاء الحوائج	ابو الغنائم النرسی	
۲۱۷	قمع الحرص	محمد بن جعفر الخراکطی	۳۲۷
۲۱۸	القول الصواب فی فضل عمر بن الخطاب	ابراہیم بن عبد اللہ الیمینی مدنی شافعی	۱۳۰۴
۲۱۹	قوت القلوب فی معاملة المحبوب	ابوطالب محمد بن علی المکی	۳۸۶
۲۲۰	قرة العینین	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	۱۱۷۶

## الکاف

۲۲۱	كتاب المراسیل	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی	۲۷۵
۲۲۲	كتاب الشمائل	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹
۲۲۳	كتاب العلل للترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹
۲۲۴	كتاب المناقب	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱
۲۲۵	كتاب الزہد	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱
۲۲۶	كتاب الآثار	ابو عبد اللہ محمد بن الحسن الشیبانی	۱۸۹
۲۲۷	كتاب البعث والنشور	ابو بکر احمد بن حسین بن علی السبہقی	۳۵۸
۲۲۸	كتاب المعرفة	ابو بکر احمد بن حسین بن علی السبہقی	۳۵۸
۲۲۹	كتاب الاسماء والصفات	ابو بکر احمد بن حسین بن علی السبہقی	۳۵۸
۲۳۰	كتاب الدعاء	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰
۲۳۱	كتاب الکنی والالقب	ابو عبد اللہ الحاکم نیشاپوری	۴۰۵
۲۳۲	كتاب المعجزات	ابو عبد اللہ الحاکم نیشاپوری	۴۵۰
۲۳۳	كتاب التاريخ	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۲۳۴	كتاب الرواة عن مالک بن انس	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۲۳۵	كتاب الجامع لأدب الراوی والسماع	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۲۳۶	كتاب القنوت	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۲۳۷	كتاب المتفق والمفترق	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳

تاریخ وفات هجری	اسماء مصنفین	اسماء کتب	نمبر شمار
۳۳۰	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی	کتاب الرياضة	۲۳۸
۳۸۵	امام ابو الحسن علی بن عمر الدار قطنی	کتاب الافراد	۲۳۹
۳۶۵	ابو احمد عبد اللہ بن عدی	الکامل لابن عدی	۲۴۰
۳۵۳	ابو الشیخ محمد بن حبان	کتاب الضعفاء	۲۴۱
۳۵۳	ابو الشیخ محمد بن حبان	کتاب التوبیخ	۲۴۲
۳۵۳	ابو الشیخ محمد بن حبان	کتاب الثواب	۲۴۳
۳۵۳	ابو الشیخ محمد بن حبان	کتاب انعمۃ	۲۴۴
۳۲۷	ابو محمد عبد الرحمن ابن ابی حاتم محمد الرازی	کتاب العلل علی ابواب الفقہ	۲۴۵
۳۱۰	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	کتاب الادب	۲۴۶
۲۸۱	ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	کتاب ذم الغیبة	۲۴۷
۲۸۱	ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	کتاب الاخوان	۲۴۸
۲۸۱	ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	کتاب التہجد	۲۴۹
۲۸۱	ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	کتاب القبور	۲۵۰
۲۸۱	ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	کتاب فضل الصیست	۱۵۱
۲۸۱	ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	کتاب العقوبات	۲۵۲
۳۶۳	حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحاق بن السنی	کتاب الاخوة	۲۵۳
۳۶۳	حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحاق بن السنی	کتاب الطب	۲۵۴
۴۱۸	ابو القاسم عبد اللہ بن حسن المعروف بمحدث لا کالی	کتاب السنة	۲۵۵
	ابن ابی عامر	کتاب السنة	۲۵۶
۵۱۶	عبد اللہ بن محمد بغوی (حسین بن منصور بغوی)	کتاب المعالم	۲۵۷
۳۸۲	حسن بن عبد اللہ ابو احمد عسکری	کتاب الامثال	۲۵۸
۳۸۲	حسن بن عبد اللہ ابو احمد عسکری	کتاب المواعظ	۲۵۹
۶۳۳	ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد المعروف بضیاء مقدسی	کتاب الاحکام	۲۶۰
	ابن منده	کتاب المعرفة	۲۶۱
	ابن منده	کتاب الصحابة	۲۶۲



نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۲۶۳	کتاب الاستذکار والتمہید	ابو عمر یوسف بن عبد البر	۴۶۳
۲۶۴	کتاب العلم	ابو عمر یوسف بن عبد البر	۴۶۳
۲۶۵	کتاب التہمید	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی	۴۳۰
۲۶۶	کتاب الوفاء	ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن الجوزی	۵۹۷
۲۶۷	کتاب العلل	ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن الجوزی	۵۹۷
۲۶۸	کتاب الصفوة	ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن الجوزی	۵۹۷
۲۶۹	کتاب الاعتدال	محمد بن جعفر الخراکطی	۳۲۷
۲۷۰	کتاب الهواتف	محمد بن جعفر الخراکطی	۳۲۷
۲۷۱	کتاب فضل العلم	موہبی	
۲۷۲	کتاب العاقبة	امام عبد الحق اشبیلی	۵۸۲
۲۷۳	کتاب العقل	ابو الحسن التیمی	
۲۷۴	کتاب الترغیب	امام ابو القاسم اصمہانی	۵۳۵
۲۷۵	کتاب الحجة	امام ابو القاسم اصمہانی	۵۳۵
۲۷۶	کتاب اللہ	محمد بن نصر المروزی	۲۹۴
۲۷۷	کتاب الصلاة	محمد بن نصر المروزی	۲۹۴
۲۷۸	کتاب الايمان	عمر بن رستہ	۳۰۰
۲۷۹	کتاب الطہور	ابو عبید القاسم بن سلام	۲۲۴
۲۸۰	کتاب الالمام فی دخول الحمام	ابو النحاس محمد بن علی	
۲۸۱	کتاب الصنفین	یحییٰ بن سلیمان الجعفی	
۲۸۲	کتاب الفوائد	ابو سعید یثیم بن کلیب الشاشی	۳۳۵
۲۸۳	کتاب الفوائد	الشیخ المخلص	۹۴۰
۲۸۴	کتاب الفوائد	ابو الحسن بن بشران	
۲۸۵	کتاب الفوائد	حسن بن سفین العسوی	۳۰۳
۲۸۶	کتاب الفوائد	ہناد	
۲۸۷	کتاب الزہد	ہناد	

تبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۲۸۸	کتاب الزہد	عبداللہ بن المبارک	۱۸۰
۲۸۹	کتاب الافراد	ابو حفص محمد بن احمد بخلاوی معروف بابت شاہین	۳۸۵
۲۹۰	کتاب السنۃ	ابو حفص محمد بن احمد بخلاوی معروف بابت شاہین	۳۸۵
۲۹۱	کیمیائے سعادت	امام محمد بن محمد الغزالی	۵۰۵
۲۹۲	کتاب الفتوح	سیف	
۲۹۳	کتاب الغریب	احمد بن محمد بن محمد بن ابراہیم الخطابی	۳۸۸
۲۹۴	کتاب الجیس والانیس	معانی	
۲۹۵	کتاب الصلاة	ابو محمد الابرانی	
۲۹۶	کتاب الضعفاً الكبير	ابو جعفر محمد بن عمرو العقلمی المکی	۳۲۲
۲۹۷	کتاب الفرائض	سفن ثوری کوفی	۱۶۱
۲۹۸	کف الرعاع عن محرمات الہو والسماع	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۲۹۹	کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ	شیخ عبدالوہاب بن احمد الشعرانی	۹۷۳
۳۰۰	کتاب المجالس	ابن قتیبہ عبداللہ بن مسلم دنیوری	۲۷۶
۳۰۱	کتاب الطاعة والمعصية	علی بن معبد	
۳۰۲	کتاب المصاحف	ابن الانباری	
۳۰۳	کتاب المغازی	محمد بن عمر بن واقد الواقدی	۲۰۷
۳۰۴	کتاب المغازی	حافظ محمد بن عاکد	
۳۰۵	کتاب الناسخ والمنسوخ	محمد بن موسیٰ حازی	۵۸۴
۳۰۶	کتاب الاشربة	ابن قتیبہ عبداللہ بن مسلم دنیوری	۲۷۶
۳۰۷	کتاب الروضة	ابو الحسن بن البراء	
۳۰۸	کتاب اتباع الاموات	ابراہیم الحربی	
۳۰۹	کتاب الشافی	ابو بکر غلام الخلال	۳۳۹
۳۱۰	کتاب الفتن	نعیم بن حماد استاذ بخاری	۲۲۵
۳۱۱	کتاب المعرفة	ابو الحسن علی بن محمد بلوردی (بلوردی) بصری	۳۵۰
۳۱۲	کتاب الصحابة		

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۳۱۳	کتاب المروۃ	ابو بکر بن المرزبان	
۳۱۴	کتاب السنۃ	ابو القاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل بلخی	
۳۱۵	کتاب الفوائد	ابو بکر عاقولی	
۳۱۶	کتاب السنۃ	ابو القاسم طلحی	
۳۱۷	کنز العمال	علاء الدین علی المتعفی بن حسام الدین الہندی	۹۷۵
۳۱۸	کنز العباد	علی بن احمد غوری	
۳۱۹	کتاب الحجۃ علی تارک المحجۃ	نصر بن ابراہیم المقدسی	۴۹۰
۳۲۰	کتاب الاموال	ابو عبید القاسم بن سلام	۷۷۳
۳۲۱	کتاب التذکرہ	ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی	۶۷۱
۳۲۲	کتاب الفوائد	حاجب طوسی	
۳۲۳	کتاب الاحکام	ابن خراط امام عبد الحق اشبیلی	۵۸۲
۳۲۴	کتاب الفضائل	درلابی	
۳۲۵	کتاب التلخیص	امام ابو عبد اللہ ذہبی	۷۴۸
۳۲۶	کتاب الوفاء	سید نور الدین علی بن احمد سمودی مدنی شافعی	۹۱۱

## اللام

۳۲۷	اللالی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ	جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۳۲۸	لسان المیزان	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۳۲۹	لمعات	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی	۱۰۵۲

## المیم

۳۳۰	مسند امام اعظم	امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت	۱۵۰
۳۳۱	مسند امام احمد بن حنبل	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱
۳۳۲	مسند ذی الیہدین	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱
۳۳۳	موطا امام محمد	ابو عبد اللہ محمد بن الحسن الشیبانی	۱۸۹

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۳۳۵	مبسوط امام محمد (الاصل)	ابو عبد اللہ محمد بن الحسن الشیبانی	۱۸۹
۳۳۶	مؤطا امام مالک	امام مالک بن انس المدنی	۱۷۹
۳۳۷	مرسل و بلاغ مالک	امام مالک بن انس المدنی	۱۷۹
۳۳۸	معانی الآثار	ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی	۳۲۱
۳۳۹	مصنف الطحاوی	ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی	۳۲۱
۳۴۰	المدخل	ابو بکر احمد بن حسین بن علی السیہقی	۴۵۸
۳۴۱	المعجم الكبير	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰
۳۴۲	المعجم الاوسط	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰
۳۴۳	المعجم الصغير	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰
۳۴۴	المؤتلف	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۳۴۵	مسند الفردوس	شہر دار بن شیرویہ الدیلمی	۸۵۸
۳۴۶	مصنف عبد الرزاق	ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی	۲۱۱
۳۴۷	مصنف ابن ابی شیبہ	ابو بکر عبد اللہ بن محمد احمد النخعی	۲۳۵
۳۴۸	مکارم الاخلاق	ابو الشیخ محمد بن حبان	۳۵۴
۳۴۹	مکائد الشیطان	ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۳۵۰	المختارة فی الحديث	ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد المعروف بصیاء مقدسی	۶۴۳
۳۵۱	المقاصد الحسنة فی الاحادیث النائرة علی الائمة	شمس الدین محمد بن عبد الرحمن السخاوی	۹۰۴
۳۵۲	موجبات الرحمة وعزائم المغفرة	ابو العباس احمد بن ابو بکر رواد صوفی	
۳۵۳	المائتین	ابو عثمان اسماعیل بن عبد الرحمن الصابونی	۴۴۹
۳۵۴	مکارم الاخلاق	محمد بن جعفر الخراکطی	۳۲۷
۳۵۵	المسند فی الحديث	حسن بن سفیان الخسوی	۴۰۳
۳۵۶	معجم شیوخ	ابو سعید نقاش	
۳۵۷	المطالب العالیہ	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۳۵۸	مشيخه	ابو علی الحسن بن شاذان	
۳۵۹	مشيخه	احمد بن ابراہیم ساذان البراء	

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۳۶۰	المولد	ابوزکریا یحییٰ بن عائد	
۳۶۱	مسند البزار	ابو بکر احمد بن عمرو بن عبدالحق البزار	۲۹۲
۳۶۲	مسند ابن منیع	ابن منیع	
۳۶۳	مسند اسحق بن راہویہ	حافظ اسحاق بن راہویہ	۲۳۸
۳۶۴	مسند ابن سخبر (مسند سخبری)	ابو اسحاق و نعلج	۳۵۱
۳۶۵	مسند عبد بن حمید	ابو محمد عبد بن محمد حمید الکشی	۲۹۳
۳۶۶	مسند قضاعی	ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ قضاعی	۳۵۴
۳۶۷	مسند مسدد	مسدد بن مسرہد	۲۲۸
۳۶۸	مسند کبیر	مسدد کی استاذ بخاری و مسلم	
۳۶۹	معجم ابن منیع	ابن منیع	
۳۷۰	معجم ابن قانع (معجم الصحابہ)	ابو الحسین عبد الباقي بن قانع	۳۵۱
۳۷۱	مسند ابی یعلیٰ	احمد بن علی الموصلی	۳۰۷
۳۷۲	مشکوۃ المصابیح	شیخ ولی الدین العراقي	۷۲۲
۳۷۳	مستخرج اسماعیلی	ابو بکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی	۳۷۱
۳۷۴	مدارک التنزیل (تفسیر النسفی)	ابو البرکات عبد اللہ بن احمد النسفی	۷۱۰
۳۷۵	مسند ابی داؤد	سلیمان بن داؤد الطلمسی	۲۰۴
۳۷۶	مرقاۃ شرح مشکوۃ	علی بن سلطان ملا علی قاری	۱۰۱۳
۳۷۷	موضوعات کبیر	علی بن سلطان ملا علی قاری	۱۰۱۳
۳۷۸	موضوعات ابن جوزی	ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن الجوزی	۵۹۷
۳۷۹	المنتقى فی الحديث	عبد اللہ بن علی بن جارود	۳۰۷
۳۸۰	منح المدح	ابو الفتح محمد بن محمد بن سید الناس	۷۳۴
۳۸۱	مؤطا ابن ابی ذئب	محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذئب	۱۵۸
۳۸۲	المہرانیات		
۳۸۳	مسند عدنی	محمد بن یحییٰ عدنی	۲۳۳
۳۸۴	مدخل الشرع الشریف	ابن الحج ابی عبد اللہ محمد بن محمد بن العبدری	۷۳۷

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۳۸۵	المواہب اللدنیہ	شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی الشافعی	۹۲۳
۳۸۶	مطالع الحسرات	ابو حامد بن ابی المحاسن یوسف بن محمد القاسی	۱۰۵۲
۳۸۷	مأثنتین	محمد بن یحییٰ عدنی	۲۳۳
۳۸۸	مقدمہ غزنویہ		
۳۸۹	مصنف وکیع	وکیع بن الجراح	۱۹۸
۳۹۰	مسند سراج	احمد بن سلقن سراج الدین عمر	۸۰۵
۳۹۱	مختصر ابی داؤد للحافظ المنذری	عبد العظیم بن عبد القوی المدری	۶۵۶
۳۹۲	مصنفات ابن بشکوال	امام ابو القاسم بن بشکوال	۵۷۸
۳۹۳	مصنفات مغلطائی	حافظ علاء الدین مغلطائی	۷۶۲
۳۹۴	میزان الشریعة الکبریٰ	شیخ امام عبد الوہاب بن احمد شعرانی	۹۷۳
۳۹۵	المغنی عن حل الاسفار (تخریج احیاء العلوم)	حافظ عبد الرحیم بن حسین عراقی	۸۰۶
۳۹۶	مسند شامیین	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰
۳۹۷	مقدمہ ابن الصلاح (علوم الحدیث)	ابو عمرو تقی الدین عثمان بن عبد الرحمن صلاح الدین الترویانی	۶۴۳
۳۹۸	مسند ترویانی		
۳۹۹	مرقاۃ الصعود	جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکرا سیوطی	۹۱۱
۴۰۰	منہل	جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکرا سیوطی	۹۱۱
۴۰۱	المیزان	امام ابو عبد اللہ ذہبی	۷۴۸
۴۰۲	مجمع البحار (مجمع بحار الانوار)	علامہ محمد بن طاہر القفنی (پٹنی) ہندی	۹۸۶
۴۰۳	معرفة الاصحاب	حافظ ابو موسیٰ مدنی	۲۳۴
۴۰۴	مسند مدینی	علی بن مدنی	۲۳۴

## النون

۴۰۵	النجلاء	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۴۰۶	نواب الاصول فی معرفة اخیار الرسول	ابو عبد اللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی	۲۵۵
۴۰۷	نسخہ	کامل محمدی	

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۳۰۸	النهاية في غريب الحديث والاثر	محمد الدين مبارک بن محمد الجزري ابن اشير	۶۰۶
۳۰۹	نسيم الرياض	علامه شهاب الدين خفاجي	۱۰۶۹
۳۱۰	نصب الرايه في تخریج احاديث الهدايه	عبد الله بن يوسف زيلعي	۷۲۶
۳۱۱	نيل الاوطاء	محمد بن علي شوکاني	۱۲۵۵

## الواو

۳۱۲	وصايا العلماء عند العلماء	ابن زهيره	
۳۱۳	الوجيز في الفروع	ابو حامد محمد بن محمد الغزالي	۵۰۵
۳۱۴	وفاء الوفاء	سيد نور الدين علي بن احمد سمودي مدني شافعي	۹۱۱

## الها

۳۱۵	الهدايه	برهان الدين علي ابو الحسن القرغاني	۵۹۶
-----	---------	------------------------------------	-----

## اليا

۳۱۶	اليواقيت والجواهر	شيخ عبد الوهاب بن احمد الشتراني	۹۷۳
-----	-------------------	---------------------------------	-----

**نوٹ:** امام احمد رضا بریلوی نے حوالہ دیتے وقت کہیں کہیں صرف مصنف کے نام پر اکتفاء کیا ہے اور کتاب کا نام تحریر نہیں فرمایا، تو ہم نے بعض جگہ مصنف کے ساتھ ان کی کتاب بھی تحریر کر دی ہے مگر جن مصنفین کی تصنیفات کا ہمیں علم نہیں ہو سکا ان کے اسماء یہ ہیں۔

۳۱۷		ابو الفضل المری	
۳۱۸		الفریابی	
۳۱۹		محمد ابو منصور ماتریدی سمرقندی	۳۳۳
۳۲۰		حافظ رضی الدین ابو الخیر احمد بن محمد اسماعیل القرونی الماکی	
۳۲۱		ابو عبد الله محمد بن اسحاق قاکھی	۲۷۶
۳۲۲		الودمانی	
۳۲۳		حافظ حسین بن احمد بن عبد الله بن بکیر	
۳۲۴		طرائفی	

	حسین بن علی الحلوانی استاذ مسلم	۴۲۵
۲۵۶	علی بن منذر الکونی	۴۲۶
۷۲۸	ابراہیم بن محمد بن عثمان خلیلی	۴۲۷
۲۷۹	احمد بن یحییٰ بلاذری	۴۲۸
	ابن وحیہ	۴۲۹
	ابو الحسن رویانی	۴۳۰
	ابو جعفر بن محمد طبری	۴۳۱
	ابو بکر مطیری	۴۳۲
	ابو ذر ہروی	۴۳۳
	وورقی	۴۳۴
	حافظ عمرو بن ابی شیبہ	۴۳۵
	خشیش	۴۳۶
۳۹۸	ابن لالی (ابن لال ابو بکر احمد بن علی)	۴۳۷
	ابو بکر برقی	۴۳۸
	امام قطب خیزی	۴۳۹
۳۳۸	ابو جعفر احمد بن محمد الخاس	۴۴۰
	ابن علی خشی	۴۴۱
	حمید بن زنجویہ	۴۴۲
۹۷۴	ابن حجر المیشی	۴۴۳
	عمرو الناقد	۴۴۴
	ابن موهب المعنی	۴۴۵
	الطوسی	۴۴۶
	ابو الحسن ابن القطان	۴۴۷
	علامہ سید میرک	۴۴۸
۹۰	ابو العالیہ رفیع بن مہران الریاحی تاجی	۴۴۹
	ابن بطلال	۴۵۰



	امام سراء	۳۵۱
۳۸۱	ابو الحسن محمد بن يوسف العامري	۳۵۲
	ابو عبد الرحمن السلمي	۳۵۳
	الحليل	۳۵۴
	امام عثم بن نسطاس تابعي مدني	۳۵۵
۱۹۷	ابو عبد الله ابن وهب	۳۵۶

# حوالجات

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	متونی	مطبع
۱	الجامع الصحيح للبخاری اول ، ثانی	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری	۲۵۶	رضا ایڈیٹری ممبئی
۲	الجامع الصحيح للمسلم اول ، ثانی	امام مسلم بن حجاج القشیری	۲۶۱	رضا ایڈیٹری ممبئی
۳	السنن لابن داؤد اول ، ثانی	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی	۲۷۵	رشیدیہ دہلی
۴	کتاب المراسیل	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی	۲۷۵	رشیدیہ دہلی
۵	جامع الترمذی اول ، ثانی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹	رشیدیہ دہلی
۶	کتاب الشمائل للترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹	رشیدیہ دہلی
۷	کتاب العلل للترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹	رشیدیہ دہلی
۸	السنن للنسائی اول ، ثانی	ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی	۳۰۳	رشیدیہ دہلی
۹	السنن لابن ماجہ اول ، ثانی	ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ	۲۷۳	رشیدیہ دہلی
۱۰	مسند الامام اعظم	امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت	۱۵۰	لوی و نیا دہلی
۱۱	مسند الامام احمد بن حنبل اول تا ہفتم	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱	دار احیاء التراث بیروت
۱۲	موطا امام محمد	ابو عبد اللہ محمد بن الحسن الشیبانی	۱۸۹	اشرفی بکھ پو دیوبند
۱۳	کتاب الآثار الجزء الاول	ابو عبد اللہ محمد بن الحسن الشیبانی	۱۸۹	الجلس العلوی کراچی
۱۴	موطا امام مالک	امام مالک بن انس المدنی	۱۷۹	اشرفی بکھ پو سہارنپور
۱۵	شرح معانی الآثار اول ، ثانی	ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی	۳۲۱	محمد بکھ پو دیوبند
۱۶	کنز العمال مکمل بائیس جلدیں	علاء الدین علی المحمّی بن حسام اللہ بن الہندی	۹۷۵	دائرة المعارف العثمانیہ حیدرآباد
۱۷	الاستیعاب فی اسماء الاصحاب	ابو عمرو یوسف بن عبد البر	۴۶۳	دار الفکر بیروت
۱۸	تفسیر کبیر	امام فخر الدین رازی	۶۰۶	دار الفکر بیروت
۱۹	تفسیر مدارک	ابو البرکات عبد اللہ بن احمد الحسّی	۷۱۰	اصح الطابع ممبئی
۲۰	عمل الیوم واللیلہ	حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحق بن السنی	۳۶۳	دائرة المعارف العثمانیہ حیدرآباد
۲۱	الترغیب والترہیب من الحديث الشريف	حافظ ذکری الدین عبد العظیم بن عبد القوی قزازی	۶۵۶	دار احیاء التراث العربی بیروت
۲۲	مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	علی بن سلطان ملا علی قاری	۱۰۱۳	کتبہ لدلو ملتان
۲۳	تاریخ الامم والملوک (تاریخ الطبری) اول ، ثانی	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	۳۱۰	دار الکتب العلمیہ بیروت
۲۴	الشفایہ تعریف حقوق المصطفیٰ لول ، ثانی	قاضی ابو الفضل عیاض بن موسیٰ		اصح الطابع ممبئی
۲۵	احیاء العلوم ثالث	ابو حامد محمد بن محمد قزالی	۵۰۵	جالی مطبع ممبئی
۲۶	کیمیائے سعادت	ابو حامد محمد بن محمد قزالی	۵۰۵	لوی و نیا دہلی

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	متوفی	مطبع
۲۷	عمدة القاری شرح بخاری	علامہ بدر الدین ابی محمد محمود بن الحسن	۸۵۵	کتبہ مدیت لودویژار لاہور
۲۸	الاتقان فی علوم القرآن	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱	سبیل الکیفی لاہور
۲۹	فتح القدیر	الامام کمال الدین محمد بن عبداللہ	۹۸۱	کتبہ رشیدیہ کوئٹہ
۳۰	ردالمحتار	علامہ ابن عابدین المعروف بالشاہ	۱۲۵۲	کتبہ رشیدیہ کوئٹہ
۳۱	بحر الرائق شرح کنز الدقائق	شیخ زین الدین بن نجم	۹۷۰	کتبہ رشیدیہ کوئٹہ
۳۲	الاشیاء والنظائر	شیخ زین الدین بن نجم	۹۷۰	لوارہ اشاعت دیوبند
۳۳	مصنف عبد الرزاق اول ثانی، سوم، یازہم	ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی	۲۱۱	بیروت
۳۴	مصنف ابن ابی شیبہ اول، دوم، سوم، ہفتم	ابو بکر عبداللہ بن محمد احمد الصنعانی	۲۳۵	کراچی
۳۵	دارقطنی، اول، دوم، سوم، یازہم	امام ابو الحسن علی بن عمر الدارقطنی	۳۸۵	ملتان
۳۶	تبیین الحقائق اول	فخر الدین عثمان بن علی الزلیس	۷۳۳	بولاق مصر
۳۷	مستخلص الحقائق			لاہور
۳۸	کتاب الضعفاء الکبیر اول	ابو جعفر محمد بن عمرو الحنفی الحنفی	۳۲۲	بیروت
۳۹	الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ اول	ابو جعفر احمد بن احمد العسیر بالجلب الطبری بالکلی	۹۹۳	فیصل آباد
۴۰	مسند ابنی یعلی دوم، سوم، چہارم	احمد بن علی السیر صلی	۳۰۷	جدہ - بیروت
۴۱	مسند ابنی داؤد طباطبائی	سلیمان بن داؤد الطیلسی	۲۰۳	بیروت
۴۲	نصیم الریاض شرح الشفاء اول	علامہ شہاب الدین خفقی	۱۰۶۹	بیروت
۴۳	رسالہ قشیریہ	عبدالحکیم بن ہوازن القشیری	۳۶۵	البابی مصر
۴۴	شرح المواہب للزرقانی پنجم ششم ہفتم	علامہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی	۱۱۲۲	مصر
۴۵	نصب للرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ اول	عبداللہ بن یوسف زلیس	۷۲۶	بیروت
۴۶	الصحاح	ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری	۴۰۵	بیروت
۴۷	المیزان الکبری	امام عبد الوہاب بن احمد شمرانی	۹۷۳	البابی مصر
۴۸	المواعق المحرقہ	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی	۹۷۳	
۴۹	جامع الرموز	شمس الدین محمد خراسانی قہستانی	۹۶۲	ایران
۵۰	الام للشافعی	محمد بن لورس الشافعی	۲۰۳	بیروت
۵۱	الجامع الصغیر	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱	بیروت
۵۲	النور المنثور لول، چہارم، پنجم	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱	ایران
۵۳	الخصائص الکبری اول، دوم	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱	نکمر - مصر
۵۴	کشف الغمہ عن جمیع الامۃ اول	عبد الوہاب بن احمد الشرنبلالی	۹۷۳	بیروت
۵۵	تاریخ بغداد	محمد بن محمد بن حسن بغدادی ابن النجد	۶۳۳	بیروت
۵۶	المناہد الحسنہ	شمس الدین محمد بن عبدالرحمن السیوطی	۹۰۲	بیروت

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	متوفی	مطبع
۵۷	نوائد الاصول فی معرفة احادیث الرسول	ابو عبد اللہ محمد بن علی النکیم الترمذی	۲۵۵	بیروت
۵۸	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابو الیث نصر بن محمد بن ابراہیم سمرقندی	۳۷۳	بیروت
۵۹	التعمید	ابن عبد اللہ		لاہور
۶۰	کتاب الوفا	ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی	۵۹۷	لاہور
۶۱	الکامل فی ضعف الرجال اول، چہارم	ابو احمد عبد اللہ بن عدی	۳۶۵	مکتبہ اثریہ ساکنہ مل
۶۲	تفسیر ابن جریر ہشتم، پانزہم	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	۳۱۰	میںہ مصر
۶۳	مسند الفردوس	شہر دار بن شہر ویہ الدیلمی	۸۵۸	بیروت
۶۴	السنن الکبریٰ للبیہقی اول، دوم	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸	بیروت
۶۵	کتاب الزہد الکبیر للبیہقی	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸	دار الفکر کویت
۶۶	شعب الایمان، دوم، سوم، پنجم	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸	بیروت
۶۷	المستدرک للحکم اول، سوم، چہارم	ابو عبد اللہ حاکم نیشاپوری	۴۰۵	بیروت
۶۸	المعجم الکبیر اول تا ہستم	ابو القاسم سلیمان ابن احمد الطبرانی	۳۶۰	موسل
۶۹	المعجم الصغیر	ابو القاسم سلیمان ابن احمد الطبرانی	۳۶۰	بیروت
۷۰	حلیۃ الاولیاء دوم	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی	۴۳۰	بیروت
۷۱	الادب المفرد	امام محمد بن اسماعیل البخاری	۲۵۶	
۷۲	مجمع الزوائد اول تا دہم			بیروت
۷۳	صحیح ابن خزیعہ اول، چہارم	محمد بن اسحاق بن حمزہ	۳۱۱	بیروت
۷۴	خلاصۃ الفتاویٰ			لکھنؤ
۷۵	مراقی الفلاح مع الطحاوی			کراچی
۷۶	کتاب الموضوعات سوم	ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی	۵۹۷	بیروت
۷۷	موارد النظم			سلفیہ
۷۸	الطریقۃ المحمدیہ			لاہور
۷۹	لسان المیزان	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی	۹۷۳	حیدرآباد
۸۰	الاصلابۃ فی تسمیۃ الصحابہ سوم، چہارم	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی	۹۷۳	بیروت
۸۱	تفسیر البغوی مع تفسیر الخازن پنجم ہفتم	عبد اللہ بن محمد بغوی	۵۱۶	البابی مصر
۸۲	شرح السنۃ	عبد اللہ بن محمد بغوی	۵۱۶	بیروت
۸۳	کشف الاستار عن زوائد الجزار اول			بیروت
۸۴	الاحسان بترتیب صحیح بن حبلن چہارم			ساکنہ مل
۸۵	تنکرة الحفاظ	ابو عبد اللہ ذہبی	۷۴۸	حیدرآباد
۸۶	الاسرار المرفوعہ فی الاخبار المرفوعہ			بیروت



